
18741

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188741
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No ۹۲۲۵۹۷۲ Accession No ۲۲۲۱

Author محمد ادریس م - ف

Title فردوسی آ

This book should be returned on or before the date last marked below.

دین آسیہ

مجموعے کے نام بنام یا[illegible] درحقیقت آسمانِ دینِ اسلام کے سات ستارے ہیں یعنے

لرفیق فی مناقب الصدیق	روضۃ الاخیار مناقب عمر بن الخطاب	قرۃ العینین فی مناقب ذی النورین
اللآلی الرطب فی مناقب اہل البیت	مصباح الدجی فی مناقب اہل البیت	مرج البحرین فی ذکر شہادۃ الحسنین

بقیۃ الائمہ

[illegible] قرآن واقف اسرار علوم کاشف استار فہوم
[illegible] ب مولانا [illegible] بدالـ [illegible] ب مرحوم بعد درستی عبارات و نظر ثانی عالم ربانی
[illegible] فضل لاثا [illegible] ولـ [illegible] محمد ادریس صاحب خلف رشید مصنف موصوف
[illegible] ب فرما [illegible] ری و معنوی جناب شیخ عبداللہ صاحب سلمہ صاحب دار ریاست
[illegible] بنام [illegible] بن حاجی محمد روشن خان مغفور و تربیت یافتہ خدمت برادر معظم
[illegible] ن مبرور بعد حفاظت جملہ حقوق تصنیف

طبع نظامی کانپور میں چھپی

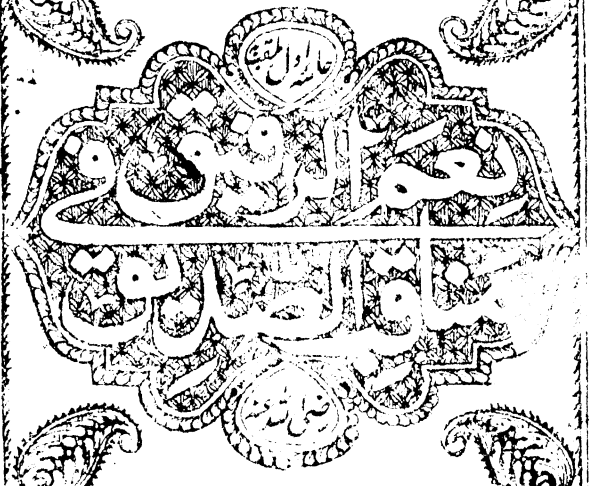
قرآن مجید بسبت مہری نظامی

مطبع نظامی مین ایک قرآن مجید فی الحال نہایت اہتمام سے طبع ہوا ہے سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین اسکا چھپنا آغاز ہوا تھا چھاپے مین ابتک حفظ ادب پوری طور سے کسی نے نہین کیا کیونکہ اسکا چھاپنا آدمیون کے ہاتھ کا کام ہی مگر بفضلہ تعالے اس قرآن مجید کی طبع مین حتے الوسع حفظ ادب پورے طور ملحوظ رہا ہی جسکی وجہ سے قرآن مجید چودہ برس مین طیار ہوا اور مطبع کو مصارف کثیر برداشت کرنا پڑے اسکی صحت مین بھی بہت اہتمام کیا گیا کئی مرتبہ تہجی کرکے تصحیح کی گئی ہن علما و حفاظ اول سے آخر تک متعدد مرتبہ بنظر غور دیکھا ہے اور صحیح کیا ہی انکی مواہیر آخر مین ثبت ہین حسن خط اور حسن طبع بھی نہایت درجہ اہتمام ہوا ہی قلم اسکا متوسط ہی چونکہ ناظرہ خوان تلاوت مین عموماً ختم صفحہ پر کردانی سکوت کرتے ہین حالانکہ قرآن مجید مین بہت سے مقام ایسے ہین جہان ٹھہرنے سے معانی [illegible] چڑھنے والا گنہگار ہوتا ہی اس خطا سے محفوظ رہنے کے لیے اس قرآن مجید مین [illegible] ہی اور ہر صفحہ آیت سے شروع ہی اور حاشیہ پر رسم خط عثمانی موسوم بہجر الو

مولانا حاجی مصطفے صاحب رضوی تحریر ہی حافظ کو اسکے مطالعہ سے واقفیت قواعد تحریر اور ناظرہ خوان کو اسکے معاینہ سے تصحیح الفاظ بخوبی ہوسکتی ہی اس کے تیسون پارہ علیحدہ ہین ساتون منزلین بھی جدا ہین اول مین مختصر فضائل و ضروری آداب تلاوت اور وقف اور تاکید تصحیح الفاظ کی جو اعراب مین چاہیئے چھاپے وغیرہ اون مراتب کے جو تلاوت کے لیے ضروری ہین یہ قرآن مجید چودہ برس مین طیار ہوا ہی اس اہتمام کی وجہ سے [illegible] صرف ہوا ہی تاہم اسکا ہدیہ اسکی محنت و اجرت کے مقابلہ مین کم مقرر کیا گیا ہی یعنی چھ روپے ہدیہ اسکا ہی [illegible] محصول ڈاک ہی شائقین عالی تبار مطبع نظامی سے بارسال ہدیہ محصول جلد طلب فرمائین اور اس قرآن مجید کو پڑھکر برکات حاصل کرین والسلام خیر الختام

ما شاء الله لا قوة الا بالله

از تصانیف مولوی محمد عبدالرحیم صاحب عفا عنهم مرحوم مقصد اول فردوس سیه سوم بجواس خمسه



باهتمام عاجز محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان سکنه و حویت یافته رحمت پور اعظم محمد مصطفی خان

در مطبع نظامی واقع رکی پور سنه ۱۳۰۹

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد صلوة تنجينا بها من جميع الاهوال
والآفات وتقضي لنا بها جميع الحاجات وتطهرنا بها من جميع السيئات وترفعنا
بها عندك اعلى الدرجات وتبلغنا بها اقصى الغايات من جميع الخيرات
في الحياة وبعد الممات انك على كل شيء قدير ○ الحمد لله الحي القيوم الذي
زين السماء الدنيا بمصابيح وجعلها رجوما للشياطين والصلوة والسلام
على افضل رسله محمد الذي اعطي مفاتيح خزائن السموات والارض
وعلى آله واصحابه سادات المسلمين من الانصار والمهاجرين وازواج
امهات المؤمنين واهل بيته الطيبين الطاهرين ثم على سائر
المحدثين وتابعيهم من المقلدين سيما على سيدنا ولينا
منيفة رضي الله عنهم وعنا الى يوم الدين بعبده محمد
هو ابو ادريس محمد عبد الرب خادم الحنفية سالكا مسلكهم

ا شیخ ... الخالق دہلوی کہ نہ تو مجھسے کسی نے اس رسالے کے جمع کرنے کی درخواست
... جدید اسکی تالیف کا ہوا مگر عنفوان شباب سے مجھے یہ خیال تھا کہ قیامت کے
... اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝ اُسکی شان ہی بہت ہے حمایتی اپنے بناؤن کی
... بہشت مین جاؤن اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی اُنکی جہت سے تعلق
... کہ مجھے وہ اپنا اور اپنے محبوبون کا خادم تصور فرما کر اپنے ہمسایے مین آباد فرمائین
... مضطر کا مقال یہ ہی ؎ نہ جاؤنگا کبھی جنت مین مین نہ جاؤنگا ۔ اگر یہ دیکھونگا
... مارے گھر کا سا ؎ موہنہ رہا قبر مین بھی کوچۂ جانان کی طرف ۔ مرگئے پر
... تصور نہ اُدھر کا نکلا ۔ اور آپکے محبوبون کا جو مین نے تتبع کیا تو دو جماعتون کو پایا
... امہات المؤمنین اور ذریۃ الطاہرین کہ وہ موجب عیش و آرام اور دل و جان
... رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور دوسرے اصحاب طیبین کہ وہ باعث اشاعت
... ام اور قوت بازو مین آپ کے قیامت تک اور نازل ہوئے آیات بینہ اُنکے اوصاف
... بیان مین اور وارد ہوئے احادیث نبویہ اُنکی شان مین لیکن آیات پہلی سورۂ انا فتحنا
... مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ
... سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۔ فرمایا اللہ تعالے
... کہ محمد رسول اللہ کے ہین اور وہ لوگ جو اُنکے ساتھ ہین یعنی صحابہ اور اہل بیت
... ت تر ہین کفار پر ۔ رحم دل ہین آپس مین دیکھتا ہی تو اُنکو رکوع اور سجدے مین
... ن نماز مین ڈھونڈھتے ہین فضل اللہ تعالی سے اور رضامندی اُسکی پہچان اُنکی سجدون
... نشان اُنکے چہرون مین ہین بھلا دیکھو تو سہی کہ اللہ تعالی جب یہ صفات اُنکے بیان
... ئے تو پھر بندے کی کیا مجال ہی کہ اسمین دم مارے اسمین صحابہ اور اہل بیت سب

شامل ہین مَعَہٗ کے لفظ کو غور کرنا مومن کو کافی ہی اور یہ کیونکر سمجھا جائے کہ آیت مین وہ مراد نہون اور ہم ہون ہان یہ تو ہو سکتا ہی کہ جو ہم لوگون مین سے کوئی یہ صفات پیدا کرے تو حق تعالی اُنکے صدق سے ہمکو بھی اُنکے خادمون مین کرے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ آمین آیت دوسری سورہ حشر مین وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ اور وہ لوگ کہ آئے بعد صحابہ کے یعنی تابعین کہتے ہین ای رب ہمارے بخش دے ہمکو اور ہمارے بھائیون کو جو سابق ہوے ہین ہمپر ایمان لانے مین اور نہ ڈال ہمارے دل مین کھوٹ یعنی بغض ایمان والون کا یہ آیت اُن لوگون کی شان مین ہی کہ پیدا ہوے صحابہ کے بعد مگر اسمین فضیلت صحابہ اور اہل بیت کی ہی کہ جو بعد اُنکے پیدا ہون اُنکے واسطے دعا مغفرت کی جناب الٰہی سے طلب کرین اور اپنے دل مین بغض اُنکا نہ رکھین تفسیر حسینی مین لکھا ہی کہ جو صحابہ کو ذکر خیر سے یاد نہ کرے وہ اہل اس آیت کا نہین ہی آیت تیسری سورہ حشر مین لِلْفُقَرَآءِ الْمُھٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ط اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ ہ مال غنیمت کا خرچ کرنا چاہیے فقرای مہاجرین پر کہ نکالے گئے وہ اپنے شہر یعنی مکے سے اور جدا ہوے اپنے مالون سے یعنی مکے مین اُنکی ریاست تھی اور مال و اسباب اُسکو اللہ کے واسطے چھوڑ دھونڈتے ہین فضل اللہ کا اور رضا اُسکی اور مدد کرتے ہین اللہ تعالی کی یعنی اللہ کے دین اور اُسکے رسول کی یہ جماعت مہاجرین صحابہ کی سچی ہی اپنے قول مین اور فعل مین آؤ کہتا ہی ذرا تھی اپنے رب کی قسم غور کرو کہ کیا شان بیان کی اللہ تعالی نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور جمیع مہاجرین صحابہ کی آیت کے لفظ لفظ کو غور کرو اور جگہ دو اپنے دل مین اصحاب رسول اللہ صلعم کو اور اپنی آنکھون مین اہل بیت رسول اللہ

صاحب کو یہ آیت مہاجرین کی فضیلت مین ہی اور آیت مابعد انصار کی شان مین ہی اوسکو بھی غور کرو **آیت چوتھی** وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور وہ لوگ جو مقیم ہین دار ہجرت کے یعنی مدینہ منورہ کے پہلے سے تفسیر حسینی مین لکھا ہی کہ ایمان نام ہے مدینے کا رکھا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ دوست رکھتے ہین اُنکو جو ہجرت کرکے آئے ہین مکے سے اُنکے یہان وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا اور نہین پاتے وہ اپنے دلون مین تنگی اُس سے جو ملجائے مال مہاجرین کا اسکی شان نزول مفسرین نے یون لکھی ہی کہ مال غنیمت بنی النضیر کا آیا تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت انصار کو ای گروہ انصار کے اگر کہو تم تو دیدون مین یہ مال مہاجرین کو اور جدا ہوجائین وہ تمہارے گھرون سے کہ اپنا آپ کھایا کرین یا دیدون مین یہ مال تمکو اور مہاجرین بدستور تمہارے یہان کھایا کرین عرض کی سعد بن ابی وقاص اور سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ نے کہ یہ سردار تھے انصار کے دیدیجیے یہ کل مال مہاجرین کو اور بدستور کھایا کرین ہمارے یہان وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اور ترجیح دیتے ہین مہاجرین کو اپنی جانون پر وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اگرچہ اُنکو تکلیف خرچ کی ہو مسلمان کو یہ مقام انصاف کا ہی کہ جب فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو کہ مذکرین مہاجرین کی تو اُنھون نے عرض کی کہ ہمکو یقین ہی کہ مکہ فتح کریگا اللہ تعالی آپ پر پھر آپ وہان بسبب حب وطن کے مقیم ہوجائینگے اگر آپ ہمسے وعدہ فرمائین کہ بعد فتح مکے کے بھی مین مقیم مدینے کا رہونگا تو پھر نصرت ہماری دیکھیے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے باذن الٰہی اُنسے وعدہ اس امر کا کرلیا تو اُنھون نے عرض کی کہ ایک ایک مکی ایک ایک مدنی کو دیدیجیے اور اُسکو اُسکا بھائی قرار دیجیے آپ نے یون ہی کیا اسکو

مواخات کہتے ہین پھر اہل مدینہ نے ایسی مدد کی کہ ہر شخص نے اپنا نصف مال منقول اور غیر منقول شام سے پہلے اپنے بھائی کی ملک کر دیا یہان تک کہ ایک جوتا اپنا اُسکو دیدیا ایک آپ رکھا اُسپر پھر انصار نے یون کہا کہ مال غنیمت بنی النضیر کا مہاجرین کو آپ دیدیجیے اور اُنکو ہمارے یہان سے جدا نہ کیجیے بدستور وہ ہمارے بھائی بنے رہین اور ہمارے یہان کھاتے پیتے رہین خدا کے واسطے غور کرو کہ انصار مین سبھی تو امیر نہ تھے آخر غریب بھی تو تھے جنکو فرمایا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ آیت پانچوین سورہ توبہ مین وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ یعنی پہل کرنے والے اسلام مین اور ہجرت مین مہاجرین و انصار سے اور وہ جو اُنکے متبع ہوے خوبیون مین راضی ہی اللہ تعالی ان سب سے اور راضی ہین یہ بھی اللہ تعالے سے اور تیار کی ہین اللہ تعالی نے واسطے ان سب کے جنتین کہ جاری ہین نیچے اُنکے نہرین ہمیشہ رہینگے اُسمین یہ بڑی مراد ہی ایسے حضرات کو بُرا کہنا صاف قرآن مجید کا انکار ہی اور اُنکی تو اِسمین بھی خوبی معلوم ہوتی ہی ؎ جو حسد کسی کو تجھپر ہو تو ہی یہ تیری خوبی ؎ کہ جو تو نہ خوب ہوتا تو وہ کیون حسود ہوتا آیت چھٹی سورہ نسا مین ہی وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝ جو کوئی مخالفت کرے رسول کی بعد اسکے کہ ظاہر ہو واسطے اُسکے ہدایت یعنی مسلمان ہو چکا ہو اور پیروی کرے اُس راہ کی جو راہ مومنون کی نہو مختار کرینگے ہم اسکو اُس چیز کا جسکو اُسنے اختیار کیا اور داخل کرینگے ہم اسکو دوزخ مین اور بُرا ٹھکانا ہی وہ غور کا مقام ہی کہ جو مومن اُسوقت مین تھے اُنکی

راہ کے خلاف چلنے کو جہنم سپرد کیا ہی آیت ساتوین سورۂ نساء مین ہی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ای ایمان والو اطاعت کرو تم اللہ تعالی کی اور اطاعت کرو رسول کی اور انکی جو صاحب حکم ہین تم مین سے ثعلبی نے لکھا ہی کہ صاحبان حکم حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ ہین کیونکہ یہ دونون وزیر ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسی مضمون کی حدیث ہی اِقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ یعنی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اقتدا کرو تم میرے بعد ابوبکر اور عمر کی ابوبکر وراق سے روایت ہی کہ مراد صاحبان حکم سے خلفای راشدینؓ اور سب صحابہ ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ میرے صحابہ ستارے ہین جسکی پیروی کروگے تم ہدایت پاؤگے تم ۔ یہ ہین چرخ نبوت کے ستارے ۔ جہان روشن ہی انکی روشنی سے ۔ اچھا اگر مراد ان سے صحابہ نہین ہین تو ابوجہل اور ابولہب اور امیہ ہین لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم آیت آٹھوین سورۂ احزاب مین ہی هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۔ وہ ذات پاک ہی کہ رحمت بھیجتا ہی وہ اور اسکے فرشتے تمپر کہ نکالے وہ تمکو تاریکی کفر سے طرف روشنی ایمان کے انصاف کی جاہی کہ اللہ تعالی صحابہ کو مخاطب کرکے یہ فرمائے کہ مین اور میرے فرشتے رحمت بھیجتے ہین تمپر اور بچاتے ہین سیاہی کفر سے تمہارے نور ایمان کو قوت دیکر جنکا محافظ اور معالج اللہ تعالی ہو بھلا وہ کیسے کفر اور فسق مین پڑین یا یون کہین کہ یہ خطاب صحابہ کو نہین ہی کسی اور کو ہی تو جن اور ملائکہ اور بہائم تجویز کرنی چاہیین یا فرمان خداوندی کو لغو سمجھنا چاہیے نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ آیت نوین سورۂ انا فتحنا

مین ہی اسکا شان نزول یہ ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے چھٹے سال
مین خواب دیکھا کہ مین مع اصحاب مسجد حرام مین داخل ہوا ہون اور وہان احرام کھولا ہی
اور حجامت کی ہی بمجرد اس خواب کے آپ مع اصحاب کے روانہ ہوگئے جب حدیبیہ مین پہنچے
وہان کفار مکہ نے آکر روکا کہ ہم تمکو مکے مین داخل نہونے دینگے بعد قال وقیل بسیار کے کفار مکہ
سے اس بات پر صلح ٹھیری کہ مکے سے جو کافر مسلمان ہوکر مدینے مین آئے اسکو مدینے سے نکال دینا
اور جو مسلمان مرتد ہوکر مدینے سے مکے آئیگا ہم نہین آنے دینگے اور صلح مین بسم اللہ الرحمن الرحیم
نہ لکھا جائے فقط باسمک اللھم لکھو اور محمد رسول اللہ نہ لکھو محمد بن عبداللہ لکھو صحابہؓ کو اس بات سے بڑا رد
ہوا کہ نبی کا خواب جھوٹا کیونکر ہو وحی آئی کہ سال آیندہ ہم تمھارا خواب سچا کردینگے صحابہ جو جان
نثاران دین اور جانبازان سید المرسلین تھے انکو یہ بات نہایت گران معلوم ہوئی اور عرض
کی کہ صلح کی کیا حاجت ہمارا جان ومال سب اللہ تعالی کا ہی ہمکو جان ومال سے دریغ نہین
پھر دین کی حقارت کیون منظور کرین اور کیون دبکر صلح پر راضی ہون اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نہایت حیران تھے ادھر حکم خداوندی ادھر جان نثارون کا خیال اگر نفس کے واسطے
ہو تو انکا خیال ہرگز بھی نہو فقط دین کی حمیت کے واسطے اڑے ہین تو پھر انکا راضی رکھنا
ضرور ہی آخر اللہ جل شانہ تو اپنے بندون پر رحیم ہی خاص ایسے بندون پر کہ ؎ بر نبی مال
وجان فدا کردہ ؎ کیش بیگانگی رہا کردہ ؎ صحابہ پر اپنی رحمت کی بارش تسکین کی فرمائی وہ آیت یہ ہی
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ
كَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ تنزل کی اللہ تعالی نے تسکین اپنی طرف سے
اپنے رسول پر اور مومنون پر جو مہاجرین وانصار حدیبیہ مین موجود تھے اور لازم کرادیا
انکو کلمہ تقوی کا یعنی اگرچہ جان ومال سے وہ سب فدا تھے مگر تقوی اسی بات کا نام ہی

کہ جو مرضی مولا ہو وہی کرنا چاہیے اور بھی صحابہ اسی بات کے لائق تھے کہ وہ قبول کرین
تقوی کو سبحان اللہ ایسے ایسے مرتبے کے الفاظ مہاجرین اور انصار کی شان مین اللہ تعالی
فرماوے وہ کیسے مسلمان آدمی ہین کہ ایسی عمدہ جماعت پر تبرا اختیار کرین آیت دسوین
سورۂ انا فتحنا مین اور شان نزول اسکا یہ ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چودہ سو اصحاب
کے ساتھ عمرے کے واسطے مدینۂ منورہ سے مکہ معظمہ مین تشریف لائے تو حدیبیہ مین مقام کیا
وہان سے حضرت عثمانؓ کو مکہ معظمہ مین بھیجا کہ یہ پیغام اہل مکہ کو پونہچائین کہ ہم اب عمرے کو
آئے ہین قتال کا ارادہ نہین جب پونہچے حضرت عثمانؓ مکہ معظمہ مین اور ادا کیا پیغام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا تو کہا حضرت ابوسفیان اور سب سرداران قریش نے کہ تم طواف کرلو
انھون نے کہا نہ طواف کرونگا مین جب تک کہ طواف نہ کرینگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
پھر روک لیا انکو اہل مکہ نے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پونہچی کہ حضرت عثمانؓ کو قتل کیا
پس جمع کیا آپ نے سب اصحاب کو اور فرمایا بیعت کرو مجھسے اس بات پر کہ جان اور مال
کو راہ خداوندی مین صرف کرینگے اور دریغ نہ کرینگے چونکہ حضرت عثمان اسی کام کے واسطے
مکہ معظمہ گئے ہوے تھے وہان موجود نہ تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ
کو ہاتھ حضرت عثمانؓ کا قرار دیکر اپنے دوسرے ہاتھ پر بیعت لی اسوقت یہ آیت نازل ہوئی
لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ بیشک اللہ تعالی راضی ہوا ان
مومنون سے جنھون نے بیعت کی تجھسے درخت کے نیچے فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ پس جانا
اللہ تعالی نے جو ان مسلمانون کے دل مین تھا یعنی استواری اور مضبوطی اور صدق ولی
فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ پس اتاری تسکین انکے دلون پر یعنی طمانینت اور رضا بقضا
وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا اور دی انکو فتح قریب یعنی اسکے انعام مین اللہ تعالی نے انکو

فتح کی خبر دی ہکذا فی المعالم انصاف کا مقام ہی کہ ان چودہ سو صحابہ مین جو شریک بیعت رضوان کے تھے حضرت صدیق اور حضرت فاروق بھی تھے یا نہین اور حضرت عثمانؓ اگر نہ تھے تو وہ خاص اس کام کو گئے تھے اگر وہ نہ جاتے اور اُنکے قتل کی خبر نہ آتی تو یہ بیعت ہی کیون ہوتی اُسپر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو اُنکا ہاتھ قرار دیکر اونکی بیعت لی اسکا نام بَیعَۃُ الرِّضوَان ہی کہ اس بیعت سے رضامی خداوندی اصحاب سے نازل ہوئی حضرت جابرؓ سے روایت ہی کہ نہین داخل ہوگا دوزخ مین جس کسی نے بیعت کی درخت کے نیچے یعنی حدیبیہ مین کذا فی المعالم آیت گیارھوین سورۂ توبہ مین وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ اور سابقین اولین مہاجرین مین یعنی مردون مین اول حضرت ابوبکر صدیقؓ اور عورتون مین حضرت ام المومنین خدیجہؓ اور لڑکون مین اول حضرت علیؓ اور غلامون مین اول حضرت زید بن حارثہؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت زبیر اور حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت طلحہ بھی اولین مین ہین کہ جس دن ایمان حضرت صدیق لائے اُنکو بھی اُنھون نے اُسی دن مسلمان کیا وَالْاَنْصَارِ اور سابقین اولین انصار مین سے جنھون نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ مین آکر بیعت کی وہ چھ آدمی ہین اسعدؓ بن زرارہ جابرؓ بن عبداللہ بن ذناب عوفؓ بن الحارث رافعؓ بن مالک قطبہؓ بن عامر عقبہؓ بن عامر یہ اہل بیعت عقبہ اولی مین اور ستر آدمی عقبہ ثانیہ مین مسلمان ہوے وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ اور جو مسلمان ہوے بعد ان سابقین اولین کے اور اتباع کیا انھون نے سابقین اولین کا ایمان کے ساتھ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ راضی ہوا اللہ تعالی ان سب اولین و آخرین سے وَرَضُوْا عَنْهُ اور راضی ہین یہ سب اولین اور آخرین اللہ تعالی سے وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

لہ ۱۲ سابقین فی الاسلام من المہاجرین ۱۲

لہ ۱۲ سابقین فی الاسلام من الانصار ۱۲

اور تیار کی اللہ تعالیٰ نے واسطے ان سب کے جنتین کہ بہتی ہین نیچے اُنکے نہرین خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا ہمیشہ ابدالآباد رہینگے وہ ہمین ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ اور یہ بڑی مراد ہی اب یہ آیتین صاف صاف ناطق ہین اسپر کہ سب صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ راضی ہی اب جو مسلمان ہو کر اُن سے ناراض ہو وہ ڈرے اللہ تعالیٰ سے اور نہ بنے خلیفہ شیطان کا آیت بارھوین سورۂ توبہ مین لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَیْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ لیکن رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے ساتھ رسول کے جہاد کیا اُنھون نے اپنے مال اور جان سے اُنھی کے واسطے سب نیکیان ہین اور یہی مراد کو پونہچے یہ بارہ آیتین قرآن شریف کی جو تمام اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین ہین لکھی مین نے اور خاص آیتین جو نازل ہین خلفای راشدین کے حق مین وہ اپنے اپنے مقام پر لکھی جاوینگی انشاء اللہ تعالیٰ اور زیادہ کی طلب ہو تو علمای اہل سنت کی بڑی بڑی کتابون مین ملینگی اور انصاف تو یہ ہی کہ قرآن شریف کی تلاوت اور فہم آیات سے اور دریافت شان نزول آیات سے خوب واضح ہو جاتا ہی کہ کتنی آیات فضائل صحابہ مین ہین مثل آیت كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ آیت وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ آیت وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ آیت اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا آیت وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ آیت اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى آیت وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ آیت یُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِیْنَ ۝

ناظرین محترم اس عبارت کو غور سے پڑھیں

وآیت لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین والانصار والذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ وآیت ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون فرحین بما اتہم اللہ من فضلہ وآیت ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ امواتٌ بل احیاءٌ ولکن لا تشعرون ۔ خیال طوالت سے انھی پر اکتفا کیا گیا عاقل فہیم کو یہ بھی بہت ہے اما الاحادیث الواردۃ فی فضائل الصحابۃ عن ابی سعید الخدری ابو سعید خدری سے روایت ہے حدیث اولی قال قال النبی لا تسبوا اصحابی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو تم میرے صحابہ کو فلو ان احدکم انفق مثل احد ذہبا اگر خرچ کرے کوئی تم میں کا کوہ احد کے برابر سونا ما بلغ مد احدہم ولا نصیفہ نہ پہنچیگا وہ انکے مد کی برابر مد کہتے ہیں ایک صاع اور تہائی صاع کو اور صاع پیمانہ ہے چار سیر کا یعنی صحابہ نے جو راہ خداوندی میں ایک مد صرف کیا تو غیر صحابہ کا کوہ احد کے برابر سونا خرچ کرنا اللہ کے کام میں برابر نہیں ہے یہ روایت صحیح بخاری اور مسلم کی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی نیکی کو اتنی فضیلت دیں پھر جو کوئی انکی خیرات کہیں ذکر کرے اسنے اپنے حسنات پر خاک ڈالی فسوف یدعو ثبورا ویصلی سعیرا حدیث دوسری ابو ہریرہ اپنے باپ ابو موسی اشعری سے روایت کرتے ہیں کہ اٹھایا نبی صلعم نے سر مبارک اپنا طرف آسمان کے اور انکی عادت اکثر یہی تھی فرمایا ستارے امن ہیں آسمان کی جب منکدر ہو جاوینگے ستارے آسمان کے تو آئیگا آسمان پر جو وعدہ اسکا ہے یعنی قیامت اور میں امن ہوں اپنے اصحاب کے لیے جب جاؤنگا میں اوپر سے

احادیث فضائل صحابہ

تو آویگا اُنپر فتنہ یعنی مرتد ہو جانا اعراب کا بعد وفات شریف کے مثل تابعین مسیلمہ کے اور شہادت
حضرت فاروقؓ اور شہادت حضرت ذی النورینؓ کے اور جناب امیرؓ کے اور شہادت حضرت حسینؓ
کے یہ سب وقائع بعد وفات شریف کے ہین اور اصحاب میرے امن ہین امت کے واسطے
جب اُٹھ جاوینگے وہ امت پہ آویگا وعدہ امت کا یعنی پیدا ہونگے بدعات اُنمین اور فتنے اور
شر روایت کی مسلم نے حدیث تیسری ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تک میرے صحابہ قائم رہینگے تو جہاد کی فتح ہوتی رہیگی یعنی اُنکی برکت سے
قلعے اور شہر کفار کے فتح ہوتے رہینگے روایت کی بخاری نے اور مسلم نے عمران بن حصینؓ سے
اور روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین میری امت کا میرا زمانہ ہی یعنی قرن
صحابہ کا اور پھر بہتر قرن تابعین کا ہی پھر بہتر قرن تبع تابعین کا ہی روایت کیا اسکو بخاری
اور مسلم نے ابن عمر سے حدیث چوتھی حضرت عمرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
تعظیم کرو میرے اصحاب کی کہ وہ بہتر اور افضل ہین تمسے یہ خطاب تابعین کو ہی اور تم تابعین افضل
ہو تبع تابعین سے روایت کی نسائی نے حدیث پانچوین جابرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لگے کی آگ اُن لوگون کو جنھون نے مجھے دیکھا یعنی ایمان کے
ساتھ اور اُن لوگون کو جنھون نے میرے اصحاب کو دیکھا روایت کیا اسکو ترمذی نے فت یہ
تخصیص عشرہ مبشرہ کی نہین جمیع صحابہ اور تابعین کو شامل ہی تنبیہ حضرت امام ابو حنیفہؒ اس
بشارت مین شریک ہین یعنی اُنھون نے صحابہ کو دیکھا صحابہ کے دیکھنے مین امام صاحب کے
محدثین اور غیر محدثین سب کا اتفاق ہی حدیث چھٹی روایت ہی عبداللہ بن مغفلؓ سے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈرو تم اللہ سے ڈرو تم اللہ سے میرے صحابہ
ڈرو تم اللہ سے ڈرو تم اللہ سے نہ بناؤ تم میرے اصحاب کو نشانہ تیرون کا کہ

سلسلہ سند حدیث اول کا جو کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے

اور برا ہو جو کوئی دوست رکھے میرے اصحاب کو تو اُسنے میری محبت سے دوست رکھا اُنکو
اور جسنے بغض رکھا اُن سے تو اُس نے مجھسے بغض و حسد رکھا اور جسنے ایذا دی
میرے اصحاب کو اُسنے ایذا دی مجکو اور جسنے ایذا دی مجکو تو اُسنے ایذا دی اللہ تعالیٰ کو اور جسنے
ایذا دی اللہ تعالیٰ کو اُسکو پکڑیگا اللہ تعالیٰ عذاب مین روایت کیا اسکو ترمذی نے حدیث ساتوین
حضرت انس سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال میرے اصحاب کی
میری امت مین ایسی ہی جیسے نمک طعام مین اور نہین مزہ دار ہوتا کھانا بغیر نمک کے روایت
کی یہ شرح سنت مین **فائدہ** حقیقت مین جو مسلمان محبت نہ رکھین اصحاب سے وہ ایسے
ہین جیسے بے نمک کا کھانا **حدیث آٹھوین** روایت کی عبداللہ بن بُرَیدہ نے اپنے
باپ بریدہ اسلمی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس زمین پر میرا کوئی صحابی
مریگا قیامت کے دن وہ کھینچ لائیگا وہان کے لوگون کو طرف جنت کے اور ہوگا وہان کے
لوگون کو نور قیامت کے دن روایت کیا اسکو ترمذی نے **حدیث نوین** روایت ہی
ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دیکھو تم اُن لوگون کو کہ گالیان
دیتے ہون میرے صحابہ کو پس کہو تم لعنت ہی اللہ تعالیٰ کی تمھارے شر پر روایت کی ترمذی
نے **حدیث دسوین** روایت ہی حضرت عمر بن الخطاب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ سوال کیا مین نے اللہ تعالیٰ سے صحابہ کے اختلاف کا سو وحی کی اللہ تعالیٰ نے
مجھکو کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بیشک اصحاب تیرے میرے نزدیک مثل ستارون آسمان
کے ہین بعض اُنکا قوی ہی بعض سے مگر روشن سب مین جو کوئی تیری امت کا تیرے کسی
صحابی کے قول پر عمل کریگا وہ ہدایت پر ہی روایت کی رزین نے **حدیث گیارھوین**
روایت ہی حضرت عمر بن الخطاب سے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے اصحاب

بمنزلے ستارون آسمان کے ہین جسکی تم پیروی کروگے ہدایت پاؤگے روایت کی رزین نے

حدیث بارھوین حسن بصری سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی

برا کہیگا میرے اصحاب کو مسلط کریگا اللہ تعالی اُسکی قبر مین ایک جانور کہ کاٹیگا اور پھاڑیگا

وہ اُسکا گوشت قبر مین قیامت تک روایت کی تذکرۃ الموتی والقبور مین یہ بارہ آیتین اور

بارہ حدیثین تحفۂ اثنا عشریہ کی ہین اہل سنت والجماعۃ کی طرف سے اگرچہ مینے فضائل

اہل بیت جداگانہ حاشیۂ خامسہ مین لکھے ہین مگر لفظ صحابہ کا تو شامل ہی امہات مومنین اور

اہل بیت کو تو جو فضائل صحابہ کے ہین وہی فضائل اہل بیت کے ہین اسواسطے کہ صحابی

اُسے کہتے ہین کہ جس نے ایمان سے صحبت پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اگرچہ ایک ساعت

تو یہ آیات اور احادیث جو فضائل صحابہ کے ہین وہ اہل بیت کے بھی فضائل سمجھنے چاہیین اور

صاحب عقل پر یہ بات بھی مخفی نہین کہ صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لشکر ہین سرکار خداوند

کے اور فوج ہین بارگاہ محمدی کے اگر آنکھین ہون تو دیکھین کہ کیا کیا عزت اسلام کی اِنسے

ہوئی اور کیا کیا دبدبہ نبوت کا انسے ظہور مین آیا یون تو صحابی آپکے ایک لاکھ چوبیس ہزار ہین

مگر جو جن خدمتون پر مامور تھے اُنکو لکھتا ہون وہ صحابہ جو غلام تھے آپکے اُنکے نام یہ ہین زید

بن حارثہ اسلم ابو رافع ثوبان ابو کبشہ شقران رباح یسار مدعم کرکرہ اور جو غلام آپ کے

ساتھ سفر مین رہتے تھے اور خدمت سواری کی اُنکو تھی اُنکے نام یہ ہین انجشہ الحادی

سفینہ اسلم افلح عبید طہمان ذکوان منذر مزوار حنین سندر فضالہ مابور یہ خصی

تھے اور قدار ابو واقد ہشام ابو عسیب ابو مویہبہ یہ لوگ جہاد اور قتال مین آپ کے

دم کے ساتھ تھے اور لونڈیان آپکی سلمی ام رافع میمونہ حضرہ رضوی ربیحہ ام ضمیرہ

اور میمونہ بنت ابی عسیب ماریہ ریحانہ یہ دونون آپکی صحبت سے مشرف ہوئین

صحابی آپکے غلام آپکے

لونڈیان آپکی

اور وہ لوگ جو خدام تھے آپکے اُنکے نام یہ ہین انس بن مالک کہ رات دن آپکے گھر بار
کے کامون پر تھے عبداللہ بن مسعود انھون نے کفش برداری کی خدمت اختیار کی تھی
اور عصا اور مسواک اور تکیہ بھی انھی کے سپرد تھا عقبہ بن عامر الجہنی اسلع بن شریک الاشجعی
ابن رباح انکو خدمت اذان کی تھی ابوذر غفاری ایمن بن عبید یہ وضو کرانے پر
تھے اور وہ لوگ جو آپ کے منشی تھے حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمان حضرت علی
یہ چارون وزیر تھے زبیر عامر بن فہیرہ ابی بن کعب عمرو بن العاص عبداللہ بن الارقم
ثابت بن قیس حنظلۃ الاسیدی مغیرہ بن شعبہ عبداللہ بن رواحہ خالد بن الولید خالد
بن سعید اور وہ لوگ جو آپ کے دواۃ محرر اور منشی تھے اُنکے نام یہ ہین معاویہ بن ابی
سفیان زید بن ثابت اور وہ لوگ کہ جنکو خدمت قاصدی کی تھی اور نامہ مبارک آپکا
بادشاہون کے پاس لیجایا کرتے تھے اُنکے نام یہ ہین عمرو بن امیۃ الضمری کہ وہ آپکا نامہ
لیکر طرف نجاشی بادشاہ حبش کے گئے تھے دحیہ کلبی جو آپکا نامہ لیکر قیصر روم کی طرف
گئے تھے اگرچہ قیصر روم نے ارادہ اسلام کا کیا تھا مگر اسلام نہین لایا پھر یہی نامہ لیکر گئے تھے
طرف مسیلمہ کذاب کے اسکو اسلام نہین نصیب ہوا اور جہنم مین گیا عبداللہ بن حذافہ نامہ
لیکر گئے طرف بادشاہ ایران کے کہ وہ کسری تھا پس پھاڑ ڈالا اُسنے نامہ آپکا فرمایا آپ نے
پھاڑے اللہ تعالی ملک کو اُسکے سو پھٹ گیا ملک اُسکا حاطب بن ابی بلتعہ نامہ لیکر گئے تھے
طرف بادشاہ اسکندریہ کے کہ نام اُسکا مقوقس تھا اسکو اسلام نصیب نہوا مگر پیچھے اُسنے ہدیے
اور تحفے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجے کہ اسمین ہین ماریہ قبطیہ اور دونون بہنین انکی سیرین
اور قیر اور پھر ایک لونڈی اور ہزار اشرفیان اور بیس جوڑے مصری اور ایک خچر جسکا نام
شہبا تھا اور ایک غلام خصی اور ایک گھوڑا اور ایک پیالہ شیشے کا اور شہد اور قلقاسا آپ نے

حاشیہ: آپکے کفش برداری عصا مسواک اور تکیہ وضو کرانے منشی آپکے قاصد آپکے

وہ شہد نوش فرمایا تھا شجاعؓ بن وہب الاسدی گئے تھے طرف بادشاہ بلقا کے سلیطؓ بن عمرو گئے تھے طرف ہودہ بن علی الحنفی کے یمامہ مین اُسنے اکرام کیا اِنکا عمروؓ بن العاص گئے تھے طرف جیفر اور عبد کے عمان مین وہ دونون اسلام لائے علاءؓ الحضرمی گئے تھے طرف منذر بن ساوی بادشاہ بحرین کے وہ اسلام لایا اور مہاجر بن اُمیہ مخزومی گئے تھے طرف حارث بن عبد کلال حمیری کے یمن مین اُسنے کہا مین فکر کرونگا اور وہ لوگ جو آپ کی طرف سے پیغام وعظ فرمانے والے تھے اُنکے نام یہ ہین ابو موسیٰؓ اشعری اور معاذؓ بن جبل اور حضرت علیؓ طرف یمن کے گئے پس اسلام لائے سب لوگ یمن کے بغیر قتال وجدال کے جریرؓ بن عبداللہ بجلی تشریف لیگئے طرف ذی کلاع اور ذی عمر کے اور دعوت کی اونکو اسلام کی پس اسلام لائے وہ دونون اور جریرؓ اُنھی مین رہے یہان تک کہ وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قریب تھا کہ جریر کو جنون ہوجائے حضرت کی وفات کے صدمے سے مصعبؓ بن عمیر گئے طرف مدینہ منورہ کے قبل ہجرت کے اور مسلمان کیا سیکڑون کو تمام اُن لوگون کے جو اذان کہنے پر مامور تھے بلالؓ بن رباح اول مؤذن یہ ہین اور نہین اذان دی اُنھون نے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کبھی مگر اُسوقت کہ جب آئے بلال ملک شام سے مدینہ منورہ مین زمانہ حضرت عمرؓ مین فرمایا حضرت عمرؓ نے اے بلال اذان کہو جب کبھی اُنھون نے اذان روئے وہ اور رولایا لوگون کو اور نہ تمام ہوئی اذان عمروؓ بن ام مکتوم مؤذن تھے مسجد نبوی کے سعیدؓ القرظی مؤذن تھے مسجد قبا کے ابو محذورہؓ مؤذن تھے مکہ معظمہ کے تمام اُن لوگون کے جو صوبہ تھے آپ کے ملکون مین باذانؓ بن ساسان انکو امیر کیا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن پر بعد موت کسریٰ کے خالدؓ بن سعید بن العاص امیر تھے صنعای یمن کے ابو موسیٰؓ اشعری امیر تھے زبید اور عدن اور زمع اور ساحل کے زیادؓ

واعظ آپکے

مؤذن

صوبہ آپکے ملکون مین

ابن لبید امیر تھے حضرموت پر معاذ بن جبل امیر تھے جند کے ابوسفیان بن حرب امیر
تھے نجران کے عتاب بن اسید عامل تھے مکہ معظمہ کے اور امیر تھے حج کے حضرت علی بن
ابی طالب امیر تھے یمن کے خمس پر عمرو بن العاص امیر تھے عمان پر نام ان لوگون کے
کہ پہرہ دیا کرتے تھے واسطے حفاظت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے انکو حراث کہتے ہین
محمد بن سلمہ پہرہ دینے پر تھے آپکے جنگ احد مین سعد بن معاذ پہرہ دیا تھا انھون نے جنگ
بدر مین اور حنین مین مغیرہ بن شعبہ ننگی تلوار لیے کھڑے تھے آپ کے سر مبارک پر دن
حدیبیہ کے زبیر بن العوام حراست پر تھے آپکی جنگ احزاب مین اور نام ان لوگون کے
جو حد مارتے تھے مجرمون کو اور گردن مارتے تھے کفار کے سامنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے حضرت علی بن ابی طالب زبیر بن العوام جو قتل کیا انھون نے سب بنی قریضہ کو کہتے
وہ سات سو جوان مقداد بن عمرو محمد بن مسلمہ عاصم بن ثابت ضحاک بن سفیان اور نام
کو توال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیس بن سعد بن عبادۃ الانصاری تھا نام آپکے
شاعرون کے جو آپ کی شان مین اور حسن اسلام اور مسلمین مین قصیدے کہتے تھے اور کفار
کی ہجو کرتے تھے کعب بن مالک عبداللہ بن رواحہ حسان بن ثابت مقام غور کا ہے
کہ جن لوگون سے یہ کام اسلام کا نکلا ہو وہ تو تیر ہدف ملامت کے ہون اور داڑھی کترے
ہے نماز گنجفہ اور شطرنج باز کنکوا تکل اڑانے والے مرغ اور بلبل لڑانے والے مسلمان خاص
گنے جائین سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ
اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ جو کہ ابتدای شباب سے اب تک عمر میری خدمت عباد اللہ مین
بسر ہوئی اب آخر عمر مین یہ دل مین آیا کہ بعد موت کے بھی مجھسے یہی کام نکلے لہذا یہ کتاب
مین نے کتب معتبرہ سے جمع کی نام ان کتابون کے یہ ہین کتاب اللہ قرآن شریف تفسیر کبیر

وہ کتب جن سے یہ تالیف ہوئی

تفسیر روح البیان تفسیر حسینی تفسیر عزیزی تفسیر معالم صحیح بخاری صحیح مسلم ترمذی مشکوۃ ازالۃ الخفا صواعق محرقہ تاریخ الخلفا للسیوطی مجمع بحار الانوار تحفۂ اثنا عشریہ بوا قیت والجواہر لعبد الوہاب کشف الغمہ ترجمۂ مشیخ محدث دہلوی تاریخ طبری مدارج النبوۃ معارج النبوۃ شواہد النبوۃ تاریخ خمیس اور نام ان سب کے اپنے اپنے موقع پر اس کتاب مین درج کیے گئے اور اس کتاب کا نام مین نے فردوس آسیہ رکھا امید رکھتا ہون اللہ تعالی سے کہ میری بیٹی مرحومہ کو بعوض کتاب گلزار آسیہ کے قبر اسکی گلزار کرے اور بسبب کتاب بہار آسیہ کے اس گلزار کی بہار اسکو دکھائے بسبب کتاب گلدستۂ آسیہ کے گلدستہ جنت فردوس کا اسکو قبر مین دے اور بعوض کتاب فردوس آسیہ کے فردوس برین مین اسکو داخل کر کے جناب رسالت مآب کے ہمسایے مین اسکو جگہ دے اور مجکو بھی اس نعمت عظمی سے حصہ عنایت فرمائے جیسا کہ اسکو میرے دل کا چین بنایا تھا کہ مین اپنی زندگی مین اوسکے دیدار سے خوش تھا اور بعد اسکی موت کے اسکے ہدیہ رسانی مین مشغول ہون وہان بھی مجکو اور اسکو قریب قریب مکان دے آمین یارب العالمین بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کتاب کے مین نے دو حصے کیے حصۂ اول کا نام حواس خمسہ ہی اور ہر حاسے کا نام جدا جدا رکھا

حاسہ پہلا نعم الرفیق فی مناقب الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ حاسہ دوسرا روضۃ الاحباب فی مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ حاسہ تیسرا قرۃ العینین فی مناقب ذی النورین رضی اللہ تعالی عنہ حاسہ چوتھا درک المآرب فی مناقب اسد اللہ الغالب رضے اللہ تعالی عنہ

حاسہ پانچوان مصباح الزنیت فی مناقب اہل البیت بقیہ حاشیہ پنجم مرج البحرین فی ذکر شہادۃ الحسنین رضے اللہ تعالی عنہم جس کسی کے حواس خمسہ صحیح اور سالم ہون اسکو انسان پورا اقرار دیتے ہین ایسا ہی جس کے دل مین محبت ان پنج تن پاک کی ہووے اسکا

ایمان کامل ہی یا الہ العالمین تو اپنے حبیب کے طفیل سے میرے حواس خمسۂ ظاہری دینا
یعنی آنکھ ناک کان زبان بدن اور حواس خمسۂ باطنی دین کو کہ عبارت محبت اصحاب اور
اہل بیت رسول اللہ سے ہو تا دم مرگ سلامت رکھ اور برخوردار محمد اور یس کو
بھی اس دولت سے مشرف فرما اور عمر طبعی اور علم نافع اور فہم کامل سے اسکو حصہ دے آمین
یا رب العالمین بحبیبک و نبیک و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اعطانی توفیق التصدیق و بعثنا لمرسلین ھدایۃ لسواء الطریق
و امننا من العذاب الحریق و الصلوٰۃ و السلام علی افضلھم و اکملھم سیدنا
و شفیعنا جاء بالشرع الوثیق و الدین الرشیق و آلہ و اصحابہ خصوصا منھم
ذی الاصل العریق شارب الکوثر و الرحیق صاحب الفضل و الجود و التوفیق صاحب
نصرۃ اللہ فی الغار و الرفیق افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق الذی سماہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بالعتیق من احبہ فھو مؤمن و من ابغضہ فھو زندیق اول
خلیفۃ الرسول علی التحقیق اولاھم و افضلھم و اکملھم بالتصدیق امیر المؤمنین
و سید المسلمین ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد اسکے
عرض کرتا ہی محمد عبد الرب بن الشیخ محمد عبد الخالق دہلوی قریشی حنفی قادری کہ یہ حاشیہ
اول ہی کتاب حواس خمسہ سے اور یہ ایک چمن ہی کتاب فردوس آسیہ کا نام اسکا نعم الرفیق
فی مناقب الصدیق ہی جاننا چاہیے کہ نسب نامہ آپکا والدین کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے نسب نامے سے ملتا ہی اسواسطے کہ مرہ جسے جد ہیں حضرت صدیق اکبر کے ویسے ہی
جد ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نام آپ کی والدہ شریفہ کا سلمی بیٹی صخر کی وہ بیٹا

سلسلہ اسناد کتاب کا نقشہ

عامر کا ہی تو والدہ کی طرف سے بھی آپ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نسب نامے مین شریک ہین
اور عتیق نام رکھا آپ کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طبرانی نے روایت کی ابن عباسؓ سے
کہ عتیق اسواسطے انکا نام رکھا کہ آپ خوبصورت تھے اور روایت کی ابو یعلی اور ابن سعد اور حکم
نے حضرت عائشہؓ سے کہ فرماتی ہین مین کوٹھری مین تھی ایک دن اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اور صحابہ صحن مین تھے اور بیچ مین پردہ پڑا تھا کہ آئے اُسوقت ابو بکرؓ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے جسکو خوشی ہو کہ دیکھے طرف عتیق من النار کے وہ دیکھے طرف ابو بکرؓ کے اور روایت
کی ترمذی اور حاکم نے حضرت عائشہؓ سے کہ تحقیق داخل ہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر
ابو بکرؓ فرمایا آپ نے ای ابو بکر تو عتیق اللہ من النار ہی یعنی تو دوزخ سے آزاد ہی اُسدن سے
نام پڑگیا انکا عتیق اور بعضون نے لکھا ہی کہ آپکا نسب بری ہی عیب سے اسواسطے نام آپکا
عتیق رکھا گیا اور نام آپکا صدیق اسواسطے ہوا کہ تمام عمر مین کبھی جھوٹ نہین بولے اور
اسواسطے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے معراج سے تو کہا جبریل سے
کون تصدیق کریگا میری معراج کی کہا جبریل نے کہ تصدیق کریگا آپ کی ابو بکر اور وہ
صدیق ہی اور یون ہی ہوا کہ جب معراج کی صبح کو آپ نے حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا کہ آج کی
رات مجکو معراج ہوئی کہا حضرت ابو بکرؓ نے بے شک سچے ہین آپ اُسی صبح سے آپکا نام
صدیق مشہور ہوگیا ۵ جو فرمایا یہ حضرت نے کہا صدقت بس سنکر خطاب انکو اُسی
دن سے ملا صدیق اکبر کا ۵ روایت کی حاکم نے مستدرک مین زال بن سبرہ سے کہ کہا
ہمنے حضرت علی سے خبر دیجیے ہمکو ای امیر المؤمنین صفت ابو بکرؓ سے فرمایا حضرت علی نے
کہ ابو بکر کا نام رکھا اللہ جل شانہ نے صدیق جبریل علیہ السلام اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی زبان پر اور تھے وہ خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روایت کی دار قطنی اور حاکم نے

آپ کے عتیق نام ہونے کا سبب

سبب لقب صدیق ہونے کا

ابو یحییٰ سے کہ بار بار ذکر کیا کرتے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ منبر پر کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے نام رکھا ابو بکر کا اپنے نبی کی زبان پر صدیق اور طبرانی نے روایت کی سند صحیح کے ساتھ حکیم بن سعد سے کہا کہ مین نے حضرت علیؓ سے اور وہ قسم کھا کر فرماتے تھے البتہ نازل کیا اللہ تعالیٰ نے نام ابو بکر کا صدیق پیدا ہوے آپ مکہ معظمہ مین بعد پیدا ہونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو برس کئی مہینے اور وفات ہوئی آپکی ترسٹھ برس کی عمر مین جیسے وفات پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ترسٹھ برس کی عمر مین تو عمر آپکی و حضرتؐ ترسٹھ برس کی ہوئی اور نہ نکلا کرتے تھے آپ مکہ معظمہ سے کبھی مگر واسطے تجارت کے اور آتے تھے آپ بڑے مالدار اور صاحب مروت اور صاحب فضل قوم قریش مین جیسا کہ کہا ابن دغنہ نے آپ کے مناقب مین تو ملانے والا ہی رشتے کا اور سچا کرنے والا ہی بات کا اور پیدا کرنے والا ہی اچھے کامون کا اور آسان کرنے والا ہی مشکلات لوگون کے اور خدمت کرنے والا ہی مہمانون کا کہا زہری نے کہ تھے آپ سرداران قریش مین سے سب سردار مشورہ لیا کرتے تھے آپسے اور دوست رکھتے تھے آپکو جب قبول کیا آپ نے اسلام کو پھر اور کچھ نہ خیال کیا آپ نے ان امورات کا اور قبول کیا تکالیف اسلام کو جان و دل سے کہ قریب ملاحظہ ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ابن عساکر نے روایت کی ابو العالیہ سے کہ پوچھا لوگون نے حضرت صدیق سے کہ کبھی تمنے شراب پی ہی فرمایا اعوذ باللہ پوچھا کیون نہ پی فرمایا بچایا مین نے عزت اور مروت کو کہ شراب کے پینے سے عزت اور مروت جاتی ہی جب پہنچی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر فرمایا سچا ہی صدیق سچا ہی ابو بکر بن سعد نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ ایک شخص نے اُنسے حلیہ آپکا پوچھا فرمایا گوری رنگت تھی اُنکی اور بدن بھرا ہوا تھا یعنی موٹے نہ تھے اور تھے دونون رخسارے آپ کے دبے یعنی رخسارون پر گوشت کم تھا اور انگلیون کے جوڑون پر بھی گوشت کم تھا اور کمر سے

پیدائش آپکی — وفات آپکی — عمر شریف آپکی — مناقب آپکے — کبھی آپنے شراب نہین پی — حلیہ شریف آپکا

تہ بند نیچے کو ڈھلکا رہتا تھا اور خضاب کیا کرتے تھے مینہدی ملا کر کذا فی تاریخ الخلفاء للسیوطی
اور تھا اسلام آپ کا سب صحابہ سے پہلے روایت کی ابن عساکر نے حضرت علیؓ سے کہ اول اسلام
لائے مردون مین سے ابوبکر اور روایت کی خثیمہ نے سند صحیح کے ساتھ زید بن ارقم سے کہ اول نماز
پڑھی حضرت کے ساتھ ابوبکرؓ نے روایت ہی ابواردی الدوسی صحابی سے کہ اول اسلام لائے
ابوبکر طبرانی نے روایت کی کہ شعبی نے سوال کیا ابن عباسؓ سے کہ کونسا صحابی اول اسلام لایا فرمایا ابوبکر
صدیق ابونعیم نے روایت کی کہ فرات بن سائب نے سوال کیا میمون بن مہران سے کہ حضرت
علی افضل ہین نزدیک تیرے یا حضرت ابوبکر کہا دونون سردار اسلام کے ہین کہا مین نے اول اسلام
ابوبکرؓ کا ہی یا علیؓ کا کہا قسم ہی اللہ تعالی کی اول ایمان لائے ابوبکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر
وقت ملاقات بحیرا راہب کے انتہی ما فی تاریخ الخلفاء وہ قصہ ارباب تاریخ نے یون لکھا ہی
کہ جناب صدیق اکبرؓ تجارت کے واسطے طرف مین کے گئے تھے وہان ملاقات ہوئی ایک
شخص سے کہ وہ عالم تھا توریت اور انجیل کا اور تھا وہ صاحب کمال عمر اسکی تین سو نوے
برس کی تھی اور تھا صاحب تدبیر اسکو کتب آسمانی سے معلوم تھا کہ حرم مکہ مین جو پیغمبر آخر الزمان
پیدا ہوگا اسکا مددگار ایک ادھیڑ عمر کا آدمی ہوگا اور ایک جوان وہ ادھیڑ آدمی بوقت ظہور اسلام
اس نبی کی بہت بڑی مدد کریگا اور اس نبی کے ساتھ مین طرح طرح کی ایذا اور تکلیف اٹھائیگا
رنگت کا سفید اور بڑے حلم اور وقار کا آدمی ہوگا اور پیٹ پر اوسکے اور بائین ران پر خال
سیاہ ہوگا اسنے حضرت صدیق سے جب یہ حال معلوم کیا کہ یہ رہنے والے حرم مکہ کے ہین اور
رنگت بھی آپکی سفید پائی بولا کہ اپنا پیٹ اور بائین ران دکھاؤ تو خال سیاہ دونون جگہ
پایا بولا بے شک وہ ادھیڑ آدمی تو ہی ہی کہ مدد کریگا تو بڑی سختیون مین اس نبی کے ساتھ
انکو اپنے گھر لیگیا اور ضیافت کی انکی اور بڑی خاطر کی انکی اور کہا قریب ہی وہ وقت کہ یہ دولت

سبب اول اسلام ابوبکر

قصہ بحیرا راہب

علامت اثبات خلافت صدیق

تیرے نصیب مین آئے خبردار خبردار جوایذا تجھے اس نعمت کے سبب پونہچے گھبرانا نہین اور صبر
کرنا جب حضرت صدیق مکہ معظمہ مین واپس آئے تو اہل مکہ اور جماعت جماعت اسطے مبارکباد
سفر کے داخل ہوے حضرت صدیق نے اِنسے پوچھا کہ کوئی واقعہ یہان ہوا ہی سب نے بالاتفاق
کہا کہ تمھارے بعد یہان ایک واقعہ پیش آیا ہی وہ یہ ہی کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب نے دعوی
نبوت کا کیا اور ہمارے دین آباو اجداد کی جڑ اُکھیڑی حضرت صدیق تو اس بات کے انتظار مین
تھے سب کو اپنے اپنے موقع سے رخصت کیا اور کثرت خوشی سے صبر نہوسکا حضرت کی خدمت مین
حاضر ہونے کا ارادہ کیا اور محبت قدیمہ اور اخلاص دیرینہ جو انمین اور حضرت مین تھا اور اب حسب مضمون

حضرت کی پہلی دردولت پر حاضری

شعر وعدۂ وصل چون شود نزدیک ✤ آتش شوق تیز تر گردد ✤ شعلہ عشق کا دل مین بھڑکا یہ کہتے
ہوے دردولت پر حاضر ہوے ؎ ملائک جسکی دربانی کے خاطر ہاتھ ملتے ہین ✤ در دولت سرا
پر اُسکے پونہچایا ہی قسمت نے ✤ خدا بیٹھے تھے کہ حضرت نے فرمایا اے ابوبکر مجکو خدای عزوجل نے
نبوت سے مشرف کیا اور مجھے نبی کیا تو مجھپر اور خدای تعالی پر ایمان لا انھون نے خوشی کو ضبط
کیا اور کہا کچھ نبوت کی دلیل اور برہان لائیے فرمایا خال تیرے بطن اور نشان ران کا ہی سنتے ہی

کیفیت اسکے ایمان کی

کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایمان دل سے اور اول سب سے یہی لائے اور بعضون نے لکھا ہی
کہ قبل نبوت حضرت کے انھون نے یہ خواب دیکھا تھا کہ چاند آسمان سے نیچے اُترا اور مکے کے سب
گھرون مین اُسکا شعلہ چمک گیا پھر وہ نور جمع ہوکر میری گود مین آگیا یہ خواب کسی عالم یہود کے
سامنے بیان کیا اُسنے تعبیر دی کہ پیغمبر آخر الزمان اب قریب پیدا ہوگا تو اُسپر ایمان لائیگا اور
جان و دل سے تو اُسکی اطاعت کریگا اور سب ایمان لانے والون مین سردار تو ہی ہوگا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ہوئی اور انکو فرمایا تو مجھپر ایمان لا انھون نے معجزہ طلب کیا حضرت
نے فرمایا معجزہ میرا یہ ارادہ خواب ہی سو حقیقت مین سب مومنون مین جو حضرت پر ایمان لائے

یہی افضل ہین اُسی روز کہ یہ ایمان لائے حضرت عثمان اور طلحہ اور زبیر بن العوام اور عبدالرحمن
ابن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کہ پانچ عشرۂ مبشرہ مین سے ہین حضرت
صدیقؓ مین اور انمین کمال دوستی تھی اِنکے پاس گئے اور حقیقت حال ایمان کا اپنے بیان کیا
اور خوب فہمایش کی اِنکی دعوت سے یہ پانچون بھی اُسی دن ایمان لائے اور زید بن حارثہ اور
طلحہ بن عبداللہ بھی انھی کی دعوت سے ایمان لائے اُسکے بعد ایمان لائے ابوعُبیدہ اور عامر بن
عبداللہ بن الجرّاح اور ابوسلمہ بن عبداللہ بن عبدالدار اور عثمان بن مظعون اور عبداللہ بن مسعود
اور سعید بن زید اور فاطمہ بنت الخطاب کذا فی مدارج النبوۃ احمد اللہ حمداً کبیراً اور قصے چند در چند
اُنکے ایمان لانے کے کتب تاریخ مین درج ہین اختصار کے واسطے انھی پر اکتفا کیا گیا فصل
اُن حادثون مین جو بعد ایمان کے حضرت صدیقؓ پر واقع ہوے اب سننا چاہیے احوال اُس
جانفشانی اور جان کاہی کا جو حضرت صدیقؓ سے اسلام کی مدد مین ظاہر ہوے وہ یہ ہین کہ تین
برس تک تو حضرت کو حکم رہا کہ پوشیدہ دعوت اسلام کرین پھر یہ آیت نازل ہوئی فَاصْدَعْ
بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ یعنی ظاہر کر جس کام کا تجھے حکم ہی اور دعوت اسلام
ظاہر کر اور روگردانی کر مشرکین سے پس حضرت نے کمر سعی و کوشش دعوت اسلام کی مضبوط
باندھی اور دعوت علی الاعلان آشکارا فرمانے لگے اِس حال مین بھی کفار کو حضرت سے کچھ تعرض
نہوا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمانا شروع کیا کہ بت اور بت پرست سب دوزخ مین جائینگے
اس بات سے کفار کو وحشت ہوئی اور درپے آزار حضرت کے ہوے اس حال مین بہت بڑی
حمایت حضرت کی ابوطالب نے کی یہ سب حال کتب سیر مین درج ہی جب حضرت گلی کوچون
مین دعوت اسلام اور مذمت بت اور بت پرستون کی علی الاعلان فرمانے لگے ابولہب وہان
جاکر کہتا کہ اے لوگو یہ شخص دین تمھارے آبا و اجداد کا تمسے چھڑایا چاہتا ہی تم فریب اُسکے نہ جاؤ

اسلام کے ظاہر کرنے مین آپ کی ہدایت اور ابوطالب کا حمایت کرنا

دعوت اسلام

بعض کفار حضرت کو جادوگر کہتے بعض شاعر بعضے کاہن بعضے مجنون پھر سب کفار نے
جمع ہوکر یہ مشورہ کیا کہ اب موسم حج کا آتا ہی یہ شخص علی الاعلان سب کو گمراہ کریگا بہت لوگ
دین سے پھر جائینگے بعض نے کہا کہ ہم شہرہ کرینگے کہ یہ کاہن ہی بعض نے کہا کہ ہم شہرہ
کرینگے کہ یہ شاعر ہی بعض نے کہا کہ ہم شہرہ کرینگے کہ یہ مجنون ہی بعض نے کہا کہ ہم شہرہ کرینگے
کہ یہ جادوگر ہی ولید بن مغیرہ کہ جسکو خدای عزوجل نے سورۂ نون مین ولدالزنا فرمایا ہی
وہ بولا کہ بھائیو تمھاری بات کوئی درست نہ بنیگی اسواسطے کہ مین نے کاہن ہزارون دیکھے
کوئی صفت اسمین کہانت کی نہین پائی جاتی اور مین خوب فن شعر سے واقف ہون اسکا
کلام شعر سے بھی نہین ملتا اور مجنون کیونکر کہوگے کوئی بات جنون کی اسمین پائی نہین جاتی
اور جادوگر تو بڑے خبیث اور ناپاک ہوتے ہین یہ ہمیشہ پاک صاف رہتا ہی مگر خیر اسطرح
سے جادوگر کہہ سکتے ہین کہ اسکے کلام مین ایسا اثر ہی کہ بھائی کو بھائی چھوڑے دیتا ہی
اور بیٹے کو ماں اور باپ کو بیٹا حکم آیا اللہ جل شانہ کا اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ثُمَّ قُتِلَ
كَيْفَ قَدَّرَ یعنی اُس مردود نے فکر کی اور اندازہ کیا بات کا پس مارا جائیو کیسا اندازہ کیا
پھر مارا جائیو کیسا اندازہ کیا اب نوبت یہان تک پونہچی کہ گلی کوچون مین حضرت پر خاک
برسانا اور سنگ بارانی شروع کی ؎ گل سے جو نازک بدن ہو اور وہ گل سے رنج پاوے
اُسپہ ہو یہ سنگ باران کیون نہ نکلے دل سے ہاے + ایک مرتبہ حضرت حرم شریف مکہ
مین سجدے مین تھے ایک کافر نے حضرت کا ایسا گلا گھونٹا کہ قریب تھا کہ آنکھین حضرت
کی باہر نکل پڑین حضرت صدیق نے اُن سب کا تن تنہا مقابلہ کیا مین کیا لکھون حال
اُسوقت کا جو حضرت صدیق پر گذرا چھوٹ گیا سر اُنکا اور ریش مبارک اکھڑ گئی اُسی
حال مین اپنا کچھ خیال نہ کیا اور حضرت کو چھڑایا اور فرمایا اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ

دلیرین مغیرہ کا حال ۔ سورۂ نون کی تفسیر ۔ حضرت صدیق کا کفار سے

رَبِّیَ اللّٰہُ وَقَدْ جَآءَکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّکُمْ آیا مارہی ڈالو گے ایسے شخص کو جو کہتا ہے
رب میرا اللہ ہے اور وہ لایا ہے دلیلین روشن تمہارے رب کے پاس سے صحیح بخاری مین
روایت ہے ابن عمر سے کہ وہ فرماتے ہین کھڑے تھے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ حجر کعبہ شریفہ مین کہ آیا عقبہ بن معیط لعنۃ اللہ علیہ پس ڈالا اُسنے ایک کپڑا حضرت
کی گردن مین اور لپیٹا اسکو بیچ دیکر اور کھینچا اسکو اپنی طرف ایسا کہ گھٹ گیا گلا حضرت کا
نہایت سخت پس پکڑا حضرت صدیق نے اُس لعین کو اور دھکا دیا اسکو اور خلاص کیا
حضرت کو اُس شوم سے اور پڑھی وہی آیت جو اول پڑھی تھی سبحان اللہ جن مصیبتون مین
کوئی صحابی کام نہ آتا اور سب کھڑے دیکھتے رہتے اور دہشت ہجوم کفار سے کچھ نہ بولتے
وہان حضرت صدیق کام آتے اپنی جان پر بناتے اور حضرت کو چھڑاتے اسی واسطے حضرت
علی مرتضے قائل تھے شجاعت حضرت صدیق کے اور فرماتے تھے کہ ایسی ایسی مصیبتون مین
حضرت کے ساتھ شجاعت کی حضرت صدیق نے کہ وہان کسی کا حوصلہ نہوا کذا فی مدارج النبوۃ ؎
تجھے اور تیرے دشمن کو سدا ہے اوج عالم مین ٭ تجھے تخت خلافت پر اُسے دار سیاست پر ٭
اور صحیح بخاری مین اس سے زیادہ تر یہ حال لکھا ہے کہ حضرت ایک دن نماز پڑھتے تھے
قریب کعبے کے جماعت قریش نے یہ حال دیکھا ایک نے اُنمین سے کہا کہ کون ہے
تم مین سے کہ لائے اونٹ کی اوجھڑی اور اوتریان نجاست آلودہ اور ڈال دے
اسکی پیٹھ پر جب یہ شخص سجدے مین جائے پس گیا بدبخت وہی ملعون عقبہ بن معیط
جو ہمسایہ تھا حضرتؐ کا اور لایا وہ سب نجاست کو اور رکھدیا حضرت کے دونون شانون
پر حالت سجدہ مین پس نہ اُٹھ سکے حضرت اُس بوجھ سے اور کفار سب کھڑے وہان
ہنستے تھے اور ہنسی کی شدت سے ایک دوسرے پر گر گر پڑتے تھے کہ خبر ہوئی حضرت فاطمہ زہرا کو

جلدی آئین اور یہ سب بوجھ حضرت پر سے پھینکا اور دعای بد کی اُنکے واسطے جب تمام
کی حضرت نے نماز بد دعا کی اُنکے واسطے ان لفظون کے ساتھ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ
مدارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ قبول ہوئی دعا حضرت کی جتنے کفار اُس جلسہ مین تھے سب
جنگ بدر مین مارے گئے اور ڈالی گئین لاشین اُنکی لعنت کے کنوین مین ؎ جو اللہ
کا ہوئے روشن دیا ٭ اُسے جو بجھانے تو یہ ہی سزا ٭ اور جو لوگ اسلام لائے تھے
اُنکو نہایت تکلیف دیتے تھے اور اسلام سے ہٹاتے تھے جیسے حضرت بلالؓ کہ غلام تھے
اُمیہ بن خلف الجمحی کے اور بڑے پیارے تھے اُسکے بسبب امانت اور دیانت کے
اسواسطے اُسنے اُنکو خدمت بتخانے اور خزانے دونون کی سپرد کی تھی جب اُسکو اُنکے ایمان
کی خبر ہوئی سخت رنجیدہ ہوا اور وہ دونون خدمتین اِنسے لیکر اور کو سپرد کین اور حضرت
بلال کو بلا کر سمجھانا شروع کیا اور کوئی دقیقہ نہ چھوڑا سمجھانے مین اُنکے مونہ سے یہی آواز
نکلی اَللّٰہُ اَحَدٌ ؎ تو نے سمجھایا اور مین سمجھا ٭ پر مراد ول بھی کافر انسمجھے ٭ اُس کافر
نے اِنکی تکلیف دینے پر اور اُنھون نے ایذا اُٹھانے اور صبر کرنے پر کمر باندھی حتی کہ صبح کو
کپڑے اِنکے اُتروا کر ننگے بدن مین کانٹے ببول کے چُبھواتا کہ وہ ہڈی پر جا کر کھن کھن بولتے
اور سیاہ نہ کرتے ؎ حضور کبریا مین اہل دین کی آزمایش ہی ٭ اور اُسکے ساتھ ہی اب
اہل کفین کی آزمایش ہی ٭ جب گرمی سخت ہوتی تو دھوپ کی شدت مین اِنکو گرم جگہ مین لٹاتا
اور چھاتی پر پتھر گرم رکھواتا اور چاردون طرف اِنکے آگ روشن کرواتا کہ خوب سینک
آگ کی پونہچے اور آگ کی لپٹ سے صدمہ بدن کو پونہچے ؎ خدا کرے کہ تیرے تن
بدن مین آگ لگے ٭ کہ تجکو کفر سے کافر یہ سارے بھاگ لگے ٭ جب شام ہوتی تو حضرت
بلالؓ کو پاؤن مین بیڑی اور ہاتھون مین ہتکڑی گلے مین طوق ڈالکر اندھیری کوٹھری

حضرت بلال کا اسلام

حضرت بلال کی تکلیف اُٹھانا

مین بند کرتا اور حکم کرتا کہ تمام رات کوڑے مارا کرو صبح تک آواز کوڑون کی برابر چلی آئے
حضرت بلال تمام رات یہی پکارتے اللہ احد اللہ احد یعنی بلال کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالو
اللہ ایک ہی انتہی مافی تفسیر العزیز ؎ مریض عشق پر رحمت خدا کی ٭ مرض بڑھتا گیا
جون جون دوا کی ٭ اور اُس ملعون پر لعنت خدا کی ٭ نہ سمجھا گرچہ مہلت بھی ملا کی ٭ مرا
دل کا پتا ہی کیا لکھون مین ٭ کہ جیسی جیسی کافر نے جفا کی ٭ نہ کچھ حکمت چلی کافر کی جب
بھی ٭ کہ آپہونچی مدد فوراً خدا کی ٭ کہ آئے حضرت صدیق اُسجا ٭ کہا کافر سے اسنے کیا خطا کی
یہ پیارا ہی خدا کا تو ہی دشمن ٭ ارے ظالم نہ تونے کچھ حیا کی ٭ کہا یون ہی تو تم ہی مول لیو
جو ہی تمکو رضا اپنے خدا کی ٭ کہا کر مول اور قیمت بیان کر ٭ مین لونگا ہی یہ مرضی کبریا کی
مقر عصیان کا ہی یہ عبد مولا ٭ مگر امید ہی عفو خطا کی ٭ تفسیر کبیر اور تفسیر روح البیان
مین لکھا ہی کہ گذرے رسول اللہ ایک بار اُمیّہ کے مکان کی طرف اور سنی آواز حضرت
بلال کی کہ بلبلا کر پکار رہے ہین اَللّٰہُ اَحَد اللہ اَحَد فرمایا تُنجیک احد احد یعنی نجات
دیگا تجکو وہی ایک اللہ وہی ایک اللہ اور تفسیر روح البیان مین یہ بھی لکھا ہی کہ روایت
کی سعید بن مُسیّب نے کہ خرید کیا حضرت صدیق نے بلال کو اُمیّہ سے حسب الطلب
اُسکے بدلے اپنے غلام نُطاس رومی کے کہ اُسنے حضرت صدیق کے خرید کرنے کے
بعد دس ہزار اشرفیان پیدا کی تھین اور خریدے تھے لونڈی و غلام اور مواشی علاوہ
اُسکے سو وہ بڑا لائق آدمی تھا مگر وہ کافر تھا حضرت صدیق نے اُسکو فرمایا تھا کہ اگر تو
مسلمان ہو جائے تو یہ سب مال تیرا ہی اور تو آزاد ہی وہ نہ مانتا تھا جب اُمیّہ نے بلال
کے بدلے اسکو طلب کیا تو حضرت صدیق نے اس بات کو غنیمت جانا کہ رحمت کے بدلے
رحمت ہاتھ آتی ہی دل اور جان سے قبول کیا اور دے دیا نُطاس رومی کو اُسکے مال سمیت

حال خرید حضرت بلال رضی اللہ عنہ

اور ایک سو چالیس تولے سونا اور دیا کذا فی فتح العزیز و الحسینی اور خرید کیا بلال کو اور بڑی
خوشی سے آزاد کیا انکو فرماتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رحم کرے اللہ تعالی ابوبکر
پر کہ نکاح کر دیا اُسنے اپنی بیٹی کا مجسے اور مدد کی اُسنے ہجرت کی اور آزاد کیا بلال کو اپنے
مال سے اور فرمایا کرتے حضرت عمرؓ بلال سید ہمارا اور غلام ہمارے آقا کا ہے جیسا کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سلمان ہمارے اہل بیت مین سے ہے پس انصاف
کرنا چاہیے کہ تقوی نے کیسے لوگون کو کہان تک پونہچایا انتہی یہ وہ بلال ہین کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای ابوبکر تو نے مجھے اسکی خرید مین کیون نہ شریک کیا
اور سُنی آواز جوتون کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے آگے جنت مین پوچھا یہ
کون ہے کہا گیا کہ یہ بلال آپ کا خادم ہے ؎ باوجودیکہ پر و بال نہ تھے آدم کے پونہچا
وان تک کہ فرشتے کا بھی مقدور نہ تھا ۔ تفسیر کبیر اور روح البیان مین لکھا ہے کہ جب
خرید کیا حضرت صدیق نے بلال کو اتنا مال دیکر تو کہا اُنکے باپ ابو قحافہ اور کفار نے
کہ ابوبکر نے کیا خراب غلام خریدا اور ایسا تحفہ غلام کماؤ دیدیا اور اگر اتنے مال سے اچھے اچھے
لیاقت کے غلام خرید کرتا تو بڑا نفع دنیا کا پاتا فرمایا حضرت صدیق نے مین نے اُسکو رضای اللہ
و رسول کے واسطے خرید کیا مجھے دنیا کی خواہش نہین پس نازل ہوئی یہ آیت وَسَيُجَنَّبُهَا
الْأَتْقَى ۝ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ۝ قریب ہے کہ بچا لیگے ہم آتش جہنم سے اُس شخص
کو کہ دیتا ہے مال اپنا واسطے پاک کرنے نفس کے کفار نے کہا کہ کچھ حق بلال کا ابوبکر پر
ہوگا جو اتنا مال اُسپر صرف کر کے خرید کیا اُسکو یہ آیت نازل ہوئی وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ
نِعْمَةٍ تُجْزَى ۝ اور نہ تھا کسی بشر کا ابوبکر پر حق نعمت کہ بدلا دیا اُسکا ابوبکر نے إِلَّا ابْتِغَاءَ
وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى ۝ مگر کیا ابوبکر نے یہ کام فقط واسطے طلب رضاے اللہ تعالی کے کہ بلند

فضیلت بلال

بالا ہی وہ سب سے وَلَسَوْفَ یَرْضٰی اور قریب ہی کہ راضی ہوگا رب ابوبکر کا ابوبکر سے یعنی راضی تو اب بھی ہی مگر ظہور رضا کا قریب ہی کہ قیامت کے دن ہوگا یہ ترجمہ روح البیان سے لکھا گیا صاحب تفسیر کبیر نے لکھا ہی کہ اتفاق سب تفسیر والون کا ہی کہ یہ آیتین حضرت صدیق کی شان مین نازل ہوئین اور جب اتقٰی حضرت باری عز اسمہ نے صدیق کو فرمایا تو معنی اتقے کے سب سے بڑا متقی تو افضل مخلوق کے بعد انبیا کے حضرت صدیق ہوے اور بھی لکھا ہی حضرت امام اعظم نے فقہ اکبر مین کہ اہل سنت کا عقیدہ یہ ہی کہ بعد انبیا کے افضل بشر ابوبکرؓ ہین پھر عمرؓ پھر عثمانؓ پھر علیؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اسی طریق سے خلافت انکی ہی تفسیر عزیزی مین لکھا ہی کہ ایسا ہی سات لونڈی غلام جو اسلام لائے تھے اور اسلام مین بڑے مضبوط ہوگئے تھے اور انکے مالک انکو طرح طرح کا عذاب دیتے تھے اور وہ اسلام سے مونہ نہ موڑتے تھے حضرت صدیق نے مال کثیر صرف کرکے انکو انکے مالکون سے خرید کیا اور آزاد کیا ایک انمین کے عامر بن فہیرہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انھون نے ہجرت کی انکو آدھ سیر سونا دیکر خرید کیا تھا وہ بیر معونہ پر شہید ہوے اور ایک لونڈی زنیرہ نام وہ بڑی مضبوط اسلام مین تھی بڑے بڑے عذاب اسپر ہوتے مگر وہ اسلام سے نہ پھری جب حضرت صدیق نے اسکو خرید کر آزاد کیا تو وہ نابینا ہوگئی کفار نے طعنہ دیا کہ لات و عزّٰی نے اسکو اندھا کردیا اسنے کہا کسی کو سوای اللہ تعالی کے طاقت نہین کہ کچھ کرسکے خدا کی قدرت وہ پھر بینا ہوگئی اور دو لونڈیان ایک کافرہ کے ملک مین تھین جب وہ دونون اسلام لائین تو اس کافرنے انپر سخت عذاب شروع کیا جب حضرت صدیق نے انکو خرید کیا تو انکے پاس گئے دیکھا کہ وہ آٹا پیس رہی ہین انسے کہا کہ اٹھو میرے ساتھ چلو کہ مین نے تمکو خریدا اور آزاد کیا ان دونون نے کہا صبر کیجیے ہم آٹا پورا کرکے اسکو پہنچا دین تو پھر آئین

حال خریدن بلال رضی اللہ عنہ و غیرہ

کہ حق اتنے برسون کا کیونکر بھلا دین اور اُسکا کام ادھر مین چھوڑ کر کیونکر چلین حضرت صدیق
نے فرمایا کہ اچھا اور اُنمین سے ایک لونڈی تھی کہ حضرت عمر اسوقت تک اسلام نہ لائے تھے
اُسکو بسبب اسکے کہ اُنکے کسی قوم کے آدمی کی وہ لونڈی تھی بہت ایذا دیتے اُسکو بھی
حضرت صدیق نے خرید کر کے آزاد کیا اور ایسا ہی اُم عُبَیدہ اور اور لونڈی غلاموں کو ایسی ایسی
مصیبتون سے چھڑایا اور خرید کر کے آزاد کیا یہان تک کہ چالیس ہزار درم جو اُنکے مال
حساب دین کی مدد اور حمایت مین صرف کیا فقط باقی چھ ہزار درم تھے جو ہجرت نبوی اور
مسجد نبوی مین صرف کیے اور خالی ہاتھ رہ گئے ؎ مال و جان دونون کیے قربان پیارے
اب شہد سستی سے شرماتے ہین ہم ؎ آسوا سے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین نفع
دیا مجکو کسی مال نے ہرگز ایسا کہ جیسا نفع دیا مجکو مال ابوبکر نے یہ تو ملاحظہ تھا سیر سے خوب معلوم
ہوتا ہی کہ مراد آیت وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَأَغْنٰى سے (یعنی پایا تجکو فقیر پس غنی کیا ہمنے)
مال حضرت ابوبکر رض اور حضرت خدیجہ رض کا ہی اب یہ انصاف کرنا چاہیے کہ مال حضرت خدیجہ کا
قبل نبوت حضرت ص کے کام آیا خوراک مین پوشاک مین اور اموات خیر مین کیونکہ پندرہ برس
پہلے نبوت کے حضرت کا اُنسے نکاح ہوا تھا آٹھ برس بعد نبوت کے حضرت خدیجہ رض کا
انتقال ہوا اور مال حضرت صدیق کا سب کا سب مدد اسلام اور رد مسلمین مین صرف ہوا
اور جناب رسول پاک کی خوشنودی مین خرچ ہوا جب کُل مال حضرت صدیق کا خرچ
فی سبیل اللہ ہو گیا یہان تک کہ کپڑے بھی بدن کے راہ مولی مین دیدیے تو ایک کمل کا
ٹکڑا کرتے کے بجای گلے مین ڈالا اور کاٹون سے دونون طرف اُسکے بند کر کے حضرت
کی خدمت مین بلا ملال و بے خیال جیسے ہر وقت حاضر باش تھے حاضر ہوے حضرت
جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آج ابوبکر کا

چالیس ہزار درم دین مین آپ نے خرچ کیے

لہ کذا فی الخصوصیات

کیا حال ہو اور کیسا لباس پہنا ہو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھون نے تمام مال اپنا رضامندی اللہ جل شانہ مین صرف کر دیا اور مفلس ہو گئے کہ یہ نوبت پونہچی جبرئیل نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ حق تعالی نے ابو بکر کو سلام فرمایا ہی اور فرمایا ہی کہ اس مفلسی اور تہیدستی مین بھی تو ہمسے راضی ہی یا کچھ کدورت دل مین آئی ہی حضرت ابو بکرؓ نے جب یہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا بطور ارباب وجد و شوق کے شوق مین آئے اور اس نغمہ کو بار بار پکار کے کہنے لگے اَنَا عَنْ رَبِّیْ رَاضٍ اَنَا عَنْ رَبِّیْ رَاضٍ مین اپنے رب سے راضی ہون مین اپنے رب سے راضی ہون ؎ مرے نصیب کہان جو خدا مجھے پوچھے ٭ نہ پوچھے وہ ہی تو پھر کوئی کیا مجھے پوچھے

فصل پنجم بیان جان فشانی اور جان کا ہی حضرت صدیق کے وقت ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نظم

جان فشانی آپ کی وقت ہجرت کے

جماعت تھی ایک خزرج و اوس کی — مدینے سے مکے کو وہ آئی تھی — جب انکی جماعت آ پونہچے رسول
کہا انسے ایمان کر دو تم قبول — تلاوت کی قرآن کی اور کہا — نبی ہون مین مجھپہ نازل ہوا
ہین جتنے صحائف کتاب خدا — ہی اُن سب مین احوال میرا لکھا — زبور اور توریت و انجیل سے
مراد صف ظاہر ہی تجیل سے — تمام انبیا فضل رحمن سے — ہین واقف مری عزت و شان سے
زمانہ مین گذرے ہین جتنے رسول — انھون نے کیا مجھپہ ایمان قبول — یہ اوس اور خزرج جو تھے مشرکین
مدینے مین رہتے تھے یہ کافرین — مدینے مین رہتے تھے جتنے یہود — یہ رکھتے تھے انسے عداوت فزون
یہود اور انمین ہمیشہ تھی جنگ — یہود انکے ہاتھون سے رہتے تھے تنگ — یہود انسے مغلوب ہوتے تھے جب
ڈراتے تھے اس بات پر انکو تب — کہ نزدیک ہی دور ختم الرسل — اب انکی نبوت کا کھلتا ہی گل
مددگار اُس شاہ کا ہی خدا — معاون ہی وہ اہل اسلام کا — کرینگے ہم اسلام برحق قبول

قصہ اوس و خزرج کا

کریگا ہماری مدد وہ رسول — بنا کر اُسے اپنا سردار ہم — اُسے کر کے اپنا مددگار ہم
کرینگے تمھین ہاں سے خانہ خراب — کرینگے نہ تیغ تمکو شتاب — یہان اوس خرچ نے کی جو نگاہ
تو جانا یہی دین کا ہی وہ شاہ — جو انوار باطن کے آثار ہین — وہ چہرہ یہ اُسکے نمودار ہین
کہ ہی اسمین رحمت بھی اور دبدبہ — نمودار ہی شان پیغمبری — ہوا اس جماعت کو جب یقین
کہ بیشک ہین یہ خاتم المرسلین — لگا کہنے اک دوسرے سے یہی — کرین اپنہ سبقت ہم اسلام کی
چھ شخصون نے اُنمین سے فی الفور ہی — پڑھا کلمہ حق بصدق دلی — تھا اک اُسعدؓ بن زرارہ عزیز
تھا اک بو اُمامہ مبارک تمیز — تھا اک عوفؓ اور رافعؓ سربلند — تھا اک جابرؓ پر اور عقبہؓ ارجمند
کیا التماس ای سوار براق — جو ہی اوس خزرج مین باہم نفاق — اِس آپس کے جھگڑے سے ہم تنگ ہین
کہ دن رات آمادۂ جنگ ہین — گر اس امر مین ہو دعای حضور — کہ آپس کی رنجش یہ ہو جائے دور
تو اگلے برس آنکر ہم تمام — مسلمان ہو جائینگے لاکلام — کرین ہم مدد اہل اسلام کی
کرین ذلت ہم عبد اصنام کی — جھکاتے تھے سر جس صنم کے تلے — ملینگے اُسے ہم قدم کے تلے
رسول خدا سے زیادہ عزیز — نہ رکھینگے کچھ دین و دنیا کی چیز — جو ہوئیگا حکم خدا و رسول
کرینگے اُسے جان و دل سے قبول — یہ اقرار کر سال آیندہ کا — مدینہ کو ہر ایک بس پھر گیا
دینہ مین پھر آپ کے ذکر کا — گلی اور کوچے مین چرچا ہوا — جہان بیٹھتے ملکے دو چار یار
یہی ذکر تھا مخفی و آشکار — ہوا سب مین شہرہ کہ مبعوث اب — ہوا کہتے مین وہ رسول عرب
کہ پھر بعد جسکے قیامت تلک — نہوگا رسول خدائے فلک — اُنھی پر ہوئی ختم پیغمبری
اُنھین نے جہان کی ملی سروری — ہوا انپہ نازل کلام خدا — ہوا انکو حاصل مقام رضا
جسے اُنکی بیعت سے نعمت ملی — اُسے دین و دنیا کی دولت ملی — دوبارہ کے موسم مین بارہ نے آ
بڑے شوق سے کلمہ آکر پڑھا — معاذؓ اور عبادہؓ رفاقت شعار — عویمؓ و ہیثمؓ نکو تا مدار

مسلمان ہو کر یہ مکہ سے سب — مدینہ مین داخل ہو جا کے تب — تو شہر مدینہ مین با صد نیاز
جماعت سے پڑھنے لگے وہ نماز — ہوا خوب اسلام کا جب رواج — تو اُن سب نے با فرحت و ابتہاج
طلب آپ سے اک خلیفہ کی کی — سکھائے وہ تا حکم حق و نبی — جو تھا مصعب بن عمیر ایک یا
مدینہ کو بھیجا اُنھین با وقار — کیا کرتے تھے وعظ وہ جا بجا — سناتے تھے حکم رسول خدا
سنا سعد نے جو ہی ابن معاذ — وہ نیزہ لے آئے کہ کیسی نہ — یہ ہی کونسا شخص ایسا دلیر
کہ ہوتا نہین ہی کسی سے یہ زیر — سکھاتا ہی لوگون کو کیا کیا کلام — یہ کرتا ہی یان آ کر ارد حام
خبردار آئے نہ ہرگز یہان — رئیسون کے ہین یان پہ سارے مکان — دوبارہ جب اُسجا پہ مصعب گئے
تو نیزہ وہ لائے مگر نرم تھے — اُنھین نرم اسعد نے دیکھا جو ان — کہا میرے بھائی تو ہی میری جان
ذرا غور سے سن یہ کہتا ہی کیا — اگر نیک کہتا ہی لا تو بجا — کہا پھر یہ مصعب سے پڑھیے قران
کہ بھائی مرا لائے ایمان بجان — تو بسم اللہ پڑھکر بقلب سلیم — لگا پڑھنے مصعب کلام قدیم

حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا
لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ

وہ قران عربی وہ لحن عرب — وہ سنتے تھے سارے کھڑے با ادب — سنو حال اب حضرت سعد کا
ہوا انکو عالم وہ ہین وجد کا — لگے تھرتھرانے کہ رنگ اُڑ گیا — تجلی حق سے دل اُنکا بھرا
بنی عبد اشہل جو قوم اُنکی تھی — وہ اُنکی جماعت مین داخل ہوئی — کیا جمع سب کو کہا ہی یہ حق
کہ پونہچا میرے دل کو اُس سے تعلق — ہین اسلام لایا اُس اللہ پہ — کہ بھیجا ہی جسنے یہ پیغامبر
ہوے خود مسلمان اور اُنکو کیا — سبھون نے بصد شوق کلمہ پڑھا — مرا کیا ہی مونہ اور کیا مین کہون

اسلام سعد بن معاذ کا

جو تیری صفت ای خدا مین لکھون — کیا تو نے قدرت سے فی الفور زیر — انھین جو کہ تھے کفر مین اپنے شیر
ہین صدیق حضرت کے جیسے رفیق — ہین ویسے ہی یہ بھی نبی کے شفیق — جنازے پر انکے تھے ستر ہزار
فرشتے بحکم خداوندگار — ہلا عرش اعلی ہوئی جب وفات — یہ تھے عاشق سرور کائنات
بنارہ[1] کا جو موسم حج ہوا — اُسے عُقبۂ ثالثہ ہی لکھا — مع بالنصد مرد انصار کے
سبھی آکے خدمت مین حاضر ہوئے — جمال مبارک کو بس دیکھکر — وہ قربان نبی کے ہوے سربسر
کیا مکہ مین آپ سے یہ قرار — اور اُسکو قسم سے کیا اُستوار — مدارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ

حضرت عباسؓ اُس قوم کو حمایت حضرت کی اور اصحاب کی فہمایش کرنے لگے جو کہ عباس مسلمان ابھی نہ ہوئے تھے تو اہل مدینہ نے اُنکے قول پر خیال نہ کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ فرمایئے جو کچھ فرمانا ہی جب حضرت نے یہ فرمایا

کہ مجھپر سے اعدا کا شور و شغب — کرین دفع اور رفع اور منع سب — کہ جس طور اہل و عیال اپنے سے
خبر رکھتے ہین جان و مال اپنے سے — اسی طور رکھانا صحابہ کا غم — اسی بات پر رہنا ثابت قدم
ہوئی اسطرح جب کہ بیعت تمام — رسول خدا نے کیا حکم عام — کہ مکہ سے اب جلد ہجرت کرین
مدینہ مین اصحاب جا کر رہین — کہ حکم خدا ہی وہ حکم رسول — کیا سب نے دل سے یہ فرمان قبول
جدا گرچہ ہونا گوارا نہ تھا — مگر حکم رب سے تو چارہ نہ تھا — کہ حب الوطن اور گھر چھوڑکر
خدا کی محبت پہ باندھی کمر — کرون عالم اسوقت کا کیا بیان — عجب طرح کا بند گیا تھا سمان
ادھر چشم پر آب تھے مصطفا — اُدھر شور تھا نالہ و آہ کا — یہ کہتا تھا ہر ایک با صد فغان
کہ ای کعبۂ قبلۂ عاشقان — جدائی بھلا کس کو منظور ہی — زمین سخت ہی آسمان دور ہی
بس اب چار و ناچار جاتے ہین ہم — اطاعت کا ڈنکا بجاتے ہین ہم — خدا کے سپرد آپکو اب کیا
بس اب جاتے ہین ہم بحکم خدا — ملینگے ملائیگا جب کردگار — چھٹا آج بس ہمسے شہر دیار

[1] سنہ ۱۳ نبوی کا حج مراد ہی جس مین کفار مکہ بھی ہر طرف سے کثرت سے جمع ہوا کرتے تھے اور اپنے مومن قریبون کو بھی بہت کچھ ایذا دیا کرتے تھے ۱۲

چھٹا ہائے ہمسے خدا کا حبیب
خدا جانے کب ہو زیارت نصیب

نگہبان تیرا ہی رب الانام

ہوے ہم تو رخصت ہمارا سلام
اُٹھاتے تھے جب سو سے منزل قدم

نظر کرتے مو نہ پھیر کر دمبدم

گئے کوچ کر سب قوی و ضعیف
روانہ ہوے وہ مدینہ شریف

ابو بکر اور صاحب ذو الفقار

رہے خدمت خاص مین با وقار
یہ تھے پاس ہر دم حبیب خدا

اُٹھاتے زمانہ کی سر پر بلا

سوا اُنکی شاید کوئی یار اور
رہا ہوگا مکہ مین پوشیدہ طور

کہ ذکوان مدنی بھی پوشیدہ تھے

وہ ہمراہ حضرت مدینے گئے
نصیب اُنکو یہ دونو رتبے ہوے

مہاجر اور انصار دونون بنے

وہ دونو ہی حاضر تھے ہر دم ضرور
نہ کرتے تھے خدمت مین اکدم قصور

رفاقت مین یہ دو اور اللہ تھا

سوا انکے سب شہر بدخواہ تھا
عجب طرح کا وقت تھا ورنہ کا

یہ دو دوست تھے اور دشمن ہزار

جدھر دیکھتے تھے اُٹھا کر نگاہ
دکھائی نہ دیتا تھا اک خیر خواہ

علی اور ابو بکر سے آشنا

مے کسکو غیر از رسول خدا
صحابہ کے اعدا کو دی یہ خبر

کہ ہوتے منافق یہ اصحاب اگر

تو کس دن کو رکھا تھا دل مین نفاق
کہ سب شہر کو تھا یہی اشتیاق

کہ دین محمد سے جو یہ پھرین

تو مال منال اپنا سب انکو دین
اُدھر تھا امیری کا بس زور و شور

اِدھر تھی غریبی نہ زر تھا نہ زور

اُدھر سو خدا سو ہزار آشنا
اِدھر اک خدا اک رسول خدا

اگرچہ تھے تنہا مثہ دوسرا

ولیکن تھا کفار کو ڈر سوا
اس آفت بلا مین شہ غرب و شرق

اولے سالمین کرتے نہ فرق

کیا کرتے کعبہ کا جا کر طواف
جو قرآن اُنہ تا سناتے وہ صاف

بدستور رکھتے بتون کو بڑا

نہ دم مارتے تھے وہ ہرگز ذرا
خبیثون کو جب علم یہ ہوگیا

کہ اِک اِک صحابی یہان سے گیا

فقط ہین محمد اور اک اُنکے یار
سوا اُنکے کوئی نہین غمگسار

نہ کوئی ہی خادم نہ کوئی رفیق

نہ کوئی ہی مخلص نہ کوئی شفیق
پھر اُن کافرون نے بطور دغا

کیا قصد قتل رسول خدا

پس اک رات دروازۂ خانگاہ
لیا گھیر اُنھون نے جو تھے روسیاہ

ہوے جمع کرنے لگے انتظار

اس مصرع سے ۱۲۷۱ھ سنہ ہجری نکلتا ہے

رہے رات آخر تو کیجیے یہ کار — وہ مکر الٰہی نہ سمجھے لعین — کہ اُلّٰہم اِنّ کیدہم متین
وہین آکے جبریل نے دی خبر — پیمبر کو کفار کے مکر پر — کی عرض اُسنے ہی حکم اللہ کا
کرو ہجرت اس شہر سے مصطفا — پیمبر نے شیر خدا سے کہا — مرا یہ بچھونا ہی اور یہ ردا
تم اسپر اسے اوڑھکر سو رہو — ہی اللہ ہی حافظ نہ خطرہ کرو — مجھے حکم ہی اب مین ہجرت کروان
کہ مکہ کو چھوڑدون مدینہ چلون — امانات لوگون کی جو ہین یہان — اُنھین جاکے دینا وہ ہینگے جہان
مرے قتل کے آج درپے ہین سب — بچائیگا مجکو وہی میرا رب — حفاظت سے لیجائیگا وہ ہمین
نہوئیگی کچھ بھی ہلاکت تمھین — علی سوئے وان اور وہ عالی گہر — برآمد ہوے شب کو بیرون در
مدینہ کا کرلی مین عزم سفر — لے اک ہاتھ مین خاک اُٹھا مشت بھر — پڑھی پہلے یٰس اُسپر فرزون
نہ سب بلکہ تا قول لا یبصرون — کھڑے تھے جو وان اُنپہ ڈالی وہ خاک — ہوے بدر کے دن وہ کافر ہلاک
پڑی اُنکے سر پر وہ جسوقت دھول — نہ دیکھا انھون نے جمال رسول — وہ اندھے ہوے اور نہ سوجھا ذرا
وہان سے نکل آئے خیر الورا — روایت یہ روح البیان مین لکھی — کہ یٰس کوئی پڑھے جس گھڑی
اگر بھوکا ہو پیٹ بھر جائیگا — جو پیاسا ہو پانی بھی ملجائیگا — اگر خوف جان ہو امان پائیگا
جو تن ہو برہنہ تو ڈھک جائیگا — اگر ہوئے بیمار پائے شفا — یہ حکم پیمبر ہی سن لو ذرا
وہان سے ابوبکر کے گھر پہ جا — پکارا انھین جاکے ای باوفا — کوئی غیر تو گھر مین تیرے نہین
کہ خلوت مین کہنا ہی مجکو یہین — کہا غیر کوئی نہین ہی یہان — یہ ہی عائشہ آپکی انس جان
یہ اسما ہی لونڈی وہ باقی غلام — تمھارے ہین ای سید الکرام — یہ فرمایا حضرت نے میرے ولی
مجھے حکم ہجرت ہوا ہی ابھی — کہا پھر یہ صدیق نے اور مجھے — کہا ہی مرے ساتھ مین بھی تجھے
خوشی مین یہ صدیق کا حال تھا — کہ چشمون سے اشکون کا چشمہ بہا — اثاثہ جو گھر کا تھا وہ لیلیا
کہا سب کو حافظ تمھارا خدا — نہ سدہ گھر کی لی اور نہ بچون کی لی — نبی کے ہوے ساتھ حق کے ولی

* یہ روایت روح البیان مین نہین ہی

فوائد یٰس

سلف و خلف ہر دو کا دم بھرتے ہین یٰس شریف کا ورد رکھنا بہت مفید ہی اور حضرت کے ساتھ بھی رہتی تھی

دوشنبہ کا دن تھا اور اول ربیع ۱ چلے رات کو کہ سے وہ رفیع ۲ حضرت صدیق نے صحابہ کی
ہجرت دیکھکر جانا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا وقت قریب ہی اسوقت سے چار
مہینے پہلے دو اونٹ آٹھ سو درم کو خریدے کیے تھے اور چار مہینے سے خوب دانہ گھانس کھلا کر موٹے
کیے تھے جب وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیے کہ ایک آپ کے واسطے
مین نے خریدیا ہی اور ایک اپنے واسطے فرمایا مین قیمت دیکر تجھسے لونگا عرض کی کہ حضور
مالک ہین اسمین نکتہ ہی کہ ہجرت عبادت ہی اور عبادت اپنے مال سے ہو تو خوب ہی کما قال
اللہ تعالی وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۳ یعنی نہ شریک کر عبادت رب مین کسی کو ورنہ حضرت
صدیقؓ نے چالیس ہزار دینار سب کے سب حضرت پر اور مدد اسلام پر صرف کیے تھے کذا فی
تفسیر روح البیان فی قصۃ الغار اور اُس اونٹنی کا نام قصوی تھا اور بعضون نے جدعا
لکھا ہی یہ قصوی حضرت صدیق کی خلافت مین مری تھی اور جو آپ کی اونٹنی عضبا تھی اُسپر حضرت
فاطمہؓ قیامت کے دن سوار ہو کر حشر کے دن آوینگی کذا فی تفسیر روح البیان فی قصۃ الغار
حضرت صدیق نے ایک شخص کو کہ نام اُسکا عبد اللہ بن اُریقط تھا اور راہ سے خوب
واقف تھا اور نہایت امانت دار تھا اگرچہ کافر تھا اجرت مقرر کر کے فرمایا کہ ان دونون اونٹنون
کو تیسرے دن جبل ثور پر لائے فرماتی ہین حضرت عائشہ کہ ہمنے جلدی ناشتا سفر کا تیار کر دیا پھر
نکلے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر کھڑکی مین سے جو پیچھے مکان حضرت
صدیق کے تھی اور اُسی رات سامنے کعبۂ شریف کے جو نکلے مکہ معظمہ سے تو کھڑے ہوے
حزورہ پر اور وہ ایک جگہ ہی بلند باہر شہر مکہ کے خطاب فرما کر کہا کہ قسم ہی اللہ تعالی کی کہ
تو مجھے بڑا ہی محبوب ہی اگر نہ نکالتے لوگ مجکو تجھمین سے نہ نکلتا مین ہرگز تجھمین سے اسوقت
حال حضرت صدیقؓ کا یہ تھا کہ کبھی پیچھے چلتے حضرت کے کبھی داہنے اور کبھی بائین

۱ ربیع الاول ۲ ۱۲ ربیع الاول

کبھی آگے کہ سب طرف کی خبر رکھین جب کانٹون سے حضرت کے قدم مبارک کو صدمہ
پہونچنے لگا تو حضرت صدیق نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھے پر بٹھالیا اور اپنی ایذا
کا بھی کچھ خیال نہ کیا ہکذا فی المواہب اللدنیۃ و مدارج النبوۃ و سائر کتب السیر مع فرق یسیر
بھلا جسکے نصیب مین یہ مرتبہ ہو کہ محبوب خدا اسکا محبوب ہو اور وہ اُسکے ساتھ تنہا ہو گھر بار
کو جواب دے بال بچون کو تنہا دشمنون مین چھوڑے اور پھر طرہ یہ کہ محبوب کو وہ اپنے کندھے پر
بٹھائے لیے جاتا ہو اُسکو دہشت جان اور خان و مان سے کیا غرض اور خار دشت مغیلان سے کیا اندیشہ

نظم

مین رنج محبت کبھی راحت سے نہ بدلون — عیش دو جہان اُسکی مصیبت سے نہ بدلون
تجھسے کبھی یوسف کو اگر بدلے زلیخا — زندان مین پڑون پر کسی صورت سے نہ بدلون
یہ رنگ و رخ زرد جو ہو دیکھتے میرا — قارون بھی اگر بدلے تو دولت سے نہ بدلون
اس عشق کی رسوائی مین پائی ہی یہ عزت — حرمت سے کوئی بدلے تو حرمت سے نہ بدلون
دے خضر اگر چشمۂ حیوان بھی تو ہرگز — واللہ مین تری چشم عنایت سے نہ بدلون
جنت کو اگر بدلے کوئی تیری گلی سے — مرجاؤن ولے تو بھی مین جنت سے نہ بدلون

اسی حال مین غار ثور تک پہونچے اور عرض کی کہ آپ ابھی تشریف اندر نہ لیجیے کہ ایسے
مقامون مین سانپ بچھو اور صدہا بلیات ہوتے ہین اول مین جاتا ہون اور وہان
کا بندوبست کرکے ابھی آتا ہون جا کر جتنے سوراخ سانپ بچھو وغیرہ کے تھے اپنا کپڑا
پھاڑ کر سب کا مونہ بند کیا ایک سوراخ باقی رہا اور کپڑا نہ رہا یہ تصور کیا کہ یہان اگر اپنے
پانون کا انگوٹھا رکھدونگا پھر آکر حضرت کو اندر لے گئے حضرت کو اسوقت نیند کا غلبہ
تھا حضرت صدیق کے زانو پر سر مبارک رکھکر آرام فرمایا اور حضرت صدیق نے ایڑی پانون
کی اُس سوراخ پر رکھدی کہ مونہ اُسکا بند ہوگیا اسوقت سانپ اور بچھو انکے پانون کو کاٹتے تھے

کانٹا سانپ کا غار مین حضرت صدیق کو

اور یہ اِس خوف سے دم نہ مارتے تھے کہ حضرت کی مذمت مین حرج نہو اور حضرت کو ایذا نہ پہونچے یہان تک کہ ہلے بھی نہین ولیکن اُس تکلیف سے آنسو اُنکے چہرہ پر رواں تھے ایک قطرہ آنسو کا چہرۂ مبارک حضرت پر پڑا آپ بیدار ہو گئے اور پوچھا حال اُنکا اُسوقت انھون نے زبان حال سے عرض کیا

شعر مجکو صدقے کر اگر ہی بدمزہ تیرا مزاج یہ اِدھر صدمہ دیا تو نے اُدھر اچھا ہوا

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا یعنی نہ غم کہا تو بیشک اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہی اُسوقت کے بعد پھر کتنا ہی وہ کاٹا کیے مگر حضرت صدیق کو ایذا نہوئی اسواسطے کہ دیدی اللہ تعالی نے اُنکو تسکین اپنی طرف سے اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ حضرت صدیق نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پانون سے بسبب کانٹون کے خون بہتے دیکھا تو اُنکو سخت غم ہوا اسوقت فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ہذا فی المدارج والمواہب وغیرہا من کتب السیر ۔ یہان کا یہ قصہ تو چھوٹا بیان + ذرا اب سنو شیر حق کا بیان + وہان کفار مکہ تو اپنے خیال مین تھے مگر شیطان بصورت شیخ نجدی ہو کر اُنکے پاس آیا اور کہا کہ کیا انتظار کر رہے ہو دشمن تمھارا تمھارے سامنے گھر سے باہر نکل گیا وہ جب اندر مکان کے گئے حضرت علی کو سوتا دیکھکر اُس شیخ نجدی سے کہا کہ تو جھوٹا ہی مطلوب ہمارا موجود ہی اُسنے کہا جگا کر دیکھو تو کون ہی اُس عرصہ مین حضرت علی نے چادر مونہ پر سے اُٹھائی وہ سب شرمندہ ہو گئے اور کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہان ہین حضرت علی مرتضے نے فرمایا اَللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ یعنی اللہ تعالی جانتا ہی مجکو خبر نہین وہان سے سب گھبرا کر حضرت صدیق کے گھر گئے پوچھا حضرت اسما سے کہ تیرا باپ کہان ہی کہا مجھے خبر نہین ابوجہل ملعون نے ایک طمانچہ اُنکو مارا اور گھر گھر مکہ کا دیکھا جب کہین نشان نہ پایا تو سب ملکر شہر کے باہر چلے شیخ نجدی نے کہا مجکو خبر ہی یہ دونون کے پانون کے نشان ہین

اسکو دیکھنے چلے چلو آگے چلکر جو ایک پانون کا نشان رہگیا شیخ نجدی سے کہا کہ یہان سے ایک
کہان چلا گیا کہا صدیق عاشق نبی ہی کانٹون کے سبب اس جگہ سے نبی کو وہ اپنے کندھے پر
بٹھا کر لیگیا تا مدہ سبحان اللہ شیطان حضرت صدیق کو عاشق نبی جانے مسلمان امتی انکو مسلمان
بھی نہ جانے خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ جب غار تک گئے تو کہا اس غار مین دونون ہین جماعت
کفار نے جو غار کے رستہ کو دیکھا تو وہان قدرت حق سے جالے مکڑی کے بہت دن کے پرانے
نظر آئے اور ایک درخت ببول کا نہایت پھیلا ہوا رات اس جگہ پیدا ہو گیا ایسا کہ جانا وہان سے
دشوار ہوا اور طرفہ یہ کہ کبوتر نے وہان انڈے بھی اس رات کو دیدیے اُمیّہ بن خلف نے سب سے کہا کہ
یہ جالے مکڑی کے تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے کے ہین اسکے کہنے سے کفار اندر
جانے سے رک گئے سبحان اللہ کیا شان الٰہی ہی کہ مچھر سے نمرود ایسے مردود کو ہلاک کیا ابابیلون
سے ہاتھی والون کو غارت کیا موسیٰ جیسے غریب سے فرعون کو تباہ کیا یہان اس جماعت کو
مٹھی بھر خاک سے اندھا کر دیا اور مکڑی کے جالون سے انکو اندر جانے سے روک دیا ہم بھی رات
دن دیکھتے ہین کہ روز مرہ غذا ہضم ہوئی جاتی ہی جب چاہتا ہی اسی غذا کو زہر کر دیتا ہی
کہ بڑے بڑے حکیمون سے کچھ بن نہین پڑتا آخر قبر مین اسکو سلا دیتا ہی لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ
مَا فِی الْاَرْضِ کُلٌّ لَّہٗ قٰنِتُوْنَ جب غار مین جانا موقوف رہا تو داہنے بائین سے غار کے
اوپر چڑھے اور چارون طرف دیکھنے لگے ایسا کہ حضرت صدیق انکو دیکھکر بیتاب ہوگئے اور رونے لگے
فرمایا حضرت نے کیا ہی عرض کی دیکھیے ہمارے سامنے سب پھر رہے ہین ذرا ہم پر نگاہ پڑی تو
کام تمام ہی اور عرض کی کہ اگر مین مارا گیا تو کچھ نقصان نہین اور جو خدانخواستہ آپکے دشمنون کو
کچھ صدمہ ہوا تو پھر کوئی نام لینے والا اللہ تعالیٰ کا زمین پر نہ رہیگا فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا نہ مغموم ہو بیشک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہی آپ یہان

لکھتا ہون آیت غار کو مع ترجمہ اُردو تفسیر کے تا جان لین بھائی مسلمان مرتبہ صدیق کا ان آیات
قرآن مجید سے اور ہرگز شک نہ لائین دل مین ناخن برابر اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ
نَصَرَهُ اللّٰهُ اگر نہ مدد کرو گے تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جنگ تبوک مین پس بتحقیق مدد کریگا
اُنکی اللہ تعالی جیسا کہ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا جسوقت تنگ کیا تھا اُنکو کفار مکہ نے اور نکالے تھے
وہ باذن ہمارے مکہ سے ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اُس حال مین کہ وہ رسول دوسرا تھا
دو کا یعنی ایک رسول اور ایک ابوبکر دونون تھے غار مین تفسیر روح البیان مین لکھا ہی کہ جب
حضرت صدیقؓ کی ایڑی مین سانپ نے کاٹا تو اُسکی سخت تکلیف ہوئی آپ کو تو لگا دیا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن مبارک اپنا اُنکی ایڑی مین اُسی وقت تسکین ہوگئی فائدہ
دیکھو تو کسکا لعاب دہن اور کیسے ہاتھ سے حضرت صدیقؓ کی ایڑی کو لگے پھر اُنکو خدا رسول سے
شرم نہین ہی جو ایسے ایسے الفاظ اُنکے حق مین بولتے ہین کہ نہ زمین اُٹھا سکے نہ آسمان
جب دیکھا حضرت صدیقؓ نے کفار کو کہ پھرتے تھے سامنے اوپر غار کے تو سخت صدمہ ہوا
اُنکو اُسوقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جان کا اور روئے یہ اُسوقت کہ اگر خدانخواستہ
کچھ صدمہ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اُسوقت تو جاچکا دین اللہ تعالی کا روی زمین سے
اُسوقت فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گمان تیرا ہی اُن دو کے ساتھ جنکا تیسرا اللہ ہی
اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ جسوقت کہ کہتا تھا رسول اپنے صاحب کو لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا غم کھا
تو بیشک اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہی مدد کریگا ہماری اور محفوظ رکھیگا ہمکو اُنکی شر سے پس اندھا کردیا
اللہ تعالی نے کفار کو حضرت کی دعا سے کہ آپ نے اُسوقت یہ فرمایا اَللّٰهُمَّ اعْمِ اَبْصَارَهُمْ
یا اللہ اندھا کر دے اُنکی آنکھون کو کہ نہ سوجھے اُنکو کچھ اور تفسیر روح البیان مین یہ بھی لکھا ہی کہ جب کہا حضرت صدیق
نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر ایک بھی اُنمین سے اپنے قدمون مین دیکھے تو دیکھ لے ہمکو

فضیلت غار

فرمایا حضرت نے اگر آجاوینگے وہ ہمارے پاس اسطرف سے تو ہم چلے جاوینگے اسطرف سے
پس حیران ہوے حضرت صدیق کہ ادھر رستا کہان ہی ناگہان دیکھا کہ غار ادھر سے کھل گیا
اور اُس سے ملا ہوا ایک دریا بہ رہا ہی اور اُسمین ایک کشتی اُسی جانب بندھی ہوئی ہی اسنے

نبی نے فارسی مین چند اشعار اس موقع پر تھے اُنکا ترجمہ اشعار

وہ کشتی جو دیکھی تو تھی دل پذیر	اور اُسمین تھا اک نوجوان منیر
کہ ہرگز ذرا بھی نہ غمگین ہو	کہا اس جوان نے یہ صدیق کو
کہا اسکو صدیق نے ای جوان	یہ کشتی تو دیکھی عجیب و غریب
نہو یہ تو پھر باغ بھی داغ ہی	نبی ہی مری جان چھوڑوں کہان
بیان یہ جو حضرت سے داد کی	جو صدیق کو مرتبہ یہ ملا
یہ ہی حوض کوثر کا ای نامور	ہوا انکو ارشاد سن ای ولی
جوان اک جو دیکھا ہی تو نے وہان	وہ کشتی جو دیکھی ہی تو نے عجیب
بہشت بین ہی وہ ای خوش لقا	وہ ہی خاص رضوان باغ جنان
ہمیشہ تو رہتا بڑے عیش سے	جو کشتی مین جاتا تو حسب الطلب
اسی طرح سے تو بھی کرتا قیام	نہوتی غرض کچھ تجھے طیش سے

معاینہ کرنا حضرت صدیق کا غار مین عجائب اور غرائب کا

وہ کشتی جو دیکھی ہی تو نے عجیب	وہ اخلاص تیرا ہی سن ای حبیب
جو کشتی مین جاتا تو حسب الطلب	تو جنت مین جاتا ابھی بے تعب
نہوتی غرض کچھ تجھے طیش سے	ہین جسطرح اور ہیں والا مقام

راقم کہتا ہی کہ یہ سب کچھ مگر حضرت صدیق کا مضمون قلبی تو یہ تھا شعر

نہ جاؤنگا کبھی جنت مین مین نہ جاؤنگا	اگر نہ دیکھونگا نقشہ تمہارے گھر کا سا

تفسیر روح البیان اور تفسیر کبیر مین لکھا ہی کہ اس سے بڑا عالی درجہ حضرت صدیق کا ثابت
ہوا کہ پیدا کیا انکو اللہ تعالی نے عالم ارواح مین دوسرا رسول اللہ کا جو اول ایمان لائے وہ تو دوسرے
ہوے رسول اللہ کے ایمان مین اور شریک ہوے وہ دعوت اسلام مین یہان تک کہ
جسدن ایمان لائے اُسی دن اُنکی دعوت سے وہ لوگ ایمان لائے کہ جماعت صحابہ مین

بڑے عالیشان ہین وہ لوگ کہ عشرۂ مبشرین بالجنۃ مین ہوے جیسا کہ گذرا اور ثانی اثنین تھے وقت ہجرت کے اور غار مین اور اکثر جہادون مین اور امامت مین حالت حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اور بعد وفات کے منبر پر وعظ فرمانے مین اور خلافت اور قبر مین بھی یہ ثانی اثنین اور قبر سے نکلنے کے وقت اور دخول جنت مین اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای ابوبکر قیامت کے دن تجلی اللہ جل شانہ کی عام ہوگی اور تیرے واسطے خاص اور عرض کی حضرت صدیقؓ نے غار مین کہ مجھے پیاس ہی یا رسول اللہ فرمایا جاتو بیچ مین غار کے اور پانی پی لے پس جب یہ گئے اوسط غار مین پس پایا پانی شہد سے میٹھا دودھ سے سفید خوشبودار زیادہ مشک سے پس پی لیا حضرت صدیقؓ نے وہ پانی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا اللہ تعالی نے فرشتہ کو کہ جنت کی نہر مین سے پانی چشمۂ غار مین لائے کہ پی لے تو ای ابوبکرؓ عرض کی حضرت صدیقؓ نے کہ حضرت میرا یہ مرتبہ ہی اللہ تعالی کے یہان فرمایا کہ ہان اور اس سے بھی افضل فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ پس اتاری اللہ تعالی نے تسکین اپنی اوپر اپنے نبی کے کما فی تفسیر ابی السعود و روح البیان ترجمہ دوسرا پس اتاری اللہ تعالی نے تسکین اپنی اوپر صدیق اکبرؓ کے کما فی تفسیر الکبیر اور حضرت امیر المومنین حفصہ کے قرآن شریف مین ہی علیہما اتاری اللہ تعالی نے تسکین اپنی دونون پر جب کر چکے تم مطالعہ اُن آیات کا تو غور کرو کہ جو مرتبہ حضرت صدیقؓ کا آیات قرآنی سے ثابت ہوا امت مین بلکہ تمام نبی آدم مین سوائے جماعت انبیا علیہم السلام کے دوسرے کے نصیب مین نہین ہوا تفسیر کبیر مین لکھا ہی کہ اس آیت سے چند در چند مرتبے حضرت صدیقؓ کے معلوم ہوے مرتبہ اول جب تشریف لیگئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے چھپ کر غار مین تو سبب اُسکا یہ تھا کہ کفار قتل حضرت پر آمادہ تھے ایسے وقت پر جو حضرت نے خاص کیا انکو اپنی رفاقت مین

فضیلت صحبت غار مین

مراتب حضرت صدیق از قرآن شریف

تو بلاشک و بالیقین جانا حضرت نے کہ ابوبکر میرا دوست صادق ہی ہرگز میری رفاقت
مین قصور نہ کریگا اور جان نثاری مین فرق نہ لائیگا اور ایسا ہی ظہور مین آیا ادنی آدمی
جسکو کچھ عقل ہوتی ہی وہ اپنے دوست اور دشمن کو پہچانتا ہی اور ایسے وقت مین سوائے
اپنے سچے دوست کے کسی کو اپنا محرم راز نہین بناتا کیا گمان کرتے ہو تم رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کی عقل کو کہ کل سو حصہ عقل کے روز ازل مین ہوے ایک تمام بنی آدم کو
ایک کم سو حضرت کو ملے کذا فی تفسیر نقرہ کار للمعین آور یہ بات بھی محقق ہی کہ جو صحابہ مدینہ
منورہ بھیجے گئے وہ وحی الٰہی سے بھیجے گئے اور حضرت صدیقؓ اور حضرت علیؓ جو حضرت
کی رفاقت کے واسطے رکھے گئے وہ بھی حکم خداوندی سے رکھے گئے آور جن جن کام کے
واسطے یہ دونون رکھے گئے وہ بھی مرضی الٰہی سے تھا پس اب سوچنا چاہیے کہ رفاقت
غار کی اور ہمراہی منازل مدینہ کی سب حصہ صدیق مین اللہ جل شانہ نے رکھی اب غور
کرو کہ اور صحابہ اگرچہ بیگانگی اور قرب قرابت مین حضرت کے ساتھ زیادہ ممتاز تھے مگر جانبازی
اور جان نثاری اور فدای مال و اولاد جب یہ سب صدیق کو حاصل تھا چنانچہ شرح اسکی
آیت واللیل مین اوپر گزری اسواسطے خاص کیا اللہ جل شانہ نے صدیقؓ کو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی معیت مین اس سفر دشوار گزار مین آور کافی ہی یہ نکتہ کہ حضرت صدیقؓ نے جو
کمالات رفاقت کے پائے پیغمبر کے ساتھ غار مین گئے کہ اپنے زن و فرزند اور گھر بار سب کو اللہ پر
چھوڑا اور اپنا مال اور جان لیکر حاضر خدمت رسول ہو گئے اور تاحیات اپنے نباہ دیا اسکا یہ
ظہور ہی کہ ہندو مسلمان تمام جہان کی زبان پر لفظ یار غار کا جاری ہی جیسا کہ نام رستم کا
شجاعت مین اور نام حاتم کا سخاوت مین اور نام یوسف علیہ السلام کا حسن مین ہو اگر
یہ اوصاف انمین بدرجہ اتم نہ ہوتے تو کیون زمانہ مین انکا نام اس درجہ مشہور ہوتا فافہم تدبر

ملے ہے شہرت اسکو یار غار کی جو حضرت کی غار مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا

مرتبہ دوسرا تمام صحابہ مدینہ کو ہجرت کر گئے انکو حضرت نے نہ جانے دیا اور رکھ لیا انکو اپنی خیر خواہی کے لیے اس فضیلت مین حضرت علی بھی شریک ہین ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ مرتبہ تیسرا نام رکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا ثانی اثنین پس بنایا حضرت نے حضرت صدیق کو اپنا دوسرا اور اسکی تفصیل کہ حضرت صدیق کن کن امور مین ثانی اثنین ہین ابھی گذر چکی مرتبہ چوتھا اللہ جل شانہ نے قرآن مجید مین حضرت صدیق کو رسول اللہ کا صاحب اور یار فرمایا اِذْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ یہ مرتبہ عالی اور شان بلند ہی حضرت صدیق کی کہ کوئی صحابہ اس مرتبہ کو نہین پونچا اسی واسطے کہا حسین بن فضیل البجلی نے جو کوئی انکار کرے حضرت صدیقؓ کے صحابی ہونے کا وہ کافر ہی اسواسطے کہ اجماع تمام علمای امت کا ہی کہ مراد لصاحبہ سے حضرت صدیق ہین پس صحابی ہونا آپکا قطعی الدلالۃ ہوا مرتبہ پانچوان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شریک کیا انکو اپنی جان کے ساتھ کہ فرمایا نہ غم کھا اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہی قولہ تعالی لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا اور جو حضرت صدیق اپنی جان کے صدمہ سے روتے تو حضرت کے ساتھ کیون آتے اور کسنے زبردستی انکو بھیجا تھا فقط رضامندی اللہ کے واسطے آئے تھے ضمیر مَعَنَا کو غور کرو اور انصاف کو کام فرماؤ تنبیہ اگر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لفظ مَعَنَا کو ٹھٹھے کی راہ سے جیساکہ زعم ہی بعض شیعہ کا تو حضرت بھی داخل ہین اسمین اور جو فرمایا ہی واسطے بلندی شان اپنے کے تو حضرت صدیقؓ بھی داخل ہین اسمین بھلا جسکے ساتھ اللہ تعالے ہو اسکی تعریف اور توصیف کسکی قدرت ہی کہ لکھے یا بیان کرے اور اور جگہ قرآن شریف مین انکی شان مین فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝ بیشک اللہ تعالی ساتھ ہی متقیون کے اور محسنون کے تو نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ ضرور متقی اور محسن تھے

سلسلہ متصل ہی اوپر تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم کے

مرتبہ چھٹا یہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق کو فرمایا لَا تَحْزَنْ نہ غم کھا یہ نہی مطلق ہی چاہتی ہی دوام کو تو معلوم ہوا کہ حضرت صدیق کو بے غم کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت تک اور بعد موت کے بھی اور ترجمہ آیت کا فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِ صاحب تفسیر کبیر نے یہ کہا کہ اُتاری اللہ تعالی نے تسکین اپنی اوپر صدیق کے وجہ اسکی یہ لکھی ہی کہ غم اور صدمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کا حضرت صدیقؓ کو تھا نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب تو مطمئن تھا اسواسطے کہ وعدۂ الٰہی فتح قریش کا ہی اسواسطے راجع کرنا ضمیر علیہ کا طرف صدیق کے چاہیے اور اُنکا ذکر بھی اوپر کی آیت مین قریب اسکے ہی دوسری وجہ یہ لکھی ہی کہ اگر حضرت کو خود خوف ہوتا تو خوف والا خوف والے کو کیا تسلی دیتے مخالفین کا اعتراض ہی کہ حضرت علیؓ نے جو کام اُس رات کیا کہ حضرت کے بچھونے پر حضرت کی چادر مبارک اوڑھکر سوئے اور جانتے تھے کہ آج کی رات در پی قتل حضرت کے ہین یہ کام حضرت صدیق کے کاموں سے زیادہ تھا اور صدیق تو اپنی جان اور مال اور اولاد کے خوف سے روتے تھے نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جواب یہ کام حضرت علیؓ کا بیشک بڑھ کے ہی چنانچہ تفصیل سے ہم اس قصہ کو حاشیہ چہارم مین لکھینگے انشاء اللہ تعالی مگر حضرت صدیقؓ کے کاموں مین اور اس کام مین زمین آسمان کا فرق ہی کئی وجہ سے وجہ اول یہ ہی کہ حضرت صدیق سے جو مدد دین کی بن پڑی تھی وہ علی مرتضےٰؓ سے ظہور مین آئی چالیس ہزار دینار سب کے سب مدد اسلام مین صرف کیے اور کیسے بڑے بڑے کفار انکی دعوت سے انکے ہاتھ پر ایمان لائے اور کیسے کیسے صحابہ کو کیسی کیسی قید غلامی سے نکالکر آزاد کیا اب جو آپنے سامان ہجرت کا کیا تو کفار سخت دشمن حضرت صدیقؓ کے تھے یا حضرت علیؓ کے

اعتراض شیعہ

انسے ابھی تک بسبب صغرسنی اور تنگدستی کے کوئی مدد اسلام کی ظہور مین نہین آئی تھی حضرت
کے گھر مین رہتے تھے اسی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یہ کام فرمایا **وجہ دوسری**
جب کفار نے حضرت علی کو حضرت کے بستر پر سوتے دیکھا سوا پوچھنے کے انکو اور کچھ تنبیہ
وغیرہ نہ کی اور اگر پاتے حضرت صدیق کو غار مین یا راہ مدینہ مین تو بوٹی بوٹی اور تکا تکا انکا
کرتے کہ سارا فساد اول سے اسی نے اٹھایا ہی **وجہ تیسری** حضرت صدیق اپنی اولاد اور مال
منقولہ اور غیر منقولہ سب کفار مین واسطے خدا کے چھوڑ گئے تھے اسکا کیا غم کرنا تھا اور جو نقد
پاس تھا فقط وہ مدد اسلام کے واسطے اپنے ہمراہ لیا تھا اگر وہ وہان لٹ جاتا تو اسکا انکو کیا
غم تھا **وجہ چوتھی** یہ کہ حضرت علیؓ اتنے عرصہ تک اگرچہ حضرت کے کام مین تھے مگر حضرت
سے غائب تھے اور حضرت صدیق اتنے عرصہ تک حضرت کے کام مین تھے اور ہر وقت
دیدار رسول سے مشرف تھے **وجہ پانچوین** اس سفر مین جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت صدیق کو اپنے ہمراہ لیا تو بھلا خیال کرو اگر اس سفر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی شہادت یا وفات ہوتی تو تجہیز و تکفین حضرت کی سب انکے ہاتھ سے ہوتی اور حضرت الٰہی
کو اسوقت اپنا وصی فرماتے اور امت کا خلیفہ بناتے **دوسرا طعن** مخالفین کا اگر وہ حضرت
صدیق کا ثواب تھا تو حضرت نے کیون منع فرمایا اور جو ثواب نہ تھا تو ابو بکر عاصی تھے
جواب اسکا بچند وجہ ہی **وجہ اول** فرمایا اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام
کو لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۵ نہ ڈر مکر فرعون سے تو ہی بلند رہیگا اگر
خوف کرنا حضرت موسی علیہ السلام کا ثواب تھا تو کیون روکا اور جو گناہ تھا تو حضرت
موسیٰ بھی عاصی ہوے **وجہ دوسری** اور فرشتون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہا
لَا تَخَفْ نہ ڈر ای ابراہیم **وجہ تیسری** حق تعالی نے لوط علیہ السلام کو فرمایا لَا تَخَفْ

لہ یعنی اپنے بستر پر اس لئے سونے کا حکم فرمایا

دوسرا اعتراض شیعہ کا

وَلَا تَحْزَنْ نہ ڈر اور نہ غم کر اِن سب صورتوں مین یہ حضرات انبیا علیہ السلام عاصی ہوے یا خدای تعالی اور فرشتون نے ثواب سے نبیون کو روکا جو جواب اُنکا ہی وہی جواب ہمارا شعر

ز انکس کہ ز قرآن و خبر زو نرہی	اینست جوابش کہ جوابش ندہی

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ یہ سب تفسیر روح البیان اور تفسیر کبیر سے لکھا گیا مدارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ تین رات رہے غار مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق اور عبداللہ بن ابی بکر تمام دن قریش مین بسر کرتے اور اُنکے سب حیلہ اور مکر کی خبر رات کو غار مین جاکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیتے اور رات کو حضرت کی خدمت مین کھانا لیجاتے اور وہین رات بسر کرتے عامر بن فُہیرہ غلام حضرت صدیق کا جو بکریان چرانے پر مقرر تھا رات کو دودھ بکریون کا غار مین پونہچایا کرتا تھا تیسرے دن عبداللہ بن اُریقط جو اُن دونون اونٹون پر اجرت سے حضرت صدیق نے اُنکو مقرر کیا تھا اور وعدہ دیا تھا کہ تیسری رات اونٹون کو غار پر لانا وہ اپنے وعدہ پر لایا اور باوجودیکہ کافر تھا مگر امانت دار اور ربات کا پورا تھا امام نووی نے لکھا ہی کہ اُسکے اسلام کی کسی کو خبر نہین شب پنجشنبہ کو ایک اونٹنی پر جسکا نام جدعا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سوار ہوے اور اپنے پیچھے حضرت صدیق کو بٹھایا اور دوسری اونٹنی پر عبداللہ اور عامر کو بٹھایا اور مونہ طرف مدینہ کے کیا ایک دن رات برابر چلے دوسرے دن جب دھوپ نکلی اور وقت گرمی کا آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہان اُترے حضرت صدیق نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک درخت کے سایہ مین جگہ صاف کرکے اپنا پوستین بچھایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

تین رات غار مین رہے

وہان آرام فرمایا سبحان اللہ یہ وہ ذات مقدس ہی کہ عرش معلے پر پونہچے اور یہان زمین
پر لیٹے ہون وہان ایک شخص بکریان چرا رہا تھا اُس سے حضرت صدیق نے بسبب سابق
ملاقات اپنی کے ایک پیالہ دودھ کا لیا اور ذرا پانی ڈال کر اُسکو ٹھنڈا کیا جب بیدار ہوے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ کو پلایا اور سوار ہوے تیسری منزل مین اُم معبد کے
گھر مین اُترے وہ ایک عورت تھین بوڑھی مسافر نواز اپنے خیمہ کے دروازہ پر بیٹھی ہی تھین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے گوشت اور کھجورین اور دودھ طلب فرمایا اُسنے کہا
کہ ایکے سال قحط کے سبب سے ہمارا تنگ حال ہی ورنہ مین تمھاری مہمانی کرتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اُسکے خیمہ مین ایک بکری دیکھی نہایت لاغر فرمایا کہ ای ام معبد یہ بکری کیسی ہی کہا کہ لاغری
سے ریوڑ کے ساتھ جنگل کو نہ جا سکی فرمایا اسمین دودھ ہی کہا دودھ کا نام بھی اسکے پاس
نہین فرمایا اگر تو اذن دے تو مین دودھ اُسکا دوہون کہا قربان میرے مان باپ تمپر
اگر دودھ ہو تو شوق سے دوہ لو حضرت نے اپنا دست مبارک اُسکے تھن کو لگایا اور دعا
مانگی خداوند ابرکت دے ام معبد کو اُسکی بکری مین اُسی وقت ایسا دودھ ہوا کہ تھرانے لگین
تانگین بکری کی دودھ کے زور سے پھر طلب کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُم معبد سے
ٹھلیا تو بھر گئی وہ دودھ سے اول حضرت نے سب گھر والون کو پلایا پھر پلایا حضرت صدیق
اور اُنکے غلام اور اُنکے نوکر کو پھر پیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ پھر دوبارہ دوہا تو
دوبارہ پیا سب نے اور گھر کے برتن سب بھر گئے وہ بکری اٹھارہ برس زندہ رہی حضرت عمر کے
زمانہ مین جو قحط شدید پڑا اور کہین نام دودھ کا نہ رہا تو صبح شام لوگ اُسکا دودھ پیا کرتے تھے
تاریخ خمیس مین لکھا ہی کہ ام معبد ایک بکری ذبح کے واسطے حضرت کے سامنے لائین

معجزہ

آپنے اُسکا دودھ دوہا اُسمین یہ خیر و برکت ہوئی دوسری بکری وہ اور لائین اور فرج کی اور
پکایا اُسکا گوشت اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا اور ناشتہ کے واسطے بھی
اُسمین سے رکھا جب کوچ کر گئے وہان سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو ابو معبد خاوند
ام معبد کا گھر مین آیا اور یہ خیر و برکت گھر مین دیکھکر حیران ہو گیا اور سبب اسکا پوچھا ام معبد
نے یہ سب قصہ بیان کیا کہا معلوم ہوا مجکو یہ وہ سردار قریش تھا کہ جسکے قریش دشمن ہین
افسوس کیا کہ مین اگر حاضر ہوتا تو ضرور اُنکے ساتھ جاتا پھر دونون میان بی بی وطن سے ہجرت
کر کے مدینہ منورہ مین پونہچے اور اسلام لائے روضۃ الاحباب مین لکھا ہی کہ ایسا ہی قصہ
ایک اور اونٹنی کا ہی کہ ہرگز اُسکے دودھ نہ تھا رستہ مین واقع ہوا جب قوم قریش
نے مکہ معظمہ مین منادی کی کہ جو کوئی محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکے رفیق کو قتل کرے
یا اُن دونون کو قید کر لائے سو اونٹ اُسکو دینگے سراقہ بن مالک نے سنا تو سوار ہوا وہ
اپنے گھوڑے تیز رفتار پر اور دوڑا وہ وہان سے یہان تک کہ پونہچا نزدیک حضرت کے
تو گھوڑے نے اُسکو پھینکا اپنی پیٹھ سے سراقہ کہتا ہی کہ پھر اٹھا مین اور سوار ہوا یہان تک
کہ نزدیک ہوا مین حضرت سے ایسا کہ سنتا تھا مین آواز قرارت قرآن حضرت کی پھر
گر گیا گھوڑا میرا اور دھس گئے دو پانون اگلے اُسکے زمین مین زانو تک پھر بڑی مشکل سے
نکلا وہ زمین مین سے پھر سوار ہوا مین اور قریب ہوا حضرت سے ایسا کہ مجھین اور حضرت
مین ایک نیزہ کا فرق رہگیا جب دیکھا حضرت نے مجکو تو دعا کی اَللّٰھُمَّ اکْفِنَا شَرَّہٗ بِمَا شِئْتَ
ای اللہ بچا تو ہمکو اسکی شر سے جسطرح چاہے تو اُسی وقت چارون پانون اُسکے زمین مین دھس گئے
اُسوقت فریاد کی مین نے ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم دعا کر اپنے رب سے کہ گھوڑا میرا نجات پائے
اور مجھے تمسے کچھ غرض نہین اور وعدہ کرتا ہون کہ جسکو راہ مین تمھاری طرف آتا دیکھونگا

معجزہ آنحضرت کا سراقہ کو واسطے گرفتاری کے
معجزہ دھنسنا گھوڑے سراقہ کے زمین مین

الٹا ہٹا لیجاؤنگا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ صَادِقًا فَاَطْلِقْ فَرَسَہٗ خداوندا اگر یہ سچا ہی تو نجات دے اسکے گھوڑے کو اُسی وقت گھوڑا میرا زمین سے نکل آیا مین نے حضرت سے عرض کی کہ کھانا پینا میرے پاس بہت ہی آپ لیجیے فرمایا ہمکو اسکی کچھ حاجت نہین مگر تعہید ہمارا کسی پر افشا نہ کیجیو اُسوقت اسلام سراقہ کے نصیب مین نہ تھا مگر حضرت سے عرض کی کہ مدینہ مین کہان فروکش ہوجیے گا اگر میرے مکان کو مشرف فرمائین تو میری سعادت ہی فرمایا مین مامور ہون مجھے کچھ اختیار نہین انجام کو فتح مکہ مین اپنی قوم سمیت مسلمان ہوا اُس سے زیادہ عجیب قصہ یہ ہی کہ قریش کی منادی سے ابو بریدہ اسلمی بھی حضرت کے لانے کو مکہ معظمہ سے نکلا اور حضرت کو قریب مدینہ منورہ کے پایا اور وہ ستر آدمی کے ساتھ تھا جب قریب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آیا حضرت نے فرمایا تیرا کیا نام ہی کہا بریدہ آپ نے تفاؤل سے فرمایا کہ ٹھنڈک ہی پھر فرمایا کس قوم سے کہا اَسلم سے فرمایا تو سلامتی ہی اُسنے حضرت سے پوچھا کہ آپکا کیا نام ہی فرمایا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ اُسنے حضرت کی شجاعت کو دیکھکر دم نہ مارا اور مع اپنی جماعت کے اسلام لایا بریدہ نے عرض کی کہ اب آپ داخل مدینہ ہوتے ہین ہم سب غلام آپ کے پارکاب ہین مگر نشان آپ کے آگے ضرور ہونا چاہیے اپنے عمامہ کو نیزہ پر باندھکے آگے چلا اور سب اُسکے ہمراہی حضرت کے داہنے بائین آگے پیچھے پیادہ چلے اور طلحہ اور زبیر اور جو صحابہ کہ تجارت کے واسطے ملک شام کو گئے تھے وہ سب اُسی جگہ حضرت سے آملے اور لباس سفید تحفہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق کے واسطے لائے تھے وہ اُنکو پہنائے تنبیہ خدای تعالی کی حکمتون سے کسی کو واقفیت نہین مگر جس کسی کو جتنا اُس نے وقوف دیا وہ واقف ہوا غور کرنے کا مقام ہی کہ مکہ معظمہ مین سامان موجود تھا جماعت کثیرہ مدینہ والون کی جو اسلام لائی اور جماعت قریش جو ہجرت

کر گئی اُنکے ساتھ مین حضرت کو حکم ہوا اور پھر کس مصیبت سے حضرت کو گھر سے نکالا اور کیا
مصیبت غار مین اور راہ مین اٹھائی اب مدینہ پہونچنے تک سب سامان مہیا کر دیا رفیق
بھی ایک جماعت کثیر اور لباس بھی عمدہ اور نشان بھی آگے آگے چلتا ہی کہ مدینہ والون کو
یہ خیال نہو کہ پیغمبر کو ہم کفار کی مصیبت سے نکال کر لائے یا پیغمبر مکہ سے بھاگ کر دو چار
آدمیون سے ہمارے یہان آئے مدینہ منورہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی دن سے
آمد آمد کی خبر تھی انصار ہر روز صبح کو مدینہ کے باہر پہاڑون پر جاکے انتظار کیا کرتے تھے
جس دن کہ آپ تشریف لائے سب کے سب انتظار کرکے چلے آئے ایک یہودی پہاڑ پر
کھڑا رہا اُسنے جو دور سے نشان محمدی دیکھا شہر والون کو آواز دی کہ ای مسلمانو مقصود اور
مطلوب تمھارا آپہونچا سنتے ہی سب مسلمان ہتیار لگا کر گھرون سے اپنے دوڑے اور استقبال
کرکے مقام حرہ پر ملازمت حاصل کی اور مبارکباد آپسمین دی قرآن اور بوڑھے اور لڑکے تو
آپ کے ساتھ تھے اور عورتین واسطے زیارت کے کوٹھون پر تھین اور سب کے مونہ سے اُسوقت
یہ آواز نکلتی تھی جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَجَآءَ نَبِیُّ اللّٰہِ اور لڑکیان انصار کی دف بجاتی تھین
اور یہ گاتی تھین نَحْنُ جَوَارٍ مِّنْ بَنِی النَّجَّارِ + یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَارِ ھم بنی نجار کی
لڑکیان ہین کیا خوب ہی کہ محمد بھی ہمارے مین سے ہین اور عورتین انصار کی دروازون پر
اور کوٹھون پر یہ پڑھتی تھین ؎ طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ شِنَاتِ الْوَدَاعِ + وَجَبَ

داخل ہونا حضرت کا مدینہ مبارک مین

الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعَی لِلْوَدَاعِ	نظم رسول خدا رونق افزا ہی آج
حبیب الٰہی رسول خدا	مدینہ مین تشریف فرما ہی آج
کہ اس باغ مین سرور عنا ہی آج	ہوا داخل اس مصر مین وہ عزیز

حبیب خدا جلوہ آرا ہی آج
مدینہ کا گلشن ہی رشک ارم
کہ ہر یوسف اُسپر نثار ہی آج

زفرش زمین تا بعرش بریں	عجب طرح کا نور پھیلا ہی آج	منور ہین جس نور سے مہر و ماہ
مدینہ مین وہ نور آیا ہی آج	تجلی رب ہمنے دیکھی نہین	مگر نور حق ہمنے دیکھا ہی آج
عوض ایک کلمہ کے فردوس ہی	عجب طرح کا مفت سودا ہی آج	رہے ایسی دولت سے جو نا امید
وہ بیکل ہو کل اُسکو سودا ہی آج	ہمین آج ہی روز اقبال مند	کہ مقبول رب ہمنے پایا ہی آج

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم دوست رکھتے ہو مجکو ای جماعت انصار کی اُنھون نے عرض کی کہ ہان یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مین دوست رکھتا ہون تمکو انس رض کہتے ہین کہ مین اُسوقت آٹھ نو برس کا تھا جب تشریف لائے حضرت مدینۂ منورہ مین مجھے یاد ہی کہ ہر گھر مین نور اور برکت اور خوشی اور روشنی تھی اور وفات شریف کا دن بھی مجھے یاد ہی کہ ہر گھر مین مدینہ کے اندھیرا اور غم اور مصیبت تھی جب بیٹھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو ناواقف لوگ حضرت صدیق کو نبی جانکر انکو سلام کرتے اور مصافحہ کرتے حضرت صدیق اس خیال کے دفعہ کرنے کو حضرت کے سر مبارک پر چادر تانکر کھڑے ہو گئے کہ رفع شبہہ ہو جائے اور حال عشق حضرت صدیق کا جنگ بدر مین اور جنگ اُحد مین اور جنگ حُنین مین کتب سیر اور حدیث سے خوب واضح ہی اور ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بڑا احسان کرنے والا مجپر اور ہر دم کی رفاقت اور خرچ کرنے مین مال کے ابو بکر ہی سب کے دروازے مسجد مین سے بند کردو مگر دروازہ ابو بکر کا کھلا رہنے دو اور اگر مین سوائے اپنے رب کے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا ولیکن وہ بھائی اسلام کا ہی یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض مین مجکو کہ بُلا اپنے باپ اور بھائی کو کہ لکھون مین کتاب کہ مجکو خوف ہی کہ کوئی آرزو کرے اور کوئی کہے کہ مین ہون اور نہین ہوگا وہ

فضائل آپکے

دلیل خلافت حضرت ابو بکر کی

کہ انکار کرتا ہی اللہ تعالی اور سب مومن ابو بکر کے غیر کو یہ روایت مسلم کی ہی یعنی ظن غالب
یہ ہی کہ چاہا حضرت نے کہ خلافت ابو بکر کو لکھدون پھر فرمایا اللہ تعالی اور سب مومن ابو بکر کے
سوا کسی کو خلافت نہ دینگے جُبَیر بن مُطعِم سے روایت ہی کہا کہ آئی ایک عورت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کلام کیا اُسنے کچھ فرمایا کہ پھر آیئو وہ بولی کہ اگر آؤن مین اور نہ پاؤن
آپکو یعنی زندہ تو فرمایا آیئو ابو بکر کے پاس یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ہی عمرو بن العاص سے
روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا مجکو اوپر لشکر ذات السلاسل کے پھر جب
آیا مین وہان سے تو عرض کی مین نے کون آدمی آپکو بہت محبوب ہی فرمایا عائشہؓ عرض کی
مردون مین سے فرمایا باپ اُسکا عرض کی مین نے بعد اُنکے کون محبوب ہی فرمایا عمر یہ حدیث
بخاری اور مسلم کی ہی محمد بن حنیفہ کہتے ہین کہ پوچھا مین نے اپنے باپ یعنی حضرت علی سے
کونسا آدمی بہتر ہی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا ابو بکر کہا مین نے پھر کون فرمایا عمر
ڈرا مین کہ اب کہدینگے عمر کے بعد عثمان بہتر ہین تو کہا مین نے بعد عمر کے آپ بہتر ہین فرمایا
مین تو ایک مرد مسلمان ہون یہ حدیث بخاری کی ہی ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے
زمانہ مین ابو بکرؓ کے برابر کسی کو نہ جانتے تھے اُنکے بعد عمر کے برابر کسی کو نہ جانتے تھے اُنکے بعد
عثمان کے برابر کسی کو نہ جانتے تھے یہ حدیث بخاری کی ہی ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کا مجپر احسان نہین مین نے سب کا احسان اداکر دیا مگر
ابو بکر کا کہ اُسکا بدلہ اللہ تعالی اُسکو قیامت کے دن دیگا اور مجھے کسی کے مال نے نفع نہین دیا
اتنا کہ جتنا ابو بکر کے مال نے دیا یہ حدیث ترمذی کی ہی حضرت عمر فرماتے ہین کہ ابو بکرؓ سردار
ہمارے اور بہتر ہم سب کے تھے اور وہ محبوب ہم سب سے زیادہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کو تھے یہ حدیث ترمذی کی ہی ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ

ابوبکر کو کہ تو صاحب میرا غار مین اور صاحب میرا حوض پر ہی یہ حدیث ترمذی کی ہی حضرت عائشہؓ فرماتی ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق ہی قوم کو کہ جہان ابوبکر ہو اُنکے سامنے اور کوئی نماز پڑھائے حضرت عمرؓ سے روایت ہی کہ حکم فرمایا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ لانے کا مین نے کہا کہ آج اتنا صدقہ لیجاؤنگا کہ ابوبکر پر فوقیت ہو مجکو پس لیگیا مین آدھا مال اپنا فرمایا ای عمر کیا چھوڑا تو نے واسطے اہل و عیال اپنے کے عرض کی مین نے کہ آدھا مال اور لائے ابوبکرؓ سب مال گھر کا فرمایا رسول اللہؐ نے کیا چھوڑا تو نے ای ابوبکرؓ واسطے اہل اپنے کے عرض کی اللہ اور رسول اُسکا کہا مین نے دل مین کہ اب کبھی نہو گا سبقت مجکو ابوبکرؓ پر یہ حدیث ترمذی کی ہی اور بعض روایت مین آیا ہی کہ فرمایا رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو کہ فرق تم دونون مین اتنا ہی کہ جتنا تمھارے قول مین ہی ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام اور پکڑا ہاتھ میرا اور دکھایا مجکو وہ دروازہ جنت کا جس مین سے میری امت جائیگی عرض کی حضرت صدیقؓ نے یارسول اللہ دوست رکھتا ہون مین اس بات کو کہ مین اُسوقت آپکے ساتھ ہوتا کہ دیکھتا مین اُس دروازے کو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خاطر جمع رکھ ای ابوبکر کہ اول تو سب سے داخل ہوگا جنت مین یہ ابوداؤد کی حدیث ہی حضرت عمرؓ کے سامنے ایک دن ذکر حضرت صدیقؓ کا ہوا روئے حضرت عمرؓ اور فرمایا آرزو کرتا ہون مین اسکی کہ میرے سارے عمل ہوجائین مثل ایک رات دن کے عملون ابوبکرؓ مین سے رات تو غار کی جسکا قصہ اوپر لکھا گیا اور دن وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ پھر گئے اسلام سے عرب اور مرتد ہوگئے وہ اور کہا اُنھون نے نہین ادا کرینگے ہم زکوۃ فرمایا ابوبکرؓ نے اگر ایک گھر بھی زکوۃ کا نہ دوگے تو جہاد کرونگا تمپر کہا حضرت عمرؓ نے ای خلیفہ رسول اللہ کے

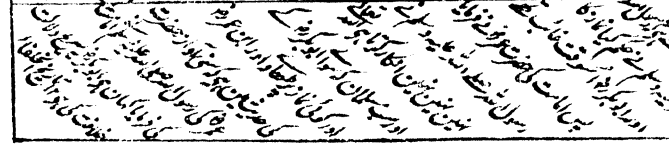
نرمی کرو لوگون کے ساتھ اور تالیف قلوب کرو لوگون کی کہا ابوبکر نے مجکو نرا سرش
تھا جاہلیت مین اور ضعیف ہو گیا تو اسلام مین وہی تو موقوف ہو گئی اور تمام ہو گیا کار دین
انیا کم کریگا کوئی حق اسلام کی میری زندگی مین روایت کیا اسکو رزین نے ہذا کافی المشکوۃ
اب سننا چاہیے کہ شب غار کا تو ذکر ابھی ہو چکا اب لکھتا ہون دن وفات کا کہ حضرت
صدیق سے کیا کیا کام دین کے اُس دن مین پڑے اگر نہ ہوتے اُس دن حضرت صدیق
تو وہ کام دین کا درہم برہم ہو چکا تھا اللہ جل شانہ نے انکی ذات مقدس سے اسلام کو اسقدر
رونق دی کہ آجتک وہ ظہور قوت اسلام کا چلا جاتا ہی اور قیامت تک رہیگا انشاء اللہ تعالی
جب مرض الموت ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تو نماز جماعت کی آپ بذات خود پڑھاتے
رہے مگر جب اُٹھنے کی طاقت نہ رہی اور وہ وقت نماز عشا کا تھا تو منتظر تھے صحابہ اسطے
نماز کے مسجد مین فرمایا آیا نماز پڑھ لی لوگون نے عرض کیا کیا کہ نہین یا رسول اللہ
آپکا انتظار ہی فرمایا پانی لاؤ اور مجھپر ڈالو کہ مین اُٹھون یہ فرما کر بیہوش ہو گئے اسی طرح
تین دفعہ اتفاق ہوا مگر آپ سے اُٹھا نہ گیا فرمایا ابوبکر کو کہو کہ نماز پڑھائے لوگون کو
حضرت عائشہ نے کہا کہ میرا باپ نرم دل ہی جب آپکی جگہہ کھڑا ہوگا اور آپ کو نہ دیکھیگا
تو اُسکو طاقت نماز پڑھانے کی نہوگی اگر عمر کو حکم دیجیے تو خوب ہی فرمایا حکم کرو ابوبکر
کو کہ نماز پڑھائے حضرت عائشہ نے حضرت حفصہ کو کہا کہ تم حضرت کی خدمت مین
عرض کرو جب حضرت حفصہ نے عرض کی فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تم باز
رکھتی ہو مجکو حق سے جیسے باز رکھتی تھین عورتین یوسف علیہ السلام کو جب کھڑے ہوے
حضرت ابوبکر نماز پڑھانے کو تو کچھ آرام معلوم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو دو آدمی
کی مدد سے آپ تشریف لائے جب معلوم ہوا حضرت صدیق کو تشریف لانا آپکا تو ارادہ

مرض الموت مین نماز جماعت پڑھانا

مسئلہ یہ ہوا کہ امامت الموت مین کس کا ہو

دلیل اول بر خلافت حضرت ابوبکرؓ

پیچھے آنے کا کیا فرمایا حضرت نے اپنی جگہ پر رہو پھر بیٹھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا ئین آنکے اور پڑھی نماز یہ دلیل ہی روشن واسطے اہل سنت کے اوپر خلافت حضرت ابو بکرؓ کے اسواسطے کہ جب حکم دیا حضرت نے اسوقت مین کہ سب صحابہ اور حضرت علیؓ بھی موجود تھے حضرت ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کا اور باوجود مسح کے بھی نہ مانا تو اب کیا انکی خلافت مین شک رہا اسی واسطے کہا کرتے تھے حضرت علیؓ حضرت ابو بکرؓ کو مقدم کیا تمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر کون ہی کہ مؤخر کرنے تمکو روایت ہی حسن بصری رحمہ اللہ سے کہ فرماتے تھے حضرت علیؓ کہ مقدم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ کو نماز مین اور امام بنایا انکو مین اسوقت حاضر تھا غائب نہ تھا تندرست تھا مریض نہ تھا اگر چاہتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو مجھے امام بناتے لیکن نہ بنایا مجکو مین راضی ہون جسمین خدا رسول راضی ہی دارقطنی اور حاکم اور ابن عساکر نے روایت کی کہ کہا حضرت علیؓ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سوال کیا مین نے اللہ تعالی سے کہ مقدم کرون مین تجکو اوپر تین کے پس انکار کیا اللہ تعالے نے اور حکم دیا ابو بکر کے مقدم کرنے کا اور روایت کی حاکم نے اور صحیح کہا اسکو ذہبی نے کہ آئے ابوسفیانؓ طرف حضرت علیؓ کے اور کہا کہ اگر کہے تو تو بھر دون زمین کو گھوڑون اور آدمیون سے کہا حضرت علیؓ نے ای ابوسفیان تو ہمیشہ عداوت اسلام مین رہا ہمنے پایا ابو بکر کو اہل خلافت کا یہان سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ متعین کردی جب قبض روح مبارک ہوئی تو آئے حضرت ابو بکرؓ حجرۂ جناب صدیقہ مین اور اٹھائی چادر آپ کے اوپر سے بوسہ دیا پیشانی نورانی کو اور رکھ دیا دہن انپر اور دہن مبارک



اور کہا ہای نبی اللہ تعالی کے پھر روتے رہتے بوسہ دیا اور کہا ہای ای مقبول اللہ تعالی کے پھر
اٹھایا سر اور پھر روتے روتے بوسہ دیا اور کہا ہای محبوب اللہ تعالی کے قربان ہون میرے ماں باپ
آپ پر خوشبودار ہین آپ جیسے خوشبودار تھے زندگی مین ۔ گرے نعش پر کہکے ہای
نبی ۔ ابھی تمھین خوشبو ہی آتی وہی ۔ جب باہر آئے حجرہ سے تو دیکھا عجب حال صحابہ کا ہی
حضرت عمرؓ تلوار لیے کھڑے ہین اور کہتے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات نہین
ہوئی بیان اس قصہ کا دریای موج زن ہی ابھی گلدستہ آسیہ مین بیان وفات شریف کا
لکھ چکا ہون یہان فقط بیان فضیلت حضرت صدیق کا ہی اسواسطے یہان وہ قصہ
نہین لکھا فرمایا حضرت ابوبکر رضنے حضرت عمرؓ کو بیٹھ ای عمرؓ انھون نے عشق کی بیتابی
مین نہ سنا پھر فرمایا ای آدمی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور آپ تشریف
جنت الفردوس کو لیگئے کیا نہین سنا تو نے خطاب اللہ تعالی کا اپنے حبیب کو قرآن مجید
مین اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝ بیشک تو مرنے والا ہی اور یہ سب مرنے والے ہین
وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَاِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝ پھر منبر نبوی
پر آئے اور سب لوگ حضرت عمرؓ کو چھوڑ کر انکے پاس جمع ہوگئے حضرت صدیق رضنے
خطبہ پڑھا اول حمد خدای تعالی کی بیان کی پھر درود پڑھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر
اور فرمایا کہ حضرت نے وفات پائی جو کوئی بندگی خدا کی کرتا تھا وہ حیّ لایموت ہی زندہ ہی
کبھی نہین مریگا اور یہ آیت پڑھی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ
الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ یعنی نہ تھے محمدؐ خدا کے شریک مگر رسول
تھے اللہ کے اُنکے پہلے بہت رسول گذر چکے ہین اگر یہ بھی مرجائیگا یا مارا جائیگا تو تم پھر جاؤگے
دین سے ایڑیون کے بل جب سنی سب نے حضرت صدیق سے یہ دونون آیتین قرار پکڑ گئے سب کے دل

ف ۱ نہین ہوا پہلے تھے پہلے کی طرح خوش ہوگئے اور قرار پاگئے اور سب نے جانا کہ آپ نہین ہین

منبر پر خطبہ پڑھنا حضرت صدیق کا

اور یقین ہوگیا سب کو کہ حضرت کی وفات بیشک ہوگئی ایسے وقت مین یہ دونون
سنائین کہ سب نے جانا آج نازل ہوئین پھر گلی کوچون مین لوگ یہ آیتین پڑھ
پھر عمر نے بھی اُسی مجلس مین بطور خطبہ کے کہا اے لوگو کل جو یہ بات مین کہتا تھا کہ نہین وفات
پائی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ کہنا میرا نہ کتاب اللہ سے تھا نہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے بلکہ امید رکھتا تھا مین اپنے دل مین کہ شاید پھر روح مبارک جسم شریف
مین آجائے اور تدبیر فرمائین آپ ہمارے دین کی اور دل چاہتا تھا میرا کہ ہم آپکے سامنے
مرین پس اختیار کیا اللہ عزوجل نے جو کچھ اُسکو منظور تھا اور یہ جو فرمایا ابو بکر صدیق نے یہ
کتاب اللہ سے ہی اور حدیث رسول اللہ سے پس مضبوط پکڑو اسکو اور جانو اسکو حق
کہا ابو نصر نے تھا یہ قول حضرت عمر کا خوف فتنۂ منافقین سے جب دیکھا اُنھون نے
قوتِ یقینِ حضرت صدیق کو تو یقین ہوگئی اُنکے قلب کو اور خود فرمایا حضرت عمر نے قسم ہے
اللہ تعالی کی یہ آیت صدیق کے پڑھنے سے اُسوقت خیال مین آئی گویا نہ سنی تھی ہمنے
کبھی جب سُنی مین نے حضرت صدیق سے یہ آیت لرزہ میرے بدن مین پڑا اور گر پڑا مین
اپنی جگہ سے اور ابن عمر کہتے ہین گویا ہم سب کے دل پر پردہ پڑا ہوا تھا ابو بکر کے خطبہ
سے وہ پردہ سب کے دلون سے اُٹھ گیا اور یقین جانا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی وفات ہوگئی اُسوقت سب نے پڑھا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ بعد
اُسکے صدیق نے تسلی اہل بیت کی اور اُنکو فرمایا کہ مشغول ہو تم حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے غسل اور کفن مین کہ یہ کام علاقہ تمسے رکھتا ہی اور مین مشغول ہوتا ہون ایک
بڑے کام مین دین کے کہ وہ خلافت ہی پھر اکابر مہاجرین اور اشراف انصار کے ساتھ
آپ اس کام مین مصروف ہوے انصار نے کہا کہ ہمارا امیر ہم مین سے ہو تمہارا تم مین سے ہو

لائق حضرت ہونے کے اور اوصاف کے جو ہونے چاہئین

اُسوقت کہا حضرت عمرؓ نے ای جماعت انصار کی کیا نہین جانتے تم کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مقدم کیا ابو بکر کو سب اپنے اصحاب پر اپنی زندگی مین اور امام بنایا انکو ہم سب کا اب تمکو خوش آتی ہی یہ بات کہ مقدم ہو ابو بکر پر اور امام بنو تم اُسکے کہا انصار نے نعوذ باللہ جو ہم یہ بات چاہتے ہون یہ روایت نسائی کی ہی پھر کھڑے ہوے زید بن ثابت اور کہا سب لوگون کو تم خوب جانتے ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مہاجرین مین تھے اور خلیفہ بھی مہاجرین مین سے ہونا چاہیے اور ہم تھے انصار یعنی مددگار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسی طرح ہمین مددگار خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر پکڑا ہاتھ ابو بکرؓ کا اور کہا یہ ہی صاحب تم سب مسلمانون کا بیعت اول حضرت عمر نے کی پھر سب صحابہ نے مہاجرین اور انصار مین سے آور سوار ہوے حضرت ابو بکرؓ منبر پر اور دیکھا سب طرف لوگون کو نہ پایا اُنمین حضرت زبیر کو بلایا اُنکو اور فرمایا کہ ای زبیر تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے ہو اور حواری ہو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارادہ کرتے ہو تم کہ توڑو عصا مسلمانون کا اُنھون نے کہا کہ نہین ارادہ کرتا ہون بیعت کا ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کھڑے ہوے وہ اور بیعت کی انھون نے سب کے سامنے پھر نہ پایا اُس قوم مین حضرت علیؓ کو تو بلوایا اُنکو اور کہا ای علی تم بیٹے ہو چچا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور داماد اُنکے ارادہ کرتے ہو کہ توڑو عصا مسلمانون کا کہا انھون نے نہین ارادہ کرتا ہون بیعت کا ای خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس بیعت کی انھون نے روایت کیا اس حدیث کو ابن سعد اور حاکم نے اور بیہقی نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے کہ یہ بیعت اُسی دن ہوئی کہ جسدن وفات ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یعنی بارھوین ربیع الاول دن پیر کے سنہ گیارھوین ہجرت کے اور کہا محمد بن اسحاق نے

مشورہ اصحاب کا خلافت مین

منعقد ہوئی بیعت حضرت صدیق کی اسلے خاص مین

اپنی سیرت مین حدیث کی مجکو زہری نے اُنکو حدیث کی اَنس بن مالک نے کہ جب
بیعت کی صحابہؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی سقیفہ بنی ساعدہ مین اور ہوا دو شرا دن بیٹھے حضرت
ابوبکر منبر پر اور کھڑے ہوے حضرت عمرؓ اور حمد کی اللہ تعالی کی اور کہا بیشک اللہ تعالے
نے جمع کیا کام تمھارا اوپر بہترین تمھارے کے کہ وہ صاحب ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا اور دوسرا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا غار مین پس کھڑے ہو تم اور بیعت
کرو تم اُسکی پس بیعت کی تمام لوگون نے پھر فرمایا حضرت ابوبکرؓ نے بعد حمد اللہ جل شانہ کے
اے لوگو مین والی کیا گیا ہون تمھارا اور نہین ہون بہتر تمسے اگر بہتر بات کہون تمکو تو مدد کرو
تم میری اور اگر بُری بات کہون مین تمکو تو سنبھالو تم مجکو سچ بولنا امانت ہی اور جھوٹ بولنا
خیانت ہی جو ضعیف ہی تم مین سے وہ قوی ہی مجیر کہ پہونچاؤنگا مین حق اُسکا انشاء اللہ تعالے
اور جو قوی ہی تم مین سے وہ ضعیف ہی نزدیک میرے پورا لیلونگا مین اُس سے حق مسلمان
کا انشاء اللہ تعالی جس قوم مین جہاد موقوف ہوگا ڈالیگا انپر اللہ تعالی ذلت اور جس قوم
مین ظاہر ہوگا فحش بلای عام ڈالیگا اللہ تعالی اُس قوم پر اطاعت کرو تم میری جبتک
اطاعت کرون مین اللہ اور رسول کی اور جب نافرمانی کرون مین اللہ اور رسول کی تو نہ
اطاعت کرو تم میری پس کھڑے ہو تم طرف نماز کے رحم کرے اللہ تعالی تمپر عبدالرحمن بن
عوف سے روایت ہی کہ خطبہ پڑھا حضرت ابوبکرؓ نے اور کہا قسم ہی اللہ تعالی کی نہ تھا مین
حریص سرداری کا کسی دن اور نہ کسی رات ہرگز اور نہ تھی مجکو رغبت سرداری کی اور نہ دعا
کی مین نے اللہ تعالی سے اس بات کی ظاہر مین اور نہ پوشیدہ ولیکن ڈرا مین فتنہ سے
اور کیا مجھے اِس سرداری مین راحت ہی بلکہ ڈالا گیا میری گردن مین ایک امر عظیم کہ مجھے
اُسکے اُٹھانے کی طاقت نہین مگر اللہ تعالی کی قوت سے پس کہا حضرت علیؓ اور زبیر نے

۱۴ خطبہ دوسرا مرتبہ
۱۵ بیعت عامہ

کہ ہمین غصہ کسی بات کا نہین مگر خیال ہی کہ ہمین اول مشورہ مین کیون نہ پوچھا اور بیشک
ہم جانتے ہین کہ ابو بکرؓ لائق ہین اس کام کے سب لوگون مین سے کیونکہ وہ صاحب
رسول اللہ ہین غار مین اور ہم خوب جانتے ہین کہ وہ شریف ہین اور بہتر ہین سب سے
اسواسطے کہ حکم دیا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو نماز پڑھانے کا اپنی زندگی
مین ہذا کلہ فی تاریخ الخلفاء للسیوطی حضرت عمرؓ سے روایت ہی کہ بعد وفات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتد ہو گئے عرب اور کہا انھون نے نماز تو پڑھینگے مگر زکوۃ ہم نہ دینگے
آیا مین پاس حضرت ابو بکرؓ کے اور کہا مین نے ای خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
نرمی کیجیے اور دل انکے ہاتھ مین لیجیے کہ یہ لوگ مانند وحشی کے ہین فرمایا حضرت صدیقؓ
نے کہ امید رکھتا ہون مین تجھسے مدد کی اور تو کم ہمت ہو گیا جاہلیت مین تو بڑا مضبوط تھا اسلام
مین بودا ہو گیا کس بات سے انکی دلداری کرون ہرگز ہرگز مجھسے یہ نہین ہونے کا تشریف
لیگئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور موقوف ہو گئی وحی قسم ہی اللہ تعالی کی جہاد کرونگا
مین انسے اور نہ روکونگا مین اپنی تلوار کو انسے اگر یہ ایک گھر بھی بکری کا حق زکوۃ سے
بند کرینگے کہا حضرت عمرؓ نے کہ کھول دیا اللہ تعالی نے سینہ ابو بکر کا تو پھر جانا مین نے کہ ابو بکرؓ
حق پر ہین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ جب وفات پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے پھیل گیا نفاق اور مرتد ہو گئے عرب یعنی بیرونجات مدینہ کے لوگ اور اختلاف ہوا
انصار مین اگر پہاڑ پر یہ کام پڑتا البتہ نہ اٹھا سکتا وہ جو اٹھا لیا میرے باپ نے پوچھا صحابہ نے
کہان دفن ہونگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا ابو بکرؓ نے سنا ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ کسی نبی نے وفات نہین پائی مگر وہین دفن ہوا جس جگہ وفات پائی یہ
اول اختلاف تھا کہ واقع ہوا تھا صحابہ مین بعضے کہتے تھے کہ مکہ معظمہ مین دفن ہون کہ

اختلاف صحابہ کا دفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین

وہین پیدا ہوے تھے بعضے کہتے تھے کہ مسجد نبوی مین بعضے کہتے تھے بیت المقدس
مین کہ وہان اکثر انبیا دفن ہین بعضے کہتے تھے بقیع مین حضرت صدیقؓ نے یہ حدیث
پڑھی پس رفع ہوا اختلاف اور دفن ہوے آپ حجرۂ مبارک مین پھر اختلاف ہوا کہ وارث
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کیونکر تقسیم ہو اور نہ تھا علم کسی کو اس بات کا جو جواب دیتا فرمایا
حضرت ابوبکرؓ نے کہ سنا ہی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نَحْنُ مَعْشَرُ الْاَنْبِیَاءِ
لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ تحقیق ہم جماعت انبیا کی ہین نہین وارث ہوتا کوئی
ہمارا جو کچھ ہم چھوڑین وہ صدقہ ہی روایت ہی بیہقی اور ابن عساکر سے کہ ابوہریرہؓ نے کہا
قسم ہی اُس ذات پاک کی کہ نہین کوئی معبود سوا اُسکے اگر ابوبکر صدیقؓ خلیفہ نہوتے نہ عبادت
کیجاتی اللہ تعالی کی کہا اِس لفظ کو ابوہریرہؓ نے تین بار غرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مرض الوفات مین فرماتے تھے کہ تیاری کرو لشکر اُسامہ کی پس روانہ ہوے اسامہ مع
لشکر کے جانب روم کے جب پہنچے جرف مین تو انکی زوجہ فاطمہ بنت قیس نے اُنکو کہلا بھیجا
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وقت وفات قریب ہی جب سنی اُسامہ نے خبر وفات کی تو
اُلٹے چلے آئے اور کہا حضرت ابوبکرؓ سے کہ مجھکو خوف ہی کہ عرب کافر ہو جائین اور مجھسے
مقابلہ ہو اور میرے ساتھ صحابۂ جلیل الشان ہین پس خطبہ پڑھا حضرت صدیق اکبرؓ
نے اور فرمایا محبوب ہی مجھکو کہ میرا بدن جانور اُچک لیجائین اُس سے کہ کرون مین کوئی
کام دین کا پہلے اسکے کہ ادا نہ کرون اُس کام کو کہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
شروع کیا ہو اور فرمایا ہو اس کام کے کرنے کو ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت صدیقؓ نے
روانہ کیا لشکر اسامہ کا وہ تھوڑے عرصہ مین فتح کرکے سلامت آگئے مدارج مین
اس قصہ کو یون لکھا ہی کہ یہ آخر جہاد تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ حکم دیا

اُسامہ بن زید کو سنہ گیارھوین ہجرت مین کہ اُنہی کو کہ وہ ملک روم مین سے ہی اور مقتل ہی زید بن حارثہ کا جو والد اسامہ کے تھے مع لشکر اسلام کے جائے اور جہاد کرے اور اُنکے گھر بار کو جلائے اور جلدی جائے کہ اُن لوگون کو خبر ہونے پائے اور پہلے پہونچے سے جاسوسون کو روانہ کرے اور راہ بتانے والون کو ساتھ لیجائے یہ تدبیر ہو رہی تھی کہ اٹھائیسوین صفر سے آپ کو مرض شروع ہو گیا اور تپ اور درد سر کی آپکو شدت ہوئی دوسرے دن باوجود مرض کے آپنے اپنے دست مبارک سے نشان بنایا اور فرمایا کہ جہاد کرو اللہ تعالے کے نام سے بیچ راہ اللہ تعالی کے اور قتل کرو اُنکو جو کفر کرین اللہ تعالی کا پس اسامہ نے وہ نشان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے لیا اور بُریدہ بن الحُصَیب کو دیا کہ تمکو مین نے نشان بردار اپنے لشکر کا کیا اور اُنکے ساتھ حکم دیا جانے کا حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان ذی النورین اور سعد بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم کو بلکہ اس بات سے خیال ہوا اصحاب کو کہ ایسے بڑے مہاجرین اور انصار پر حضرت نے غلام کو سردار کیا جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ہوئی فرمایا ای لوگو نہین خیال کرتے ہو تم کہ اسامہ اور باپ اسامہ کے محبوب ہین میرے تو لائق ہین سرداری کے کسی نے دم نہ مارا اور راضی ہوے اُنکی ہمراہی پر پھر یہان تک کہ حضرت عمرؓ اپنی خلافت مین جب انسے ملاقات کرتے تو کہتے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ اسامہ جواب مین کہتے غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ آپ مجھے امیر کہتے ہین حضرت عمرؓ فرماتے جب تک زندہ ہون تمھین امیر کہونگا انشاء اللہ تعالی اسوقت عمر اُنکی اٹھارہ انیس برس کی تھی دسوین دن مرض کے حکم روانگی کا فرمایا اُس دن لشکر کے تمام لوگ آپ سے

رخصت ہوتے تھے اور آپکی بیماری دیکھکر پریشان تھے گیارھوین دن جب اُسامہ رخصت
ہونے آئے سامنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہوے اور دونون دست مبارک کو
بوسہ دیا مگر حضرت کو طاقت بات کی نہ تھی مگر دونون ہاتھ طرف آسمان کے اُٹھائے اور اُسامہ پر
رکھے اُسامہ کہتے ہین کہ جانا مین نے میرے واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے ہین
پھر اسامہ اپنے لشکر مین گئے پھر ہفتے کی صبح کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ملنے آئے اُس
دن مرض کو کچھ تخفیف تھی اسامہ کو وداع کیا اور دعا کی اُنکے حق مین جب ارادہ اُنھون نے
کوچ کا کیا اور چاہا کہ سوار ہون اُنکی والدہ اُم ایمن نے اُنکو کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم جانکنی مین ہین پس ارادہ انکا ملتوی رہا بریدہ نے نشان حضرت کے دروازہ پر
کھڑا کر دیا جب دفن سے فراغت ہوئی تو حضرت ابو بکرؓ نے بعد خلافت کے وہ نشان
اسامہ کے دروازہ پر بھیجا جب پھر اسامہ لشکر مین گئے اور لشکر جمع ہوا تو یہ خبر مشہور ہوئی کہ
عرب مرتد ہو گئے بعضے صحابہ کی یہ رای ہوئی کہ اسوقت مین لشکر اسامہ کا جانا مناسب
نہین کہ اگر یہ خبر عرب سینگے کہ مدینہ سے اتنے لوگ باہر گئے تو مدینہ خالی سمجھکر ارادہ فساد
کا کرینگے فرمایا حضرت صدیق اکبر نے کہ اگر اس لشکر کے جانے سے خالی ہو جائے مدینہ
اور ہمین کھا جائین جنگل کے جانور تو محبوب ہی مجھکو مگر حکم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جاری
کرونگا اسوقت اسامہ سے حضرت صدیق نے حضرت عمرؓ کو مانگ لیا کہ واسطے کارروائی
خلافت کے ضرورت ہی اور لشکر کو روانہ کیا چالیس دن مین حضرت اسامہ گئے اور
آ گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے فتح پائی اور بہت کافرون کو مارا
اور اپنے باپ کے قاتل کو بھی قتل کیا اور باغات اُنکے جلا دیے اور بہت سا مال غنیمت کا
لائے یہ آخر جہاد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اور اول جہاد حضرت صدیقؓ کا ہی اسود عنسی

قصہ اسامہ بن زید کا

کذاب بھی حضرت صدیق کی خلافت مین مارا گیا وہ قصہ یہ ہی کہ اسود عنسی کذاب ایک کاہن تھا گدھے پر سوار ہوا کرتا تھا و شیطان اسکے رفیق تھے اُنکی مدد سے لوگون کو اخبار غیبی دیتا تھا اور عجائب و غرائب لوگون کو دکھاتا تھا بہت لوگ اُسکے ساتھ جمع ہو گئے اور صنعا پر غالب ہوگیا اور وہان کے لوگون کو اپنا مطیع کر لیا یہانتک کہ شہر بن باذان جو حاکم مسلمان وہان کا تھا اُسکو مار ڈالا اور اُسکی عورت مرزبانہ نام کو اپنی بیوی بنا لیا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عکرمہ بن ابوجہل کو جو جداعلی کاتب الحروف کے ہین فوج مسلمان کی دیکر اُس ملعون کے قتل کے واسطے روانہ کیا جب لشکر اسلام وہان پونہچا تو انھون نے اُسکی بیوی مرزبانہ کو کہلا بھیجا کہ اُس شخص نے تیرے باپ اور بھائیون کو قتل کیا تو کسطرح اسکے خاوند ہونے پر راضی ہی اُسنے کہلا بھیجا کہ یہ اسود دشمن خدا کا بدتر مخلوق کا نزدیک میرے ہی مین اسکے قتل کے درپے ہون فیروز دیلمی کو کہ چچازاد بھائی مرزبانہ کا تھا اور بھانجا نجاشی بادشاہ کا تھا اور مسلمان تھا اور دوسرے آدمی وادویہ کو مقرر کیا کہ رات کو دیوار مین نقب لگا کر آئین جب وہ آئے اُنکو بتایا کہ سوتا ہی اُنھون نے اسکو قتل کیا اور سر اُسکا کاٹ لیا جب اواز خرخر کی اُن ہزار چوکیدارون کو پونہچی جو اُسکے دروازہ پر تھے وہ دوڑے تو اُسکی بیوی مرزبانہ نے کہا کہ [illegible] جاؤ اسود پر وحی نازل ہو رہی ہی صبح کو وہ سنا دینگے وہ سب ہٹ گئے فیروز [illegible] اُسی نقب کے رستہ سے سر اسکا لیکر چلے گئے مؤذن مسجد کو خبر اسکی ہی اسے صبح کی اذان مین اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا سب نے جان لیا کہ اسود کذاب مارا گیا فیروز نے نماز صبح کی پڑھائی اور اکثر محدث اور علمای سیر اسطرف گئے ہین کہ یہ واقعہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہو چکا تھا بعد اسکے طلیحہ بن خویلد نے جو قبیلہ بنی اسود سے تھا دعوی نبوت کا کیا اور کچھ کرشمے لوگون کو دکھائے اور کہا مجھپر

ولادت کا تو مین جنگل مین جنی یہ وہی لڑکا ہی ارادہ کیا تھا مین نے اِسکے قتل کا
مگر مجکو خوف ہوا اب حکم کیجیے جو حکم ہی اللہ تعالی کا اُسی وقت منادی کی آپنے کہ سب
مسلمان جمع ہون پھر فرمایا سب کو جمع رہو مین ابھی آتا ہون پس لیلیا مجکو ساتھ اپنے
اور آئے اپنے گھر مین اور فرمایا یہان میرا بیٹا ابو شحمہ ہی کہا کھانا کھاتا ہی فرمایا کھالے
میرے بیٹے یہی تیرا آخر کھانا ہی دنیا مین کہتے ہین ابن عباس کہ دیکھا مین نے اُس
لڑکے کو کہ رنگ زرد ہو گیا اُسکا اور تھر تھرانے لگا اور گر پڑا نوالہ اُسکے ہاتھ سے فرمایا
آپنے ای بیٹے میرے مین کون ہون تیرا کہا میرے باپ ہو اور امیر المؤمنین ہو
فرمایا تجپر میرا حق اور میری طاعت ہی یا نہین کہا کیونکر نہین حق ہی میرے باپ
ہو اور امیر المؤمنین ہو فرمایا بحق بیٹی اور بحق باپ کے پوچھتا ہون تجھسے کہ تو جب
مہمان گیا تھا یہودی کے یہان تو وہان شراب پی تھی اور نشہ اُسکا تجکو ہو گیا تھا
کہا سچ ہی توبہ کی مین نے اُس سے فرمایا قسم دیتا ہون مین تجکو اللہ تعالے کی
کہ پھر تو داخل ہوا تھا باغ بنی نجار مین اور وہان ایک عورت سے تو نے
زنا کیا پس چپ ہو گئے یہ اور روئے فرمایا بیٹا سچ کہدے بیشک اللہ تعالی دوست
رکھتا ہی سچ کہنے والون کو کہا ہان سچ ہی اور مین تائب ہون اور نادم ہون جب
سنا آپنے یہ کلام تو کھینچا اُنکا ہاتھ پکڑ کر اور لائے طرف مسجد کے کہا اُنھون نے
ای باپ میرے نہ رسوا کیجیے مجکو اور گھر ہی مین مجھے قتل کیجیے فرمایا بیٹا اللہ
تعالی فرماتا ہی وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ یعنی حاضر ہو حد مارنے
کے وقت ایک جماعت مومنین کی پھر سب حاضرین کو فرمایا سچ کہا اِس عورت
نے کہ اقرار کیا ابو شحمہ نے زنا کا فرمایا ای افلح کہ وہ غلام تھا آپ کا پکڑ میرے بیٹے کو

لہ یعنی ابن عباس کا ہے ۱۲

اور مار اُسکو حد زنا کی اور نہ قصور کر مارنے مین عرض کی کہ مجھسے یہ کام نہوگا فرمایا
ای غلام طاعت میری طاعت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جب اتارے اسنے
کپڑے اُنکے تو چیخ مار کر روئے لوگ اور کہا ابو شحمہ نے رحم کیجیے مجپر ای باپ میرے
آپنے رو کے فرمایا رحم کرے تجپر رب تیرا یہ کام اسی واسطے کرتا ہون کہ رب العالمین
تجپر اور مجپر دونون پر رحم فرمائے پھر فرمایا مار ای افلح بس شروع کیا اُسنے پس
ابو شحمہ چیخ مارتے تھے اور حضرت فرماتے تھے کہ مارے جا جب ستر کوڑے کی نوبت
پونچی تو کہا ابو شحمہ نے ای باپ میرے دیجیے مجھے پانی فرمایا آپ نے تجھے پاک کیا
اللہ نے اب پلائینگے تجکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شربت ایسا کہ پیاس نہ لگے گی
پھر کبھی آی افلح تمام کر جب مارے اُسنے اسی کوڑے تو کہا ابو شحمہ نے السّلام علیک
ای باپ میرے فرمایا وعلیک السّلام اگر زیارت ہو تمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی تو میرا سلام عرض کرنا اور کہنا کہ چھوڑ آیا ہون مین اپنے باپ کو قرآن شریف
پڑھتے اور عمل قرآن شریف پر کرتے یعنی حد قائم کرتے آی افلح تمام کر جب نوّے
کوڑے مارے تو آواز نہ آئی اُنکی اور مر جھا گئے دیکھا مین نے اصحاب رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو کہ کہا اُنھون نے حضرت تھم جائیے ہم دیکھین کہ دم ہی یا نہین فرمایا جیسا
یہ نہین تھا تا فرمانی مین اللہ تعالی کی مین بھی نہین تھمونگا اُسکے عذاب مین جب
چیخ صحابہ کے رونے کی ابو شحمہ کی والدہ کو پونچی روتی ہوئی اور بلبلاتی ہوئی آئین
اور کہا ای امیر المؤمنین اب دس کوڑے نہ مارے مین ایک ایک کوڑے کے
بدلے پیادہ حج کرونگی اور اتنا اتنا صدقہ دونگی فرمایا حج اور صدقہ بدلا حد کا نہین
ہو سکتا ای افلح تمام کر حد آخر کوڑا لگاتا تھا کہ دم نکل گیا اُنکا اور گر پڑے زمین پر پس

چیخ ماری حضرت عمرؓ نے کہا ای بیٹے دور کردی اللہ تعالی نے تیری خطا پھر لیلیا آپنے
اپنی گود مین سر اُنکا اور رونے لگے کہ قربان ہو تیرے باپ تمھارا مارے گئے تم حق پر اور
قربان ہو باپ تمھارا تیرکون شخص ہی وہ کہ مرا ہو نزدیک تمام ہونے حد کے قربان
ہو تیرے باپ تمھارا کون وہ بیٹا ہی کہ نہ رحم کیا ہو اُسپر اُسکے باپ نے اور اُسکے قرابت
والون نے اُسوقت چیخ مار کر روتے تھے لوگ چالیس دن کے بعد آئے حذیفہ بن
الیمان اور کہا کہ مین نے خواب مین دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ کے ساتھ
ابو شحمہ ہین سبز کپڑے پہنے ہوے اور فرمایا حضرت نے مجکو کہ عمر کو میرا سلام کہنا
اور کہنا یون ہی حکم تھا تیرے رب کا کہ پڑھے تو قرآن شریف اور قائم کرے توحید اور
کہا ابو شحمہ نے ای حذیفہ میرے باپ کو میرا سلام کہنا اور کہنا پاک کرے تمکو اللہ
تعالی جیسا کہ پاک کیا تمنے مجکو انتہی مافی ازالۃ الخفاء آپکے مناقب اور مفاخر
سے کتابین حدیث کی پُر ہین جسکا دل چاہے ازالۃ الخفاء اور تاریخ الخلفاء
اور صواعق محرقہ اور صحاح ستہ کو ملاحظہ کرے مدارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ آپکی
خلافت مین ایک ہزار چھتیس شہر فتح ہوے اور چار ہزار مسجدین تعمیر ہوئین
اور چار ہزار عبادت خانے کفار کے ڈھائے گئے اور ایک ہزار نو سو منبر
رکھے گئے ریاض الاحبات مین لکھا ہی کہ آپ کی موت کے صدمے سے اہل مدینہ
مبارک کی آنکھون مین جہان اندھیرا ہو گیا چھوٹے بڑے پیر و جوان سب پریشان
اور پریشان کبھی گھر مین کبھی باہر سراسیمہ پھرتے تھے سورج گہن تھا اُسدن
یا چاند گہن شعر اندھیرا ہو گیا سارے جہان مین ✤ زمین کیا بلکہ
ساتون آسمان مین ✤ آپ نے اپنی حیات مین چھ عورتون سے نکاح کیا

آپکی خلافت مین جو شہر فتح ہوے اور جو مسجدین مین عبادت خانے کفار کے ڈھائے گئے اور منبر رکھے گئے ۱۹۰۰ ۴۰۰۰ ۱۳۹۶

اوّل زینب بنت مظعون دو بیٹے اُنسے پیدا ہوے عبداللہ اور عبدالرحمن اکبر
اور ایک بیٹی پیدا ہوئی حضرت حفصہ ام المؤمنین دوسری زوجہ مُلیکہ بنت
جَرول ایک بیٹا اُنسے پیدا ہوا عُبَیداللہ تیسری زوجہ اُمّ حکیم بنت حارث
اُنسے ایک بیٹی پیدا ہوئی کہ نام اُسکا فاطمہ تھا چوتھی جمیلہ بنت عاصم اُنسے
ایک بیٹا پیدا ہوا عاصم نام پانچوین زوجہ ام کلثوم بیٹی حضرت علی بن ابی طالب
کی ایک بیٹا زید نام اُنسے پیدا ہوا اور ایک بیٹی رقیہ پیدا ہوئین چھٹی زوجہ
عاتکہ بنت زید اُنسے ایک بیٹا عیاض نام پیدا ہوا اور دو آپ کی حرمین تھین
یعنی ام ولد ایک سے عبدالرحمن اوسط پیدا ہوے دوسری سے عبدالرحمن
اصغر اور ایک بیٹی زینب نام پیدا ہوئی تمام ہوا حاشیہ دوسرا کتاب

فردوس آسیہ کا اَسْکَنَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی بِخُبُوْحَةِ
فِرْدَوْسِهٖ وَجَنَّاتِ عَدْنِهٖ بِحَبِیْبِهٖ
وَنَبِیِّهٖ اب لکھتا ہون مین حاشیہ تیسرا اسی
کتاب کا قُرَّةُ الْعَیْنَیْن فِی مَنَاقِبِ
ذِی النُّوْرَیْن وَهُوَ
حَسْبِیْ وَنِعْمَ
الْوَكِیْلُ

جو بیچ میان آپکی آٹھ بیٹے آپکے چار بیٹیان آپکی دو حرمین آپکی

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

للہ الحمد والمنہ کہ مقصد اول کتاب مستطاب فردوس آسیہ مسمی بجواہر خمسہ

حاشیہ سوم آن ملقب بہ

قرۃ العینین فی مناقب ذی النورین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از تصانیف فیض وہ اہل المکرمۃ العارفین مولانا محمد عبد الرب صاحب اللہ یعفو عنہ

مطبع ۱۳۱۳ دین نظامی واقع کانپور مطبوعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَعَلَّمَہُ الْبَیَانَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ
مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلَیْہِ الْقُرْاٰنُ لِھِدَایَۃِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ
وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ ھُوَ جَامِعُ الْقُرْاٰنِ الَّذِیْ ھُوَ صَاحِبُ الْفَضْلِ وَالْجُوْدِ وَالْاِحْسَانِ
وَالَّذِیْ ھُوَ کَامِلُ الْحَیَاءِ وَالْاِیْمَانِ وَالَّذِیْ صَرَفَ عُمْرَہٗ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاَطْرَافَ النَّھَارِ
بِتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدُ الْمُسْلِمِیْنَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

اما بعد عرض کرتا ہی **محمد عبد الرب بن شیخ محمد عبد الخالق** حنفی قادری دہلوی کہ یہ چند اوراق مناقب حضرت ذی النورین مین لکھتا ہون اور شفیع المذنبین کو اس ذریعے سے اپنا حامی بناتا ہون و باللہ التوفیق آپ قریش مین مان باپ دونون کی طرف سے عالی نسب ہین استیعاب مین نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہی حضرت عثمانؓ بیٹے عفّان کے وہ بیٹے ابو العاص کے وہ بیٹے اُمیّہ کے وہ بیٹے عبد الشمس کے وہ بیٹے عبد مناف کے اور عبد مناف حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے چوتھے جد ہین آپکی والدہ کا نام اَرْوٰی بیٹی کُرَیز کی وہ بیٹا رَبیعہ کا
وہ بیٹا حبیب کا وہ بیٹا عبد الشمس کا وہ بیٹا عبد مناف کا یہ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے ملگیا اور نانی آپکی بَیضَا اُمِ حکیم بیٹی عبد المُطّلب کی پھوپھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کی قبل اسلام کے قوم قریش مین آپ کو بڑی ثروت تھی اور بڑا مرتبہ رکھتے تھے
اور سخاوت اور حیا مین تو آپ پہلے سے شہرۂ آفاق تھے اور آپ کا لقب جو ذو النورین
تھا بعضون نے اِسکی یہی وجہ لکھی ہی کہ سخاوت آپکی قبل اسلام کے اور بعد اسلام کے
دونون وقتون مین مشہور تھی اور طبیعت آپکی ایسی سلیم تھی کہ جاہلیت کی بہت سی
خرابیون سے محفوظ رہتے تھے اسی سبب سے آپکو مشابہت حضرات انبیا کے ساتھ
تھی استیعاب مین لکھا ہی کہ حرام سمجھ رکھا تھا شراب کو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عثمانؓ نے
جاہلیت مین بھی اور ریاض مین لکھا ہی کہ فرماتے ہین حضرت عثمانؓ کہ مین نے کبھی زنا اور
چوری نہین کی جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور اسلام مین بھی سبقت کی آپنے اکثر اصحاب
پر اسواسطے کہ جس روز اسلام لائے حضرت ابو بکرؓ تو آپ کی ہدایت سے اُسی روز کتنے ہی
صحابہ مسلمان ہوے اُنمن سے ایک حضرت عثمان بھی ہین اور لکھ چکا ہون مین یہ حال
نعم الرفیق فی مناقب الصدیق مین ابھی اور داماد ہین آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی خاتون رُقَیّہؓ اُنکے نکاح مین دی اور
نہایت خوش تھے رسول اللہ صلعم اُنسے اور اول ہجرت بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام
اور حضرت لوط علیہ السّلام کے آپ نے کی مع اپنی بی بی کے مکہ معظمہ سے طرف حبشہ کے
اُس عرصے مین جب اِنکے خطِ خیریت مین دیر لگتی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اِنکی خیریت
کے واسطے انتظار فرماتے رہتے اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ منوّرہ

ہجرت حضرت عثمانؓ مع اہل و عیال

مین داخل ہوے تو تھوڑے دنون کے بعد آپ بھی مع اپنی بی بی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آملے راقم الحروف کہتا ہی کہ یہ بھی وجہ آپکے ذی النورین ہونے کی میرے خیال مین گذری کہ آپ کو دو ہجرتون کا نور اور ثواب ملا ایک ہجرت طرف حبشہ کے اور دوسری ہجرت حبشہ سے طرف مدینۂ منورہ کے اور سب جہادون مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین رہے ہین مگر بدر مین کہ بی بی آپکی سخت مریض تھین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو رخصت دی تھی کہ تم اپنی بی بی کی تیمارداری مین رہو پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو بدر والون کے اجر کا وعدہ فرمایا اور مال غنیمت سے بدر مین بھی اُنکو حصہ دیا روایت کیا اسکو بخاری نے اور جنگ احد مین جو صدمہ سخت صحابہ پر واقع ہوا تو ایک جماعت صحابہ کی اُس روز داہنے بائین ہو گئی تھی اُنمین آپ بھی تھے تو اُسکی معافی کا وعدہ قرآن شریف مین آگیا قال اللہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا کَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ تحقیق وہ لوگ کہ موڑ پھیرا اُنھون نے تمسے اُسدن کہ ملین دو جماعتین اُنکو شیطان نے پھسلا دیا تھا اُنکے بعضے عملون سے البتہ تحقیق معاف کر دیا اللہ تعالی نے اُنکے قصور کو انصاف کا مقام ہی کہ خدای تعالی اُنکے قصور کو معاف فرمائے اور اپنی کتاب مین وعدہ معافی کا کرے کیا محل طعن کا ہی حضرت آدم اور حضرت حوا کے قصور کو بھی حق تعالے نے فرمایا فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ یعنی پھسلا دیا اُن دونون کو شیطان نے جو جواب اسکا ہی وہی جواب اُسکا ہی ایاس بن سلمہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ سخت تکلیف دی کفار مکہ نے اُن مسلمانون کو جو عاجزی اور ناچاری سے ہجرت نہ کر سکے جب حدیبیہ مین پونہچے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو فرمایا حضرت عمرؓ کو کہ تو جا میری طرف سے بھائی

مسلمان قیدیون کو تسلی دے انھون نے عرض کی کہ قربان ہون میرے مان باپ
آپ پر میرے اقربا مکے مین ہین یعنی جسکے اقربا مکے مین ہون اُس سے یہ کام نکلیگا پھر
آپنے حضرت عثمانؓ کو بھیجا وہان کفار نے انسے بدی کرنی شروع کی تو امن دی اُنکو اُنکے
چچازادے بھائی ابان بن عاص نے اور بٹھایا اُنکو اپنی اونٹنی پر اور آپ بیٹھا پیچھے اُنکے
اور کہا اُسنے طواف کرو کعبے کا ای بیٹے میرے چچا کے اُنھون نے کہا کہ ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر حکم کوئی کام نہین کرتے پھر کہا ابان نے کہ تم ازار اونچی کیون
باندھتے ہو نیچی پہنا کرو جواب دیا حضرت عثمانؓ نے ایسا ہی حکم دیا ہی صاحب نے ہمارے
پس نہ چھوڑا حضرت عثمانؓ نے کوئی مسلمان عاجز قیدی کفار کا مگر حکم اطمینان حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا سب کو پونہچا دیا روایت ہی ابن عمر سے کہ حضرت عثمانؓ جو بیعت رضوان
مین موجود نہ تھے سو اسواسطے کہ بھیجا تھا حدیبیہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مکہ معظمہ
مین کہ پیغام صلح کہے میری طرف سے کفار مکہ کو اور تسلی دے مسلمان ضعیفون کو
وہان یہ خبر مشہور ہوئی کہ حضرت عثمانؓ مارے گئے مکہ معظمہ مین تو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے حکم فرمایا کہ سب مسلمان بیعت کرین کہ مال اور اولاد سے جو اللہ کے کام مین آئے
دریغ نہ کرینگے تو سب اصحاب نے جو وہان موجود تھے اس بات پر حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھکر بیعت کی اسوقت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ
داہنا اپنا بائین ہاتھ پر رکھا اور فرمایا کہ یہ ہاتھ عثمانؓ کا ہی اس بیعت کا نام بیعت رضوان
ہی قال اللہ تعالی لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ یعنی البتہ
راضی ہوا اللہ تعالی مومنون سے جسوقت کہ بیعت کی اُنھون نے تجھسے نیچے درخت کے اور
اسی بیعت کو فرمایا ہی کہ یہ بیعت تیری کیا ہی اللہ تعالی کی بیعت ہی تیرا ہاتھ اُنکے ہاتھ پر

جہاد حضرت عثمانؓ کا مکہ معظمہ مین

بیعت الرضوان

کیا ہی اللہ تعالی کا ہاتھ ہی انکے ہاتھ پر قال اللہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ یعنی جنھون نے تجھسے بیعت کی اُنھون نے اللہ تعالی سے بیعت کی اللہ تعالی کا ہاتھ ہی اِنکے ہاتھون پر یہ طعن کرنا حضرت عثمان پر کہ غائب تھے بیعت رضوان مین سوای حسد کے اور کیا کہا جائے اسواسطے کہ خبر قتل حضرت عثمان کی جب مشہور ہوئی جبھی تو بیعت ہوئی پھر اُنکا اُسمین ہونا کیونکر ہوتا شعر

کسکو دکھاؤن اپنی طبیعت کی تیزیان	افسوس تیرے پاس تو انصاف ہی نہین

حضرت عثمانؓ کو خوبی قسمت سے یہ مرتبہ ملا کہ حضرت صلعم نے داہنا ہاتھ اپنا ہاتھ اُنکا قرار دیا شعر

مرہی جاای دشمن دین تو کہ ہو تجکو نجات	دست پیغمبر یہ کسکا ہاتھ ہی قسمت کی بات

علاوہ اُسکے سب صحابہ سے زیادہ آپ کو وجاہت تھی مکہ معظمہ مین اسی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو خاص کیا مکے مین جانے کے واسطے ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے دیکھا حضرت عثمانؓ کو غم مین یعنی بعد وفات حضرت رقیہ اپنی صاحبزادی کے کہ وہ بی بی تھین حضرت عثمانؓ کی فرمایا کیا حال ہی تیرا ای عثمان عرض کی مجسے زیادہ صدمہ کسکو ہوگا کہ وفات پائی آپکی بیٹی نے تو قطع ہو گیا رشتہ میرا آپ سے ہمیشہ کو فرمایا ای عثمان کیا خیال کر رہا ہی تو اور جبرئیل حکم لائے ہین اللہ جل شانہ کا کہ ام کلثومؓ ہمشیرہ رقیہ کا نکاح تجھسے کر دون اُتنے ہی مہر پر پس نکاح کر دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام کلثومؓ کا حضرت عثمانؓ سے اسی واسطے انکا لقب ذو النورین ہی اور یہ بات بھی تمام اولاد آدم علیہ السلام مین کسی کو میسر نہین آئی کہ دو بیٹیان نبی کی اُسکے گھر مین آئی ہون اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو بعد وفات حضرت ام کلثومؓ کے نکاح مین دونگا عثمان کے اپنی بیٹیان اگر میرے یہان چالیس بیٹیان ہوتین تو سب عثمانؓ کو دیتا ایک کے بعد ایک

نکاح حضرت عثمان کا حضرت ام کلثوم سے

یہان تک کہ نہ باقی رہتی ایک بھی ہذا کلہ فی ازالۃ الخفاء اور نہایت خوبصورت تھے حضرت عثمانؓ ابن عساکر نے روایت کی ہی کہ کہتے ہین اُسامہ بن زید کہ بھیجا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گوشت پہنچادے عثمانؓ کے یہان جب گیا مین اُنکے گھر مین تو حضرت رُقیہ بھی بیٹھی تھین کبھی مین دیکھتا تھا طرف اُنکے اور کبھی طرف حضرت عثمانؓ کے جب مین واپس آیا تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای اُسامہ تو گھر مین گیا تھا مین نے عرض کی کہ ہان فرمایا ایسی بی بی میان دونون خوب صورت بھی تو نے کہین دیکھین ہین مین نے عرض کی کہ نہین **فائدہ** یہ اُسامہ حضرت کے پوتے ہین لڑکے تھے اُس زمانے مین ابن سعد سے روایت ہی کہ جب مسلمان ہوے حضرت عثمانؓ تو اُنکے چچا حکم بن العاص نے اِنکو رسی سے باندھ دیا اور کہا کہ چھوڑا تو نے دین اپنے باپ دادا ؤن کا اور اختیار کیا تو نے دین نیا پس نہ کھولونگا مین تجکو جب تک پھر لگا تو اس دین سے پس کہا حضرت عثمانؓ نے قسم ہی اللہ تعالی کی نہین چھوڑونگا مین یہ دین جب دیکھی حکم نے مضبوطی اِنکی تو کھولدیا اِنکو اور ہین آپ سابقین اولین مہاجرین مین سے اور ہین آپ اُن دس اصحاب مین کہ جنکو خطاب جنتی کا ہوا اور ہین اُن چھ مین جنکو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی گئے ہین اُنسے اور ہین آپ اُنمین سے جنھون نے جمع کیا ہی قرآن شریف

سخاوت آپکی

فصل آپکی سخاوت کے بیان مین مدارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ غزوۂ تبوک مین بڑی مصیبت تھی صحابہؓ پر اسواسطے کہ چالیس منزل جانا تھا اور موسم گرمی کی شدت کا تھا اور وقت وہی کھجور کٹنے کا تھا ایسے وقت مین بڑی دقت پیش آئی صحابہؓ کو اور سبب اُسکا یہ تھا کہ بادشاہ روم کو لوگون نے جھوٹ خبر دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور اُنکے اصحاب قحط کے باعث سے نہایت تنگ ہین اِسوقت اُنپر چڑھائی مناسب ہی بادشاہ روم نے

قبا دنام کو چالیس ہزار فوج اور لشکر دیگر مدینۂ منورہ کی طرف روانہ کیا جب یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پونچی تو آپ نے ارادہ اُسطرف کا کیا اور طراف و جوانب مین حکم جمع ہونے کا دیا اور صحابہ کو رغبت دی جمع کرنے پر مال کے حضرت صدیقؓ سارا مال جو گھر مین تھا لے آئے اور حضرت عمرؓ آدھا لائے یہ قصہ نعم الرفیق فی مناقب الصدیق مین گنز راغب الرحمن بن عوف چالیس ہزار درم لائے اور عرض کی کہ آدھا لایا ہون اور آدھا بال بچون کے واسطے چھوڑ آیا ہون فرمایا برکت کرے اللہ تعالی تیرے لانے مین اور گھر چھوڑ آنے مین آی طرح سب مہاجرین اور انصار نے اپنی اپنی توفیق کے موافق حاضر کیا ابو عقیل انصاری نے ایک پیالہ کھجورون کا حاضر کیا اور عرض کی کہ آج کی رات صبح تک مین نے پانی کھینچا اوسکی اجرت مین یہ کھجورین ملین ایک صاع بال بچون کو دے آیا ہون ایک صاع خدمت شریف مین لایا ہون آپنے وہ کھجورین سب مال کے اوپر رکھوادین اُسپر کفار نے زیادہ دینے والون کو تو ریاکار کہا اور کم دینے والون پر ہنسے تو یہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقَاتِ وَالَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَیَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ یعنی جو لوگ طعن کرتے ہین زیادہ صدقہ دینے والے مسلمانون اور اُنپر جو نہین رکھتے مگر اپنی محنت کا پس اُنسے ٹھٹھا کرتے ہین پس اللہ تعالی ٹھٹھا کرتا ہے اُنسے اور اُنکو دکھ کی مار ہے اسوقت مین حضرت عثمانؓ نے ایسی نذر پیش کی کہ بہت بڑا خلعت پایا یعنی آپ کا ارادہ اسوقت تھا کہ بہت سا مال ملک شام کو روانہ کرون اور ایک قافلہ بنا کر بھیجون واسطے تجارت کے سو آپنے ارادے کو موقوف کیا اور تین سو اونٹ مکمل مع اونکے سامان کے اور ایک ہزار اشرفیان نذر گذرانی اور مواہب لدنیہ مین قتادہ سے روایت ہے کہ ایک ہزار اونٹ اور ستر گھوڑے نذر کیے اور ایک روایت مین مدارج کے لکھا ہے کہ دس ہزار

نذر حضرت عثمان کی

اشرفیان نذر گذرانین اور خلعت تین پارچہ کا یعنی تین باتون کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
اُنکو عطا فرمایا اول یہ کہ اَللّٰھُمَّ ارْضَ عَنْ عُثْمَانَ فَاِنِّیْ عَنْہُ رَاضٍ یا اللہ تو راضی ہو
عثمان سے بیشک مین بھی راضی ہون اُس سے حضرت عثمانؓ کا حوصلہ اتنا بڑھا کہ تیس
ہزار آدمی حضرت کے ساتھ تھے اُنمین سے بیس ہزار کا سامان اُنھون نے کر دیا دوسری یہ
کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ جَھَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَۃِ فَلَہُ الْجَنَّۃُ یعنی جو کوئی
سامان کر دے اس لشکر کا واسطے اُسکے جنت ہی تیسری یہ کہ وہ ہزار اشرفیان جو حضرت
عثمان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مین ڈالی تھین اُنکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اُچھالتے تھے اور فرماتے تھے کہ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْیَوْمِ مَرَّتَیْنِ یعنی نہین ضرر
کریگا عثمان کو جو کچھ کرے بعد اِس دن کے یہ دو بار فرمایا روایت کیا اِسکو ترمذی نے عبدالرحمن
بن سمرہ سے ہذا فی تاریخ الخلفاء اور ازالۃ الخفاء مین روایت ہی کہ اول حلوا آٹا اور گھی اور
شہد کا پکوا کر انھون نے کھلایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کو اور خوش کیا دل ایسے
حضرت اور ایسے جناب کا لیث بن ابی سالم سے روایت ہی کہ اول حلوا پکا کر حضرت اُم سلمہ
کے گھر مین بھیجا جب تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو رکھا اُنھون نے آگے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کھایا آپ نے اور خوش ہوے اور فرمایا کسنے بھیجا یہ عرض
کی حضرت عثمانؓ نے تو آپنے دعا کی کہ خداوندا عثمان رضامندی کرتا ہی تیری تو بھی راضی ہو
اُس سے عبداللہ بن سلام سے روایت ہی کہ پکائی حضرت عثمانؓ نے دیگ حلوے کی کہ اُسمین
آٹا اور گھی اور شہد تھا پس رکھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے فرمایا آپنے کھاؤ اُس کھانے
کو کہ عجمی لوگ اسکو خبیص کہتے ہین یعنی حلوا اور چند بار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھرون مین
فاقہ تھا انھون نے خبر پاکر جلدی اور خوب اچھی طرح کا کھانا بھیجا چنانچہ حضرت عائشہؓ سے

حضانت حلوا

حضانت کا فاقہ رسول کے

روایت ہی کہ گذرے چارون آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ کسی نے کچھ نہ کھایا تھا یہانتک
کہ آواز بلند ہوئی ہمارے بچون کی پس تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اور فرمایا کچھ تمھارے یہان کھانا کہین سے آیا عرض کی کہ آپکے بغیر کون لاتا پھر وضو کیا
آپنے اور نماز نفل شروع کی مسجد مین پھر آئے اور فرمایا ای عائشہ کچھ آیا اسی طرح تین بار آئے
پس آئے عثمانؓ چوتھے دن شام کو پس اذن طلب کیا انھون نے آنے کا چاہا مین نے
کہ منع کرون انکو آنے سے مگر یہ خیال گذرا کہ یہ مالدار ہی شاید اللہ تعالی اسکے ہاتھ سے
خیر کرادے پس اذن دیا مین نے تو کہا انھون نے ای امان کہان ہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کہا مین نے ای بیٹے میرے چارون گذرے کہ نہین کھایا آل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تشریف لائے تھے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور فرمایا کہ کچھ آیا ہی اور پیٹ آپکا دھس گیا تھا اندر کو مین نے عرض کی کچھ نہین آیا اسی
طرح کئی بار تشریف لائے اور مین نے یون ہی کہا روئے اسوقت حضرت عثمان رضؓ
اور فرمایا خرابی ہو دنیا کو اور پھر فرمایا ای ام المومنین تمکو نہین مناسب یہ بات کہ آئے
ایسا وقت اور تم نہ خبر کرو مجکو اور عبد الرحمن بن عوف اور ثابت بن قیس کو کہ یہ لوگ
مالدار ہین پھر گھر جاکر لائے کئی بوجہ آٹے کے اور کئی بوجہ گیہون کے اور کئی بوجہ کھجورون
کے اور سارا بکرا کھال اترا ہوا اور تین سو درہم پھر کہا کہ دیر ہوگی تمھارے پکانے مین
پھر اسی وقت لائے روٹیان بہت اور گوشت بھنا ہوا بہت اور کہا کھاؤ تم اور رکھو واسطے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور قسم دی مجکو کہ ایسے وقتون مین مجکو خبر کیا کرین
پھر تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا ای عائشہ کچھ آیا ہی عرض کی مین نے
یا رسول اللہ آپ کو معلوم ہی اسواسطے کہ جب آپ گئے تھے میرے پاس سے اسوقت سے

آپکی مہمانی ہو چکی تھی اللہ تعالی کے یہان اور مین جانتی تھی کہ اللہ تعالی نہین رد کرنے کا
آپکی دعا فرمایا پھر کیا آیا ہی عرض کی مین نے کہ اتنے اونٹ آٹے کے اور اتنے اونٹ گیہون کے
اور اتنے اونٹ کھجورون کے اور تین سو درم نقد اور بکرا کھال کھنچا ہوا اور روٹیان بہت سی
اور گوشت بھنا ہوا بہت سا فرمایا کسنے بھیجا عرض کی مین نے عثمانؓ نے لائے اور بہت روئے
عثمان آپکا ذکر سنکر اور بُرا کہا دنیا کو اور قسم دلائی مجکو پس نہ ٹھیرے حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم یہ سنکر اور گئے مسجد مین اور اُٹھائے دونون ہاتھ اور کہا خداوندا تحقیق مین راضی ہون
عثمانؓ سے پس تو بھی اُس سے راضی ہو دو بار یہی کلمہ کہا انتہی مسلمانون کو چاہیے کہ
حضرات علما صلحا سادات کی خدمت گذاری مین مصروف رہین خصوصًا اُنکی حاجتون کے
وقت مین خبر گیرا ہونا اکسیر کا حکم رکھتا ہی اور اِن حضرات کو چاہیے کہ اپنے خادمون کے
واسطے دعا کیا کرین خصوصًا ایسے خادمون کے واسطے تہ دل سے دعا فرمائین اور بازاریون
کے کہنے پر خیال نہ کرین کہ اُنکی طعن سے بچنا نہایت مشکل ہی ؎ غالب بُرا
نہ مان جو حاسد برا کہین ٭ ایسا بھی کوئی ہی کہ سب اُسکو بھلا کہین ٭ ابو سعید خدری سے
روایت ہی کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اوّل رات سے صبح تک یہی
دعا فرماتے تھے واسطے عثمانؓ کے کہ خداوندا مین راضی ہون تو بھی اُس سے راضی ہو جا عبد
بن عطیہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بخشدین اللہ تعالی نے واسطے تیرے
ای عثمان اگلی پچھلی باتین اور ظاہر باطن کے کام اور جو تو نے ظاہر کیے کام اور جو پوشیدہ
کیے اور جو کچھ ہونے والا ہی قیامت تک انتہی مافی ازالۃ الخفا و ابن عباس سے روایت ہی
کہ حضرت صدیق کی خلافت مین قحط پڑا فرمایا آپ نے کل کے دن اللہ تعالی تمپر فراخی
رزق کی فرمائیگا دوسرے دن حضرت عثمانؓ کے یہان ہزار اونٹ غلے کے اور گیہون کے

ملک شام سے تجارت کے آئے خریدار خبر پاکر حاضر ہوے آپنے فرمایا کہ کیا نفع دوگے
میری خرید پر کہا انھون نے کہ دس کے بارہ فرمایا زیادہ کرو کہا دس کے چودہ اور دس
کے پندرہ فرمایا میرے پاس پیغام اس سے زیادہ کا ہی کہا کسکا پیغام زیادہ کا ہی خریدار
شہر کے ہم سب موجود ہین فرمایا مجھے پیغام ہی ایک کے دس کا پس حکم دیا فقرا سے
مدینۂ مبارک کو کہ لوٹ لیجاؤ یہ سب کہتے ہین عبداللہ بن عمر کہ اُسی رات خواب مین
دیکھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ اشہب گھوڑے پر آپ سوار ہین اور
حلہ نور کا پہنے ہوے ہین اور ہاتھ مین چھڑی نور کی ہی اور جلدی تشریف لیجا رہے ہین
عرض کی مین نے قربان ہون میرے ماں باپ آپ پر یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
بہت زیادہ مشتاق ہون مین آپکے دیدار کا فرمایا مجکو جلدی جانا ہی اسواسطے کہ آج
عثمان نے صدقہ دیا ہزار اونٹ کا غلہ اللہ تعالی نے قبول کیا اُسکا صدقہ اور نکاح ہی
آج عثمان کا جنت کی دلھن کے ساتھ اب مین وہین جاتا ہون ریاض مین لکھا ہی
کہ جب سے آپنے اسلام قبول کیا ایک بردہ ہر جمعے کو آزاد کیا کرتے تھے اور جو کسی
جمعے کو ناغہ ہوتا تو دوسرے جمعے کو دو غلام آزاد کرتے اور پینتیس ہزار درم کو بیر رومہ
خرید کرکے آپنے وقف کیا اور مسجد نبوی مین پچیس ہزار درہم کی زمین خرید کرکے
شامل کردی انتہی مافی ازالۃ الخفاء **فصل** آپکی عبادت اور حیا کے بیان مین زبیر بن
عبداللہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہین کہ حضرت عثمانؓ صائم الدہر تھے یعنی
بارہ مہینے کے روزے رکھتے اور تمام رات نماز پڑھتے مگر کچھ رات اول کی کہ وہ جاگنے
مین گذرتی تھی مشکوۃ مین روایت ہی کہ جب آپ قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا روتے
کہ ریش مبارک آپکی تر ہوجاتی تھی جب کہتے لوگ کہ آپ اتنا ذکر جنت اور دوزخ مین

عبادت کی

بھی نہین روتے جتنا قبر پر روتے ہین فرمایا کہ قبر اول منزل ہی آخرت کی اگر نجات ہوئی یہان سے تو آگے سب کچھ آسان ہی اور یہان اگر تکلیف ہوئی تو تکلیف ہی تکلیف ہی عبداللہ بن شداد سے روایت ہی کہ دیکھا مین نے حضرت عثمانؓ کو جمعے کے دن خطبے مین کہ اوڑھے ہوے تھے آپ چادر کہ قیمت اُسکی چار درم ہوگی حسن سے روایت ہی کہ دیکھا مین نے آپکو مسجد مین سوتے ہوے بوریے پر کہ نشان بوریے کے آپکے بدن مین تھے اور چادر آپکی سر کے نیچے تھی اور کوئی پاس اُنکے نہوتا تھا اور کہتے تھے لوگ یہ امیرالمؤمنین ہین

فصل آپ کے صبر اور حیا کے بیان مین آپ کے صبر کا یہ حال ہی کہ ریاض مین عبدالرحمن بن مہدی سے روایت ہی کہ آپ کی دو عبادتین ایسی تھین کہ نہین تھین وہ حضرت ابوبکر اور عمر مین بھی ایک تو صبر آپکا اپنی جان پر یہان تک ہوا کہ مارے گئے مظلوم دوسرے جمع کرنا لوگون کے لیے قرآن شریف کو زید بن ثابت سے روایت ہی کہ سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آئے میرے پاس عثمان اُسوقت کہ میرے پاس ایک فرشتہ بیٹھا تھا کہا اُس فرشتے نے کہ قتل کریگی اِنکو قوم اِنکی اور ہم جماعت فرشتون کی حیا کرتے ہین انسے ابن عمر سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتے حیا کرتے ہین عثمانؓ سے جیسا کہ حیا کرتے ہین اللہ اور رسول سے حسن سے روایت ہی کہ خالی مکان مین دروازہ بند کرکے بھی نہانے مین آپ کو حیا آتی تھی یعنی آپ کو اپنے بدن دیکھنے سے اور اپنا بدن فرشتون کے دکھانے سے بھی حیا تھی ہدانی تاریخ الخلفا و بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کپڑا اپنا اچھی طرح کر لیتے تھے جب آتے تھے عثمانؓ اور فرماتے تھے کیا نہ حیا کرون مین اُس آدمی سے جس سے حیا کرتے ہین فرشتے ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑی حیا کرنے والا میری امت مین سے اور بڑا بزرگ میری امت مین عثمان ہی ابی اُمامہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا حیا والا اس امت کا بعد نبیون کے عثمان بن عفان ہی ابوہریرہ سے روایت ہی تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک نبی کا ایک رفیق جنت مین ہوگا اور میرا رفیق عثمان بن عفان ہی ہذا فی الصواعق ابن عباس سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ داخل ہونگے عثمان کی شفاعت سے ستر ہزار آدمی جنت مین وہ جو واجب العذاب تھے بغیر حساب کے **فصل** پنجم بیان حال خلافت کے بعد وفات حضرت فاروق اعظم کے تین دن مشورہ رہا انھین چھ شخصون مین جنکو حضرت فاروق اعظم نے فرمایا تھا تیسرے دن اُن چھ کے مشورے سے اُن پانچون نے بیعت کی پھر سب مہاجرین اور انصار نے بیعت کی چوبیسوان سال ہجرت کا تھا جو سال اول خلافت حضرت عثمانؓ کا ہوا اُس سال مین فتح ہوا ملک رَی اور اُسی سال مین عارضہ نکسیر کا شدت سے ہوا اسی واسطے اُس سال کا نام سنۃ الرعاف رکھا گیا حضرت عثمانؓ کو بھی شدت سے یہ عارضہ ہوا یہان تک کہ وصیت نامہ لکھا آپنے اور اسی سال مین فتح ہوے روم مین کئی قلعے اور معزول کیے گئے مغیرہ بن شعبہ اور اُنکی جگہ پر مقرر ہوے سعد بن ابی وقاص کوفے مین پچیسوین سال معزول ہوے سعد کوفے سے اور والی ہوے ولید بن عقبہ بن ابی مُعیط کہ وہ بھائی ہی حضرت عثمانؓ کا اخیافی یہ پہلا بگاڑ ہوا لوگون کو آپ سے کہ وہ فاسق تھا ایک دن نماز پڑھائی اُسنے صبح کی نشہ مین پھر پوچھا لوگون سے کیا زیادہ پڑھی مین نے تمہیں نماز شرح فقہ اکبر علی قاری مین لکھا ہی کہا لوگون نے تو روز ایسا ہی کرتا ہی کیا آج نئی بات ہی چھبیسوین برس بڑھائی حضرت عثمانؓ نے مسجد حرام اور خوب وسیع کیا اسکو کہ مکانات لوگون کے خرید کر کے ثمین طائے

سال اول خلافت کا
سال دوسرا
سال تیسرا

اور اسی سال مین فتح ہوا سابور ستائیسوین سال جہاد کیا حضرت معاویہ نے قبرس پر دریا سے جہاز پر سوار ہوکر اسی غزوے کے واسطے دعا کی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اسی سال مین فتح ہوا ارجان اور دارابجرد اور اسی سال مین معزول ہوے عمر بن العاص مصر سے اور والی ہوے وہان کے عبداللہ بن ابی سرح اسی سال مین جہاد کیا عبداللہ نے افریقہ پر اور فتح کیا افریقہ کو بہت بڑی فتح ہوئی اس جنگ مین مسلمانون کو کہ مین ایک ایک مجاہد کو تین تین ہزار اشرفیان پھر فتح ہوا اندلس اسی سال مین اٹھائیسوان سال خالی گیا کوئی معرکہ نہین ہوا انتیسوین سال فتح ہوا اصطخر قہرستان سے اور فتح ہوا قسا اور اور شہر اور بڑھائی گئی اسی سال مین مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اور فراخ کی گئی اور بنائی گئی پتھرون سے اور نقش بنائے گئے پتھرون مین اور گڑھکے لگائے گئے ستون پتھر کے اور بنائی گئی چھت سال کی لکڑی سے اور کیا گیا طول اُسکا ایک سو ساٹھ گز اور عرض اُسکا ایک سو پچاس گز تینتیسوین برس فتح ہوا جور اور شہر بہت زمین خراسان سے اور فتح ہوا نیشاپور صلح سے اور طوس اور سرخس دونون صلح سے اور مرو اور بیہق بھی دونون صلح سے قبضۂ اہل اسلام مین آئے ہذا کلہ فی تاریخ الخلفاء ان چھ برس مین نہایت کام دین کا بڑھگیا اور شوکت اسلام کی ہوئی یہان تک کہ جانب غرب اندلس تک سرحد اسلام کی پونہچی اور طرف شرق کے کابل اور بلخ تک پونہچی اور لشکر اسلام کا روم مین داخل ہوگیا اور بحر و بر مین قتال کرکے مسلمان کفار پر غالب آئے اور عراق و عجم اور خراسان کہ ہمیشہ خلیفۂ ثانی سے فساد کرتے تھے ایسے مطیع اسلام ہوے کہ بول بالا اسلام کا قطع زمین مین ہوگیا اور مال کثیر اس درجہ مسلمانون کے قبضے مین آیا کہ ایک ایک مسلمان مہاجر اور انصار مین سے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین روٹی کو بھی محتاج تھے

پانچویں برس

پانچویں برس

چھٹے برس

اسّی اسّی ہزار درم زکوۃ کے نکالنے لگے اور حضرت علیؓ کو بھی ایسی وسعت اور فراخی ہوئی کہ باغات اور عمارات اور اور زمین مزروعہ بہت سی اُنکو میسر آئی ہذا فی تحفۃ الاثنا عشریہ جب یہ چھ برس ایسے امن و امان سے مسلمانون پر گذرے کہ حضرت فاروق اعظم کے زمانے سے بھی زیادہ لوگون نے راحت پائی آخر جب کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مال میری امت کا فرعون ہی کذا فی تفسیر عزیزی یعنی مال کی محبت مین آدمی اللہ تعالی اور اُسکی رسول کی محبت سے دور ہو جاتا ہی مگر جنکو ثابت قدم رکھتا ہی اللہ تعالی وہ سب حال مین اللہ تعالی کے بندے بنے رہتے ہین اُنھین مال کی محبت کچھ ضرر نہین کرتی ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ **فصل** بیان مین فساد عبداللہ ابن سبا کے ایسے وقت مین شیطان ملعون نے موقع پایا کہ عوام مسلمانون مین تفرقہ ڈالا اور خواص کی جانون پر آن بنی بعد گذرنے اِن چھ برس کے آخر خلافتِ حضرت ذی النورین مین یہ فتنہ اُٹھا کہ تحفۂ اثنا عشریہ اور تاریخ طبری مین لکھا ہی کہ کفار کو غلبۂ اسلام سے کہ روز بروز ترقی پر تھا نہایت حسد ہوتا تھا حضرت فاروق اعظم کے زمانے مین سیاست فاروقی سے اُنکے پر جلتے تھے کچھ بس نہ چلا آخر خلافت حضرت ذی النورین مین یہ موقع پایا کہ بہت سے کفار نے منافقانہ اسلام قبول کیا اور حضرت ذی النورینؓ پر زبان طعن کی کھولی اور طرح طرح کے عیوب اُس جناب پر رکھے لوگون کو اُنکی طرف سے بدل کرنا شروع کیا سردار انکا عبداللہ بن سبا یہودی یمنی کہ برسون سے علم مکر اور گمراہی کا سیکھتا تھا دغابازی اور فتنہ انگیزی مین نہایت سرگرم تھا بعد اسلام لانے کے نہایت محبت اپنی خاندان نبوت کے ساتھ ظاہر کرتا اور سب اپنے فرمان برداروں کو ترغیب محبت اہل بیت کی دیتا تھا شدہ شدہ لوگون کو یہ رغبت دلائی

شیطنت عبداللہ بن سبا یہودی نومسلم

۱۱ ہے فتنہ عبداللہ بن سبا یہودی کا

شروع کی کہ حضرت امیر رض بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے افضل ہین اور داماد اور وصی پیغمبر کے ہین جو صحیح حدیثین آپکے فضل کی تھین اُنمین بہت جھوٹی حدیثین بنا کر آپکی شان مین لوگون کو سنانی شروع کین یہان تک کہ سب اپنے فرمانبردارون کو خلفا ثلاثہ سے بداعتقاد کر دیا اور حضرت امیر کے باب مین ایسا مضبوط کر دیا کہ حضرت علی خود خدا ہین جہان موقع پایا اُنکو خدا بنایا اور جہان موقع دیکھا اُنکو رسول قرار دیا اور نام اپنی جماعت کا شیعہ رکھا آخر کار اسکی جماعت والون نے حضرت صدیق اکبر رض اور حضرت فاروق اعظم اور حضرت عثمان کو ظالم اور کافر بر ملا کہنا شروع کیا اور اپنے شاگردون کو ملکون مین منتشر کیا اور یہی عقیدہ پھیلایا جناب امیر کو جب یہ خبر پونہچی تو ان لوگون کو نہایت تنبیہ اور تادیب فرمائی اور فرمایا جو کوئی مجھے حضرت ابوبکر رض اور عمر رض پر فضیلت دیگا اُسکو حد افترا کی ماروںگا ایسا ہی اس صدی کے آخر مین اکثر ہندو دشمن اسلام مسلمان ہو گئے اول تو انھون نے خوب جڑ ہندوون کی اُنکی پوتھیون سے اُکھاڑنی شروع کی اور خوب مسلمانون مین اپنا اعتقاد جمایا یہانتک کہ مولویصاحب کہلانے لگے پھر تو دین اسلام کے پیچھے پڑے جیسا کہ عبداللہ بن سبا نے اہل بیت کی آڑ مین خلفای ثلاثہ پر عیب لگا کر تبرا شروع کیا اور دین کو درہم برہم کیا ویسا ہی اس گروہ نے حدیث کی آڑ مین چار امامون پر عیب رکھکر امت سے تبرا کرایا اور بارہ تیرہ سو برس کے مسلمانون کو رستہ غیر حق کا بتایا اور جیسا انھون نے بعضے اچھے لوگون کو بھی فریب دیکر اپنے ساتھ کر لیا تھا ویسا انھون نے بھی بعضے اہل علم کو کہ اُنکے خاندان مین علم نہ تھا جو اُنکو قدر علم کی ہوتی اپنے ساتھ ملا لیا اور تمام مسلمانان عجم کو تہ و بالا کر دیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ ذکر اس فریق کا بطور اختصار کے لکھا گیا قریب ہی کہ انشاء اللہ تعالی مفصل حال اس گروہ کا اربعہ عناصر مین کہ مقصد دوسرا اس

کتاب کا ہی میح احوال محاسن اور مناقب ایمۂ اربعہ اور شاگردون امام ابوحنیفہؒ اور صحاب صحاح ستہ کے لکھونگا پھر اُس گروہ ناپاک نے لوگون کو حضرت عثمانؓ سے بدظن کرانا شروع کیا اصل مین یہ فتنہ عبداللہ بن سبا کے شاگردون سے مصر اور کوفے اور بصرے مین نکلا کہ اُنھون نے اتفاق کیا کہ حضرت عثمانؓ کو خلافت سے معزول کرین اسی ارادے سے یہ لوگ مدینہ منورہ مین آئے اور اہل مدینہ سے محمد بن ابی بکر اور محمد بن جعفر اور عمار بن یاسر کو بھی مکر و فریب کرکے اپنے ساتھ کرلیا **سوال** اگر حضرت عثمان حق پر تھے تو یہ لوگ کیون اُنکے ساتھ شریک ہوگئے **جواب** مذہب اہل سنت و جماعت مین سوا انبیا کے کوئی معصوم نہین جناب عائشہ صدیقہؓ کے افک مین حضرت مسطح صحابی اور حضرت حسان صحابی بدری جنتی قطعی منافقون کے شریک ہوگئے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو حد قذف کی ماری اور اُنکو پاک کیا **تنبیہ** کیسا ہی بڑا عالم فاضل اگر کسی جماعت مبتدعین کے ساتھ ہو جائے تو مسلمانون کو وہ حجت نہین ہی اُسوقت خطبہ پڑھا حضرت ذی النورینؓ نے منبر پر اور فرمایا ای جماعت مہاجرین اور انصار کی تم صاحب فضیلت ہو اور تم مددگار دین کے ہو اب آئے ہین باہر کے لوگ اور چاہتے ہین میرا دور کرنا خلافت سے اور یہ حق تمھارا ہی نہ اُنکا تم خلیفہ کرو جسکو چاہو اور موقوف کرو جسکو چاہو کہا سب نے ای امیرالمومنین قتل کیجیان سب کو کہ یہ باغی ہین اسواسطے کہ فرمایا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب امام کے مقابلے مین امام بنایا جائے یا اُسکے مقابلے مین کوئی امام بنے تو اسپر لعنت ہی اللہ تعالی کی اور قتل کرو اُسکو فرمایا مین صبر کرتا ہون اور جواب انکے اعتراضون کے جو طعن مجھپر کرتے ہین دیتا ہون **اعتراض پہلا** یہ کہتے ہین کہ عثمانؓ نے مکہ معظمہ مین جاکر چار رکعتین پڑھین حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور شیخین دو پڑھتے تھے **جواب** اسکا یہ ہی کہ میرا گھر اور سامان مکہ معظمہ مین قائم ہی

جواب دینا حضرت عثمان کا اپنے اعتراضات سے

جمع ہونا قرآن شریف کا

اُن حضرات کا کہے مین کچھ باقی نہ رہا تھا کہا مہاجر اور انصار سب صحابہ نے قسم ہی اللہ کی سچ ہی یہ بات **اعتراض** دوسرا کہتے ہین کہ عثمانؓ نے قرآن کو اُلٹ پلٹ کیا اور جلادیا **جواب** تم خوب جانتے ہو کہ قرآن شریف تھا لوگون کے پاس متفرق کسی کے پاس ایک آیت اور کسی کے پاس دس آیتین اور کسی کے پاس پچاس آیتین اور تمام نہ تھا کسی کے پاس مگر اُبی بن کعب کے پاس کہ اُنھون نے تمام و کمال لکھا تھا اور دیا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت نے اُسمین پڑھا تھا دوبار اگر اپنی اپنی یادداشت پر لوگ جھگڑا کرتے یہان تک کہ ایک کو ایک کافر کہدیتا اور ایک دوسرے کو کہتا کہ تیرا قرآن قرآن نہین اور تیرے قرآن سے نماز جائز نہین اگر چندے یون ہی رہتا تو قرآن شریف اُٹھ جاتا لوگون کے ہاتھ سے پس قصد کیا مین نے کہ جمع کردون مین ایک قرآن پس لیلیا مین نے قرآن جسکے پاس جتنا تھا اور دیا مین نے اُسکے بدلے مین اُسکو پورا کرکے مطابق قرآن شریف ابی بن کعب کے کہ وہ کاتب وحی تھے پھر سنا مین نے کہ ایک قرآن ام المؤمنین حفصہؓ کے پاس ہی کہ پڑھا ہی اُسمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مقابلہ کیا مین نے اُس سے تو برابر پایا اُسکو اُسکے ساتھ پھر دیا مین نے عام لوگون کو قرآن اُسی کی نقل اور جنمین کمی و بیشی تھی یا لغت حرب کے سوا لغت قریش کے لفظ لوگون نے اپنی اپنی بولی مین لکھ لیے تھے اُن سب کو جلادیا کہ اُنکا نام و نشان نہ رہے اور اُسی کی نقلین قیامت تک جاری رہین کہا سب صحابہ نے قسم ہی اللہ تعالی کی یون ہی بات ہی **اعتراض** تسیرا حکم بن عاص کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکی شرارت سے مدینے سے نکالا اور شیخین نے بھی اُنکو آنے نہ دیا مین نے اپنی خلافت مین اُنکو مدینے مین بلالیا **جواب** مین نے اُنکے آنے کی اجازت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مانگی تھی

لی تھی حضرت صدیق پر جب یہ قصہ مین نے پیش کیا اُنھون نے فرمایا دوسرا گواہ لاؤ مین عاجز ہوا حضرت عمرؓ کے سامنے بھی یہ قصہ مین نے پیش کیا اُنھون نے بھی یہی جواب دیا اب جو مین خلیفہ ہوا تو مجھے گواہ کی حاجت نہ تھی اسواسطے مین نے بلا لیا کہ وہ میرا چچا حقیقی تھا وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ پر مین نے عمل کیا ہذا فی التحفۃ الاثنا عشریۃ اور یہ بھی اُسمین لکھا ہی کہ مرض موت مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کاشکے میرے پاس کوئی مرد صالح اسوقت ہوتا کہ مین اُس سے کچھ بات کرتا سب نے عرض کی کہ ابوبکرؓ کو بلائین فرمایا کہ نہین عرض کی کہ عمرؓ کو بلائین فرمایا کہ نہین پھر عرض کی کہ عثمان کو بلائین فرمایا کہ ہان جب حاضر ہوے عثمان تو آپنے خلوت مین اُنسے سرگوشی کی عجب نہین کہ اُسوقت مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عنایت اور کرم دیکھکر حضرت عثمانؓ نے اُس گنہگار کی شفاعت کی ہو اور اذن اُنکے آنے کا لیا ہو علاوہ اِسکے یہ کہ آنے کے بعد کوئی بات شرارت اور قباحت اسلام کی اُنسے نہین ظہور مین آئی اور وہ اُسوقت مین بوڑھے بھی ہوگئے تھے اُنکے لانے مین کیا خوف فتنہ کا تھا جیسا کہ بھوت یا چڑیل کی شکل کا دیکھنا محل طعن نہین ہی **طعن چوتھا** کہتے ہین کہ عثمان نے اپنے اقربا کو بہت مال دیکر غنی کر دیا اور نہایت اسراف کیا اور بیت المال کو خراب کیا اور ایک اپنی بیٹی کو دو موتی کہ قیمت اُنکی جوہریون سے نہو سکی دیے اور دوسری بیٹی کو انگشتری خلافی کہ یاقوت اور جواہرات اُسمین جڑے ہوے تھے **جواب** ہان مین نے یہ سب کچھ اُنکو دیا بلکہ اپنی بیٹی کا نکاح جو حارث بن حکم سے کیا اُسکے جہیز مین ایک لاکھ درم دیے اور مین نے اپنے اقربا کو سب کچھ دیا مگر یہ تو بیان کرو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین بھی میرا غنی ہونا تمکو معلوم تھا کہ مین نے پچیس ہزار درم کی زمین خرید کر کے مسجد نبوی مین ملائی اور بیر رومہ کو پینتیس ہزار درم

کو خرید کے وقف کیا اور جنگ تبوک اور سب دین کے کاموں مین جو کچھ مین نے مال
اپنا رضامندی اللہ اور رسول مین زمانۂ رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم مین خرچ کیا تمکو
خوب معلوم ہی اور جو کچھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے حق مین فرمایا وہ بھی تمپر روشن
ہی اور پھر زمانۂ حضرت فاروق اعظمؓ مین جو کچھ ہم سب کو غنا ہوا وہ تمپر پوشیدہ نہین اور
اب میری خلافت مین جو مال بے اندازہ نصیب صحابۂ کبار کے ہوا وہ تمپر کب مخفی ہی اگر
اگر بیت المال سے مین نے دیا ہو تو تمھارا طعن درست ہی پھر آپنے جماعت صحابہ مین عمارؓ
بن یاسرؓ کو کہ وہ بھی باغیون سے موافقت رکھتے تھے فرمایا قسم دیتا ہون مین تمکو کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم عطا اور بخشش مال مین تمام قوم قریش مین بنی ہاشم کو ترجیح دیتے تھے
یا نہین تمام صحابہ سنتے تھے اور خاموش تھے پھر فرمایا اگر مجکو کنجی جنت کی ملے تو کل بنی امیہ کو
داخل جنت کرون ایک کو بھی باہر نہ رکھون انتہی **سوال** بنی امیہ سے ایسے ایسے ظلم
ہوے کہ اُنکے ظلم کی نہایت نہین ہی پھر حضرت عثمانؓ نے اُنکے حق مین ایسی محبت کی
بات کہی **جواب** جو کچھ بنی امیہ سے ظلم ہوا جیسے کہ یزید پلید سے اور اُسکے بعد جو جو کچھ ہوا
وہ بعد زمانۂ حضرت عثمانؓ کے ہوا اُنھین اُنکے افعال کی کیا خبر **طعن پانچوان** کہتے ہین
عثمانؓ نے جوانون کو سردار بنایا بوڑھون پر **جواب** جوان جو عالم ہو وہ بوڑھے
جاہل سے افضل ہی یا نہین پس مین نے جو جوان سردار بنایا وہ عالم ہی عاقل ہی ادیب ہی
اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عتابؓ بن اُسید کو جو اٹھارہ برس کے تھے حاکم کیا
مکۂ معظمہ کا کہ وہ افضل تمام شہرون کا ہی کہا سب نے قسم ہی اللہ تعالی کی سچ ہی یہ بات
طعن چھٹا کہتے ہین عبداللہ بن سعد بن ابی سرحؓ کو جب اُسنے جہاد کیا افریقیہ پر
کچھ اور مال سوائے اُسکے حصے کے دیا **جواب** رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

غزوۂ بنی المصطلق مین فرمایا تھا مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ سوای نصیبہ من الغنائم یعنی آپ کا حکم ہوا جو کوئی مسلمان جس کافر کو قتل کرے اُس کافر کا سب مال یعنی گھوڑا اور ہتیار اور جو اُسکے بدن پر ہی وہ مسلمان لے لے سوائے اپنے حصے کے جو مال غنیمت مین ہی جس حکمت کے واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی تھی اُسی حکمت کے واسطے مین نے عبداللہ بن سعد کو کہا تھا اور اُس حکمت کا ظہور تم سب نے دیکھ لیا کہ کتنا مال غنیمت افریقیہ سے عبداللہ بن سعد نے حاصل کیا اور اسپر بھی جب لشکر ناراض اس بات سے ہوا تو مین نے عبداللہ بن سعد سے وہ مال لیکر داخل بیت المال کیا کہا سب نے قسم ہی اللہ تعالی کی سچ بات ہی یہ **طعن ساتوان** کہتے ہین عثمانؓ اپنے اہل بیت کو بہت چاہتا ہی اور بہت مال اُنکو دیتا ہی **جواب** ہان سچ ہی اللہ جل شانہ فرماتا ہی وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ یعنی ڈرو تم اللہ تعالی سے جسکا واسطہ تم دیتے ہو اور خبر گیری کرتے ہو قرابت والون کی اور فرمایا ہی اللہ تعالی نے وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ یعنی رشتے دار بعض اُنکے اولی ہین بعض سے یعنی جو قریب زیادہ ہین اُنکا حق زیادہ ہی اُنسے کہ جنکا رشتہ دور ہی جب آپ خطبہ تمام کرچکے منبر سے نیچے اُترآئے اور لوگ اپنے اپنے گھر گئے مگر بدبختان ازل کو کب حصہ سعادت کا ازل سے ملا ہی اب ہم اپنے زمانے مین ایسا ہی حال دیکھتے ہین کہ قرآن اور حدیث سب کچھ اُنکے روبرو پیش کرو وہ نہین سنتے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اتنا کچھ آپنے اُنکا اطمینان کیا مگر وہ راندۂ درگاہ خداوندی یہی باہم کہتے اُٹھے کہ مہاجرین اور انصار سب عثمانؓ کے ساتھ متفق ہین چلو اب کام نہین بنیگا ابکے موسم پر خوب جمعیت اور ہتیارون کے ساتھ آوینگے **فصل** پھر یہان چڑھائی باغیون کے حضرت عثمانؓ پر جب مہینہ رجب کا گذرا

تو آپس مین باغیون نے قول و قرار کرکے عہدنامہ لکھ لیا کہ شوال کے مہینے مین بڑا لشکر جمع کرکے چلینگے ازالۃ الخفا مین لکھا ہی یہان حضرت مغیرہ بن شعبہ نے حضرت ذوالنورین سے عرض کی کہ آپ تین باتون مین سے ایک بات اختیار کیجیے **اول** یہ کہ مقاتلہ کیجیے بغاۃ سے کہ فساد دور ہو **دوسری** یہ کہ آپ یہان سے کہ معظمہ مین سکونت اختیار کیجیے کہ وہان انبوہ کثیر مسلمانون کا ہی وہان یہ لوگ آپ پر قابو نہین پائینگے **تیسری** یہ کہ آپ شام چلیے اور شام کو دار الخلافت مقرر کیجیے کہ وہان سب آپکے جان نثار ہین فرمایا مین تینون کام نہین کرنیکا مقاتلہ تو اسواسطے نہین کہ یا کہ مسلمانون پر تلوار کھینچنے کا میرا ارادہ نہین قیامت کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤنگا جب مجھسے آپ پوچھینگے کہ تونے مسلمانون پر تلوار کھینچی تو کیا جواب دونگا مکے مین اسواسطے نہین جاتا کہ حرم مین لیرا خون ہوگا تو بے تعظیمی حرم کی ہوگی ملک شام کو اسواسطے نہین جاتا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دور ہو جاؤنگا جب یہ کلام حضرت معاویہؓ نے سنا وہ بھی ملک شام اپنے علاقے مین چلے گئے اور انکو باغیون کے عہد کی خبر نہ تھی جب مہینہ شوال کا آیا تو چار ہزار باغی کوفے سے اور چار ہزار باغی بصرے سے اور چار ہزار باغی مصر سے متفرق ہوکر روانہ ہوے اور نام حج کا لیا اور کہا اول ارادہ ہمارا زیارت مدینہ منورہ کا ہی جب سب مدینہ منورہ پونہچے تو مکان دو شب اور ذو مروہ مین اترے پس بھیجا بغاۃ مصر نے پچاس آدمی کو پاس حضرت علی رضہ کے کہ ہم موقوف کرینگے حضرت عثمانؓ کو خلافت سے اور بیعت کرینگے تمسے اگر نہ مانینگے عثمانؓ تو ہم انکو قتل کرینگے اور ایسا ہی کیا بغاۃ بصرہ نے حضرت طلحہ کے ساتھ کہ انکو اعتقاد انکا تھا اور ایسا ہی کیا باغیان کوفہ نے حضرت زبیر کے ساتھ کہ انکو اعتقاد انکے ساتھ تھا پس جھڑک دیا تینون صاحبون نے اپنے اپنے نام لیوون کو اور نکال دیا اپنے مکانون سے

بلوہ فسادیان کا مدینہ منورہ پر تعداد بارہ ہزار آدمی سے

پھر اُن سب نے ظاہر کیا کہ ہم سب فریاد لیکر آئے ہین اپنے اپنے عاملون کی دار الخلافت مین
سامنے خلیفہ کے تو فرمایا حضرت عثمانؓ نے کہ اس کام کو آئے ہو تو دس بیس آدمی آتے نہ کہ
بارہ ہزار آدمی پھر وہ پھیل گئے تمام شہر مین اور شکایت کرتے تھے وہ اپنے اپنے عاملون کی
اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو کلام کیے طلحہ بن عبید اللہ نے آپسے سخت
سخت کلام اور جناب صدیقہؓ نے کہلا بھیجا آپ کو کہ مقدم کرو تم ای عثمان اصحاب محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کو اور انصاف کرو اپنے عاملون مین اور آئے حضرت علیؓ اور کہا کہ یہ لوگ مدینا عامل
کا چاہتے ہین سو بدل دو اُسکی جگہ اور عامل اور انصاف کرو فرمایا آپنے کہ پسند کرین وہ جسکو
کہین اُسکو بدل دون پس پسند کیا اُنھون نے محمد بن ابی بکرؓ کو آپنے اُنھین کو والی مصر کیا
اور لکھدیا اُنکے نام پر ولایت نامہ مصر کا جب روانہ ہوے وہ لوگ محمد بن ابی بکر کو اپنے ساتھ
لیکر اور اُنکے ساتھ کچھ لوگ مہاجرین اور انصار بھی تھے تیسری منزل مین ایک غلام حبشی
اونٹ پر سوار ملا کہ وہ جاتا تھا طرف مصر کے کہا اِن سب نے اُس سے کیا ہے تجھے کہ جاتا ہے
تو بھاگا ہوا کہا اُسنے مین غلام ہون امیر المومنین کا جاتا ہون طرف عامل مصر کے کہا سب نے
یہ عامل مصر کے ہمارے ساتھ ہین کہا اُسنے کہ اِنکے پاس مجکو نہین بھیجا پہلے عامل کے پاس
بھیجا ہے جب لائے اُسکو محمد بن ابی بکرؓ کے پاس اُنھون نے پوچھا کہ تو کسکا غلام ہے کبھی کہتا تھا
وہ مین غلام امیر المومنین کا ہون اور کبھی کہتا تھا مین غلام مروان کا ہون کہا تیرے پاس
کوئی خط ہے کہا اُسنے کہ نہین جب تلاش کیا تو اُسکی چھاگل مین خط نکلا اُسکے لفافہ پر لکھا تھا
کہ عثمان کی طرف سے محمد بن ابی سرح کی طرف اُسوقت جمع کیا محمد بن ابی بکر نے مہاجرین
اور انصار کو جو ساتھ مین تھے اور کھولا وہ خط اُن سب کے سامنے اُسکا مضمون یہ تھا کہ جب
پونہچے وہان محمد بن ابی بکر اور فلان فلان آدمی تو اُنکو قتل کیجیو اور اپنے عہدے پر قائم رہیو

روانہ ہونا محمد بن ابی بکر کا والی مصر ہوکر

جب پڑھا گیا یہ خط تو اُلٹے پھرے سب لوگ مع اُس غلام اور اُس خط کے مدینے کو اور جمع
کیا اُن سبھون نے حضرت علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور اور اصحاب محمد رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کو اور پیش کیا اُس خط کو جب پڑھا صحابہ نے اُس خط کو تو چلے گئے وہ سب اپنے
اپنے مکانون مین رنجیدہ خاطر اور گھیرا کر لیا اُن سب نے حضرت عثمانؓ کے مکان کا اور حملہ کیا
محمد بن ابی بکر نے مع اپنی قوم بلوائیون کے جب ہوا یہ حال تو حضرت علیؓ طلحہ اور زبیر اور سعد
اور عمار کو ہمراہ لیکر آئے اور وہ خط اور وہ غلام اور وہ اونٹ دکھایا اور کہا کہ یہ غلام تمھارا ہی
فرمایا کہ ہان پھر کہا کہ یہ اونٹ تمھارا ہی فرمایا کہ ہان پھر کہا کہ تمنے یہ خط لکھا ہی فرمایا قسم ہی اللہ
تعالی کی مین نے نہین لکھا اور نہ مین نے حکم کیا اِسکے لکھنے کا کہا حضرت علیؓ نے پھر تمھاری
ہی فرمایا ہان کہا شیر خدا نے کہ کسی کی مہر دوسرا کب کر سکتا ہی فرمایا قسم ہی خدائے عزوجل کی
نہ مین نے یہ خط لکھا ہی نہ مین نے اسکے لکھنے کا حکم دیا اور نہ مین نے اس غلام کو طرف مصر کے
روانہ کیا ہی ہرگز پس یقین ہوگیا سب کو کہ یہ کام امیر المؤمنین کا نہین مگر یہ گمان ہوا
کہ یہ کام مروان کا ہی تو کہا سب نے کہ دیدو تم مروان کو آپنے انکار کیا اور مروان اُسوقت آپکے
مکان مین تھا اُسوقت یہ سب صحابہ غصے مین چلے آئے اور یہ جانا کہ امیر المؤمنین کی شان
تو جھوٹی قسم کی نہین مگر مروان کے دینے مین کیون انکار کرتے ہین اگر اُسکو دیدین تو بعد
تحقیق کے جو مناسب ہو وہ کیا جائے اور آپکو یہ خیال تھا کہ بلوائی لوگ اسوقت برسر غضب ہین
بغیر تحقیق کے مروان کو مار ڈالینگے پھر بعد اِسکے تشدد کیا بلوائیون نے امیر المومنین پر
یہان تک کہ بند کیا آپ کو نماز مسجد سے اور بند کیا آپ پر پانی تو آپنے کوٹھے پر چڑھکے فرمایا کہ
آئی تم مین سے ایسا ہی کہ علی سے کہدے کہ بھیجین وہ ہمارے اہل و عیال پر پانی جب
سی یہ خبر حضرت علیؓ نے تو بھیجین اُنھون نے آپ کے پاس تین مشکین پانی کی بھری ہوئی مین

طلب کرنا بلوائیون کا مروان کو اور نہ دینا آپکا

سو وہ مسکین ایسی مصیبت سے آپ تک پونچین کہ زخمی ہوے اُسکے پونچانے مین کتنے
ہی آدمی بنی ہاشم اور بنی امیہ مین سے جب جاتا حضرت علیؓ نے کہ ارادہ بلوائیون کا قتل
امیر المؤمنین کا ہی تو بھیجا حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو دروازۂ دار الخلافہ پر کہ خبردار رہو
کوئی دار الخلافت مین نہ جانے پائے اور بھیجا حضرت زبیر نے اپنے بیٹے کو اور طلحہ نے اپنے
بیٹے کو اور اصحابؓ نے اپنے اپنے بیٹون نوجوانون کو دار الخلافت پر کہ حفاظت کرین
امیر المومنینؓ کی انتہی مافی الصواعق اور ازالۃ الخفا مین ابن سیرین سے روایت ہی کہ
آئے زید بن ثابت انصاری طرف حضرت عثمانؓ کے اور کہا کہ جماعت انصار کی دروازے
پر موجود ہی اور کہتے ہین کہ اگر حکم دو تم تو جائین ہم مدد کرنے کو اللہ تعالی کے دین کی فرمایا
قتل کا حکم تو مین نہین دیتا اور حسن سے روایت ہی کہ آئے انصار حضرت عثمان کے پاس
اور کہا مددگار رہوتے ہین ہم اللہ تعالی کے دین کے دو مرتبہ ایک زمانہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم مین اور دوسرے آپ کے ساتھ فرمایا نہین حاجت ہی مجکو تمھاری چلے جاؤ
تم حسن کہتے ہین قسم ہی اللہ تعالی کی انصار روک سکتے تھے اُن سب کو مگر آپنے
نہ مانا ترمذی مین عبد الرحمن سلمی سے روایت ہی کہ محاصرہ کیے گئے عثمانؓ تو چڑھے کوٹھے
پر اپنے مکان کے اور فرمایا قسم دیتا ہون مین اللہ تعالی کی آیا جانتے ہو تم کہ جب حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حرا کی پہاڑی پر تھے کہ ہلی وہ پہاڑی فرمایا آپنے کہ نہ ہل تو ای حرا تجپر
نبی اور صدیق اور شہید ہی سب نے کہا کہ قسم ہی خدا کی سب سچ ہی اور قسم دیتا ہون مین تمکو
آیا جانتے ہو تم کہ جب سختی ہوئی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب پر جنگ تبوک
مین اُسوقت فرمایا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کون ہی جو سامان کردے اس
تنگی کے وقت مین پس سامان کر دیا تھا مین نے سب نے کہا قسم ہی اللہ کی سچ ہی اور تمامہ

ساتھ دینا مومنین کا اور آپنا ساتھ دینا انصار کا اور نہ مانا آپکا
حضرت عثمانؓ کا قسم دینا آپکا سب کو اور قسم دینا آپکا لوگون کو

ابن قشیری کہتے ہین کہ مین بھی حصار کے وقت حاضر تھا فرمایا آپنے قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ تعالی کی آیا جانتے ہو تم کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مدینہ منورہ مین تو نہ تھا مدینے مین پانی میٹھا سوا بیر رُومہ کے تو فرمایا آپنے جو کوئی خرید کرے بیر رُومہ کو اور پیے آپ بھی پانی ساتھ مسلمانون کے تو اُسکے واسطے جنت مین بہتر اُس سے ملیگا سو مین نے اُس کنوین کو پینتیس ہزار درم کو خرید کرکے فی سبیل اللہ وقف کیا کذا فی حیوٰۃ الحیوان للدمیری سب نے کہا سچ ہی پھر فرمایا قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ تعالی کی جب تنگ ہوئی مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نمازیون سے تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی وہ زمین خرید کرکے مسجد مین ملا دے تو اُسکو جنت مین اس سے بہتر مکان دے اللہ تعالی پس خرید کی مین نے وہ زمین پچیس ہزار درم کو اور تم آج مجکو اُس مسجد مین دو رکعت نماز سے منع کرتے ہو کہا سب نے سچ ہی اور فرمایا قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ تعالی کی آیا جانتے ہو تم کہ تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ثبیر پر اور آپکے پاس اُسوقت ابو بکر تھے اور عمر تھے اور مین تھا پس ہلا پہاڑ ایسا کہ گرے اُسمین کے پتھر نیچے پہاڑ کے آپنے ٹھوکر ماری پہاڑ پر اور فرمایا تھم اے ثبیر تجھپر تو نبی ہی اور صدیق اور دو شہید ہین سب نے کہا سچ ہی فرمایا اللہ اکبر گواہی دیتے ہو تم میری شہادت کی قسم ہی رب کعبہ کی یہ آپنے تین بار فرمایا یعنی تعجب کیا آپنے کہ میری گواہی شہادت کی دیتے ہو اور پھر میرے قتل پر آمادہ ہو ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ ۝ ابی امامہ بن سہل سے روایت ہی کہ فرمایا آپنے کہ مسلمان کے قتل کے تین سبب ہوتے ہین اول یہ کہ مرتد ہو جائے دین سے دوسرے بدکار زنا کرے تیسرے یہ کہ قتل کیا ہو اسنے دوسرے کو سو مجھمین تو کوئی سبب ان تین مین سے نہین زنا مین نے تمام عمر نہین کیا اور قتل کوئی مجھسے

نہین ہوا پھر کس سبب سے مجکو قتل کرتے ہین اور تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
عہد لیا ہی مجھسے سو مین اُس عہد پر صابر ہون اور فرمایا آج رات کو مین نے خواب مین
دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے ہین ای عثمان کل روزہ میرے پاس افطار
کیجیو سو آج مجھے روزہ ہی معاذ اللہ کیا قساوت قلب ہی کہ یہ سب حال سنا کیے اور اُسی
دن آپکو شہید کیا اور روزہ آپ کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس افطار ہوا اور یہ بھی
دیکھا ہی مین نے خواب مین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای عثمان دن جمعے کے
تو میرے پاس ہوگا اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے نجات پائی تین بلا
سے اُسنے نجات پائی سب سے اول قتل نبی اور قتل خلیفۂ نبی سے جو صبر کرنے والا ہو آفت پر اور
فتنۂ دجال سے ابن عباس سے روایت ہی کہ مین بیٹھا تھا نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے کہ ناگہان آئے عثمان بن عفان جب قریب ہوے وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
فرمایا آپنے ای عثمان قتل کیا جائیگا تو اُسوقت کہ پڑھتا ہوگا تو سورۂ بقر پس گریگے قطرے
تیرے خون کے اوپر آیت فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ کے غبطہ کرینگے تجھپر اہل مشرق اور اہل مغرب
اور شفاعت کریگا تو اتنے لوگون کی کہ وہ گنتی مین قوم ربیعہ اور مضر کے برابر ہونگے اور
اُٹھیگا تو دن قیامت کے امیر المؤمنین ہر ذلیل اور خوار پر حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای عثمان اگر خلیفہ کرے تجکو اللہ تعالی اور ارادہ کرین
منافق کہ تو خلافت چھوڑ دے تو نہ چھوڑیو ہرگز یہ فرمایا آپنے تین مرتبہ کہتے ہین نعمان کہا
مین نے حضرت عائشہؓ سے کیون نہ کہی تمنے لوگون کو یہ حدیث کہا بھلائی گئی ہین قسم
اللہ تعالی کی پھر فرمایا آپنے کیا ارادہ ہی تمھارا کہا سب نے ارادہ ہمارا یہ ہی کہ یہ مال جو آتا ہی جہاد
سے یا غازیون کو ملے یا اُن بوڑھون کو جو صحابہ ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ملے فرمایا

خواب مین دیکھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

لہ یہ سب کافی ہی تیری عداوت سے مگر اللہ تعالی اپنے دشمنون سے آپ ہی بدلہ لیتا ہی

لہ غبطہ یعنی خواہش کرینگے ایسی موت کی

بہت عمدہ بات ہی یہ اور کیا اچھی جماعت ہو جو تمنے اسپر فیصلہ کیا بس یہی مجکو منظور ہی پس آپ جاؤ جس کام کا جو آدمی ہی وہ اپنے اپنے کام پر لگے اب مین تمکو بھی مال نہین دیتا نہین صرف کرونگا مال جو مجاہدین مین اور جو بوڑھے لوگ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین پس غضب مین ہوے وہ لوگ اور کہا کہ یہ مکر بنی امیہ کا ہی پھر بلایا آپنے اشتر کو اور فرمایا اسی اشتر کیا چاہتے ہین لوگ مجسے کہا خلافت سے معزول ہو جاؤ یا قتل کرینگے تمکو فرمایا خلافت سے مین معزول نہین ہونے کا جو خلعت مجھے اللہ تعالی نے پہنایا وہ ہرگز مین اپنے بدن سے دور نہین کرنے کا اس سے تو قتل اپنا مجھے محبوب زیادہ ہی اور اگر قتل کروگے تم مجھے بس قسم ہی اللہ تعالی کی نہین محبت رہنے کی تم مین بعد میرے کبھی اور نہین غالب آؤگے تم دشمن پر کبھی پس چلا گیا اشتر اور دیر کی اُسنے ہمنے جانا کہ قوم کو ہدایت ہوئی پھر آیا ایک بونا آدمی جیسے کہ بھیڑیا اور وہ بھی دیکھکر چلا گیا اتنے مین آیا محمد بن ابی بکر تیسرے آدمی کے ساتھ اور پکڑی اُسنے ریش مبارک امیر المومنین کی اور ہلائی ایسی کہ ہلین داڑھین آپ کی اور کہا اب کچھ کام نہ آیا معاویہ تیرے اور کچھ کام نہ آیا ابن عامر اور کچھ کام نہ آئے خط تیرے فرمایا آپ نے چھوڑ دے میری داڑھی اے میرے بھائی کے بیٹے اے میرے بھائی کے بیٹے انتہی مافی ازالۃ الخفاء اور تاریخ طبری مین لکھا ہی کہ جب جمع ہوا انبوہ کثیر دروازہ دار الخلافت پر تو کہا مروان نے اے امیر المؤمنین تم وعظ فرماتے ہو لوگون کو نرمی کے ساتھ اگر داخل ہو جائینگے یہ لوگ تو بڑی خرابی ہوگی انکو ہرگز داخل ہونے کا اذن نہ دیجیے فرمایا مجکو حیا آتی ہی پس جاتو اور نرمی سے اُنکو ہٹا دے جب آیا وہ طرف اُنکے تو گھرکا اُنکو اور غصہ کیا اوپر بلوائیون نے حضرت علی سے جاکر غصہ کرنا مروان کا بیان کیا انھون نے فرمایا اے بھائی عثمان تیمے مروان کے سبب سے سب نے اپنا دشمن بنایا مروان کو اپنے گھر کا تو شریک نہین

بعد از حضرت عثمان کے

کار خلافت مین وہ کیا انتظام کریگا اب مین تمھارے یہان نہین آنیکا پھر چلے گئے حضرت علیؓ خفا ہوکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بی بی بڑی عاقلہ تھی نائلہ نام کہا اُسنے اے امیرالمؤمنین حضرت علیؓ صاحب قدر ہین سب کے نزدیک وہ سب کو دفع کرسکتے ہین مروان کو اپنے سے جدا کیجیے اور بلائیے حضرت علیؓ کو اور عذر کیجیے اُنسے پھر آپ نے بلایا اُنکو پس نہ آئے وہ پھر گئے حضرت عثمانؓ اُنکے یہان اور کہا نہ چھوڑا ہی بھائی مجکو اعدا مین کہا حضرت علی نے ایذا پائی ہی سب بنے تمسے بسبب مروان کے اور جو کچھ ہم سب تمکو سمجھاتے ہین مروان اُسمین خرابی پیدا کرتا ہی تو ہم تمھارے مقدمے مین نہین بولنے کے صریحًا تمھارا خط تمھارے غلام کے پاس سے نکلا اُسمین لکھا تھا کہ یہ لوگ آتے ہین اُنکے ہاتھ پاؤن کاٹنا اُس غلام نے اقرار کیا کہ مجکو یہ خط مروان نے دیکر مصر کو روانہ کیا ہی پھر وہ خط اور وہ غلام آیا سب صحابہ کے روبرو اور کہا اُس قوم نے کہ عثمان نے عہد توڑا پس ہم بھی اُنکا خون کرینگے اور خلیفہ دوسرا مقرر کرینگے پھر آئے حضرت عثمان اپنے مکان مین اور چلے گئے حضرت علیؓ اپنے گانون مین پھر آئی قوم حضرت عثمان کے یہان وہ خط لیکر اور کہا اگر تمنے لکھا ہی تو تمنے عہد توڑا اور جو مروان نے لکھکر تمھاری مہر کردی ہی تو وہ بڑا فاسق ہی دیدو ہمکو مروان فرمایا قسم ہی اللہ تعالی کی نہ مین نے یہ خط لکھا نہ کسی سے لکھوایا نہ مین نے اسپر مہر کی نہ مین نے روانہ کیا کہا بس تو مروان کو ہمین دیدو کہ ہم قتل کرین اُسکو فرمایا کیونکر دیدون تین ایک مسلمان کو واسطے قتل کے کہ نہ وہ اقرار کرتا ہی کہ مین نے کیا اور نہ کوئی گواہ ہی اُسکے اس کام کے کرنے کا اور خط خط کے مشابہ ہوتا ہی اور کاغذ کاغذ کے اور مُہر مُہر کے اور شاید یہ کسی اور نے کیا ہو اور اس غلام کو دیکر اس سے اقرار کرادیا ہو جب تک حجت شرعی قتل مروان پر نہو گی نہین دونگا مین اُسے تمکو یہ سنکر اتفاق کیا سب نے کہ خون حضرت عثمانؓ کا اب ہمکو حلال ہی جمعے کا دن تھا کہ وعظ فرمایا آپنے اُنکو بطور خطبے کے اور فرمایا اے قوم ڈرو تم اللہ سے

اور چلے جاؤ اپنے مقاموں پر اور نہ اٹھاؤ فتنے کو اور بیشک اہل مدینہ سب جانتے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے تمپر کیون کہ فرمایا کہ ایک لشکر اُتریگا دروازۂ مدینہ پر موضع ذی خشب اور ذی مرہ مین پس وہ اٹھائینگے فتنے کو وہ سب ملعون ہین پس قتل کرو اُنکو پس کھڑے ہوے محمد بن سلمہ اور گواہی دی کہ ہان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یون ہی فرمایا ہے اور زید بن ثابت نے یون ہی گواہی دی اور کتنے صحابہ نے بھی ایسی گواہی دی پھر غل مچایا قوم نے اور قصہ غلام اور خط کا پیش کیا اور پتھر مارنے شروع کیے اور گر پڑے آپ منبر سے بسبب لگنے پتھر کے پشت مبارک مین اور آپ بے ہوش ہو گئے یہان حلم اور صبر کی انتہی ہے عصاے مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جو حضرت صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے بھی ہاتھ مین ہوتا تھا اُسوقت جہجاہ نے قصداً توڑ ڈالا راقم الحروف کہتا ہے کہ مین نے پتھر کا دل کر لیا ہے کہ یہ حال لکھ رہا ہون نہ میرے ہاتھ مین طاقت ہے کہ لکھون نہ مجکو اسوقت سوجھتا ہے کہ کیا لکھ رہا ہون کہ آنکھون سے جھرنا آنسوؤن کا جاری ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ جب اُٹھا کر آپکو گھر مین لائے تو قوم بنی امیہ سب آپکے پاس موجود تھی اور غضبناک ہو کر کہتی تھی کہ آپکے حلم نے یہان تک نوبت پونچائی ورنہ ہم کیا مدد کو تھوڑے تھے جب فتنہ زیادہ ہوا قوم کا تو آپ نے دروازہ اپنا بند کر لیا اور چار سو غلام حبشی آپکے پاس موجود تھے وہ سب مع آپکے بند رہے مکان مین چالیس دن اور حکم دیا آپنے طلحہ کو کہ نماز پڑھایا کرے لوگون کو اور قوم نے محاصرہ کر لیا تھا مکان کا اور پھرتا تھا گرد مکان کے عمر بن حزم جو ہمسایہ آپکا تھا وہ کھانا پانی آپکو پونچایا کرتا تھا اُسی کے گھر مین ایک موکھا تھا وہان بلا کر آپ نے حضرت علیؓ کو قسم دی کہ فہمایش کرین اہل فتنہ کو تو فرمایا حضرت علیؓ نے اُنکو کہ کیا تمکو حیا نہین آتی کہ کھانا پانی بند کیا تمنے خلیفۂ زمین پر کیا نہین ڈرتے ہو تم اللہ سے پھر فرمایا امیر المومنین نے

ای علی کسی طور تم انکو دفع کرو بو آمروان مجھے حکم دیجیے کہ جاؤن مین انکے پاس فرمایا چپ رہ
تو اللہ تیری زبان کو روکے فرمایا حضرت علی نے کیونکر سمجھاؤن مین انکو وہ خط تمھارا ہاتھ
مین لیے ہین اب آپ کھولدیجیے دروازہ اور روبرو کلام کیجیے انسے جب کھولدیا دروازہ
تو داخل ہوے رؤسای مصر اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اور نہ کہا امیر المؤمنین اور کہا آئے تھے
ہم شکایت کرنے تمسے اپنے عامل عبد اللہ بن سرح کی اور چاہتے تھے تمسے عدل سو عدل
کیا تمنے کہ بدل دیا اُسکو مگر راہ مین یہ معاملہ پیش آیا کہ خط تمھاری مُہر کا ہمارے اور محمد بن ابی بکر
کے قتل کا تمھارے یہان سے گیا اور ہمارے ہاتھ لگا اب تم نہ مروان کو دیتے ہو نہ خلافت
سے دست بردار ہوتے ہو اب تمھارے قتل پر ہم آمادہ ہین حضرت علیؓ کو خوف ہوا کہ اگر اسی
وقت یہ معاملہ ہوا تو میرا نام ہوگا پس نکال دیا آپنے اُن سب کو وہان سے اور نکل آئے
آپ بھی وہان سے اور دروازہ بند کروا دیا دار الخلافت کا پھر بعد اسکے ایسی تنگی ہوئی کہ کھانا
پانی بند کرتے جب قریب ہوا وقت حج کا تو کوٹھے پر سے آپنے وعظ فرمایا مگر نہ فائدہ دیا انکو
وعظ نے پھر فرمایا آپنے ابن عباس سے کہ حج مین امام کی ضرورت ہے تم جاؤ اور حج کراؤ
لوگون کو پس حضرت عثمانؓ روزہ رکھتے تھے اور قرآن شریف دیکھکر پڑھا کرتے تھے
اور مروان اور سب غلام کوٹھے پر تھے اور نیچے کے مکان مین آپ کے پاس آپ کی بی بی
نائلہ بیٹی فرافصہ کی تھین پھر شدت کی محمد بن ابی بکرؓ نے قوم پر کہ جلدی کرو ایسا نہو کہ انکا لشکر
شام اور اور ملکون سے آجائے تو بند کیا پھر آپ پر کھانا پانی حضرت ام حبیبہ ام المومنین جو قرابت
رکھتی تھین حضرت عثمانؓ سے سوار ہوئین اونٹ پر اور رکھ لیا پانی اپنے ساتھ اور گئین دروازہ
دار الخلافت پر اور فرمایا کہ میری امانت امیر المومنین کے پاس ہے وہ مین لینے آئی ہون انکو بھی
نہ جانے دیا اور ماری اونٹ کو تلوار کہ گر پڑا وہ اور کھل گیا سر مبارک بی بی صاحبہ کا کہا کسی نے

حضرت عائشہؓ سے کہ تم ہی کسی حیلے سے پانی پونچاؤ فرمایا یہی حال کرون مین اپنا جو ام حبیبہ نے کیا اور جب جانا حضرت عائشہؓ صدیقہ نے کہ میرا بھائی محمد بن ابی بکر قتل عثمان کے ارادے مین ہے فرمایا مین جاتی ہون حج کو تو میرا محرم ہو کر میرے ساتھ چل اُنھون نے کہا کہ تم ام المؤمنین ہو تمھین محرم کی حاجت نہین تم سب مومنون کی مان ہو وہ تشریف لیگئین اور وہ اُنکے ساتھ نہ گئے فرمایا تجکو حیا نہین آتی دسوین ذی الحجہ کی تھی کہ نہایت تنگی کی قوم نے امیرالمؤمنین پر اور چلے گئے حضرت علیؓ گانون پر اور حکم دے گئے حضرت امام حسن کو کہ ننگی تلوار لیے ہوے دارالخلافہ کے دروازے پر کھڑے رہنا جو کوئی اندر جائے اُس سے قتال کرنا یہان تک کہ مارے جاؤ تم اور کہدیا طلحہ اور زبیر نے اپنے اپنے بیٹون کو ایسا ہی بس سب ننگی تلوارین لیے کھڑے رہے دروازے کے اندر باہر سے قوم نے پتھر کوٹھے والون کو مارنا شروع کیے پس لگا تیر مروان کے غلام کو اُسنے تیر مارا اوپر سے ایک مصری کو پھر تو بلوہ کیا مصریون نے اور کہا محمد بن ابی بکر نے جلادو دروازے کو جب جل گیا دروازہ نکلے حضرت امام حسن اور محمد بیٹے طلحہ کے اور عبداللہ بیٹے زبیر کے دروازے سے اور روکا لوگون کو اندر جانے سے تو نقب لگائی محمد بن ابی بکر نے اور اور دو شخصون نے اور نقب مین سے آئے مکان مین اور حضرت عثمانؓ کی عادت تھی کہ جمعے کی شب مین قرآن شریف دو رکعت مین پڑھتے تھے اور جمعے کے دن روزہ رکھتے تھے آپنے تمام قرآن شریف دو رکعت مین پڑھا صبح کی نماز کے بعد پھر قرآن شریف سامنے رکھکے پڑھنا شروع کیا اور سورۂ بقر کی تلاوت شروع کی بسبب شب بیداری کے آپ کو اونگھ آئی جب دروازہ جلنے لگا تو آپکو ہوشیاری ہوئی اور اور ترا مروان کوٹھے سے پانسو غلامون کے ساتھ ہتیار لیے ہوے لڑنے کے واسطے اور قائم ہوئی صف دروازے پر پس پکارا حضرت نے مروان کو کہ نہ لڑو تم

اسواسطے کہ میرا وقت آگیا ہی کہ مین نے خواب مین دیکھا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور شکایت کی مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کی امت نے مجھپر ایسا ظلم کر رکھا ہی فرمایا آپ نے نہ غم کر تو آج روزہ میرے پاس افطار کریگا پس نجات ہو جائیگی مصیبتون سے کہا مروان نے پھر کیا مزہ ہی ہمکو آپ کے بعد حیات کا اب ہم قتال کرینگے اتنے مین گھس آئے لوگ دروازے سے پس لڑے یہ پانسو آدمی دس ہزار سے سخت لڑائی یہان تک کہ بہ گئی ندی خون کی دار الخلافہ مین اور آپ منادی کرتے تھے کہ نہ لڑو تم اور نکل جاؤ میرے پاس سے اور داخل ہونے دو اونکو مجھپر اور کرنے دو اونکو جو وہ چاہین کہا مروان نے قسم ہی اللہ تعالی کی نہین پاس آنے دونگا مین تمھارے کسی کو جب تک میری جان بدن مین ہی پس نہ نکلا کوئی دار الخلافہ سے یہان تک کہ سب قتل ہوے مگر تھوڑے بچے اور مروان نے بھی بہت جماعت باغیہ کو قتل کیا جب زخمی ہوا مروان کہ کٹا پانون اُسکا اور کٹی رگ اُسکے گردن کی تو اوسکو بیٹھ پر ڈال کر لیگئے اور جب تک جیا وہ تو ٹیڑھی گردن ہی رہی اُسکی اور کوئی دن نہ تھا کہ چسکے خون جاری نہوگا انتہی مافی الطبری تاریخ الخلفا مین لکھا ہی کہ خونا خون ہوے حضرت امام حسن دروازے پر اور ایسا ہی محمد بن طلحہ اور سر پھوٹ گیا قنبر کا جو غلام تھا حضرت علی رض کا پس خوف کیا محمد بن ابی بکر نے دیکھکر خون نکلنا امام حسن رض اور امام حسین رض کا اس بات سے کہ اگر بنی ہاشم دیکھینگے تو بڑا فساد ہوگا اور مطلب ہمارا جاتا رہیگا تو ارادہ کیا کہ مکان کے نیچے سے کو مل لگائین اور امیر المؤمنین کو قتل کرین پس آئے محمد بن ابی بکر دو آدمیون کو لیکر نقب لگا کر اور کہا اُن دونون سے کہ تم یہان ٹھیرو مین

جاتا ہون ازالۃ الخفا مین روایت ہی کہ پکڑی محمد بن ابی بکر نے داڑھی آپ کی اور طبری مین لکھا ہی کہ جب داڑھی ہاتھ مین تھی فرمایا آپ نے محمد بن ابی بکر کو کہ اگر تیرا باپ اسوقت ہوتا تو تجھے کیا کہتا پس چھوڑدی اُنھون نے ریش مبارک آپکی تاریخ الخلفا مین لکھا ہی کہ اُسوقت کانپنے لگا ہاتھ محمد بن ابی بکر کا اور ریاض الاحباب مین لکھا ہی کہ روئے اُسوقت محمد بن ابی بکر اور توبہ کی اور نکل آئے وہان سے اور کہا قسم ہی اللہ تعالی کی کہ اب مین نہ مارون گا اور نہ مارنے دونگا ازالۃ الخفا مین روایت ہی ابو سعید سے کہ آیا اُسوقت ایک آدمی آپ نے فرمایا تیرے اور میرے درمیان مین کتاب اللہ ہی تو چلا گیا وہ اور داخل ہوا اُسوقت دوسرا آدمی کہ نام اُسکا مُنوتُ الاَسْوَد تھا اُسنے گلا گھونٹا آپکا اور باہر نکل گیا اور کہا قسم ہی اللہ تعالی کی ایسا زمم گلا مین نے کسی کا نہین دیکھا پھر آیا ایک اور آدمی فرمایا آپ نے کہ مین تلاوت کرتا ہون کتاب اللہ کی میرے تیرے بیچ مین یہی کتاب ہی اللہ تعالی کی اُسنے ماری تلوار پھر آیا کنانہ ابن بشر اُسنے تیر مارا کہ بہی دھار خون کی قرآن شریف پر جو آپ تلاوت فرماتے تھے اس آیت پر فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پس روح مقدس آپ کی فردوس اعلی کو پرواز کر گئی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ انتہی جو جو فرمایا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کے مقدمے مین وہ سب ظہور مین آیا بال برابر فرق بھی نہوا ریاض الاحباب مین لکھا ہی کہ یہ واقعہ پینتیسوین سال ہجرت سے دن جمعے کے اٹھارھوین ذی الحجہ کو ہوا اور دفن ہوے اُسی رات کو درمیان مغرب اور عشا کے بقیعہ مین اور نماز پڑھی آپ پر حضرت زبیر نے اور دفن بھی کیا اُنھون نے بموجب آپکی وصیت کے ہزانی تاریخ الخلفا تاریخ طبری مین لکھا ہی کہ شہید ہوے آپ

سلیمان کتاب ہذا کو بطرف سے شہادت آپکی

شہادت آپکی

دن عید الضحے کے یا دو دن بعد عید کے ایام تشریق مین بیاسی برس کی آپ کی عمر تھی اسمین سے گیارہ برس گیارہ مہینے اٹھارہ دن خلافت مین گذرے

نظم

دیکھا ہی ایسا صابر کوئی بھی اس جہان مین
تلوار آوے سر پر ہو ذکر جانجان مین

بھوکا ہو سارے دن کا پیاسا ہو رات بھر کا
ہو وقت شغل قرآن اور فکر مغفرت مین

کیا مہر کیا وفا ہی کیا حلم کیا حیا ہی
ہوئین تجھے مبارک جو ہین مرے جنان مین

انصاف ہو تو دیکھو ای بندگان مولی
کیا ظلم ہو رہا ہی اس دور آسمان مین

گر صبر تو بھی کا تب صدرے مین آسیہ کے
فردوس مین وہ خوش ہی رہتا ہی تو مکان مین

فصل اُن امورات کے بیان مین جو آپکی شہادت کے بعد واقع ہوے جب روح مقدس امیر المومنین کی درگاہ جناب باری عز اسمہ مین جا پہنچی تو صواعق مین لکھا ہی کہ چیخین بی بی آپ کی نائلہ جب نہ پہنچی آواز اُنکی تو کوٹھے پر چڑھکے آواز دی اُنھون نے کہ قتل کیے گئے امیر المومنین پس داخل ہوے لوگ اور خبر پہنچی حضرت علیؓ کو اُنکے کانون مین آئے وہ وہان سے جلدی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور سب اہل مدینہ گھبرائے ہوے آئے اور داخل ہوے مکان مین دیکھا آپکو شہید پڑا ہی سب نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن اور نہایت غصہ ہوے حضرت علیؓ صاحبزادون پر اپنے اور فرمایا یہ کیا ہوا تم دروازے پر موجود رہے اور تلوارین تمھارے ہاتھون مین تھین پھر شہید کیے گئے امیر المومنین اُس غصے مین طمانچہ مارا حضرت امام حسنؓ کو اور گھونسا مارا سینے مین حضرت امام حسینؓ کے اور بہت سخت غصہ کیا محمد بن طلحہ اور عبد اللہ بن زبیر پر پھر پوچھا آپنے امیر المومنین کی بی بی سے کسنے کیا یہ کام اُنھون نے کہا مین نہین جانتی مگر آیا محمد بن ابی بکر اور ساتھ

اُسکے دو آدمی اور مین اُنکو نہین جانتی پھر بلایا آپ نے محمد بن ابی بکر کو اور پوچھا یہ حال اُنھون نے کہا کہ سچ کہتی ہین نائلہ مین آیا قتل کے ارادے پر جب امیر المؤمنین نے مجکو کہا کہ تیرا باپ ہوتا اور مجھے اس حال مین دیکھتا تو تجکو کیا کہتا اُسی وقت سے ہٹ گیا مین اُنکے پاس سے قسم ہی اللہ کی اور نہین قتل کیا مین نے اور نہ مین نے پکڑا امیر المؤمنین کو اور اب مین توبہ کرتا ہون اللہ تعالی سے کہا نائلہ نے سچا ہی یہ لیکن یہی لایا تھا اُن دونون کو جنھون نے قتل کیا ہذا فی الصواعق وتاریخ الخلفاء اور بھی تاریخ الخلفاء مین روایت ہی کنانہ سے جو غلام ہی حضرت صفیہ ام المؤمنین کا کہ قتل کیا آپ کو ایک مصری نے کہ وہ ازرق اور اشقر تھا اور کہتے تھے اُسکو حمار قبری مین لکھا ہی کہ تین دن تک مصریون نے آپ کو دفن نہونے دیا تیسرے دن حضرت علیؓ نے حضرت امام حسنؓ کو بھیجکر مصریون کو سمجھایا اور بقیعہ مین دفن کیا **فصل** بیان مین اُن اقوال کے جو صحابہ نے اس صدمے مین بیان کیے تاریخ الخلفاء مین انسؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تلوار اللہ تعالی کی میان مین ہی جب تک کہ عثمانؓ زندہ ہی جب عثمانؓ کو قتل کرینگے نکلیگی وہ تلوار میان سے پھر نہین ہونے کی میان مین قیامت تک یزید بن حبیب سے روایت ہی کہ مجھے خبر پونہچی کہ جو جو قتل عثمانؓ مین شریک تھے سب کو جنون ہوا حذیفہ سے روایت ہی کہ اول فتنہ قتل عثمان کا ہی اور آخر فتنہ دجال کا ہی قسم ہی اُس ذات پاک کی کہ جسکے قبضے مین میری جان ہی جسکو خوشی قتل عثمان کی ایک دانے برابر بھی ہی وہ فتنۂ دجال مین مبتلا ہوگا اور جو وہ دجال کے آنے سے پہلے مر جائیگا تو قبر مین ایمان لائیگا دجال پر

روایت ہی ابن عباسؓ سے اگر نہ طلب کیا جاتا قصاص عثمانؓ کا تو ضرور پتھر آسمان سے برستے اور حضرت علی کے پاس اُسی دن لوگ آئے کہ ہم آپ سے بیعت کرتے ہین فرمایا عقل میری گم ہی اور نفس میرا آج کے دن ٹھکانے نہین اور قسم ہی اللہ تعالی کی مجھے حیا آتی ہی اللہ تعالے سے کہ بیعت کرین مجھسے لوگ اور ابھی عثمان دفن نہوے ہون روایت ہی سمرہ سے کہ اسلام کا قلعہ بڑا مضبوط تھا سو عثمانؓ کو قتل کرکے توڑ دیا اب ویسا نہین بنا سکینگے قیامت تک اور اہل مدینہ مین خلافت تھی اب نہین ہونے کی اُنمین خلافت کبھی روایت ہی ابن سیرین سے کہ نہین گم ہوے تھے گھوڑے ابلق جہادون مین اور نہین اختلاف ہوتا تھا چاند مین حضرت عثمان کے قتل سے یہ بات ہوئی روایت ہی کہ عبداللہ بن سلام کہتے تھے باغیان عثمانؓ کو کہ نہ قتل کرو عثمانؓ کو جو اُنکے قتل مین شریک ہوگا قسم ہی اللہ تعالے کی قیامت کے دن جذامی ہوکر بن ہاتھ کے اللہ تعالے سے ملیگا اور نہین مارا گیا کوئی نبی مگر اُسکے عوض مین ستر ہزار آدمی مارا گیا اور نہین مارا گیا خلیفہ نبی کا مگر اُسکے عوض مین پینتیس ہزار آدمی مارا گیا تاریخ الخمیس مین لکھا ہی کہ آپ کے دفن کے وقت ایک جماعت ملائکہ کی حاضر تھی اور کعب بن مالک یہ اشعار پڑھکر

چاند مین اختلاف کا ہونا

حضرت عثمان رضے اللہ تعالی عنہ کو روتے تھے اشعار

فَكُنْتَ يَدَيْهِ ثُمَّ أَغْلَقَ بَابَهُ	وَأَيْقَنَ أَنَّ اللهَ لَيْسَ بِغَافِلِ
وَقَالَ لِأَهْلِ الدَّارِ لَا تَقْتُلُوهُمُ	عَفَا اللهُ عَنْ كُلِّ امْرِئٍ لَمْ يُقَاتِلِ

۱۲ یعنی اُنکے ہاتھ کے ۱۲ یعنی اُنکے گھر کا دروازہ بند کیا ۱۲ یعنی یقین کیا اللہ تعالے کو کہ نہین غافل اور بیخبر ۱۲ یعنی ہوگا خائف اور ڈرتا ۱۲ اہل دار سے مراد ہین اہل مدینہ ۱۲ یعنی کہا اہل دار کو کہ نہ قتل کرو عثمانؓ کو ۱۲ اللہ تعالی معاف کرے ہر آدمی کو جو نہ لڑا ہو عثمانؓ سے

فَكَيْفَ رَأَيْتُ اللّٰهَ حَسْبَ عَلَيْهِمْ	اَلْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ بَعْدَ التَّوَاصُلِ
وَكَيْفَ رَأَيْتُ الْخَيْرَ اَدْبَرَ بَعْدَهٗ	عَنِ النَّاسِ اَدْبَارَ الرِّيَاحِ الْحَوَافِلِ

ازالۃ الخفا میں روایت ہے کہ حضرت امام حسنؓ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو دیکھا میں نے آج رات کو خواب عجیب کہ دیکھا میں نے جناب الٰہی کو عرش پر اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں عرش کے پایے کے پاس اور ابوبکرؓ صدیق کھڑے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دوش مبارک پر ہاتھ رکھے ہوے اور حضرت عمرؓ کھڑے ہیں حضرت صدیق کے مونڈھے پر ہاتھ رکھے ہوے پھر آئے حضرت عثمانؓ اپنا سر ہاتھ میں لیے ہوے اور کہتے ہیں خداوندا پوچھ تو اپنے بندوں سے کہ مجھے کس گناہ میں قتل کیا پس اسی وقت جاری ہوے دو پرنالے خون کے آسمان سے طرف زمین کے کہتے ہیں ابو یعلی راوی اس خبر کے کہ کہا لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ حال فرمایا ہاں جو دیکھا حسنؓ نے وہ کہا حذیفہ بن الیمان سے کہا لوگوں نے کہ مصری وغیرہ چڑھ آئے ہیں حضرت عثمانؓ پر تم کیا کہتے ہو اس مقدمے میں کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی قتل کرینگے وہ انکو کہا پھر یہ کیسی موت ہے فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی عثمانؓ جنت میں جائینگے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اونکے قاتل جہنم میں جائینگے روایت ہے کہ زید بن ثابت کاتب وحی اُن لوگوں میں تھے جو روتے تھے حضرت عثمانؓ پر روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک جنازہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو

پس نہ پڑھی آپ نے نماز اُسکی عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کبھی کسی
کے جنازے کی نماز آپ نے نہین چھوڑی فرمایا یہ بغض رکھتا تھا عثمانؓ سے اللہ تعالے
اِس سے بغض رکھتا ہی روایت کی یہ ترمذی نے روایت ہی ابو قلابہ سے کہ تھا مین
اپنے رفیقون مین ملک شام مین کہ سنی مین نے آواز ایک آدمی کی کہ کہتا ہی
واویلاہاے آگ پس گیا مین طرف اُسکے تو دیکھا مین نے ایک آدمی ہی کہ کٹے
ہوے ہین دونون ہاتھ اُسکے اور دونون پانؤن اُسکے اور اندھا ہی آنکھون سے اور اوندھا ہی مونہ اُسکا
پوچھا مین نے اُس سے حال اُسکا کہا اُسنے کہ تھا مین اُن لوگون مین جو گھس
گئے تھے حضرت عثمانؓ پر جب مین قریب پونہچا آپ کے تو گھر کا اونکی بی بی نے
مجکو پس طمانچہ مارا مین نے اُنکی بی بی کو فرمایا حضرت عثمانؓ نے کاٹے اللہ تعالے
دونون ہاتھ اور دونون پانؤن تیرے اور اندھی کردے آنکھین تیری اور داخل
کرے تجکو دوزخ مین پس پکڑا مجکو ایک بھاری دلزلے نے اور نکلا مین وہان
سے بھاگ کر اور پونہچا مجھے اُنکی بددعا سے جو دیکھا تو نے آب نہین باقی رہا اُنکی بددعا مین
سے کچھ مگر جہنّم ابو قلابہ کہتا ہی کہ کہا مین نے اُسکو دور ہو جیو تو اللہ کی رحمت سے
اور عذاب ہو جیو تجکو روایت ہی علی بن زید بن جدعان سے کہ کہا مجکو سعید بن
مُسیّب نے دیکھ تو مونہ اُس شخص کا جو دیکھا مین نے تو اُسکا مونہ کالا تھا کہا مین نے
حسبی اللہ یہ کیا ہوا کہا یہ گالی دیا کرتا تھا عثمانؓ اور علیؓ کو جو مین اُسکو منع کرتا تو یہ
نہ مانتا جب مین نے یہ دعا کی خداوندا اگر عثمان اور علی کا تیرے یہان مرتبہ ہی اور
جو تجکو بُرا لگتا ہی کہنا اسکا اِن دونون کو تو دکھادے اُسکو آیت پس مونہ اُسکا کالا
ہوگیا اسنتھے مانی ازالۃ الخفاء روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ جہجاہ غفاری کھڑا ہوا

کرامات

اور حضرت عثمان خطبہ پڑھتے تھے چھین لیا اُسنے اُنکے ہاتھ سے عصا کہ وہ عصا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا اور توڑ دیا اُسکو گھٹنے پر رکھکے ایک برس سے زائد نہ گذرا تھا
کہ پیدا ہوا اُسکے پانون مین آبلہ اور وہ مرگیا اُس سے روایت ہی ابو ثور فہمی سے
کہ داخل ہوا مین حضرت عثمانؓ پر اُس حال مین کہ وہ محصور تھے فرمایا انھون نے
کہ اللہ تعالی کے دس احسان مجھپر ہین اوّل یہ کہ مین چوتھے درجے مین اسلام لایا
اور نکاح کر دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی رقیہ سے میرا پھر جب
اُنکا انتقال ہوا تو نکاح کر دیا مجھسے اپنی دوسری بیٹی کا اور نہ مین گایا کبھی نہین
اور نہ مین نے کسی سے امید رکھی اور نہ مین نے کبھی اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگایا جس
دن سے کہ بیعت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور جس دن سے ایمان
لایا ہون ہر جمعے کو مین نے غلام آزاد کیا ہی اور جس جمعے کو میسر نہین آیا دوسرے
جمعے کو دو غلام آزاد کیے مین نے سو آج تک دو ہزار چار سو غلام آزاد کیے مین نے
تقریباً اور نہین زنا کیا مین نے کبھی نہ جاہلیت مین نہ اسلام مین اور نہ چوری
کی مین نے کبھی نہ جاہلیت مین نہ بعد اسلام کے اور جمع کیا مین نے قرآن شریف
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہذا فی تاریخ الخلفا و الصواعق اوّل
اذان جمعے کی آپ سے شروع ہوئی اوّل نعت قریش پر قرآن آپ ہی نے
مقرر کیا اوّل تنخواہ موذنون کی آپ ہی نے جاری کی اوّل ہجرت بی بی سمیت
آپ ہی نے کی اوّل بڑی شان سے مسجد نبوی آپ ہی نے بنائی فصل بیان
مین اولاد اور ازواج حضرت ذی النورین کے آپ کی آٹھ زوجہ تھین ایک حضرت
رقیہ دوسری حضرت ام کلثوم یہ دونون بیٹیان ہین حضرت رسول اللہ صلی اللہ

حضرت عثمان کی بیعت کی آپ نے

آزاد کیے آپ نے غلام

اولادیں حضرت عثمان کی جو مذکور ہوئین

آپ کی بیبیان

علیہ وسلم کی بعد وفات حضرت رقیہ کے حضرت ام کلثوم سے نکاح ہوا تیسری فاطمہ بیٹی مروان کی چوتھی ام عمرو بیٹی جندب کی پانچوین فاطمہ بیٹی ولید بن مغیرہ کی چھٹی ام البنین بیٹی عتبہ فزاری کی ساتوین رملہ بیٹی سعید بن ربیعہ کی آٹھوین نائلہ بیٹی عرافصنہ کی حضرت ام کلثوم سے اولاد نہین ہوئی حضرت رقیہ سے عمر عبداللہ اکبر عبداللہ اصغر تین بیٹے پیدا ہوے صغر سن مین تینون کی وفات ہوئی چوتھا ابان پانچوان بیٹا خالد چھٹا سعید ساتوان عتبہ آٹھوان ولید نوان شیبہ دسوان مغیرہ گیارھوان عبدالملک ایک بیٹی مریم دوسری ام سعد تیسری عائشہ چوتھی ام ابان پانچوین ام عمر چھٹی ام البنین رضوان اللہ علیہم اجمعین راقم الحروف کہتا ہی کہ یہ مناقب حضرت ذی النورین رضؓ کے جو مین نے اس کتاب مین لکھے ایک قطرہ ہی دریا سے مین بھی لہو لگا کر شہیدون مین داخل ہوا ہون اللھم اجعلنا من خدامہ آمین یارب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین

تمام ہوا حاسہ تیسرا حواس خمسہ سے جو مقصد اول ہی کتاب فردوس آسیہ کا اب شروع کرتا ہون بتوفیقہ تعالی حاسہ چوتھا کہ نام اسکا درک المآرب فی مناقب اسد اللہ الغالب ہی مع مناقب اور مفاخر حضرت شاہ ولایت شیر خدا حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے خداوندا تو مدد فرما مجھ غریب حزین کی اس کار خیر مین بحبیبہ ونبیہ آمین یارب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین

بیٹے آپ کے بیٹیان آپ کی

لہ ای اشکر دے ہمکو آپ کے خادمون مین

مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

الحمد للہ والمنہ کہ مقصد اول کتاب مستطاب فردوس آسیہ مسمّٰی بحواس خمسہ

حاشیہ چہارم آن
ملقب بہ

درک المالک فی مناسبۃ اللہ لعالم

(ضیاء اللہ تعالیٰ عنہ)

از تصانیف فخر اہل فضائل منبع فواضل مجمع علوم اوادر جناب مولوی محمد عبد الرؤف اللہ مضجعہ

در مطبع ۱۳ ام واقع کانپور مطبوعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ زَیَّنَ السَّمَاءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَۃِ الْکَوَاکِبِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدِ الَّذِیْ عَمَّتْ رِسَالَتُہٗ فِی الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَلِیْفَتِہٖ ذِی الْمَفَاخِرِ وَالْمَنَاقِبِ الَّذِیْ کَانَ مَظْہَرَ الْعَجَائِبِ فِی الْغَرَائِبِ وَعَلَی الْاَعْدَاءِ کَالشِّہَابِ الثَّاقِبِ قَاتِلِ الْکَفَرَۃِ وَقَامِعِ الْفَجَرَۃِ الْمُلَقَّبِ بِاَسَدِ اللّٰہِ الْغَالِبِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِمَامِ الْاَشْجَعِیْنَ سَیِّدِنَا عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ وَنَوَّرَ مَرْقَدَہٗ وَاَظْہَرَ شَانَہٗ عَلَی الْاَقَارِبِ وَالْاَجَانِبِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اما بعد عرض کرتا ہی **محمد عبد الربّ** ابن شیخ **محمد عبد الخالق** حنفی قادری قریشی کہ یہ چند اوراق لکھتا ہون فضائل اور مناقب مین حضرت شاہ ولایت کے اور کرتا ہون مین اسکو وسیلہ اپنی بخشش کا آپکا یہ مرتبہ سب مراتب پر بالا ہی کہ بھائی ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور آپنے انکو پالا ہی اور آپ پر کفر کا کوئی وقت نہین آیا اور آپ زوج ہین جناب سیدۃ النساء حضرت فاطمۂ زہرا لخت جگر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور والد ماجد حضرت

امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ جگر گوشگان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین اور
عشرۂ مبشرہ مین ہین اور نسب عالی آپکا نسب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی
اب ان سب حالات کو مختصر مختصر لکھتا ہون وَبِاللہ التوفیق اور نام اس کتاب کا
مین نے دَرَکُ المآرب فی مناقب اَسَدِ اللہ الغالب رکھا وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

فصل اول آپ کے نسب مین نام مبارک آپکا علی باپ کا نام ابو طالب ہی وہ حقیقی
چچا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین اور پرورش کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کو اُنھون نے نہایت محبت سے عجائب القصص مین روایت ہی کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم جب آٹھ برس کے ہوے تو آپکے دادا عبد المطلب بیمار ہوے اُسوقت عمر اُنکی
ایک سو دس برس کی تھی اُس بیماری مین اپنی سب بیٹون کو جمع کیا اور فرمایا کہ محمد میرا
یتیم ہی اِسکی پرورش تم مین سے کون کریگا ابو لہب بولا کہ مجھے دیجیے فرمایا تجھے نہین
دینے کا تو اپنا شر ہی اُس سے دور رکھیو حضرت عباس نے کہا مجھے دیجیے فرمایا تجھے نہین
دینے کا کہ تو سخت ہی انتہی اور بعضی کتابون مین لکھا ہی کہ ابو لہب کو فرمایا تو سنگدل ہی
یتیم کی کیا پرورش کریگا اور حضرت عباس کو کہا کہ تو کثیر العیال ہی تجھسے نا یتیم کا
کب اُٹھایا جائیگا اور حضرت امیر حمزہ سے فرمایا کہ تو لا ولد ہی تجھے بچون کی پرورش
کی عادت نہین اب مین نے مختار کیا اس بچے کو جسکے یہان چاہیے رہے یہ سنکر
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابو طالب کی گود مین جا بیٹھے اُنھون نے ایسی محبت سے
پرورش کی کہ اپنے بچون سے بھی زیادہ طبری مین لکھا ہی کہ جب آیت اِنَّکُمْ
وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللہِ حَصَبُ جَھَنَّمَ نازل ہوئی یعنی تم اور تمھارے معبود
ایندھن ہین جہنم کا تو آپ نے آشکارا اسکا وعظ فرمایا تو نکال دیا حضرت صلے اللہ

حال ابو طالب کا

علیہ وسلم کو کفار نے مسجد الحرام سے اور کہا سب نے ابو طالب سے کہ تمہارے بھتیجے نے
ہمکو بُرا کہا تو ہمنے صبر کیا اب وہ ہمارے معبودون کو بُرا کہتا ہی یا تو اُسے سمجھا دو کہ
ہمارے معبودون کو بُرا نہ کہے نہین تو ہم اُسکو مارینگے جب سمجھایا آپ کو ابو طالب نے تو فرمایا
آپنے ای چچا میرے مین جو کہتا ہون وہ اللہ تعالی کا حکم ہی مین نہین چھوڑنیکا وہ ہرگز
کہا ابو طالب نے بیٹا وہ تو انصاف کی بات کہتے ہین کہ تو ہمارے معبودون کو بُرا نکہ ہم
تیرے خدا کو بُرا نہ کہین آپ جانا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ابو طالب اُنکی طرف مائل
ہین میری مدد نہین کرینگے فرمایا ای چچا میرے مین نہین چھوڑنیکا حکم اپنے رب کا
چاہین وہ مجھے مار ڈالین چاہین جلا دیوین یہ کہا اور وہان سے روتے ہوے نکلے
اس بات سے محبت اُمڈی ابو طالب کو اور بلایا آپکو اور گلے لگایا اور فرمایا ای بیٹے میرے
تو اپنا کام کیے جا جب تک مین جیتا ہون تیری حمایت کرونگا کیونکہ جانتا ہون مین
تجکو سچا اور مجکو فقط ملامت عرب کا خوف ہی ورنہ مین تجھپر ایمان لاتا **نظم**

کہے جا تجھے رب کا جو حکم ہی	مرے سر پہ ہوگا جو کچھ ظلم ہی
ادا کر تو فرمان رَبُّ العُلا	نہین تجھپہ صدمہ کبھی ہوئیگا
اگر کردین مجکو وہ سب دفن بھی	تجھے آنچ آنے نہ دونگا ذری
ملامت کا ہی خوف ای ذی شعور	وگرنہ مین ایمان لاتا ضرور
تو صادق سدا سے ہی اور ہی امین	ہی بیشک تو ہی سید المرسلین

پس اطمینان ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُنکی طرف سے انتہی نبی نامہ فارسی مین لکھا ہی

نظم سنا جب کہ کفار نے یہ کلام	کیا مشورہ سب نے با اہتمام
نکالین انھین قوم سے اپنی ہم	نہ رشتہ کرین اِنسے ہرگز بہم

کرو تنگ انپر طعام و شراب		کہ دو انکو ہر ہر طرح کا عذاب

پھر تو ابو طالب نے اپنے قرابت والون سے اس بارے مین مدد چاہی مسلمانون نے خدا و رسول کی محبت سے مدد دی اور کفار نے لحاظ قرابت سے حمایت پر کمر باندھی ابو طالب سب کو لیکر مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کوہ ابو قبیس کی ایک گھاٹی مین جا رہے اور حکم دیا کہ حج کے ایام مین جو کچھ کھانا وغیرہ خریدنا ہو خرید لیا کرو اور بغیر ایام حج کے گھاٹی کے درے سے باہر نہ نکلا کرو تھوڑے بہت مین تنگی اور ترشی سے اپنا گزارہ کرو کفار نے آپس مین عہد نامہ لکھا کہ قوم ابو طالب پر کھانا پانی بھی جہان تک ہو سکے نہ پہونچنے دو سب نے مہرین اپنی اپنی لگا کر عہد نامے کو کعبۂ شریف کے اندر لٹکا دیا چار برس تک ابو طالب اُس گھاٹی مین رہے اور اُنکے قرابت والون نے اُنکا خوب ساتھ دیا کہ راتون کو بچے بھوک پیاس سے چیختے اور چلاتے مگر اُنکے ماں باپ صبر کرتے اور اتفاق کو نہ توڑتے

نظم ابو طالب اُس حال مین با خطر		شب و روز کرتے تھے اپنی بسر
نبی کی حفاظت مین وہ نامور		نہ سوتے تھے بسر رات کو تا سحر

جب ایذا احد کو پونہچی اور بچون کے رونے کی آواز قوم ابو جہل کو پہونچنے لگی تو اُس مین کے بعضے آدمیون کو ترس آیا ایک دن صبح کو گرد کعبے کے جو حلقہ باندھکر سب صنادید قریش بیٹھا کرتے تھے اُس جلسے مین یہ ذکر اُنھون نے کیا نظم

کہ آخر یہ ہین قوم اپنی قریش		مصیبت وہان ہو یہان ہمکو عیش
وہ بھوکے پیاسے پھرتے ہین سب		نہ ہی خوف دنیا نہ ہی خوف رب
وہی لوگ جو نرم دل تھے وہان		لگے کہنے ہی یہ غضب کا نشان

کہا ایک نے مین نے اسی واسطے اُس عہد نامے پر مہر نہین کی کہا دوسرے نے مین نے

ٹھہر کر کے چاٹ لی ہی کہا تیسرے نے اگر مین نے کی ہی تو بُرا کیا اِسمین کفتگو بڑھی اور آواز سب کی بلند ہوئی ایسا کہ ابو طالب نے سنی اور وہان سے وہ آئے ابو جہل نے دیکھا کہ کام خراب ہوا بولا کہ آؤ اے سردار قریش کے خوب ہوا کہ تم حمایت محمد سے بیزار ہو کر آئے اُنھون نے فرمایا کہ تو جھوٹا ہی مین حمایت سے اُسکی کب بری ہوا اُسکا حامی تو اللہ تعالی ہی مجھے تو اُسنے بھیجا ہو اور یہ کہا ہی کہ وہ عہد نامہ نکالو اگر لکھا ہوا اُسکا سب مٹ گیا ہو تو میرا دین سچا ہی تم سب ایمان لاؤ اور جو نہین مٹا جیسا تم سب نے لکھا تھا ویسا ہی ہی تو تمھارا دین سچا ہی ابو جہل سنکر سن ہو گیا اور جانا کہ ضرور مٹ گیا ہوگا اسی واسطے اُس نے عہد نامے کے نکالنے مین سستی کی ایک شخص اُنمین کا دوڑ کر اُسکو نکال لایا دیکھا تو کیڑا سب حرفون کو کھا گیا فقط نام حق جو بسم اللہ کی جگہہ مین لکھا جاتا تھا یعنی باسمک اللّٰھُمَّ وہی فقط رہگیا ابو جہل کے اوسان جاتے رہے اور قوم اُسکی شرمندہ ہو گئی ابو طالب نے گھاٹی سے اپنے لوگون کو بلا کر سب کے ساتھ طواف کعبہ کیا اور سب اپنے اپنے گھرون مین رہنے لگے اور ایذاے کفار سے محفوظ ہوے انتہی طبری مین لکھا ہی کہ جب نبوت کے آٹھ برس گذرے ابو طالب کو بیماری کی موت ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اُنکی نہایت شفقت اور حمایت سے امید تھی کہ ایمان اِنکے نصیب ہوگا شب و روز اُنکے پاس بیٹھے رہتے اور تلقین ایمان فرماتے ابو طالب کے پاس جو جو لوگ آتے ابو طالب اُنکو تلقین کرتے کہ تم ایمان لاؤ محمد پر کہ وہ سچا ہی اور امین ہی اور ریاست اپنی حوالے کی حضرت عباس کے کہ وہ شجاع اور عاقل اور وجیہ تھے تمام بنی ہاشم مین اور وصیت کی اُنکو کہ تم ایمان لانا محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور حفاظت کرنا اُنکی اور مدد کرنا اُنکی کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اے چچا میرے وصیت کرتے ہو تم اورون کو اور نہین عمل کرتے ہو تم اُسپر

مٹ جانا عہد نامہ کفار قریش کا

وصیت ابو طالب

ابو طالب نے کہا بیٹا تو میرے ایمان مین اتنی کیون کوشش کرتا ہی فرمایا ای چچا اگر تو ایک بار کلمہ پڑھ لیگا تو مجھے قیامت کے دن اللہ تعالی کے دربار مین حجت ہوگی اور ضامن ہونگا مین تیرے واسطے جنت کا اُسوقت روئے ابو طالب اور کہا جانتا ہون مین کہ تو صادق ہی میری خیرخواہی مین ولیکن مین نہین قادر ہون خوف کرتا ہون قوم کی ملامت سے یون کہینگے ابو طالب ڈر گیا موت سے اور دین آبا و اجداد کا چھوڑکر مرا یہ کہا اور انتقال کیا اُسوقت روئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا کہ آواز بھی نکل گئی آپ کی جب آیت نازل ہوئی اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ یعنی ہدایت تیرے اختیار مین نہین اللہ کے اختیار مین ہی جسکو چاہے ہدایت کرے عبدالوہاب شعرانی نے کشف الغمہ مین ۲۵۶ صفحہ مین جلد ثانی کے لکھا ہی کہ جب آخر وقت مین ہدایت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو ہلے دونون ہونٹ اُنکے اُسوقت کان لگائے حضرت عباسؓ نے اُنکے مونہ سے پھر کہا ای میرے بھائی کے بیٹے قسم ہی مجکو اللہ تعالی کی کہا ابو طالب نے وہ کلمہ جو چاہا تھا تمنے اُنسے فرمایا آپنے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَاكَ یَا عَمُّ اور اکثر اہل علم اس طرف گئے ہین کہ نہ نکلا کلمہ اُنکے مونہ سے انھین ایام مین جناب خدیجہ کبریٰؓ کی وفات ہوئی ان پیہم صدمات سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت رنج تھا انتہی نکتہ لکھا ہی کہ شیطان ابو طالب کی موت سے کوہ ابو قبیس پر چیخین مار مار کر رونے لگا اُسکے لشکر نے پوچھا خیر تو ہی کہا ابو طالب مر گیا کہا کیا ایمان سے کہا نہین کہا آپ پھر کیون رنج کرتے ہین کہا بڑے رنج کی بات ہی ہمارا علم وہان تک نہین پونچا وہ یہ ہی کہ آج سردار عالم نے تمام رات دن اوسکے ایمان مین کوشش کی قدیر کے سامنے کچھ پیش نہ گیا مجھے بھروسا تھا کہ جسکو چاہونگا

بے ایمان کردونگا مین تدبیر مین عالم کے ہون میرا چاہنا تقدیر کے سامنے کب پیش
جائیگا طبری مین لکھا ہی کہ حضرت علیؓ نے عرض کی کہ آپ کا چچا گمراہ مرگیا اب کیا کرن
فرمایا چھپادے اُسکو زمین مین مین شیر خدا کو اس کام سے کراہت ہوئی آپنے فرمایا کہ ای
علی تم نہ کروگے اس کام کو تو کون کریگا انتے سبحان اللہ ہمارے اللہ کا بڑا ہی احسان ہی ہمپر
کہ ہمکو مشرف فرمایا اُس دولت سے جو ایسی کوشش سردار عالم سے ابو طالب کو باوجود اُنکے
استحقاق کے نصیب نہوئی راقم جب حاضر ہوا زیارت جنت معلے مین جو قبرستان ہی
مکہ معظمہ کا تو پایا مین نے اُس قبرستان کو تین حصے پہلا حصہ مدفن غربا پایا دوسرا
حصہ مدفن جناب ام المؤمنین حضرت خدیجہ کبریٰؓ اور جناب آمنہ والدہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت عبد اللہ بن عمر اور صحابہ اور صلحای امت کا پایا اور اُسمین
مُرشدی و مُرشدِ کُلی مہاجر حاجی حضرت مولانا مولوی محمد اسحق صاحب مرحوم مغفور
کی قبر پائی نوّر اللہ مرقدہٗ جب اِن سب زیارات سے مشرف ہوچکا تو ارادہ کیا
مین نے حصۂ سوم کا وہان کے خُدّام نے مجکو منع کیا کہ وہان جاکر کیا کروگے وہان
فاتحہ پڑھنے کا حکم نہین ہی مین اصرار کرکے وہان گیا ایک احاطے کے اندر چار قبرین
دیکھین کہ اُنپر تمام عالم کی نامرادی برس رہی تھی کہا خدام نے یہ عبد مناف[1]
ہین یہ ہاشم[2] ہین یہ عبد المطلب[3] ہین یہ ابو طالب[4] ہین وہان مجھے رونا آیا تہمنا
مشکل ہوا شعر حضرت نظامی صاحب کا زبان پر لایا ؎ گہے باچنین گوہر خانہ خیز
چو بو طالبے راکنی سنگریز ✤ صَدَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی حَیْثُ قَالَ وَھُوَ یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ
عَلَیْہِ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ پڑھکر وہان سے رخصت ہوا اسوقت جو دل کا
حال تھا وہ خدا ہی کو معلوم ہی اس بات کو عرصہ پچیس برس کا ہوا اب بھی دل کا

[1] عبد مناف ہاشم کے والد اور عبد المطلب کے دادا تھے ۱۲
[2] ہاشم عبد المطلب کے والد اور ابو طالب کے دادا تھے ۱۲
[3] عبد المطلب ابو طالب کے والد اور رسول اللہ صلعم کے دادا تھے ۱۲
[4] ابو طالب رسول اللہ صلعم کے چچا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے والد تھے ۱۲

یہ حال ہی کہ ابو طالب کے بدلے اللہ تعالی مجکو جہنم مین ڈالدے اور اُنکو جنت مین پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جگہ دے مجکو منظور ہی کہ میرے رسول کا دل خوش ہوجائے میرا بھی خدا مالک ہی لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا ۔ ازالۃ الخفا مین بھی لکھا ہی کہ آپکی والدہ کا نام فاطمہ بیٹی اَسد کی پوتی ہاشم کی تو جناب شاہ ولایت اور اُنکے بھائی طرفین سے ہاشمی ہین اور حضرت حسنین اور حضرت امام محمد باقر بھی طرفین سے ہاشمی ہین فرماتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاطمہ بنت اسد میری مان ہی بعد اس مان کے جسنے مجکو جنا ہم سب کھا چکتے تو دسترخوان پر جو کچھ بچتا میرے واسطے رکھ چھوڑتین پھر مجھے کھلاتین روایت کیا اسکو حاکم نے انتہے تاریخ الخلفا مین لکھا ہی کہ اسلام لائین اور ہجرت کی فاطمہ بنت اسد نے **فصل** آپ کے اسلام کے بیان مین کہا ابن عباس اور انس اور زید بن ارقم اور سلمان فارسی نے اور ایک جماعت نے اول اسلام حضرت علیؓ کا ہی اور نقل کیا بعض نے اجماع اسپر فرماتے ہین حضرت علیؓ کہ نبوت ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیر کے دن اور ایمان لایا مین منگل کے دن اور عمر آپکی اُسوقت دس برس کی تھی اور نہین پوجا آپ نے بتون کو کبھی ہذا فی تاریخ الخلفا ، و الصواعق ازالۃ الخفا مین مرقوم ہی کہ نماز پڑھی آپ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبل بلوغ کے اور اسلام آپکا بعد اسلام حضرت خدیجہ کے ہی اگر کوئی سوال کرے کہ نعم الرفیق فی مناقب الصدیق مین لکھا ہی کہ اول اسلام حضرت ابوبکرؓ کا ہی تو جواب اسکا بھی اُسی جگہ موجود ہی کہ تحقیق احادیث اور تطبیق روایات وہان مین لکھ چکا ہون مگر اشارۃً ذکر کرتا ہون کہ روایت ہی ابو سعید خدری اور حضرت علی اور ابی اروی الدوسی صحابی اور ابن عباسؓ سے کہ اول اسلام حضرت ابوبکر صدیق اکبر کا ہی اور اجماع ہی

آپکے اسلام کے بیان مین کہ کس کے بعد اسلام لائے

سنہ شانزدہ بعثت کے بعد اسلام کے کون

بعض کا اسپر بھی اور عمدہ جواب اسکا ازالۃ الخفاء وغیرہ مین ہی ہی کہ اسلام حضرت صدیق رض کا موجب ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت کا کہ مال وجان سے انھون نے مدد کی اور بڑے بڑے سردار قومون کے انکے ہاتھ پر ایمان لائے جیسا کہ حضرت عثمان رئیس بنی اُمیّہ کے اور زُبیر رئیس بنی اَسد کے اور سعد اور عبد الرحمن رئیس بنی زُہرہ کے اور طلحہ رئیس بنی تیم بن مُرّہ کے گویا اسلام جسکا نام ہی وہ آپ ہی سے شروع ہوا بذافی ازالۃ الخفاء اور زید بن اَرقم سے روایت ہی کہ حضرت ابو بکر رض نے اول نماز پڑھی حضرت کے ساتھ کذافی تاریخ الخلفاء اور ازالۃ الخفاء مین لکھا ہی کہ بڑی عظمت آپ کی یہ ہی کہ پیدا ہوے کعبہ شریف کے اندر کہا حاکم نے کوئی نہین پیدا ہوا کعبے کے اندر نہ آپ سے پہلے نہ آپ کے پیچھے اور یہی قول ہی مُصعب کا اور یہ خبر متواتر ہی کہ آپ کعبے کے اندر پیدا ہوے اور عنایت الٰہی آپ پر یہ ہوئی کہ آپنے پرورش پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے یہان اور سبب خرچ انکا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر تھا اسی جہت سے اسلام آپکا قبل بلوغ ہوا محمد بن اسحق سے روایت ہی کہ قریش مین قحط سخت ہوا اور ابو طالب کے عیال کثیر تھے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس کو کہ تھے وہ غنی بنی ہاشم مین کہ آپکے بھائی ابو طالب عیال کثیر رکھتے ہین اور لوگون کا حال جو گذرتا ہی وہ آپ دیکھتے ہین ایک بیڑا اُنکا تم لیلو ایک مین لیلون جب کہا ابو طالب سے تو کہا اُنھون نے چھوڑدو میرے پاس عقیل اور طالب کو پس لیلیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کو اور لگا لیا اپنے سینے سے اور لیلیا حضرت جعفر رض کو حضرت عباس رض نے اور لگا لیا اُنھون نے اُنکو اپنے سینے سے پس اُسدن سے حضرت علی رض حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین مثل اولاد کے رہا کرتے تھے جب نبی ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

تو ایمان لائے حضرت علی بعد حضرت خدیجہؓ کے اور حضرت جعفرؓ حضرت عباس کے
گھر مین مثل اولاد کے رہتے تھے اسلام لائے وہ بھی ابن اسحق سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم وقت نماز کے گھاٹیون مین چلے جاتے اور حضرت علیؓ بھی اپنے باپ سے
اور چچا سے چھپ کے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے جاتے پس
نماز پڑھتے دونون وہان جاکے جب شام ہوتی تو وہان سے آتے ایک دن ابوطالب نے
دیکھا نماز پڑھتے ہوے پوچھا کیا دین ہی یہ جو اختیار کیا ہی تمنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا یہ دین ہی اللہ تعالی کا اور اُسکے فرشتون اور سب رسولون اور
دین ابراہیم علیہ السلام کا اور بھیجا ہی مجھے اللہ تعالی نے رسول کرکے تو چرحق ہی کہ دعوت
کرون تمکو دین کی اور ہدایت کرون تمکو اور تو چرحق ہی کہ مدد کرو میری اور قبول کرو میرے
کہنے کو کہا مین نہین چھوڑ سکتا دین باپ دادا کا مگر مدد کرونگا مین تیری پھر پوچھا حضرت علی
سے یہی کہا اے باپ میرے مین ایمان لایا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اور تصدیق
کی مین نے اُنکی اور نماز پڑھتا ہون مین اُنکے ساتھ کہا یہ تو خیر کی بات ہی لازم پکڑ تو روایت
کی احمد نے کہ حضرت علیؓ ایک دن منبر پر بہت ہنسے ایسا کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپ کی
کہا راوی نے کہ نہین دیکھا مین نے آپ کو ایسا ہنستے ہوے کبھی کہا حضرت علی نے کہ یاد آگیا
مجکو قول اپنے باپ کا اُسوقت کہ مین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے
بطن نخلہ مین کہا کیا کرتے ہو تم پس دعوت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو طرف
اسلام کے کہا جو کچھ تم کرتے ہو اسکا کچھ ڈر نہین ولیکن قسم ہی اللہ تعالی کی نہین ادنچے
کرنے کا مین چوتڑا اپنے راقم الحروف کہتا ہی کہ بڑی مدد ہی اللہ تعالی کی اُس بندے پر
جسکو وہ فہم اچھی دے اسواسطے کہ فہم کے بغیر نہ علم نفع دیتا ہی نہ صحبت صالح کی اور عظمت

آپ کی یہ ہی کہ روایت کی نسائی نے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ چلا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہان تک کہ پونچے ہم کعبے مین تو چڑھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے کندھے پر جب دیکھا آپ نے ضعف میرا تو سوار کیا آپ نے مجکو اپنے کندھے پر اُسوقت میرا یہ حال تھا کہ اگر چاہتا مین تو اُسوقت کنارے آسمان کے چھو لیتا پھر جو وہان تصویرین تانبے کی اور روئین کی تھین وہ سب مین نے داہنے اور بائین پھینکنی شروع کین اور وہ مانند شیشون کے ٹوٹنے لگین پھر اُترا مین رآ قم الحروف کہتا ہی جو دشمنان فہم کا یہان اعتراض ہی درمیان مرتبۂ حضرت صدیق اور حضرت شاہ ولایت کے اُسکا جواب بخوبی تمام مناقب حضرت صدیق مین لکھ چکا ہون اور یہ واقعہ بت شکنی کا ابتدای اسلام مین ہوا تھا کیون کہ آخر اس حدیث کا یہ ہی کہ چلے ہم اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہان سے جلدی جلدی کہ ہمین کوئی نہ دیکھے اور بعد فتح مکے کے جو بت تین سو ساٹھ کعبے کے اندر رکھے تھے وہ سب کے سب اسی طرح پر پھینکے گئے اور توڑے گئے کذا فی المدارج اور عظمت آپ کی یہ ہی کہ جب کفار مکہ نے ایذا نہایت پونچائی تو حکم ہجرت کا ہوا آپنے فرمایا ای علی تم میرے بچھونے پر آج کی رات سو رہو اور میری چادر اوڑھ لو اور تمھین کچھ ایذا نہین پونہچیگی خدا چاہے کذا فی ازالۃ الخفاء یہ سب قصہ مناقب الصدیق مین لکھ چکا ہون بقیۃ اُسکا

یہان لکھتا ہون بتوفیقہ تعالے نظم

کہا اُنکو حضرت نے سن ای علی
امانات سب کی تو کیجیو ادا
تجھے کچھ بھی تکلیف ہوگی نہین
تو آنا میرے پاس میرے فتا

نبی نامے مین ہی یہ قصہ لکھا
خدا کا مجھے حکم آیا ابھی
بچھونے پہ میرے تو اب خواب کر
بفضل خدای زمان وزمین
حبیب خدا جب وہان سے چلے

علی ولی شیر مرد خدا
مین جاؤنگا امشب بحکم خدا
یہ چادر مری اوڑھ لے سر بسر
امانات جب کر چکو تم ادا
تو شیر خدا اُس جگہ سو رہے

آپکی خطبہ حضرت علی کا بستر رسول اللہ صلعم پر سونا

سو رہا حضرت علی مرتضیٰ کا آپکے کندھے پر اور جواب سوال حضرت کا سدا دل مین کرار

جناب نبی نے اُٹھا مشت خاک | تلاوت کی آیات یسین پاک | یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی سنگریزون کی اُٹھائی اور سورۂ یٰسین لَا یُبْصِرُون تک پڑھکر کافرون کے مونہ پر ماری اُسکی برکت سے اللہ تعالی نے اُسوقت اُنکو اندھا کردیا آپ اونکے سامنے سے نکلے چلے گئے اُنکو نظر نہ آئے اُسوقت شیطان نے بصورت شیخ نجدی کے بنکر اُنکو کہا کہ مطلوب تمھارا تمھارے سامنے نکل گیا اور تمپر خاک ڈال گیا انھون نے اپنے سرون پر خاک کو پایا گھبراکر اندر گئے تو کہا

نظم

سوتے ہین وہ یان گئے ہرگز نہین | سامنے دیکھو تو آجائے یقین
اتنے مین جاگے جو ہین شیر خدا | دیکھ ہر اک اُنکو ہک دھک رہگیا
اُنسے پوچھا ہی کہان بھائی ترا | بولے مجکو کیا خبر جانے خدا
اُس گھڑی جبریل میکائیل سے | رب نے پوچھا تم بتاؤ تو مجھے
تم جو ہو اک دوسرے کے بس رفیق | اور تم آپس مین ہو دونون شفیق
عمر دیوے ایک اپنی ایک کو | یہ بھی ہوسکتا ہی بس تمسے کہو
بولے وہ ہرگز یہ ہوسکتا نہین | عمر دیتا ہی کوئی اپنی کہین
پھر ہوا ارشاد ای قدوسیان | جاکے دیکھو تم تماشا یہ وہان
ہی پیارا حق کا جو احمد نبی | عمر اپنی دے چکا اونکو علی
جاؤ تم اُسکی نگہبانی کو سب | خواب گاہ احمدی مین ہی وہ اب
ہون کھڑے جبریل سر کے پاس وان | اور میکائیل پیچھے پاسبان
عبد کہ لَا سَیْفَ[1] اِلَّا ذُوالْفَقَارَ | لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ صاحب وقار

از ازالۃ الخفا مین روایت ہی کہ جناب شاہ ولایت بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے

[1] نہین کوئی تلوار مگر ذوالفقار نہین کوئی جوان مگر علی

تین رات مکہ معظمہ مین رہے اور امانات حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جو لوگون کے تھے ادا کیے پھر حضرت سے مدینہ منورہ مین جا ملے سبحان اللہ یہ سفر صعب اُس وحشت کے ساتھ بلا رفیق آپ نے طے فرمایا ؎ مثلے یاد دارم از یارے + کار ہر مرد و مرد ہر کارے + اور عظمت آپکی یہ ہی کہ ابن عمر نے روایت کی کہ آپ روتے ہوے ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ آپ نے بھائی چارہ کیا درمیان صحابہ کے اور مجکو کسی کا بھائی نہ بنایا فرمایا آپنے اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تو میرا بھائی ہی دنیا اور آخرت مین روایت کیا اِسکو ترمذی نے راقم کہتا ہی کہ یہ بڑے مرتبے کی بات ہی کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو کسی انصار مین سے بھائی نہ بنایا ایک تو اس واسطے کہ تو تو میرا بھائی ہی اپنے بھائی کو کسی کا بھائی کیون بناؤن دوسرے یہ کہ جیسے آپ کسی کے بھائی نہ بنے انکو بھی کسی کا بھائی نہ بنایا کہ توکل مین فرق نہ آئے بھروسا بھائی پر نہو فقط اللہ ہی کی ذات پر بھروسا رہے **فصل** آپکی شجاعت کے بیان مین شجاعت آپکی یہ ہی کہ جنگ بدر مین نکلا واسطے جنگ کے عُتبہ بن رَبیعہ اور شَیبہ بن رَبیعہ اور ولید اُسکا ولید بن عُتبہ اور طلب کیا ان تینون نے مقابلہ سو گئے انکے مقابلے مین تین آدمی انصار کے عوف اور معوذ اور عبد اللہ ابن رَواحہ کہا اُن تینون کافرون نے تم جاؤ تمسے کچھ کام نہین تم ہماری قوم سے نہین پھر بھیجا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عُبَیدہ بن حارث اور حمزہ بن عبد المطلب اور علی بن ابی طالب کو کہا اُنھون نے کون ہو تم کہا ہم ہین حمزہ اور علی اور عبیدہ کہا انھون نے ہان تم ہماری قوم کے ہو اور بزرگ ہو اُسی وقت دوڑے حضرت حمزہ اور ایک ہی ضرب مین قتل کیا شیبہ کو اور نہ مہلت دی اسکو بات کی اور لپکے حضرت علی اور

شجاعت آپ کی جنگ بدر مین

قتل کیا ایک ہی حملے مین ولید کو اور نہ فرصت دی بات کرنے کی اور عُتَیْبہ بوڑھے آدمی تھے جب وہ مقابل ہوے عُتبہ کے تو زخم آیا دونون کو کہ ناگہان جھپٹے حضرت حمزہ اور حضرت علیؓ اور قتل کیا عُتبہ کو اور اُٹھا لائے عُبَیْدہ کو طرف اپنے لشکر کے انتہے مانی ازالۃ الخفاء اور بڑی بہادری آپکی جنگ اُحد مین غور کرنا چاہیے کہ فرماتے ہین حضرت شیر خدا کہ جنگ اُحد مین جب کفار نے غلبہ کیا مسلمانون پر تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہماری نظرون سے غائب ہوگئے مین نے سب لاشین دیکھین نہ پایا مین نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا مین نے غضب ہوا خدا کا ہمپر کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی کو آسمان پر لیلیا اب اس سے کیا بہتر ہی کہ خوب قتال کرون اور شہید ہوجاؤن پس حملہ کیا مین نے کفار پر اور قتل کیا مین نے اُنکو ایسا کہ گھبرا گئے وہ ناگاہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ سلامت ہین آپ جانا مین نے کہ حق تعالی نے آپکو اپنی حمایت مین رکھا تھا اور محافظت کی آپ کی فرشتون کے ساتھ اسوقت جو ایک جماعت مسلمانون کی غائب ہوگئی حضرت کے پاس سے تو نہایت غصہ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہان تک کہ ٹپکا پسینہ چہرۂ مبارک سے مثال موتی کے اور دیکھا مجکو کھڑا ہوا اپنے پہلو مین فرمایا کیا ہی تجکو کہ تو نہ بھاگا مانند اورون کے عرض کی مین نے مجکو آپکے ساتھ اُنسیت ہی مین کہان جاتا اُسی وقت ایک جماعت جنگی کفار کی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر آئی فرمایا خبردار ہوا ی علی پس حملہ کیا مین نے اُنپر اور ہیبت کو اُنمین سے دوزخ مین پہنچادیا اور باقیون کو متفرق کردیا اور روایت ہی کہ اُسوقت جبرئیل اور میکائیل علیہما السّلام سفید لباس پہنے ہوے بصورت دو آدمی کے داہنے بائین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے تھے جب یہ شجاعت شاہ ولایت کی

جبرئیل علیہ السّلام نے دیکھی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ علی آپ پر بڑی جانفشانی کرتے ہین فرمایا آپنے اِنَّہٗ مِنِّی وَاَنَا مِنْہُ یعنی مین علی سے ہون اور علی مجھسے ہے جب جبرئیل علیہ السّلام نے یہ کلمہ سنا تو کہا اَنَا مِنْکُمَا یعنی مین تم دونون سے ہون اور اُسوقت غیب سے آواز آئی لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفَقَارُ انتہی مافی المدارج للشیخ المحدث اور بڑی جوانمردی آپ کی جنگ اُحد مین یہ ہی کہ قتل کیا آپنے طلحہ بن ابی طلحہ اور اُسکے بیٹے ابوسعید کو اور اُسکے بھائی کلدہ کو اور عبداللہ بن زہرہ کو اور ابوالحکم بن اخنس بن شریف ثقفی کو اور ولید بن ابی حذیفہ کو اور بھائی اُسکے اُمیہ اور ارطات بن شرحبیل اور ہشام بن اُمیہ کو اور عمر بن عبداللہ جمحی کو اور بشر بن مالک اور صواب بن مولی بنی عبدالدار کو قیس نے اپنے باپ سعد سے روایت کی ہی کہ سنا مین نے حضرت علیؓ سے کہ فرماتے تھے اُحد کے دن مجھپر سولہ زخم آئے اور چار ضربون مین مین زمین پر گرا ہر دفعہ ایک آدمی خوبصورت خوشبو والا مجھے اُٹھاکھڑا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ جا کفار کو قتل کر تو اللہ و رسول کی اطاعت مین ہی تو اور وہ دونون تجھسے راضی ہین بعد فراغت جنگ کے جب یہ قصہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اُسکی صورت کسی سے ملتی ہی کہا مین نے دحیہ کلبی سے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السّلام تھے کذا فی المعارج اور مدارج النبوت مین ہی کہ طلحہ بن ابی طلحہ نشان بردار لشکر کفار کا تھا میدان مین آیا اور غل مچایا کہ کوئی مقابل ہی تو آئے جناب شاہ ولایت شیر خدا اُسکے مقابل مین آئے اور ایک ہی ضرب تلوار سے مغز اُسکا چاک کیا اور بے قتل کیے ہوے چلے آئے صحابہ نے کہا کہ تم کام اُسکا کیون نہ پورا کرکے آئے فرمایا جب وہ زمین پر گرا ستر اُسکا کھل گیا اور مجھے قسم دی کہ

آواز آسمان سے لافتی الا علی لاسیف الا ذوالفقار

لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار

اب میرے پیچھے نہ پڑو مجھے حیا آگئی مین چلا آیا اور وہ مرگیا ہوگا بعد اُسکے اُسکے بیٹے عثمان نے عَلَم اُٹھایا اُسکو حضرت سید الشہدا امیر حمزہ نے قتل کیا بعد اُسکے اُسکے بھائی ابو سعید نے عَلَم اُٹھایا سب مارے گئے یا اُنکی جگہ عَمرہ بنت علقمہ عورت نے علم اُٹھایا سب کو شکست ہوئی انتہی ازالۃ الخفاء مین لکھا ہی کہ مُصعب بن عمیر علم بردار تھے مہاجرین کے جب شہید ہوے تو جانا اُنکے قاتل نے کہ مین نے پیغمبر کو قتل کیا اور پکارا وہ قتلتُ محمدًا یعنی قتل کیا مین نے محمد کو اُسوقت نشان اُنکا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو دیا اُنھون نے مُصعب کے قاتل کو قتل کیا اور قصہ قتل مُصعب بن عمیر کا عجیب لکھا ہی معارج وغیرہ مین کہ ابن قمیّہ نے جب اِنکا ہاتھ داہنا کاٹ ڈالا تو نشان محمدی کو بائین ہاتھ مین لیلیا اور فرمایا وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ابن قمیم ملعون نے دوسرا ہاتھ بھی اِنکا کاٹ ڈالا نشان کو سینے سے لگا کر کھڑے ہوگئے اور وہی آیت پڑھی اور طرفہ یہ ہی کہ یہ آیت ابتک نازل بھی نہوئی تھی کہ حق تعالی نے اِنکی زبان پر پہلے ہی جاری کردی اور نشان کو فرشتہ الٰہی کی صورت بنکر لیے کھڑا رہا جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگے بڑھ یا مُصعب اُس فرشتے نے کہا مین مصعب نہین ہون انتہی اور اِس سے بھی بڑی جوانمردی اور شجاعت آپکی جنگ خندق مین ملاحظہ کرنی چاہیے مدارج اور معارج مین لکھا ہی کہ پانچوین سال ہجرت کے قوم یہود جگہ جگہ کی قوم قریش کے ساتھ مکہ معظمہ مین متفق ہوکر مدینے پر چڑھ آئی سلمان فارسی کے مشورے سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق گرداگرد مدینہ منوّرہ کے کھودنے کا حکم دیا اور آپ بھی باوجود فاقے کے کہ پتھر پیٹ پر بندھا ہوا تھا بذات خاص خندق کھودنے مین مشغول ہوے آلوسفیان لشکر کفار کے سردار تھے دس ہزار آدمی تین سو گھوڑے اور

۱۲ واقعہ جنگ خندق ۱۲ حضرت علی قتل عمرو بن عبدود حضرت مصعب بن عمیر شہادت حضرت مصعب بن عمیر

ایک ہزار اونٹ لیکر مدینہ شریف پر آئے اور لشکر اسلام مین تین ہزار آدمی چھتیس گھوڑے تھے خندق کے کھودنے مین جو تکلیف جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ پر تھی وہ بڑی کتابون مین دیکھنی چاہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسوقت یہ زبان مبارک سے فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَہْ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَہْ جب خندق تیار ہو گئی لشکر کفار کا نمودار ہوا اور قوم بنی قُریضہ کو کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنکا عہد تھا اُنسے عہد توڑوا کر اپنے ساتھ کر لیا اسواسطے مسلمانونکو نہایت خوف پیدا ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ اپنے متبنے کو تین سو آدمی کے ساتھ مدینہ منورہ کے اندر متعین فرمایا کہ حفاظت گھرون کی کرین انتہی اُسوقت جو بہادری اور شجاعت جناب شاہ ولایت رضی اللہ تعالی عنہ سے ہوئی آوکار خداوندی بجالائے یہ آپ کا ہی کام تھا نبی نامہ فارسی مین لکھا ہے

نظم

تھا اس قوم مین ایک مردود عبد — کہ تھا نام اُسکا عمر عبدوَدّ — بڑے کرّوفر سے وہ آیا وہان
کھڑے تھے جہان خاتم مرسلان — مقابل کو مانگا بصد بغض و کین — بھرا تھا تکبر مین از بس لعین
ہوا بس اُسیوقت حکم نبی — کرے دفع اسکو ہی ایسا کوئی — علیؓ بول اُٹھے ہان کہ مین جاؤنگا
اور اسکا اسیوقت سر لاؤنگا — جناب نبی کو تامل ہوا — کہ اتنے مین آئی اُسی کی صدا
کہ آئے کوئی مرد میدان مین اب — کوئی بھی نہ بولا کھڑے تھے جو سب — دوبارہ بھی بولے وہ شیر خدا
کہ مین ہی کرونگا تیرا سر جدا — مرے حق نے چاہا یہی ہمنفس — تیرا سر مرے ہاتھ ہی سے ہو دور
تامل شہ مرسلان کو ہوا — کہ اتنے مین پھر وہ گدھا چیخ اٹھا — سہ بارہ ملا اختیار آپ کو
عنایت ہوئی ذوالفقار آپکو — شہ مرسلان نے بلایا انھین — عمامہ بھی اپنا بندھایا انھین
ردای مبارک عنایت ہوئی — چلے شان و شوکت سے حضرت علی — دعای نبی کا ہوا جو اثر

ف اور اسی سنہ ۵ھ مین غزوہ بنی قریضہ کا پیش آیا جس کو غزوہ احزاب بھی کہتے ہین

گئے پھاند خندق کو وہ کود کر | ازالۃ الخفاء مین لکھا ہی عمر بن عبدود جنگ بدر مین زخمی ہوا تھا اور عہد کر گیا تھا کہ اب نہ آؤنگا مقابلے مین اسی واسطے جنگ اُحد مین نہ آیا تھا فرمایا اُسکو حضرت علےؓ نے کہ تو نے وعدہ خلاف کیا بولا کہ ہان فرمایا کہ مین بلاتا ہون تجکو طرف اللہ اور رسول کے کہا اُسنے کہ مجھے آنے کی حاجت نہین فرمایا پھر تو گھوڑے سے نیچے اُتر تاکہ میرا تیرا زور معلوم ہو جائے کہا اُسنے ای میرے بھائی کے بیٹے تیرا قتل کرنا مجھے خوش نہین آتا آپنے فرمایا ای چچا میرے مجھے تیرا قتل کرنا بہت خوش معلوم ہوتا ہی اس بات کو سنکر نہایت غصہ ہوا وہ اور اُترا گھوڑے سے اور مارے غصے کے کاٹ ڈالے پانون اپنے گھوڑے کے اور آیا مقابل مین شیر خدا کے پہلے ہی حملے مین آپ نے اُسکو جہنم مین پونچایا اور ایک ہی جست مین کود کر خندق کو آگئے اور یہ فرماتے تھے

نظم

بتون سے جو مانگی تھی تو نے مدد	گیا تو جہنم مین ای عبدوَدّ	مین بندہ ہون بے کس نبی کا غلام
مری فتح کرتا ہی رب انام	تیرے مال ہتیار کا کچھ خیال	کیا مین نے ہرگز نہ ای بدسگال
یقین ہی مجھے وہ خدای جلیل	کریگا نہ دین نبی کو ذلیل	

انتہی شیخ محدث نے روضۃ الاحباب سے مدارج مین روایت کی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ مقابلہ علیؓ بن ابی طالب کا خندق کے دن افضل ہی میری تمام امت کے عملون سے قیامت تک انتہی حوصلہ اور مرتبہ آپکا غزوۂ تبوک مین دیکھنا چاہیے کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کی متوجہ ہوے تو حضرت علیؓ کو مدینۂ منورہ مین اپنا خلیفہ کرکے چھوڑا اور فرمایا کہ تجھے میرے خبر گیری اہل وعیال کی اور مدینے کی کرنا اُسوقت منافقون نے کہا کہ انکو بھاری آدمی سمجھکر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے گھر مین چھوڑا کہ یہ جنگ کے کام کے نہین ہین آپ اُسی وقت ہتیار پہننے لگا کر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

منقبت حضرت علیؓ کی افضل ہی تمام امت کے اعمال سے

وصیت کرنا حضرت علیؓ کو خلیفہ کرکے مدینہ منورہ مین

مقام جرف مین جا ملے اور قول منافقون کا آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ ای علی تو راضی
نہین اُسپر کہ تو مجکو ایسا ہی جیسا کہ موسی علیہ السلام کو ہارون مگر میرے بعد نبی نہین ہی پس
چلے آئے حضرت علیؓ واپس مدینے مین ہکذا فی ازالۃ الخفاء اور بڑی شجاعت اور
جوانمردی آپ کی فتح خیبر مین ملاحظہ کرنی چاہیے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
جنگ خیبر مین البتہ دو جنگا مین نشان اپنا کل کے دن اُس آدمی کو کہ دوست رکھتا ہی وہ
اللہ کو اور اُسکے رسول کو اور دوست رکھتا ہی اللہ اور رسول اُسکو انتہی مافی ازالۃ الخلفاء
مدارج النبوۃ مین پورا قصہ اسکا ہی مین مختصر کرکے لکھتا ہون وباللہ التوفیق جب لشکر
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خیبر پر وارد ہوا تو خیبر مین کئی قلعے تھے بڑے بڑے مضبوطی
سے بنے ہوے اور دس ہزار سوار اُنمین تھے بفضلہ تعالی سب قلعے حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کی دعا سے فتح ہو گئے اور وہ دعا بھی مطولات مین لکھی ہی ایک قلعہ باقی رہا نام اُسکا غموص
اور سب سے مضبوط تھا فتح اُسکی اللہ جل شانہ نے نصیب حضرت شاہ ولایت کے روزازل
مین رکھی تھی وہ کسی سے فتح نہوا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ بھی مع لشکر اور
نشان کے اُسپر گئے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ بھی مع لشکر اور نشان کے
اُس قلعے پر دو بار گئے مگر وہ قلعہ فتح نہوا اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اُسوقت
درد سر عارض تھا آپنے رات کو فرمایا کہ کل دو جنگا مین نشان اپنا اُس آدمی کو جو دوست رکھتا ہی
اللہ اور رسول کو اور دوست رکھتا ہی اللہ اور رسول اُسکو اس بشارت کو سنکر سب صحابہ منتظر
تھے کہ یہ خلعت کرامت کا کسکو نصیب ہوتا ہی اور حضرت شاہ ولایت کا تو کسی کو خیال بھی نہ تھا
اسواسطے کہ آپ بسبب دکھنے آنکھون کے کہ تکلیف شدید تھی مدینہ منورہ سے بھی نہین آئے
تھے خود بخود دیکایک ارادہ کیا کہ جہاد سے جدا ہونا خوب نہین اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شجاعت کی اور وہ خیبر مین

سے جدائی بھی نہ ہو سکی غرض قسمت مین اُنکی یہ دولت روز ازل مین لکھی ہوئی تھی تھوڑے
عرصے مین لشکر اسلام مین داخل ہوے اور یہ قصہ سنا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے یون فرمایا ہی جناب باری عز اسمہ سے دست بدعا ہوے اور عرض کی اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ
لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب انکے آنے کی
خبر ہوئی فرمایا کہان ہی علی لوگون نے عرض کی کہ وہ آگئے مگر آنکھون کے درد سے اُنکو دکھائی
نہین دیتا فرمایا میرے پاس لاؤ سلمہ بن اکوع گئے اور ہاتھ اُنکا پکڑ کے لائے حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے سر اُنکا اپنی ران پر رکھا اور لعاب دہن مبارک اُنکی آنکھون مین لگایا
اُسی وقت درد بالکل جاتا رہا اور بفضلہ تعالی شفای کلی ہو گئی ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہی
کہ حضرت علی گرمی مین کپڑا روئی کا اور جاڑے مین کپڑا باریک پتلا پہنتے تھے حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے زرہ اپنی اُنکو پہنائی اور ذوالفقار کو حمائل انکے کیا اور نشان انکے ہاتھ
مین دیا اور فرمایا جا پیچھے موڑ کے نہ دیکھ جب تک فتح دے اللہ تعالی تجکو عرض کی کس
بات پر لڑون مین اُنسے فرمایا کلمے پر یعنی اول ہدایت کر انکو ایمان کی اگر نہ مانین تو قتال
کر اُنسے اور ہدایت ہو نی ایک مرد کی تجسے بہتر ہی ہزار سرخ اونٹ سے پس آئے نیچے
قلعۂ عُموص کے اور کھڑا کیا نشان زمین پر اُسوقت ایک عالم یہود نے پوچھا کہ اے صاحب
نشان تیرا کیا نام ہی فرمایا علی بن ابی طالب اُسنے اپنے لوگون سے کہا کہ خبردار ہو اس شخص
کا حال توریت مین لکھا ہی کہ یہ بڑا شجاع ہی بغیر فتح کیے یہ شخص نہین جائیگا لیکن اُنکو کچھ
اثر نہوا اور نکلا قلعے سے ایک بہادر یہودی حارث نام کہ وہ بھائی تھا مرحب کا اور تین بھال
کا نیزہ اُسکے ہاتھ مین تھا اور حملہ کیا لشکر اسلام پر اور کئی مسلمانون کو شہید کیا جب دیکھی
حضرت شاہ ولایت نے بہادری اُسکی تو حملہ کیا اُسپر اور ایک ہی ضرب مین اُسکو جہنم رسید کیا

حارث نامی یہودی کا مقابلے مین آنا

سلسلہ نسب کا بیان ہو سکے کہ کہان سے کہان تک پہنچتا ہی

اُسکے بھائی مرحب نے جب بھائی کو مرا دیکھا غضب آ گیا اُسکو اور تھا وہ ایسا بہادر کہ مقابلہ
نہ کر سکتا تھا اُسکا کوئی اُسکی قوم مین اُسوقت اُسنے جلکر غرور مین آکر دو زرہ پہنین اور دو
عمامے باندھے اور یہ بکتا ہوا شیر خدا کے مقابلے مین آیا ؎ مرا گواہ شجاعت تمام خیبر ہی +
مرے جو سامنے آیا تو میرا ہمسر ہی + آپ نے زبان مبارک سے اُسکو جواب دیا ؎ خبر ہی
تجکو کہ شیر خدا یہ حیدر ہی + نبی کا اپنے یہ خادم ہی اور برادر ہی + مرحب نے کمال غصے
سے وار شمشیر کا آپ پر کیا آپ نے ماشاء اللہ اُسکے وار کو دفع کر کے اپنا حملہ ذو الفقار
اُسکے سر پر قائم کیا ذو الفقار سر اور سینے کو کاٹ کر زمین مین اُتر گئی بدن اُسکا
دو ٹکڑے ہو کر زمین پر دونون طرف گر پڑا اور روح ناپاک اُسکی جہنم مین پہنچی اسی
طرح سات آدمی اُنکے بہادر آپنے قتل کیے یہ حال دیکھکر لشکر کفار مین زلزلہ ہو گیا اور
باقی سب قلعے مین بھاگ گئے اور دروازہ قلعے کا بند کر لیا شیر خدا نے ایک گھونسا اُسکے
کواڑون پر ایسا مارا کہ زلزلہ تمام قلعے مین آگیا اور تمام دیوار قلعے کی ہل گئی ام المؤمنین
حضرت صفیہ بیٹی حی بن اخطب سردار یہود کی تخت سے گر پڑین اور زخمی ہو گئین ایسا
کہ نشان زخم کا اُنکے چہرے پر بعد نکاح حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نمایان
تھا پھر آپنے اُس کواڑ کو ایک ہاتھ پر اُٹھا لیا اور پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا وہ ایسا وزنی
کواڑ تھا کہ اُسکو چالیس آدمی نے اُٹھایا تو نہ اُٹھا سکے مگر ستر آدمیون نے بمشکل تمام اُسکو
ایک جگہ سے دوسری جگہ کیا اور وزن اُسکا آٹھ سو من تھا نقل کیا مین نے بعض اس
قصے کا از الہ سے اور بعض اسکا مدارج اور معارج سے اور علمای محدثین نے اس حدیث
کو صحیح کہا ہی صحیح بخاری مین فتح خیبر کی حضرت شاہ ولایت سے نقل کی ہی مگر قصہ کواڑ کا
اُسمین نہین جب حضرت شاہ ولایت فتح فرما کر حضرت رسالت کی خدمت مین آئے

قصہ کواڑ کے اکھیڑنے کا

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم استقبال کے واسطے خیمہ سے باہر تشریف
لائے اور آپ کو گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا سعی تمھاری مشکور ہوئی اور پونچی
مجھے خبر تمھاری شجاعت کی اور راضی ہوا مین تجسے حضرت امیر اُسوقت روئے فرمایا آپنے
یہ رونا غم کا ہی یا خوشی کا عرض کی خوشی کا اور کیونکر خوشی نہو مجکو کہ آپ مجسے راضی ہوے
فرمایا مین تنہا تجسے راضی نہین ہون بلکہ اللہ تعالی اور جبرئیل اور میکائیل اور سب فرشتے
تجسے راضی ہین بعد اُسکے کنانہ بن ابی الحقیق بادشاہ اُس قلعے کا قید ہوکر حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا فرمایا کہان ہی وہ خزانہ تیرا کہ سونے اور موتی
کے ہار پہلے ایک بکری کے بچے کی کھال کے برابر تھے پھر تجھے ثروت زیادہ ہوئی ایک
بکری کی کھال بھرنے لگی پھر گاے کی کھال بھرنے لگی پھر اونٹ کی کھال بھرنے لگی مکے
والے بھی اپنی شادی مین اُسی کا زیور اور جواہر جو درکار ہوتا تھا اُسی سے عاریۃً طلب کیا کرتے
تھے اب وہ مال و دولت کہان ہی قسم کھا کر کہا کہ وہ سب لڑائیون مین صرف ہوگیا آپ نے
فرمایا کہا اگر بات تیری خلاف ہوگی تو خون تیرا مباح ہوگا اسپر گواہ کر لیا آپ نے حضرت صدیق
اور حضرت فاروقؓ اور حضرت امیر اور ایک جماعت یہود کو اسواسطے کہ اللہ تعالی نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تھی کہ اُسنے بوقت جنگ قلعۂ نطات کے اُس جنگل مین سب خزانہ
اپنا دفن کردیا ہی آپنے زبیر بن عوام کو ایک جماعت مسلمانون کے ساتھ دیکر وہان بھیجا وہ
سب خزانہ اُسکا نکال لائے آپنے فرمایا تونے عذر کیا اب تیرا خون مباح ہی اور اُسکو محمد بن
مسلمہ کے حوالے کیا کہ تو اپنے بھائی محمود بن مسلمہ کے بدلے اسکو قتل کر باقی قوم یہود جو
قیدی تھے اُنپر احسان فرما کر آپ نے رہا کیا اور جلاوطن کیا اور مال و متاع اور اسباب
اور عورات سب قلعون کا جمع ہوا جس اُسکا جدا کرکے سب کو تقسیم کیا گیا خیبریون نے

قید ہونا کنانہ بادشاہ خیبر کا

قتل کنانہ بادشاہ قلعہ خیبر

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کی کہ ہمکو رعیت بناکر رہنے دیجیے آپنے قبول فرمایا اور فرمایا کہ تم اپنی اپنی زمین کو بویا کرو آدھا تم لیا کرو اور آدھا بیت المال مین داخل کیا کرو مسلمانون مین سے پندرہ آدمی شہید ہوے اور کفارمین ترانوے آدمی جہنم مین گئے اور اسی بندی مین ام المومنین حضرت صفیہ تھین کہ بی بی تھین یہ کنانہ بن ابی الحقیق بادشاہ قلعۂ غموص کی اور بیان انکا حاسۂ خامس مین لکھونگا انشاء اللہ تعالی ہذا فی المدارج اور بھی مدارج مین لکھا ہی کہ سات سو آدمی بنی قریظہ کے ایک دن مین جناب امیر اور حضرت زبیر بن العوام نے قتل کیے اور اُسی جماعت مین حی بن احطب باپ ام المومنین حضرت صفیہ کا تھا جب سامنے آیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشکین بندھا ہوا اور نہایت سخت دشمن تھا اسلام اور مسلمانون کا اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بغض قلبی رکھتا تھا اُسکو دیکھکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے دشمن اللہ کے آخر تجھے رسوا کیا اللہ تعالی نے اور خوار اور ذلیل کیا تجکو میرے سامنے اور حاکم کیا مجکو تجھپر اور ہمیشہ وہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ملازمت نفاق سے رکھتا تھا یا سر بن احطب اسکے بھائی نے اُس سے پوچھا تھا کہ یہ شخص وہی نبی ہی جسکی صفت توریت مین لکھی ہی کہا اُسنے کہ ہان بیشک یہ وہی نبی ہی مگر میرے دل مین اُسکی عداوت ہی جب حضرت امیر نے اُسپر ذوالفقار کھینچی اُسنے سر آگے جھکا دیا اور اسفل السافلین مین پونہچا جب حکم اُنکے مال جمع کرنے کا ہوا تو پانسو شمشیر اور تین سو زرہ اور دو ہزار نیزے اور ایک ہزار پانسو ڈھالین جو قلعۂ بنی قریضہ مین تھین اور مال اور اسباب اور مویشی اور باغات اور عورتین اور بچے اُنکے سب نصیب مسلمانون کو ہوے ریحانہ بیٹی عمر کی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مال مین سے اپنے واسطے خاص فرمائی اور بطور ملک یمین کے اُنکو

قتل کرنا سات سو جوان بنی قریضہ اور حی بن احطب کا

اپنی صحبت مین لائے پھر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ آزاد کرکے اُنسے نکاح کرین عرض کی کہ مجکو آپ کی لونڈی گری کا فخر ہی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکی رضا پر چھوڑ دیا یہان دل چاہتا ہی کہ قصہ حضرت سعد بن معاذ کا کہ انصار مین مرتبۂ اعلی نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایسا رکھتے تھے جیسا کہ مہاجرین مین حضرت صدیق اکبرؓ کا تھا جنگ احزاب مین جو حکم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا حضرت زید بن حارثہ کو تین سو آدمی کے ساتھ تھا کہ شہر مدینہ کی حفاظت کرین حضرت عائشہ ام المومنین فرماتی ہین کہ دیکھا مین نے اُس روز سعد کو زرہ تنگ بدن پر ہی اور گشت کر رہے ہین اُنکی والدہ میرے پاس بیٹھی تھین اُنھون نے اُنکو بلا کر کہا کہ بیٹا مین نے سنا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر دھاوہ کفار کا ہوا ہی تو جلدی پہونچ اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر قربان ہو مین نے کہا کہ زرہ تیری چھوٹی ہی کوئی تیر نہ لگ جائے کہا اُم سعد نے جو حکم خدا کا ہی وہ ہوگا جب پونچے یہ وہان تو لگا اُنکے ہاتھ پر تیر رگ ہفت اندام پر اُسوقت دعا کی اُنھون نے کہ خداوندا اگر قوم قریش سے کچھ جنگ و جدال باقی ہی تیرے رسول کو تو زندہ رکھ مجکو کہ بدلا لون مین تیرے رسول کا اُنسے اور جب مارے تو مجکو تو ایسے زخم مین کہ مرتبہ شہادت کا پاؤن اُسوقت وہ خون بند ہوگیا بعد فراغ جنگ خندق کے جب آپ مدینہ منورہ مین تشریف لائے اور سر اور روی مبارک سے گرد سفر دور فرما رہے تھے صحیح بخاری مین روایت ہی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اُسوقت اور کہا کہ آپ نے ہتیار اُتار لیے اور ہم سب ہتیار بند ہین حکم خداوندی یہ ہی کہ ابھی ہم بنی قریضہ پر جائین سو قسم ہی خدا کی جاتا ہون مین اُنپر اور زلزلہ ڈالتا ہون مین اُنکے قلعے مین اور توڑتا ہون مین اُسکو ایسا کہ جیسے انڈا مرغ کا پتھر پر ٹوٹتا ہی پس گئے جبرئیل علیہ السلام آگے حضرت بلال کو حکم ہوا کہ منادی کرد

قصہ سعد بن معاذ کا

کہ سب صحابہ نماز عصر کی بنی قریضہ مین چلکر پڑھین جناب شاہ ولایت کو علم لشکر کا عنایت
ہوا اور لشکر اسلام نے کوچ کیا داہنی طرف حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضرت
صدیقؓ اور بائین طرف حضرت فاروق اور آگے پیچھے تین ہزار مہاجرین اور انصار دیکھا
رستے مین قوم بنی النجار سب کے سب سوار منتظر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
کھڑے تھے پوچھا تمکو کسنے خبر کی کہا وحیۂ کلبی نے فرمایا آپ نے وہ جبرئیل علیہ السلام تھے
جب پہنچے آپ وہان تو آپنے گھیرا کیا اُنکے قلعے کا پچیس دن تک اور غذ الشکر اسلام کی
وہان روزمرہ کھجورین تھین پیغام کیا اُنھون نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ نکل جاتے ہین ہم زن و مرد تھوڑا تھوڑا اسباب لیکر جیسا کہ کیا آپ نے بنی نظیر کے
ساتھ آپ راضی نہوے کہا ہم کچھ مال نہین لینگے آپ اسپر بھی راضی نہوے کعب اسد اور
ی بن اخطب کہ دونون سردار اُنکے تھے کعب بن مالک نے سمجھایا اُنکو کہ ای جماعت یہود
کی ایمان لاؤ تم سلامت رہے مال و جان تمھاری اور تمنے صفت اس نبی کی توریت مین
دیکھی ہی کہا سچ ہی پر ہم نے دین ہوکے نہین مرتے پھر کہا کعب نے کہ تین کامون سے
ایک کام ضرور ہی اول یہ کہ ایمان لاؤ اُس نبی پر یا مار ڈالو تم اپنے اپنے اہل و عیال کو اور فراغت
سے لڑو اگر مارے گئے تو کچھ غم نہین اور جو فتح پائی تمنے تو بال بچے بہت ہورہینگے اور
جو یہ بھی نہین کرتے تو آج شب ہفتے کی ہی وہ ہمسے ہماری عبادت کا دن سمجھکر بے فکر
ہونگے رات کو ڈاکا ڈالو فتح ہوگی کہا بال بچون کا ناحق مارنا اور عبادت کے دن دنیا کا کام کرنا
دونون ظلم کی بات ہی پہلے ہماری قوم کے لوگ بندر سور بنائے گئے ہین آخر حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو بلایا اور فرمایا کہ تمکو حکم خداوندی ہی کہ فیصلہ کرو انھون نے
کہا کہ جوان جوان اُنکے مارے جائین اور زن و بچے لونڈی غلام بنائے جائین سو یہی ہوا جو اوپر گذرا

وحیۂ کلبی کے مشکل جبرئیل تھے

بعد فراغت قصۂ بنی قُرَیظہ کے زخم حضرت سعد کا جاری ہوگیا اور وقت موت کا آگیا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انکے سرہانے بیٹھے تھے اور سر انکا آپ نے اپنے زانو پر رکھ لیا تھا اور فرما رہے تھے خداوندا سعد نے تیرے رسول کی تصدیق کی اور بڑی بڑی تکلیفین اسلام کی اُٹھائین اور حق اسلام کے سب ادا کیے تو بھی انکی روح اسطرح پر قبض کر جیسے اپنے دوستون کی قبض کرتا ہی جب آواز آپ کی کان مین انکے گئی آنکھین کھولین اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین گواہی دیتا ہون کہ تمنے پیغام اللہ تعالی کا پورا پورا ہمکو پونچایا یہ کہا اور سر اپنا حضرت کے زانو سے واسطے ادب کے اُتار لیا اور آپ سے رخصت ہوکر رحلت فرمائی جبرئیل علیہ السّلام سبز عمامہ ریشمین باندھے ہوے آئے اور پوچھا کہ آپ کے صحابہ مین سے کسنے انتقال کیا کہ دروازے آسمان کے کھولے گئے ہین دیکھو یہ قدرت خداوندی ہی کہ جاہلیت مین کیا انکار تھا انکو اسلام سے جیسا کہ جانا تمنے حاسۂ اول مین اور آخر کیا مرتبہ پایا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکے جنازے پر ستر ہزار فرشتے آئے اُنکی موت سے عرش معلے کو حرکت ہوئی اور قبر مین سے اُنکے بوی مشک آتی تھی یہ بدلا انکے اعمال خالص اور صحبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا انتہیٰ ما فی المدارج

فصل بیان مین تخصیصات اور تشریفات اور تفضیلات آپ کے جو جناب نبوت سے آپ کے واسطے ہوئین ازالۃ الخفا مین لکھا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حضرت فاطمہؓ کے یہان اور فرمایا کہ مین اور تو اور علی اور حسن اور حسین قیامت کے دن ایک جگہ ہونگے روایت کی ابو سعید خدری نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وحی کی گئی مجکو کہ علی مین تین صفتین ہین سیّد المومنین امام المتقین قائد الغرّ المحجّلین روایت کی عبد اللہ بن سعد بن زارہ نے اپنے باپ سے

کہ علی بن ابی طلحہ کہتے ہین کہ حج کرکے ہم مدینہ منورہ آئے اور ہمارے ساتھ معاویہ بن خدیج تھا کہا کسی نے حضرت امام حسنؓ سے کہ یہ معاویہ بُرا کہتے ہین حضرت امیر کو آپنے فرمایا کہ تو بُرا کہتا ہی اُنکو کہا اُسنے مین کیا بُرا کہتا ہون فرمایا دیکھیگا تو اُنکو کہ کھڑے ہونگے وہ اوپر حوض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ دفع کرینگے آپ وہان سے نشان منافقون کے فرمایا ہی یہ محکوم ہادی المصدوق نے وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰے بیشک سوا ہوا وہ جسنے جھوٹ باندھا ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہی کہ مرض الموت مین حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ آئے علی آئے علی حضرت فاطمہؓ فرماتی ہین کہ آپ نے اُنکو شاید کچھ کام کو بھیجا ہی کہتی ہین ام المومنین آئے علی تو ہم سب مکان سے باہر ہوگئے کہ شاید آپ کو کچھ اُنسے کہنا ہی تو مین دروازے کے قریب تھی دیکھا مین نے کہ جھکے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُنکی طرف اور سرگوشی کی اُنسے اور اُسی دن وفات ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھنا علی کا موجب عبادت ہی زید بن ارقم سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کو مین لڑنے والا ہون اُس سے جو تمسے لڑے اور ملنے والا ہون اُس سے جو تمسے ملے سُبیع بن عمیر سے روایت ہی کہ گیا مین اپنے ماں کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے یہان پوچھا میری ماں نے اُنسے کہ حضرت علی کیسے آدمی ہین اور مین سنتا تھا پردے کے پیچھے سے کہ آپ نے فرمایا قسم ہی اللہ تعالی کی نہین جانتی مین کسی کو محبوب زیادہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا علی سے اور نہ زمین پر کوئی محبوب زیادہ ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فاطمہ سے یہ سب حدیثین حاکم نے مستدرک مین نقل کین ہین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ حضرت علی مین تین فضیلتین ہین کہ وہ مجھین

نہین ایک شوہر ہونا حضرت فاطمہؓ کا دوسری سکونت انکی مسجد مین ساتھ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے اور جائز ہوئی گھرداری اُنکو مسجد مین اور نشان ملنا اُنکو خیبر مین ابن عباس
نے کہا حضرت علی سے کہ چار فضیلتین ہین تمکو کہ نہین ہین وہ کسی کو ایک نشان بردار ہونا
ہر جہاد مین اور صبر کرنا روز اُحد کے اور غسل دینا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اور
قبر مین رکھنا اُنکا یعنی مجموع یہ چارون کسی مین نہین ہین حضرت ام سلمہ اُم المومنین رضہ نے
فرمایا اب تم لوگ بُرا کہتے ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا اُنھون نے معاذ اللہ فرمایا
سنا ہی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو بُرا کہے علیؓ کو اُسنے مجکو
بُرا کہا حضرت عائشہؓ ام المومنین فرماتی ہین کہ فرمایا آپ نے بلا دو تم سید العرب کو عرض کی
مین نے آپ سید العرب ہین فرمایا مین سید اولاد آدم ہون اور علی سید عرب ہی زید بن ارقم سے
روایت ہی کہ تھے دروازے بعض اصحاب کے مسجد مین فرمایا آپ نے ایک دن بند کردو
سب دروازے مگر دروازہ علیؓ کا بعض لوگون نے جو اسمین کلام کیے فرمایا آپ نے مریو تم
قسم ہی اللہ تعالی کی نہ بند کیے مین نے اور نہ کھولے مین نے دروازے کسی کے مگر حکم اللہ
تعالی سے ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین شہر علم کا
ہون اور علی دروازہ اُسکا ہی پس جو ارادہ شہر کا کرے وہ دروازے مین سے آئے زید
ابن ارقم سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ارادہ کرے کہ جیے
میرا سا جینا اور مرے میرا سا مرنا اور رہنا ملے اُسکو جنت الخلد مین جسکا وعدہ دیا ہی میرے
رب نے مجکو تو دوست رکھے علیؓ کو کہ دوستی علی کی نہین نکالتی ہی ہدایت سے اور نہین داخل
کرتی ہی گمراہی مین تنبیہ دوستی یہ ہی کہ پسند کرے اپنے محبوب کے افعال اور اقوال اور اوضاع
کو اور جو محبوب کے دوست ہون انکو دوست رکھے اور جو اُسکے دشمن ہون اُنکو دشمن اپنا جانے

توضیح حضرت شاہ ولایت نے بیعت کی تینون خلیفہ سے اور وزیر رہے اُن خلافتون مین اور شریک حال رہے اُنکے جمیع امورات دین مین جمعے اور جماعت مین اُنکا ہی اقتدا کیا چوبیس برس تک اور امور جہاد مین شریک رہے تینون خلافتون مین اور لیے گئے حصے مال غنیمت سے جو اُن خلافتون مین جہاد سے آتا تھا وہی مال کھاتے پیتے پہنتے تھے اور اپنے اہل وعیال کو کھلاتے تھے اور نکاح کر دیا اپنی بیٹی ام کلثوم کا عمرؓ کے ساتھ خوشی اور رضا سے اپنی اور رکھے اپنے بیٹون کے نام ابوبکر اور عمر اور ع[illegible] دی حضرت عمرؓ نے حضرت امام حسینؓ کو بی بی شہر بانو جو بندی مین تھین وہ شاہزادی فارس کی بیٹی بادشاہ یزدجرد کی والدہ حضرت امام زین العابدینؒ کی بھلا انصاف کا مقام ہی اگر تھے خلفای ثلثہ ظالم اور غاصب اور کافر معاذ اللہ تو اُنکا جہاد کب جائز ہوا اور اُنکے جہاد کی بندی مین سے عورت لینی کب درست ہی یہ کیا دوستی جناب شاہ ولایت کی ہی کہ اُنکی عبادت اور معاش اور سب کام اُنکا خراب کیا اور قیامت تک سادات کی نسل مین فرق ڈالا سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ابوذر سے روایت ہی کہ صحابہ کے زمانے مین منافق کی تین پہچانین تھین تکذیب اللہ اور رسول کی اور پیچھے رہنا جماعت سے اور بغض علی بن ابی طالب سے ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غصے مین کسی کو مجال بولنے کی نہوتی تھی مگر حضرت علیؓ کو انتہی مافی ازالۃ الخلفاء عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت علیؓ نے جو چیز مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے طلب کی وہ مجکو دی اور جو چیز مین نے نہ طلب کی وہ مجکو آپ سے دی اور امام احمد بن حنبل

منافق کی پہچان

سے روایت ہی کہ فضائل حضرت امیر مین جتنی حدیثین آئی ہین اتنی کسی کے فضائل مین نہین شاہ ولی اللہ صاحب ازالۃ الخفا مین لکھتے ہین کہ اسکے دو سبب ہین ایک تو رسوخ اسلامی کہ آپ کا اسلام اولی ہی دوسرے قرابت قریبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور جو انعام الہی اُس ذات مقدس پر ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر مین تربیت یافتہ ہوے اور بڑھکے یہ بات ہی کہ جناب فاطمۂ زہرا رضؓ آپ کے نکاح مین آئین نور علی نور کا مرتبہ ہوا پھر جو آپ کی خلافت مین فتنہ در فتنہ پیدا ہوا اور صحابہ نے آپکی ہمراہی مین غایت درجہ کی جد و جہد قیام دین مین کی اسواسطے آپکے اظہار فضائل مین اظہار احادیث فضائل کا ضرور ہوا بعضی حدیثین درجۂ تواتر کو پونہچین اور بعض بدرجۂ حسان کو اور پھر آپ کے فضائل مین شیعون نے غلو سے بہت سی حدیثین وضع کین اور خوب بازار بدعت کا گرم کیا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ۝ اور مین احادیث موضوعہ اور حدیث ضعیف کہ جسکا ضعف شدید ہو انکار رکھتا ہون اور حدیث صحیح یا حسن یا ضعیف محتمل الضعف روایت کرتا ہون پس متبع احادیثین آپکی فضیلت مین یہ ہین ای علی تو مجکو ایسا ہی جیسا کہ موسی کے بعد ہارون اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خداوندا دوست رکھ اُسکو جو دوست رکھے علی کو اور عداوت کر اُس سے جو عداوت کرے علی سے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دن خیبر کے کل دونگا مین نشان اُس شخص کو جو دوست رکھتا ہی وہ اللہ اور رسول کو اور دوست رکھتا ہی اللہ اور رسول اُسکو اور فتح ہوگا قلعہ خیبر کا اُسکے ہاتھ سے ہذا کلہ فی ازالۃ الخفا **فصل** بیان مین احادیث فضائل جناب امیرؓ کے تاریخ الخلفا اور صواعق محرقہ سے نقل کرتا ہون صحیح مسلم مین روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت مباہلہ قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ

سے اور جو کہ بعد کے بیان کسی کے فضائل سے زیادہ ہین ۱۲

اجماع فضائل حضرت امیرؓ کی فضیلت مین

وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝ یعنی کہو
ای حبیب کفار کو کہ آؤ تم بلائین ہم اپنے بیٹون کو اور تم اپنے بیٹون کو اور ہم اپنی عورتون کو
اور تم اپنی عورتون کو اور ہم اپنے نفسون کو اور تم اپنے نفسون کو پھر کوشش پھر کرین
لعنت اللہ کی اوپر جھوٹون کے پھر پکارا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور
حضرت فاطمہ اور حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کو اور فرمایا ای خداوندا یہ لوگ اہل
میرے ہین انتہی مافی تاریخ الخلفاء اور پورا قصہ اسکا تفسیر حسینی وغیرہ مین یون لکھا ہی کہ بعد
نزول اس آیت کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نصارای نجران سے کہا کہ تم لوگ
حجت اور دلیل سے نہین سمجھتے تو آؤ ہم تم مباہلہ کرین کہ حق ظاہر ہو جائیگا اُس قوم نے
ایک جگہ مقرر کی دوسرے دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسین کو گود مین لیا
اور حضرت امام حسن کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کو اپنے پیچھے کیا اور فرمایا
کہ جب مین دعا کرون تم آمین کہنا کفار نے کہ سامنے صف باندھے کھڑے تھے جب یہ حال
دیکھا تو کانپ گئے اور اُنکے سردار نے کہا کہ خبردار کبھی اسنے تم مباہلہ نہ کرنا اور بچو تم اُنکی
بددعا سے یہ وہ لوگ ہین جو دربار خداوندی مین چاہین وہ انکو ملے اگر چاہین تو اُنکی بددعا
سے پہاڑ ٹل جائے اگر تم اسنے مباہلہ کروگے تو روی زمین پر کوئی تم مین کا نہین رہنے کا پس
صلح کرلی انھون نے اس بات پر کہ سال مین دو ہزار حلے دو دفعہ کرکے اور تیس زرہ تحفہ
دیا کرینگے انتہی ترمذی مین زید بن ارقم سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے جسکا مین دوست ہون اُسکا علی بھی دوست ہی ابوطفیل سے روایت ہی کہ جمع کیے لوگ
حضرت علیؓ نے صحن مین اور فرمایا قسم دیتا ہون مین ہر مرد مسلمان کو جسنے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے دن غدیر خم کے جو کچھ فرمایا تھا آپ نے یعنی میرے حق مین پس کھڑے ہوے

صحابہ مین تیس آدمی اور گواہی دی انھون نے کہ فرمایا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
اُس دن تمھارے حق مین مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ
مَنْ عَادَاہُ یعنی مین جسکا مولی ہون علی بھی اُسکا مولی ہی خدا وندا دوست رکھ اُسکو جو دوست
رکھے علی کو اور دشمن رکھ اُسکو جو دشمن رکھے علی کو ہذا فی تاریخ الخلفا اور اصل یہ قصہ مدارج مین
یون لکھا ہی کہ دسوین سال ہجرت کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو
اوہ مبارک مین تین سو سوار ساتھ کرکے یمن مین بھیجا اور اپنے دست مبارک سے انکو دستار
باندھی اور اُسکے دو شملے چھوڑے ایک آگے قریب ایک گز کے دوسرا پیچھے ایک بالشت کا
اور فرمایا اے علی تیری جدائی مین افسوس کرتا ہون اور غم کھاتا ہون اور جب تو پہنچے اُن
تو وعظ کہکر انکو مسلمان کیجیو اور قتال آپ سے کیجیو عرض کی کہ آپ مجھکو کس طرح پر بھیجتے ہین
کہ وہ اہل علم ہین اور مین احکام قضا اور فتوے سے بخوبی واقفیت نہین رکھتا آپ نے
ہاتھ اپنا انکے سینہ مبارک پر رکھا اور دعا کی اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ لِسَانَہٗ وَاھْدِ قَلْبَہٗ یعنی
خداوندا ثابت رکھ زبان علی کی اور راستہ دکھا علی کے دل کو اور فرمایا کہ ایک آدمی کا ہدایت
پر ہونا تجھے بہتر ہی تیرے واسطے اُس سے کہ مل جائے تجھکو دنیا و ما فیہا سے پھر آپ بشریف
لیگئے اور وہان ہدایت شروع کی اہل ہمدان ایک دم سب آپکے ہاتھ پر مسلمان ہوے
آپ نے اس مضمون کی عرضی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ارسال کی
آپکو ایسی خوشی ہوئی کہ سجدۂ شکر یہ ادا کیا اور فرمایا السلام علی ہمدان السلام علی ہمدان
روایت ہی کہ اول حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن مین حضرت خالد بن
ولید کو روانہ کیا تھا اُنھون نے فتح کی پھر حضرت نے واسطے خمس کے حضرت امیر رضی اللہ
تعالی عنہ کو وہان روانہ کیا حضرت امیر رضی اللہ تعالی عنہ نے خمس پر قبضہ کیا اُسمین لونڈی

غلام بھی تھے اُسمین سے ایک لونڈی جو بہت خوبصورت تھی اُسکو اپنی خدمت مین لیا
اور اُسے اپنی صحبت سے مشرف فرمایا بریدہ اسلمی کو یہ بات بری معلوم ہوئی اُنھون نے
حضرت خالد سے اس بات کا شکوہ کیا جب یہ قصہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس آیا فرمایا اے بریدہ تونے علی سے بغض کیا عرض کی ہان فرمایا علی سے دوستی بڑھا
اور اُس سے بغض مت رکھ اور ایک روایت مین ہے کہ رنگ مبارک آپکا اس بات سے
سرخ ہوگیا اور فرمایا علی کے حق مین تو بدگمانی نہ کر کہ علی مجھسے ہے اور مین اُس سے ہون
فائدہ اسلمی کو حضرت علی سے رنج اس بات کا ہوا کہ اُنھون نے مدت استبرا کہ لونڈی
کے واسطے ہے کیون نہ گذرنے دی **جواب** یہ مسئلہ اجتہادی ہے جناب امیر تو بڑے
مجتہد تھے آپ کے اجتہاد مین استبرا شرط نہو شیخ نے مدارج مین اس مقام پر لکھا ہے
کہ شکایت بریدہ کی جہت سے قصہ خم غدیر کا واقع ہوا اور وہ اسی کتاب مین یون لکھا ہے
کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب حجۃ الوداع سے طرف مدینۂ مبارک کے
روانہ ہوے جب منزل غدیر خم مین پہونچے وہ ایک مقام ہے قریب جحفہ کے مکے اور
مدینے کے بیچ مین زادہما اللہ تعظیماً وہان آپ نے اصحاب سے فرمایا اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
اَنِّیْ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ کیا تم نہین جانتے کہ مین زیادہ محبوب ہون مومنون
کو اُنکی جانون سے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ سب نے
عرض کی کہ بجا ہے آپ کا فرمانا فرمایا مجھے اللہ تعالی نے طلب کیا ہے مین نے اسکو قبول کیا سو
جانو تم کہ مین نے تم مین دو چیزین بڑی بھاری چھوڑی ہین کہ وہ ایک سے ایک
ہین قرآن شریف اور اہل بیت میرے دیکھو احتیاط کرنا میرے بعد اور دونون کے حقوق
خوب سمجھنا اور نہایت دونون کے ساتھ سلوک رکھنا اور یہ دونون آپس مین جدا نہونگی

قصہ خم غدیر کا

یہان تک کہ پونچہین میرے پاس حوض کوثر تک اسوقت فرمایا خدای تعالی مولی میرا ہی اور مین مولی سب مومنون کا ہون پھر ہاتھ پکڑا حضرت امیر کا اور دعا کی اَللّٰھُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ یہ بھی فرمایا وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَ عَلِیًّا وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہٗ یعنی مدد کر اُسکی جو مدد کرے علی کی اور ذلیل کر اُسکو جو ذلیل کرے علی کو اسکے بعد ملاقات کی حضرت فاروق اعظم نے جناب امیر سے تو فرمایا مبارک ہوای علی کہ تم ہوے مولے سب مومن مردون کے اور سب مومنہ عورتون کے کذا فی المشکوۃ **تنبیہ** قوم شیعہ اس حدیث کو تمسک پکرتے ہین اوپر امامت جناب امیر کے اور اس سے ابطال کرتے ہین خلافت خلفای ثلثہ کو سو یہ نہین ہوسکتا کئی وجہ سے **اول** وجہ یہ کہ لفظ مولی مشترک ہی کئی معنی کے ساتھ آزاد کرنے والے کو بھی کہتے ہین اور غلام آزاد کو بھی کہتے ہین اور کام مین تصرف کرنے والے کو بھی کہتے ہین اور محبوب کو بھی کہتے ہین اور مددگار کو بھی کہتے ہین اور لفظ مشترک پر جس معنی کا قرینہ دال ہو وہی معنی لیا کرتے ہین پس دیکھنا چاہیے کہ یہان خم غدیر مین کوئی قرینہ امامت کا ہی جو وہ مراد لی جائے بلکہ فقط قرینہ اسپر ہی کہ بُریدۂ اسلمی نے جو ناراضی اپنی حضرت علی سے موقع مین مین بیان کی اور یمن سے سیدھے حضرت امیر مکۂ معظمہ کو آئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک حج ہوے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ذکر سنا وہان موقع حج کا تھا ادای مناسک حج مین مصروف تھے وہان سے روانہ ہوکر رستے مین یہ موقع لوگون کو وعظ سنانے کا ہوا **دوسری وجہ** یہ کہ اگر یہ حدیث امامت پر دلالت کرتی تو جناب شاہ ولایت بعد وفات حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے محضر صحابہؓ مین کیون نہ پیش کرتے **تیسری وجہ** یہ کہ مولی کے

پہلی وجہ — استدلال شیعہ بر خلافت بلافصل حضرت علی و جواب بخوبی

دوسری وجہ

تیسری وجہ

معنی لغت عرب مین امامت کے نہین آئے **چوتھی وجہ** یہ کہ اگر بالفرض معنی مولی کے امامت کے لیجیے تو یہ حدیث متواتر نہین کہ مفید امامت ہو **پانچوین وجہ** یہ کہ صحیح بخاری مین حدیث ہی مرض موت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین کہا حضرت عباس رضؓ نے حضرت علیؓ سے کہ طلب کر لو حضرت سے خلافت کو اپنے واسطے فرمایا کہ مین نہین طلب کرتا خوف کرتا ہون اس بات کا کہ طلب کرون اور آپ نہ دین **تنبیہ** اگر یہ حدیث خم غدیر کی مفید نص امامت کو ہوتی تو اس فکر کی کیا حاجت تھی اور قصۂ یوم غدیر کو اسوقت سے دو مہینے کا عرصہ گذرا تھا آخر یہ حدیث اگر مفید امامت ہوتی تو جناب شاہ ولایت پیش کرتے اور حضرت عباس کچھ بولتے یا اور صحابہ مین سے کوئی بھی اسکا ذکر کرتا انتہی مافی المدارج کیا سمجھون نے اسلام کو اور محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی اطاعت کو فراموش کر کے اس حدیث سے چشم پوشی کی اسمین کچھ شک نہین کہ یہ حدیث اور جواب پر لکھی گئین اور جواب بفضلہ تعالی آپ کی شان مین لکھتا ہون اُسسے آپکا مرتبہ اور درجہ اور فضیلت آپ کی منصف اور عاشق رسول کو کافی ہی اور جو خارجی ہی وہ تو اس محبت سے خارج ہی اور جو رافضی ہی اُسکو اتنے مراتب اور مناصب اور مدارج آپکے خوش نہین معلوم ہوتے پابندی ہوا و ہوس مین اس دولت دین سے وہ رافض ہی نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْاِفْرَاطِ وَالتَّفْرِیْطِ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ اٰمِیْن **فصل** بیان مین فضائل متفرقہ جناب امیر کے آپکو فیصلون اور قضا یا مین کمال دخل تھا صواعق محرقہ مین روایت ہی کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو دو آدمیون کا قضیہ آیا ایک نے کہا کہ میرے گدھے کو اسکے بیل نے مار ڈالا ایک شخص نے حاضرین مین سے کہا جانورون پر کیا تاوان ہی آپ نے فرمایا اے علی

چوتھی وجہ
پانچوین وجہ

لہ پنڈ واقعہ ہین اکثر اہل اللہ کے جو خانے اور گھر خانے سے کاشتہ ہوتے ہین جس کو اس اور طاعون کہتے ہین

تم فیصلہ ان دونون کا کرو حضرت علیؓ نے فرمایا دونون بندھے ہوے تھے یا کھلے ہوے
یا ایک بندھا ایک کھلا تھا گدھے والے نے کہا میرا گدھا بندھا ہوا تھا اسکا بیل چھوٹا ہوا تھا
آپنے فرمایا کہ بیل والا گدھے کی ضمان دے پس ثابت رکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
آپ کے حکم کو جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہ لوگ مختلف درختون سے ہین اور مین اور علی ایک درخت سے ہون ام المومنین ام سلمہؓ
سے روایت ہی کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی کو جرأت کلام کرنے کی
نہ ہوتی تھی مگر حضرت علیؓ کو ابن مسعود سے روایت ہی کہ دیکھنا حضرت علی کا عبادت ہی سعد بن
ابی وقاص سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے ایذا دی
علی کو بیشک اُسنے مجکو ایذا دی ام سلمہ سے روایت ہی کہ فرمایا آپنے جسنے محبت کی علی سے
اُسنے بیشک مجسے محبت کی اور جسنے محبت کی مجسے تو اُسنے محبت کی اللہ تعالیٰ سے اور جسنے
بغض کیا علی سے اُسنے بغض کیا مجسے اور جسنے بغض کیا مجسے اُسنے بغض کیا اللہ سے ام المومنین
ام سلمہ فرماتی ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے بُرا کہا علی کو اُسنے بُرا کہا
مجکو حضرت علی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای علی تیری مثال
عیسی علیہ السلام کی سی ہی بغض کیا اُنسے یہود نے یہان تک کہ بہتان کیا اُنکی والدہ
شریفہ پر اور دوست رکھا اُنکو نصاری نے یہان تک کہ پیدا کی اُنمین وہ بات کہ نہ تھی اُنمین
یعنی اُنکو خدا کا بیٹا کہا اور اُنکی والدہ کو خدا کی بی بی خبردار رہو ای علی ہلاک ہونگے تیرے
سبب بھی دو فرقے ایک تو وہ فرقہ جو تجھے حد سے زیادہ دوست رکھینگے اور پیدا کرینگے تجمین
وہ باتین جو نہین ہین تجمین دوسرا وہ فرقہ جو بغض رکھینگے تجسے یعنی دل سے بھلا دینگے

مثال آپکی عیسی علیہ السلام کی سی ہی
انتہا درجہ بغض کی طرف
انتہا درجہ محبت کی طرف

وہ سب فضل و کمال تیرے عمار بن یاسر سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
بڑے بدبخت ہین دو آدمی ایک تو وہ قوم ثمود مین سے جسنے اونٹنی صالح کی کاٹی دوسرے وہ جو
تجھے قتل کریگا **فصل** بیان مین علم اور عقل اور عدل اور صبر اور آپکی کرامات کے بسبب اختصار
کتاب کے تھوڑے تھوڑے سب کمال آپکے لکھتا ہون و باللہ التوفیق علم اپ کو ایسا جناب باری
سے عطا ہوا تھا کہ آپ فرماتے ہین قسم ہی اللہ تعالی کی نہین نازل ہوئی کوئی آیت قرآن شریف
مین مگر جان لیا مین نے سبب نزول اُسکا اور حکمت اُسکے نزول کی بیشک بخشا ہی مجکو میرے
رب نے قلب عاقل اور زبان گویا ابو طفیل سے روایت ہی کہ فرماتے تھے آپ سوال کرو مجھسے
کتاب اللہ مین جو چاہو کہ جانتا ہون مین کون سی آیت دن کو اُتری اور کون سی آیت رات کو
اور کرامت آپ کی یہ ہی کہ آپکی گود مین سر تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر وحی آنی شروع ہوئی آپکی نماز عصر قضا ہو گئی کہ سورج غروب ہو گیا پس دعا
کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خداوندا اگر تھا علی تیری طاعت مین تو پھر طلوع کر دے
آفتاب کو سو طلوع ہوا آفتاب بعد غروب ہونیکے روایت کیا اس حدیث کو طحاوی نے
مشکل الآثار مین دو طریق سے ایک روایت ہی اسماء بنت عمیس سے دوسری فاطمہ بنت حسین سے
اور کہا کہ یہ دونون حدیثین ثابت ہین اور راوی ان دونون کے سب ثقہ ہین اور نقل کیا اسکو
قاضی نے اپنی شفا مین اور حافظ ابن سید الناس نے بشری اللبیب مین اور حافظ مغلطائی
نے زہر الباسم مین اور صحیح کہا اسکو ابو الفتح ازدی نے اور حسن کہا اسکو ابو زرعہ بن عراقی نے
اور شیخ جلال الدین سیوطی نے الدر المنتثرۃ فی الاحادیث المشتہرۃ مین اور کہا حافظ ابن احمد
ابن صالح نے ہرگز نہین خلاف کریگا کوئی اہل علم اس حدیث اسماء سے اسواسطے کہ یہ
اجل علامات نبوت مین سے ہی اور ترجمہ حدیث اسما کا یہ ہی کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلعم نے

کرامت آپکی

ٹھہرکی اور بھیجا حضرت علیؓ کو کسی کام کو پھر پڑھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کی
پھر رکھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا حضرت علی کی گود مین پھر نہ اٹھایا آپ نے
سر مبارک اپنا یہان تک کہ غروب ہوا آفتاب پھر دعا کی آپ نے وہ جو ابھی گذری اور افراط
کی ابن جوزی نے کہ اس حدیث کو موضوع کہا ہذا فی ازالۃ الخفاء اور کہا شیخ عبد الحق محدث
نے مدارج مین کہ ابن جوزی جلدی کرنے والا ہی حدیثون کے موضوع کہنے مین راقم کہتا ہی
کہ کوئی یہ نہ کہے کہ یہ تو معجزہ ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نہ کرامت حضرت شاہ ولایت کی
اسواسطے کہ معجزے سے متحقق ہوئی آپ کی کرامت اور کرامت سے ظاہر ہوا یہ معجزہ اس
حدیث کے دونون طریق حضرت شاہ ولی اللہ نے ۱۱۴۴ھ ہجری مین مدینہ منورہ مین اپنے
استاد شیخ ابو طاہر سے مسلسل فاطمہ بنت حسینؓ تک اور اسما بنت عمیس تک ازالۃ الخفاء
مین روایت کیے ہین مَنْ شَاءَ فَلْيَنْظُرْ فِيهَا اور اس مقام پر حکایت عجیب نقل کی ہی
صواعق کے صفحہ ۹۳ مین وہ یہ ہی کہ ایک جماعت مشائخ عراق کی حاضر تھی ابو المنصور
مظفر بن اردشیر قتادی کے وعظ مین کہ وہ وعظ کہہ رہے تھے بعد نماز عصر کے اور بیان کر رہے
تھے یہی حدیث اور فضائل اہل بیت کے پس گھر گیا ایک دم ابر اور چھپ گیا آفتاب اور
گمان کیا لوگون نے کہ غروب ہوا آفتاب پس کھڑے ہوے وہ منبر پر اور اشارہ کیا آفتاب
کو اور پڑھے تین اشعار کہ ترجمہ انکا یہ ہی ؎ کر رہا ہون مین بتوفیق خدا ✣ نعت
و مدح مصطفےٰ و مرتضےٰ ✣ تو نہ ڈوب اے شمس تابان پر ضیا ✣ سن لے تو بھی وصف
آل مصطفےٰ ✣ کہتی ہی جماعت حاضرین کی کہ ابھی وقت نکل آیا آفتاب ازالۃ الخفاء مین
لکھا ہی اجمع کہتے ہین کہ آئے ہم ساتھ حضرت علیؓ کے کربلا مین فرمایا آپنے اس جگہ اونٹ
اہل بیت کے بیٹھینگے اور یہان انکا اسباب رکھا جائیگا اور یہان انکا خون بہیگا ایک جماعت

حکایت عجیب

لہ جو جا ہے اس مین دیکھ لے ۱۲

آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قتل کیجائیگی کہ روئینگے اُنپر زمین اور آسمان انتہی اور صبر وحکمت کا بیان یہ ہی روایت ہی عبدالرزاق سے کہ عجرمردی نے کہا کہ فرمایا مجکو حضرت علیؓ نے کہ تو مجپر لعنت کرتا ہی اُسنے کہا کیا کرون محمد بن یوسف حاکم یمن کا حکم کرتا ہی مجکو کہ لعنت کیا کرحضرت علی نے فرمایا تو لعنت کرلیا کر مگر مجسے جدائی نہ اختیار کر اُسنے سنتے ہی کہا کہ لعنت ہی اُسی پر تم سب بھی لعنت کرو اُسپر یعنی حاکم یمن پر اسمین صبر اور حکمت اور خیر خواہی بندگان خدا کی دیکھنی چاہیے کہ کیسی آپ سے بن پڑی ہی ؎ یہی شان ہی آپکی مرتضے + نہو کیون کہ ہین آپ شیر خدا + اور کرامت آپ کی یہ ہی کہ آپنے کچھ بات فرمائی ایک شخص نے کہا تم جھوٹے ہو آپ نے فرمایا تو سچا ہی تو مین بددعا کرون اُسنے کہا کہان کرو آپ نے بددعا کی وہ اوسی وقت اندھا ہوگیا روایت ہی مجمع سے تحقیق کہ حضرت علیؓ روز خرچ کردیا کرتے جو کچھ کہ بیت المال مین ہوتا تھا اللہ تعالی کے کامون مین ایسا کہ کوئی جھاڑو دیتا ہی پھر نماز پڑھتے اس حال مین کہ کوئی گواہی ندے کہ حق والون کا حق روک رکھا ہی واقدی نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ آپکے پاس چار درم تھے اپنے ملک کے کہ اُسوقت اور کچھ آپ کے پاس نہ تھا پس صدقہ کیا آپنے ایک درم دن کو ایک رات کو ایک ظاہر کرکے ایک پوشیدہ پس نازل ہوئی آپکی شان مین یہ آیت اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ہٰذَا فِی الصَّوَاعِقِ المحرقۃ اور آپ کی عقل کامل کا نمونہ یہ ہی کہ ایک شخص مالک تھا پانچ روٹیون کا اور ایک مالک تھا تین روٹیون کا اور دونون باہم کھانے لگے ایک اور شخص آگیا اُن دونون نے اُسکو بھی اپنے ساتھ بٹھالیا جب وہ کھاچکا تو اُن دونون کو آٹھ درم دے گیا جسکی پانچ روٹیان تھین اُسنے کہا کہ بھائی مین

صبر وحکمت شاہ ولایت کی

کرامت

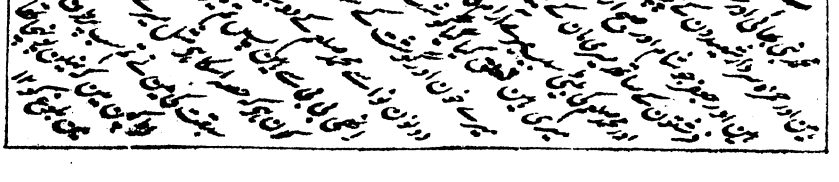
سخاوت آپکی

عجب عقل کا لطیفہ

پانچ درم لون تو تین درم لے اُسنے کہا کہ نہین نصفا نصف کرو یہ جھگڑا آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا کہ پانچ والا ٹھیک بات کہتا ہی تین والے نے کہا کہ مین نہین مانتا آپ نے فرمایا کہ اگر تو نہین مانتا تو تجکو ایک درم چاہیے اور اُسکو سات درم اُسنے کہا کیونکر آپ نے فرمایا کہ ہر شخص نے آٹھ ثلث کھائے ہین اسواسطے کہ ہر شخص نے دو روٹیان اور دو ثلث روٹی کے کھائے ہین اور ہر روٹی کے تین ثلث ہوتے ہین پس مجموعہ آٹھ ثلث ہوے پس تین روٹی والے نے جبکہ دو روٹیان اور دو ثلث خود کھائے تو گویا آٹھ ثلث خود کھا چکا ایک باقی رہا وہ اسکے حصے مین سے آنے والے نے کھایا تو اسکو ایک درم دینا چاہیے اور پانچ والے نے جب آٹھ ثلث خود کھائے تو اُسکے سات ثلث آنیوالے نے کھائے تو سات اُسکو دینا چاہیے کیونکہ اسکی پانچ روٹیون کے پندرہ ثلث ہوتے ہین پس اُسکے سات درم ہوے پھر وہ تین والا راضی ہوگیا اور آپ کی عقل یہ ہی کہ ایک شخص نے آپکے سامنے بیان کیا کہ مین نے خواب مین دیکھا ہی کہ مین نے اپنی والدہ سے زنا کیا فرمایا اسکو دھوپ مین کھڑا کرو اور اُسکی پرچھائین کو حد مارو اور عدل کا حال یہ ہی کہ اپنے بھتیجون کو جو اولاد حضرت عقیل کی تھی روزینہ بقدر کفایت قوت کے دیتے تھے اُنھون نے اُسمین سے تھوڑا تھوڑا سا اپنے کھانے مین کم کرکے جمع کیا اور گھی اور کھجورین خرید کین اور آپ کی بھی ضیافت کی آپنے فرمایا یہ تمھارے یہان کہان سے آیا عرض کی کہ یہ اپنے یومیہ مین سے ہمنے کم کرکے جمع کیا اور یہ خرید کیا فرمایا جتنا تمنے کم کھایا وہ بھی تمکو کفایت کرگیا عرض کی کہ ہان فرمایا آج سے تمکو اتنا کم ملا کریگا بیت المال سے زیادہ قوت مین دے نہین سکتا پس خفا ہوے اس بات سے حضرت عقیل تو اُٹھائی آپ نے چھری اور لیگئے اپنے گلے کی طرف پس گھبرا گئے حضرت عقیل اور رو کا آپ کو فرمایا آپ نے اگر تو میری جان کا دوست ہی تو بچا مجکو آتش دوزخ سے

پس ارادہ کیا حضرت عقیل نے ملک شام کا اور کہا وہان جاؤنگا مین تو ملیگا مجھے خرچ کثیر اور کھانے اچھے پس گئے حضرت معاویہؓ کے پاس اُنھون نے بہت خاطر کی اور دیے اُنکو ایک لاکھ درم اور کہا منبر پر چڑھکے بیان کرو کہ بھائی میرا مجکو اتنا دیا کرتا تھا اور انھون نے مجھے اتنا دیا جب حضرت عقیل منبر پر چڑھے اول ادا سے حمد خداوندی اور نعت جناب رسالت مآب ادا کی بعد اوسکے کہا کہ مین نے اپنے بھائی پر بہت زور لگایا مگر اُنھون نے دین کو مجپر مقدم رکھا اور پھر مین آیا حاکم شام کے پاس اُسنے مجکو مقدم رکھا دین پر یعنی بیت المال کا خیال نہ کیا میری خاطر سے مجکو لاکھ درم جسکے تیس ہزار روپے ہوے دیے روایت ہی معمرؒ سے کہ کہا مجکو امیر شام نے کہ تم جناب امیر کو کیون بہت چاہتے ہو کہا مین نے اُنمین تین صفتین ہین جب اُنکو غصہ آتا ہی حلم فرماتے ہین جب بات کرتے ہین سچ بولتے ہین جب وہ حکم کرتے ہین عدل کرتے ہین اور آپ کو فن شعر مین بھی کمال تھا چنانچہ چند اشعار آپکے جو حضرت معاویہ کو لکھے تھے وہ یہ ہین اشعار

مُحَمَّدٌ اَلنَّبِیُّ اَخِیْ وَصِهْرِیْ	وَحَمْزَةُ سَیِّدُ الشُّهَدَاءِ عَمِّیْ
وَجَعْفَرُ الَّذِیْ یُمْسِیْ وَیُضْحِیْ	یَطِیْرُ مَعَ الْمَلَائِکَةِ ابْنُ اُمِّیْ
وَبِنْتُ مُحَمَّدٍ سَکَنِیْ وَعِرْسِیْ	مَنُوْطٌ لَحْمُهَا بِدَمِیْ وَلَحْمِیْ
وَسِبْطَا اَحْمَدَ ابْنَایَ مِنْهَا	فَمِنْکُمْ مَنْ لَهٗ سَهْمٌ کَسَهْمِیْ
سَبَقْتُکُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ طُرًّا	غُلَامًا مَا بَلَغْتُ اَوَانَ حُلْمِیْ



اور حاضر رہے آپ ساتھ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سب جہادون مین
مگر غزوۂ تبوک مین کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو خلیفہ مدینے کا کرکے
چھوڑ گئے تھے انتہی مافی الصواعق **فصل** بیان مین بیعت حضرت شاہ ولایتؓ کے
جب شہید کیا حضرت عثمانؓ کو ظالمون نے تو آئے وہ حضرت علی کے پاس اور کہا کہ لنبا
کیجیے ہاتھ اپنا کہ ہم بیعت کرین آپ سے فرمایا بیعت خلافت تمھارے کرنے سے نہین
ہوتی مہاجرین اور انصار کا جسپر اتفاق ہوگا وہ امام ہوگا پس دوسرے دن جمع ہوے سب
لوگ مہاجرین اور انصار اور اتفاق ہوا سب کا آپ کی خلافت پر تو بیعت کی سبھون نے
آپ سے بالاتفاق مگر بعض روایتون مین آیا ہے کہ طلحہ اور زبیر نے اکراہاً بیعت کی وہ سال
پینتیسوان تھا ہجرت سے انتہی تاریخ طبری مین لکھا ہے کہ جمعہ پڑھایا آپنے پچیسوین ذی الحجہ کو
پھر آئے آپ کے پاس مغیرہ بن شعبہ اور کہا کہ ہمنے آپ سے بیعت کی ہمکو چاہیے کہ جو باتین
بھلی ہون وہ آپ کو سمجھائین انمین سے ایک بات یہ ہے کہ ابھی حضرت عثمان کے عمال کی
موقوفی نہ کیجیے گا اور جو ابھی ایسا کیجیے گا تو سب آپکے دشمن ہوجائینگے اور بڑی مشکل ہوجائیگی
جب خلافت کو قوت ہوجائے تو پھر جو مناسب ہو وہ کیجیے گا فرمایا آپ نے مَا كُنْتُ مُتَّخِذَ
الْمُضِلِّينَ عَضُدًا یعنی نہین بناتا مین بھولے ہوون کو اپنا بازو جب مین عثمانؓ
کو یہی بات سمجھاتا تھا تو مین خود ایسا کام کیون کرون بلکہ ابھی انکو موقوف کرونگا پھر
آئے مغیرہ دوسرے دن اور کہا جو آپ سمجھے ہین وہی خوب ہے اسواسطے کہ سب
کہینگے کہ عثمان کو منع کرتے تھے اور آپ انکو قائم رکھا یہ چلے گئے عبداللہ بن عباسؓ حج
کرکے آئے اور آپ سے بیعت کی آپنے قول اول مغیرہ کا انسے نقل کیا حضرت عبداللہ
بن عباس نے کہا بڑی خیرخواہی کی بات کہی اُسنے جب دوسرا قول انکا نقل کیا

تو اُنھون نے کہا یہ دفع الوقتی کی مغیرہ نے یہ بات اچھی نہین فرمایا آپ نے معاذ اللہ مَا کُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّیْنَ عَضُدًا ۱۲ اوّل آپسے حضرت طلحہؓ نے امارت بصرے کی طلب کی اور کہا کہ وہان کے لوگ مجھسے خوش ہین اور حضرت زُبیر نے امارت کوفے کی طلب کی اور کہا کہ وہ لوگ مجھسے بہت راضی ہین آپنے فرمایا کہ جب تم دونون باہر چلے جاؤگے تو مین اصحاب شوریٰ کن کو مقرر کرونگا پھر ارادہ کیا آپ نے کہ ابن عباس کو روانہ کرین طرف شام کے اور موقوف کرین والی شام کو کہا حضرت ابن عباسؓ نے کہ ملک شام ایک مدت سے اُنکے قبضے مین ہی اور اُنکو وہان تسلط تام ہی اور بہت لوگ یہان سے بھاگ کر وہان چلے گئے آپ کے ذمے خون حضرت عثمان کا رکھا گیا ہی اور بنی امیہ مین سے کسی نے آپکی بیعت نہین کی وہ سب قصاص کے ارادے مین سرگرم ہین میرا بھیجنا وہان اِس وقت مناسب نہین ایسے وقت مین یہی مناسب ہی کہ بنی امیہ مین سے جہان جہان حاکم ہین انکو برقرار رہنے دو کہ انکو ریاست اور امارت کی بڑی ڈھب یاد ہی آپنے فرمایا مین کبھی نہین مسلط کرنیکا ایک بنی امیہ کو بھی مسلمانون پر اور مجمین اور معاویہ مین سوا تلوار کے اور کچھ نہین ہی آبن عباس نے شام کے جانیکا انکار کیا اور کہا کہ آپ شجاعت کو کام فرماتے ہین اور لڑائی نام فریب کا ہی اگر میرا کہنا قبول کروگے تو بنی امیہ سب آپکے قیدی ہوجائینگے آور معاویہ کو شام مین اور ابو موسیٰ اشعری کو کوفے مین رہنے دو کہ یہ دونون فقط عامل خلیفۂ ثالث کے نہین ہین بلکہ یہ عامل حضرت فاروق اعظم کے ہین فرمایا تیری رای پر معاویہ کی رای مین نہین عمل کرنیکا پس روانہ کیا آپنے اول عُبید اللہ بن عباس برادر عبد اللہ عباس کو طرف یمن کے اور موقوف کیا یعلی بن اُمیہ کو پس قبول کر لیا اہل یمن نے اونکو اور چلے گئے وہان سے یعلی بن امیہ اور بھیجا آپنے عثمان بن حنیف کو طرف بصرے کے اور

موقوف کیا عبداللہ بن عامر کو پس قبول کر لیا بصرے والوں نے عثمان بن حنیف کو اور چلے گئے وہان سے
عبداللہ بن عامر پھر بھیجا آپنے ابو موسیٰ اشعری اور قیس بن سعد کو طرف مصر کے اور موقوف کیا عبداللہ بن سرح
کو جب پونچے یہ مصر مین تو چلا گیا وہان سے عبداللہ بن سرح اور اہل مصر باوجود کہ شیعہ تھے اور قاتل تھے حضرت ذی النورین
لے مگر اختلاف ہا انمین بعضے مطیع ہوے انکے اور ساتھ رہے انکے جو طالب خون حضرت ذی النورین کے تھے ایسا ہی حال ہوا
اہل کوفہ کا کہ مختلف ہوگئے اطاعت عامر بن شہاب مین پھر روانہ کیا آپنے شبیل بن حنیف کو طرف شام
کے جب پونچے وہ تبوک مین تو وہان لشکر شام نے انکو جواب دیا کہ تم اولٹے جاؤ ہم نہین راضی
بیعت حضرت علیؓ سے کہ انکے ذمے خون حضرت ذی النورینؓ کا ہی انتہی اب آگے حال خلافت
کا کیا لکھون اگر جنگ کفار سے ہوتی اور جہاد اعدای دین سے ہوتا تو بڑی خوشی سے فتوح
اسلام کی لکھتا جناب حضرت شاہ ولایت کی خلافت حقہ ہونے مین بعد حضرت عثمانؓ کے
اور آپکی شجاعت اور جوانمردی اور صبر اور تقوے مین کسی سنی کو سلف سے خلف تک انکار نہین
بلکہ اسمین شبہہ بھی نہین اگر آپکو آپس کے جھگڑے سے چین ہوتا تو اسی چھے برس کی
خلافت مین اسلام ہندوستان تک آجاتا جب حضرت ذی النورینؓ کی خلافت مین اسلام
بلخ بخارا اور کابل تک پہونچ گیا تو آپکی شجاعت اور جوانمردی کیا خلفای ثلثہ سے کم تھی آپ
جمیع غزوات مین جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور جیسی جیسی جوانمردیان
آپ سے ظاہر ہوئین خصوصاً فتح خیبر مین اور جنگ احزاب مین وہ بتوفیق ربانی مین لکھ چکا ہون
اور جمہور اہل سنت کا مذہب ہی کہ مقاتلین آپ کے سب خطا پر تھے فقط خطای اجتہادی سے انکو
نجات ہی ابلیس تو شیطان کافہ انام ہی عبداللہ بن سبا شیطان اسلام کا ہوا کہ اُس یہودی نے
خلافت حضرت ذی النورین مین انکی غلبۂ حیا سے وقت پایا کہ لوگون کے سامنے آپکو برا کہنا
اور دین مین فساد برپا کرنا شروع کیا آپنے اسکو مدینے سے اخراج کا حکم دیا آپکو تقدیر الٰہی سے

عبداللہ بن سبا عدو اسلام

کیا خبر تھی ورنہ اُس منافق شیطان کو ابوجہل والے کنوین مین ڈالتے مگر ارادۂ الٰہی مین کسکو دخل ہی شیطان ملعون جب نوح علیہ السلام کی کشتی پر کھڑا ہو گیا آپنے اُسکو دیکھکر فرمایا کہ اسکو ڈبو دو اُسنے کہا کہ مین آپکی طلب سے آیا ہون بے طلب آتا تو غرق کر دیتے فرمایا تو جھوٹا ہی مین نے تجھے کب بلایا ہی شیطان بولا جب گدھے نے سوار ہونے مین خردماغی کی تو آپنے فرمایا کہ سوار ہو اے ملعون تو جو ملعون تھا وہ سوار ہو گیا وہ تو ملعون نہ تھا فرمایا کہ اِسکو غرق کر دیہ حیلہ کرتا ہی حکم خداوندی آیا کہ تم اُسکے صدق اور عاجزی پر رحم کرو تو اُسکے کارخانے مین بندے کی کیا مجال پھر اُس شیطانِ اسلام نے مصر اور کوفے اور بصرے مین جا کر ایسا عروج پیدا کیا کہ ایک دم اُنکے دلون سے محبت حضرت ذی النورین کی کہ خلیفۂ رسول اور داماد رسول اور جنتی قطعی تھے فراموش کر دی آخر اُن لوگون کو دشمن بنا کر آپکو شہید کروایا جب جانا کہ یہ تو کام عداوت کا چل گیا اب حضرت علیؓ کی خلافت کو توڑنا شروع کیا اپنے احباب اصحاب کو ملکون مین روانہ کر دیا بعضے اُنمین سے کرتہ خون آلودہ آپکا شام مین حضرت معاویہؓ کے سامنے لیگئے اور کہا امام برحق کو حضرت علیؓ نے ایسے ظلم سے قتل کرایا کہ چالیس روز تک گھر سے نماز کو بھی نہ آنے دیا اور کھانا پانی اُنپر اور اُنکے گھر والون پر سب بند رکھا وہ دنیا سے سب بات کو ترس ترس کر گئے اور قرآن شریف کی تلاوت فرما رہے تھے کہ تلوار ماری اور خون کی دھار قرآن شریف پر پڑی اور پھر روضۂ مبارک مین دفن نہونے دیا اور یہ سب سازش حضرت علی مرتضیٰؓ کی تھی ایسی باتین کہکے حضرت معاویہؓ اور تمام شام والون کو فساد پر آمادہ کر دیا اور کہا کہ اگر حضرت علیؓ کو سازش قتل عثمانؓ مین نہوتی تو قاتلان عثمانؓ کیون اُنسے بیعت کر لیتے اور وہ کیون نہ اُنکے قاتل کو قصاص مین قتل کرتے تم کیسے مسلمان ہو کہ خون خلیفۂ برحق کا نہین لیتے ہو اور بعض اصحاب اُسی منافق کے مکۂ معظمہ مین پونہچے

سوار ہونا شیطان کا کشتی نوح مین

یہ مؤلف مصنف کا ہی اس بارے مین کہ حضرت عثمانؓ نے قصد بر آدمی کا کیا علاج کرتے ۱۲

وہان جناب عائشہ صدیقہ ام المؤمنین کو جو حج کو تشریف لے گئی تھین اور حضرت طلحہ اور زبیرؓ کو جو صحابی جلیل الشان اور جنتی قطعی ہین یہی قصہ اسی انداز کے ساتھ سنایا غرض ہر چار طرف خون حضرت عثمانؓ کا بہانہ کرکے آپس مین خوب خانہ جنگی کروائی اور ہزارہا مسلمانون کی جانین کھوئین اُنکا تو کچھ نہ گیا دونون طرف والون نے درجہ شہادت کا پایا کیونکہ وہ سب کے سب صحابہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آخر اللہ تعالی ہم سب مسلمانون کے لاکھون گناہ صغیرہ و کبیرہ بخش کر جنت مین بموجب اپنے وعدے کے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ بیشک اللہ تعالی نہین بخشیگا مشرک کو اور سب کو بخشیگا داخل فرماکر اپنے دیدار سے مشرف فرمائیگا تو اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت آپکے کیا ہم گناہگارون سے بھی گھٹ گئے کہ اُنکے کچھ قصور سے اسلام خالص بلا شرک اُنکا اور صحبت رسول اللہ اور فدای جان و مال جو راہ خداوندی مین اُنھون نے کیا اور بڑی جد و جہد کرکے اسلام کو ترقی دی کچھ کام نہ آئیگا اور ہم گنہگارون کے مردے کو تو بخشش سے یاد کیا جائے اور اُنکو بعد اُنکے موت کے لعنت اور تبرا سے یاد کیا جائے سبحان اللہ کیا انصاف ہی علاوہ اُسکے یہ ہی کہ باتفاق امت یہ مسئلہ جاری ہی کہ مجتہد کو خطا مین ایک درجہ ثواب کا ہی اور صواب مین دو درجے کا ثواب اُنکے اجتہاد مین اُنکو ایک درجہ بھی نہ ملے بلکہ قابل سب و شتم کے ہون سُبْحٰنَکَ ھٰذَا بُھْتَانٌ عَظِیْمٌ مین نے دیباچے مین کل حال اسکا لکھ دیا ہی

فصل

بیان وجہ خطای اجتہادی حضرت معاویہؓ مین اور جن حدیثون سے اجتہاد کیا حضرت معاویہؓ نے واسطے اپنی خلافت کے وہ یہ ہین کہ روایت کی ابن شیبہ نے حضرت معاویہؓ سے کہ ہمیشہ طمع کرتا تھا مین اپنی خلافت کی جب سے سنا تھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ای معاویہؓ اگر مالک ہو تو احسان کیجیو یہ حدیث خصائص مین ہی اور بیہقی نے

سے پایا ہو تو یہ بیان غلط ہی

خطای اجتہادی حضرت معاویہؓ کی

روایت کی حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا حضرت معاویہؓ نے قسم ہی اللہ تعالی کی نہین خوش ہوئی مجکو خلافت کی مگر فرمانے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا آپنے ای معاویہ اگر والی کیا جائے تو کسی کام کا یعنی مُلک کا پس ڈر اللہ سے اور عدل کر پس یقین کرتا تھا کہ مین مالک ہونے مین ملک کے مبتلا ہونگا ہذا فی ازالۃ الخفاء اور بہت حدیثین اس مضمون کی کتب حدیث مین موجود ہین اس سے سمجھے حضرت معاویہؓ کہ مجھے خلافت حقہ حضرت کے فرمانے سے ہونیوالی ہی اور حالانکہ یہ امر نہ تھا بلکہ یہ معجزہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا کہ جو امر ہونیوالا تقدیر الٰہی سے تھا اُسکی خبر آپنے اُنکو دی نہ کہ آپنے یہ فرمایا کہ تو خلیفہ ہو جیسو میرے بعد چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث ابو یعلی اور حدیث حاکم کی کہ روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خواب مین دیکھا مین نے اولاد حکم کو کہ کودتے ہین میرے منبر پر جیسے کہ کودتے ہین بندر کہتے ہین ابو ہریرہؓ کہ اُس خواب کے بعد کسی نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہنستے نہ دیکھا یہان تک کہ وفات ہوئی اور دلالت کرتی ہی اسپر حدیث بیہقی کی جو روایت ہی ابن مسیب سے کہا دیکھا خواب مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی امیہؓ کو منبر پر پس برا معلوم ہوا آپکو پس وحی ہوئی آپکو کہ یہ دنیا ہی کہ دی گئی وہ بنی امیہؓ کو پس ٹھنڈی ہوئین آنکھین آپکی اور دلالت کرتی ہی اسپر وہ حدیث جو روایت کی ترمذی اور حاکم اور بیہقی نے حضرت امام حسنؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے خواب مین دیکھا مین نے کہ خطبہ پڑھتے ہین لوگ بنی اُمیہ مین سے میرے منبر پر ایک کے بعد ایک پس رنج ہوا آپکو تو نازل ہوئی سورۂ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ یعنی دیا ہمنے تجکو حوض کوثر اور نازل ہوئی سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ یعنی دی ہمنے تجکو لیلۃ القدر کہ عبادت لیلۃ القدر کی بہتر ہی اُن ہزار مہینون سے کہ حکومت ہوگی بنی امیہ کی کہا قاسم بن فضل نے پس حساب

کیا ہمنے تو پائی ہمنے حکومت یعنی امیہ کی پوری ہزار مہینے تھی نہ کم نہ زیادہ پس اب ذرا خیال کرنا چاہیے کہ حدیثین فضائل حضرت شاہ ولایت کی معارض ہوئین اُن حدیثون کی جنسے استنباط کیا حضرت معاویہؓ نے اپنی خلافت کا پس کیونکر خلافت حقہ ثابت ہوگی واسطے حضرت معاویہؓ کے پس نرہا مگر فقط اجتہاد اُنکا اپنی خلافت پر پس اسی واسطے تمام اہل سنت وجماعت سلف سے لیکر خلف تک قائل ہین اس بات کے کہ حضرت معاویہؓ سے خطای اجتہادی ہوئی پس اس سے اگر کوئی کہے کہ وہ مسلمان ہی نرہے تو اُسکو جرأت ہی جہنم مین داخل ہونیکی ہم تو سب اہل سنت صبح شام یہی دعا کرتے ہین کہ وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ اور نہین غور کرتا ہو وہ اس حدیث پر کہ روایت کی بخاری نے حسن سے وہ کہتے ہین سنا مین نے ابوہریرہؓ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے کہ آئے اتنے مین حضرت امام حسن فرمایا آپنے یعنی خطبہ پڑھتے مین کہ بیٹا میرا سید ہی امید ہی کہ اللہ تعالی صلح کرا دیگا اُس سے دو جماعت مسلمانون مین پس اس سے اسلام حضرت معاویہؓ اور اُنکی جماعت کا صاف واضح ہی بذاتی ازالہ بخفا **فصل** بیان مین شہادت حضرت علیؓ کے آپکو اپنی شہادت کا حال زبانی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے معلوم ہوچکا تھا روایت ہی کہ فضالہ کہتے ہین کہ مین اپنے باپ ابو فضالہ کے ساتھ گیا طرف حضرت علیؓ کے منبع مین کہ وہ قلعہ ہی مصر کی راہ مین کہ وہ بیمار تھے کہا میرے باپ نے اُنکو کہ آپکا اس حال مین مدینہ منورہ مین ہونا ضرور تھا آپنے فرمایا کہ اس مرض مین میری موت نہین ہی اسواسطے کہ فرمایا ہی مجکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین مرینگا تو یہان تک کہ رنگین ہو داڑھی تیری روایت ہی عمار بن یاسر سے کہ کہتے ہین وہ تھا مین اور علیؓ رفیق غزوۂ احزاب مین پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا خبر دون مین تجکو کہ کون سے دو آدمی بڑے بدبخت ہین کہا ہمنے ہان یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا ایک وہ آدمی جسنے قتل کیا ناقہ حضرت صالح کا

کہ نام اُسکا اَحیمر تھا یعنی قدار بن سالف قاتل ناقۂ حضرت صالح علیہ السلام کا دوسرا وہ کہ قتل کریگا تجکو یہان تک کہ خون آلودہ ہو جائیگی داڑھی تیری اور وجہ ان دونوں کے تجھے بدبخت ہونیکی تفسیر عزیزی مین یہ لکھی ہو کہ ایسی دونون نعمت عظمے کو کہ وہ ناقۃ اللہ اور اسد اللہ تھے ایسے خبیث کام کے واسطے کہ وہ زنا ہو ضائع کیا پہلا حضرت صالح علیہ السلام کی امت مین قدار بن سالف تھا کہ ایک عورت عنیزہ ام غنم نام پر شیفتہ اور دیوانہ تھا اور ہمیشہ اُسکے ساتھ عیش و عشرت سے گزر کرتا تھا اُسنے یہ فرمایش کی کہ اگر میرا تو عاشق صادق ہو تو اس اونٹنی کو قتل کر کہ میرے جانور آرام سے روزمرہ جنگل چرا کرین اُس خبیث بیدین نے ایسی نعمت اللہ تعالی کو کہ سنگ خارا سے حسب الطلب انھی خبیثون کے بسبب دعای حضرت صالحؑ کے پیدا ہوئی اُس مردود کے عشق مین اُسکو قتل کیا اللہ و رسول کا مقابلہ تو کیا مگر تمام شہر اُسکے دودھ سے پلتا تھا سب کا وبال اپنی گردن پر رکھا اپنے تئین اور ساری اپنی قوم کو جہنم مین پونہچایا لعنۃ اللہ علیہ دوسرا یہ خبیث مادر آزار پدر بیزار شوخ زبان چالاک ہاتھ اس امت مین عبد الرحمن بن مُلجم مرادی خارجی المذہب علیہ اللعنۃ والغضب نے وہ کام کیا کہ قطام نام ایک عورت خارجی المذہب علیہا الغضب پر دل و جان سے عاشق ہوا اور اُسکے پاس خط خطوط عشق آمیز ارسال کیا کرتا اُس خبیثہ کو جناب شاہ ولایت سے یہ صدمہ پونہچا تھا کہ اُسکے باپ اور بھائی جنگ نہروان مین جو قوم خوارج سے تھے آپکے ہاتھ سے قتل ہو کر جہنم مین داخل ہوے تھے اُسنے اُس سے یہ فرمایش کی کہ آپکو قتل کرے تو تو مراد تیری بر آئے اور نہین تو نہین اُس خبیث کو جو نشہ قہر الٰہی کا چڑھا ہوا تھا کچھ نہ سوجھا ایک شمشیر ہزار درم کو خریدی اور اُسکو زہر کا پانی دلوایا اور اپنے یارون پر یہ عقدہ ظاہر کیا اُنھون نے کہا کہ اُنکا قتل کون مشکل ہو وہ تنہا اور ہمارے مین

صبح کی نماز کو گھر سے آتے ہین وہ نابکار ایک روز صبح سے پہلے مسجد مین آکر ستون
کے پیچھے چھپ کر کھڑا ہو رہا اور آپکی عادت شریف یہ تھی کہ اندھیرے سے آپ تشریف لاتے تھے
اور راہ مین تکبیر اور تہلیل بآواز بلند پڑھتے تھے کہ لوگ میری آواز سے اُٹھین اور استنجے طہارت
مین مشغول ہون انتہی صواعق محرقہ مین لکھا ہی کہ رفیق ہو گیا ابن مُلجم کا اس کام مین شبیب
بن عجرۃ الاشجعی پس جب ستر دین رات آئی رمضان شریف کی اور سنہ چالیسوان
ہجرت سے تھا تو سحری کے وقت فرمایا آپنے امام حسنؑ کو کہ آج دیکھا مین نے خواب مین
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور عرض کی مین نے جو صدمے مجکو امت سے پونہچے تھے فرمایا
آپنے بد دعا کر تو اُنکے واسطے مین نے اُسوقت یہ دعا کی کہ خداوندا دیدے اُنکی نیکیان مجکو اور
بُرائیان میری اُنکو پھر چلے آپ طرف مسجد کے نماز کو تو گھر مین بطنین تھین اُن بسھون نے
قائمین قائمین کرکے آپکو گھیر لیا لوگون نے اُنکا ہٹانا چاہا آپنے فرمایا کہ منع کرو انکو یہ مجھے
ملکر روتی ہین اتنے مین آواز آئی مؤذن ابن نباح کی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ آپ نماز کے واسطے
چلے یہ کہتے ہوے ای لوگو نماز نماز انتہی تفسیر عزیزی مین لکھا ہی کہ جب داخل ہوے مسجد مین
اور وہ ملعون مسجد کے ستون کے پیچھے چھپا ہوا کھڑا تھا اُسنے وہی تلوار زہر دار آپکے سر مبارک
پر ماری اگرچہ زخم کاری نہ تھا مگر زہر سرایت کر گیا انتہی صواعق مین لکھا ہی اول ضرب شبیب
ابن عجرہ نے ماری اُسکو ایک بنی امیہ نے اُسی وقت جہنم مین پونہچایا اور ابن مُلجم کو گھیرا لوگون
نے اور ڈال دی اُسپر چادر ایک آدمی نے ہمدان کے اور گرہو یا اُسکو اور چھین لی اُس سے تلوار
اور لائے اُسکو آپکے پاس فرمایا آپنے اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ اِذَا مُتُّ یعنی جان کے بدلے جان اگر
اگر مر جاؤن مین ورنہ پھر جو میری رای ہوگی وہ کرونگا پھر نماز پڑھائی صبح کی جعدہ بن ہُبیرہ نے
کذا فی الطبری اور زندہ رہے آپ جمعے اور ہفتے کے دن روئے اُسوقت حضرت امام حسن رضؓ

خواب دیکھنا امام حسن کا

وصایا آپکے

اور امام حسین فرمایا آپ نے وصیت کرتا ہون مین تم دونون کو تقوے کی اور اسکی کہ تم دنیا کے طالب نہونا اگرچہ طالب ہو تم اور نہ افسوس کرنا گئی ہوئی چیز کا اور حق بات کہنا اور رحم کرنا یتیم پر اور مدد کرنا ضعیف کی اور تیاری آخرت کی کرتے رہنا اور ظالم کے دشمن رہنا اور مظلوم کی مدد کرنا پھر فرمایا اپنے بیٹے محمد بن حنیفہ کو کہ یہی وصیت تمکو کرتا ہون اور یہ کہ حسن اور حسین کی توقیر کرنا اور اُنکی عظمت رکھنا اور اُن دونون کو فرمایا کہ تم اپنے اس بھائی پر شفقت کرنا اور اپنے باپ کا بیٹا جاننا پھر فرمایا حضرت امام حسنؓ کو کہ ای بیٹا یاد رکھ چار باتین اور چار باتین عرض کیا فرمائیے فرمایا بہت بڑا غنی وہ ہی جسکو عقل ہی بہت بڑا محتاج وہ ہی جو احمق ہی اور بہت بڑی وحشت تکبر ہی اور بہت بڑی سخاوت حسن خلق ہی اور بچ تو احمق کی صحبت سے وہ چاہتا ہی کہ تیرا نفع ہو اور وہ ضرر کرتا ہی تیرا اور بچ تو جھوٹے کی صحبت سے کہ نزدیک کرتا ہی تجھے دور کو اور دور کرتا ہی تجھے نزدیک کو اور بچ تو صحبت بخیل سے کہ وہ ذلیل کریگا تجکو تیری حاجت کی چیزون سے اور بچ تو صحبت فاجر سے کہ وہ بیچیگا تجکو تھوڑے مول پر پھر نہین بولے آپ کچھ سوای کلمۂ طیبہ کے راقم کہتا ہی کہ جو کوئی اُن خصلتون کو مضبوط پکڑے تو ضرور دنیا اور دین مین اُسکو عزت ہوگی انشاء اللہ تعالی اور یہ واقعہ کوفے مین ہوا اتوار کی شب تھی کہ روح پر فتوح آپکی جنت عدن کو تشریف فرما ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن اور تمام ہوئی خلافت راشدہ آپ پر اور تھی خلافت آپکی چار برس نو مہینے پس باقی رہگئے تھے خلافت راشدہ کے پانچ یا چھ مہینے وہ حضرت امام حسنؓ نے تمام کرکے خلافت حضرت معویہؓ کو حوالے کی اور غسل دیا آپکو امام حسن اور امام حسین اور عبد اللہ بن جعفر اور محمد بن حنیفہ نے اور نماز پڑھائی آپکی حضرت امام حسنؓ نے اور دفن کیا آپکو شہر کوفے مین رات کو اور نشان نہ بنایا اوپر سے قبر کا خارجیون کے خوف سے شریک سے روایت ہی کہ لیگئے آپکی لاش مبارک کو حضرت امام حسنؓ طرف مدینے کے ابن عساکر سے روایت ہی کہ اونٹ پر آپکی

اختلاف در دفن

عمر آپکی

لاش مبارک کو رکھکر چلے تھے کہ اونٹ راستے مین گم ہو گیا کہ پھر اُسکا کسی نے نشان نہ دیکھا
اسی واسطے اہل کوفہ کہتے ہین کہ آپ ابر مین ہین اور عمر آپکی ترسٹھ برس کی تھی ابن ملجم کو
حضرت امام حسن نے حکم قتل کا دیا پھر اور لوگون نے اُسکے ہاتھ پانون کاٹے اور آگ مین جلا دیا
خَسِرَ الدُّنیَا وَالآخِرَۃ ۔ ہر کہ دین را بہر دنیای دنی از دست داد + بیشک او محروم ماند از دولت دُنیا و دین +

نظم

جو کوئی دنیا کے لالچ دین کرے اپنا خراب — اُسکی ہی بس یہ سزا ہو دین و دنیا کا عذاب
اُسکو مارا تو نے ظالم جو خدا کا شیر تھا — باپ تھا حسنین کا اور تھا امام باصواب
ہی تجھے معلوم شوہر تھا نبی زادی کا وہ — فاطمہ بنت نبی زہرا لقب عالی جناب
اور برادر کسکا تھا وہ ای شقی دوزخی — حق تعالے سے رسول اللہ ہی جسکا خطاب
کچھ خبر ہی تجکو قول احمد مرسل کی بھی — تیرے ہی حق مین کہا اشقی یہ ہی تجپر عذاب
یہ خلیفہ آخری راشد تھا ای مردود حق — ہو غضب تجپر خدا کا اور رحمت سے جواب
یہ خرابی ساری امت کی ہوئی ای بدنصیب — گور مین بھی تو جلے اور تیرا ہو خانہ خراب
کیا مصیبت اُنکے بچون پر ہوئی ای بے نصیب — کربلا مین تشنگی اور سب کے سب چشم پر آب
سب کے سب اُس سرزمین پر ہو گئے قربان حق — تجکو ہو لعنت مبارک اُنکو ہو رحمت شتاب

بیبیان آپکی

حضرت شاہ ولایت کی نو زوجہ تھین اوّل جناب فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُنکی
حیات مین کوئی زوجہ آپنے نہ کی دوسری زوجہ ام المؤمنین بنت خرم تیسری زوجہ اسما بنت عُمیس
چوتھی ام حبیبہ بنت ربیعہ پانچوین اُمامہ بنت ابی العاص چھٹی خولہ بنت جعفر بن قیس ساتوین
جمجاہ بنت امرء القیس شاعر نامی آٹھوین لیلیٰ بنت مسعود نوین سعید بنت عروہ اور اولاد
کا حال شجرے سے معلوم کرنا چاہیے راقم الحروف کہتا ہی کہ قسم ہی مجکو رب کعبہ کی ضروری حدیثین آپکے
فضائل مین سے لکھین اور بہت حدیثین آپکے فضائل کی اختصار کے واسطے موقوف رکھین اب یہان ایک امر ضروری ہی

وہ لکھتا ہون بتوفیقہ تعالی وہ یہ ہی کہ مسجد کے ستون کے پیچھے ابن ملجم چھپا کھڑا رہا آپکو خبر نہوئی پھر نادان ہین وہ لوگ جو آپکو مشکل کشا جانکر اپنی مشکلون مین آپسے مدد طلب کرتے ہین اور یا علی یا علی کا نعرہ لگاتے ہین خوف کرین وہ اس بات سے کہ ایسے عقیدے سے آدمی مشرک ہوجاتا ہی اور شرک تو ظلم عظیم ہی قال اللہ تعالی اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ یا الٰہ العالمین بطفیل ان حضرات مقبولین کے میرا خاتمہ بالخیر کر اور محمد ادریس کو عمر طبعی اور علم اور تقوی روزی عنایت فرما اور میری بیٹی آسیہ بیگم کو جنت الفردوس عطا کر آمین یا رب العالمین مناجات

رَبِّ سَلِّمْ مِنْ نُّزُوْلِ الْمِحَنْ	وَانْصُرِ الْاِسْلَامَ يَا ذَا الْمِنَنْ
يَا نَبِيَّ الْهَاشِمِيِّ الْاَبْطَحِيْ	اَحْمَدَا الْمُخْتَارَ طٰهَ الْمَدَنِيْ

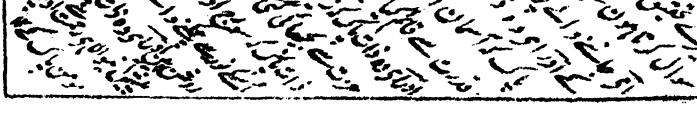
تمام ہوا حاسہ چوتھا اب شروع کرتا ہون مین بتوفیقہ تعالی حاسہ پانچوان اہل بیت طاہرہ کے بیان مین انشاء اللہ تعالی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم وبہ نستعین ٭ التماس کرتا ہی مصحح اس کتاب کا عبد ضعیف محمد ادریس ابن حضرت مصنف برد اللہ مضجعہ کہ مجھے علاوہ وعظ متفرق کے ہفتے مین دو وعظ معین کہنے کا اتفاق پڑتا ہی ایک جمعے کو زیر جامع مسجد مچھلی والون کی مسجد مین کہ والد ماجد عاجز کے وہان وعظ فرمایا کرتے تھے دوسرا بروز یکشنبہ مسجد آسیہ مین محاذی اسٹیشن کمنۂ پنجاب کے یہ مسجد میرے والد ماجد نے میری ہمشیرۂ مرحومہ آسیہ بیگم کے نام سے بنوائی تھی مگر افسوس کہ چھت نہ بننے پائی تھی کہ جناب مغفور نے وفات پائی پھر خدای تعالی نے اُنکی خلوص نیت پر الطاف فرما کے اُسکی چھت اور فرش سنگین بلکہ حوض نک بنوادیا گو ابھی کام بہت باقی ہی مگر خدا سے امید قوی ہی کہ جسنے اس بے سروسامانی کی حالت مین اتنا کام بنوادیا تو کیون نہ انجام کو پونہچائیگا

غرض کہ ان وعظون مین اتفاق فضائل رجب کے بیان کا جو ہوا انمین یہ دعا عجیب و غریب
مین نے بیان کی کہ جسکے راوی حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہین پس اکثر احباب نے مجھسے نقل
طلب کی مین کہانتک لکھتا اور دیتا مگر مین نے کہا کہ کسی کتاب کے اختتام پر اسے لکھوادون
اُسوقت یہ کتاب تصنیف والد مرحوم زیر طبع تھی لہذا اسمین درج کرنا چاہا تو مقام مناسب حضرت علی
کرم اللہ وجہہ کے مناقب کا معلوم ہوا وہ یہ ہی کہ روایت ہی حضرت حسین بن علی بن ابی طالب سے
کہ فرماتے ہین آپ ہم طواف کر رہے تھے کہ ناگہان سنی ایک آواز کسی کی کہ وہ کہہ رہا ہی
یَا مَنْ یُّجِیْبُ دُعَاءَ الْمُضْطَرِّ فِی الظُّلَمِ یَا کَاشِفَ الْکَرْبِ وَالْبَلْوٰی مَعَ السُّقْمِ اور
رات کی مین نے اور پھرا ترے واسطے گرد خانہ کعبہ کے اور حرم کے وَنَحْنُ نَدْعُوْ وَعَیْنُ اللّٰہِ
لَمْ تَنَمْ هَبْ لِیْ بِجُوْدِكَ مَا اَخْطَاْتُ مِنْ جُرُمٍ یَا مَنْ اَشَارَ اِلَیْهِ الْخَلْقُ بِالْکَرَمِ
اِنْ کَانَ عَفْوُكَ لَمْ یَسْبِقْ لِمُجْتَرِمٍ فَمَنْ یَّجُوْدُ عَلَی الْعَاصِیْنَ بِالنِّعَمِ کہا حضرت حسین
ابن علیؓ نے کہ فرمایا مجھے میرے والد حضرت علیؓ نے آیا سنا تو نے اپنے گناہون پر رونے والے
کو اور اپنے رب پر غصہ کرنے والے کو پس قریب ہی کہ پائے تو اُسکو اور آواز دے اُسکو کہا حضرت
حسین نے پس جلدی گیا مین کہ پایا مین نے اُسے خوبصورت پاک بدن ستھرے کپڑے خوشبودار پہنے ہوے
مگر یہ کہ شل ہو گیا تھا سیدھا پہلو اُسکا پس کہا قبول کر تو بلانے کو امیر المؤمنین علی بن ابی طالب
کے پس کھڑا ہوا وہ اور کھینچتا تھا اپنے اُس جانب کو یہان تک کہ حاضر ہوا سامنے امیر المؤمنین
علیؓ کے پس کہا آپنے کون ہی تو اور کیا حال ہی تیرا کہا اے امیر المؤمنین کیا حال ہی اُسکا جو

ع اور وفات پائی کہ
قبول کرتا ہو دعا مضطر کی جب پکارے مین ہو مبتلا رنج و غم
اور ہم دعا کرتے ہین اور آنکھ بند نہین کرتا
اور وفات پائی کہ
سوتی نہین ہے

پکڑا گیا عذاب مین بدلے حقوق العباد کے فرمایا گیا ہی نام تیرا کہا منازل بن لاحق فرمایا کیا قصہ
ہی تیرا کہا مین تھا مشہور عرب مین ساتھ لہو و لعب کے کودا کرتا تھا مین میدان خواہش مین
اور نہ افاقہ پاتا تھا اپنی غفلت سے اگر توبہ کرتا تھا نہ قبول ہوتی تھی اور اگر طلب پھرنے کی کرتا تھا
نہ پھرا جاتا تھا ہمیشہ گناہ کرتا تھا رجب مین اور شعبان مین اور تھا میرا باپ شفیق رفیق ڈراتا تھا
جہالت اور بدبختی کی جگہ سے کہتا تھا ای میرے بیٹے اللہ کے پاس سخت پکڑ اور غلبہ اور عذاب ہی
پس نہ پیش آ ساتھ نافرمانی کے اُس سے جو عذاب کرے ساتھ آگ کے پس بہت فریاد مین تیری طرف
سے تاریکیون کو اور بزرگ فرشتون کو اور حرمت والے مہینون کو اور راتون کو اور دنون کو
جب وہ غلبہ کرتا تھا مجبر غصے سے مین غلبہ کرتا تھا اُسپر مارنے سے پونہچایا گیا مین طرف اُسکے
ایک روز پس کہا اُسنے قسم اللہ کی البتہ روزے رکھونگا مین برابر نہ چھوڑونگا اور نماز پڑھونگا
اور نہ سوؤنگا تاکہ خوب دعا قبول ہو پس روزے رکھے ایک ہفتہ پھر سوار ہوا خاکی شتر پر اور آیا
مکہ معظمہ مین حج اکبر کے دن یہ کہتا ہوا کہ جاتا ہون طرف بیت اللہ کے اور فریاد کرتا ہون مین
تجھے یا اللہ پس لٹکا کعبے کے پردے مین اور بددعا کی میرے لیے اور کہا ای وہ ذات پاک کہ آتے ہین
حجاج دور سے امید رکھتے ہین لطف و رحمت سے تیری اور پناہ مانگتے ہین تیری نافرمانی سے
پس پکڑ تو میرے حق مین ای رحمن میرے بیٹے کو اور شل کردے اپنے کرم سے پہلو اُسکا ای وہ ذات
کہ پاک ہی نہ پیدا کیا گیا ہی نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا ہی پس قسم اُس ذات پاک کی جسنے بلند کیا
آسمان کو اور نکالا پانی کو نہین تمام ہوا کلام اُسکا کہ شل ہوگیا سیدھا پہلو میرا پس ہوگیا
شل مثل خشک لکڑی کے پڑا ہوا گوشۂ حرم مین صبح شام آتے تھے لوگ اور کہتے تھے یہ وہ ہی
کہ قبول کی اللہ تعالی نے بددعا اُسکے حق مین اُسکے باپ کی پس فرمایا اُسکو حضرت علی نے
پھر کیا کیا تیرے باپ نے کہا ای امیر المؤمنین سوال کیا مین نے اُس سے کہ دعا کرو اسطے میرے

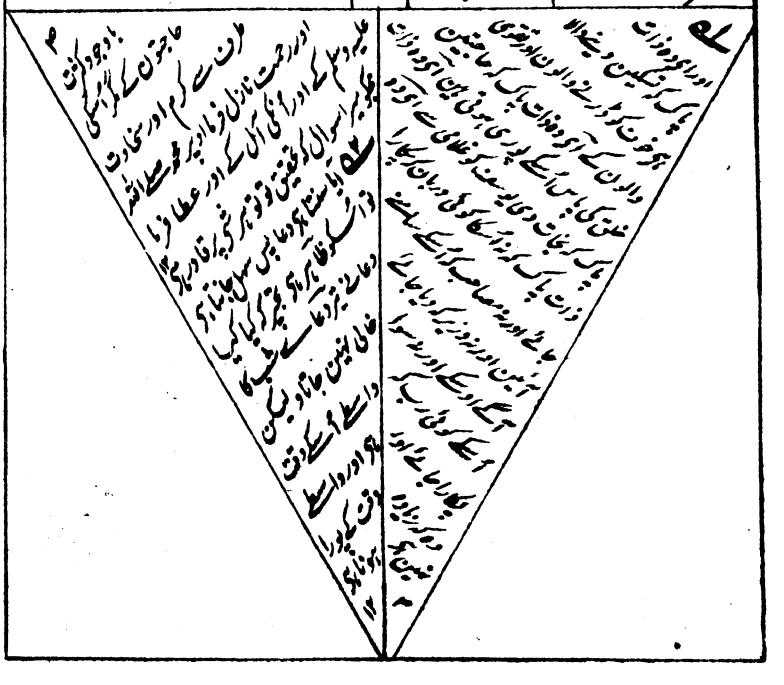
اُسی جگہ جہان بد دعا کی تھی بعد راضی ہونے کے قبول کیا اُسنے میرے کہنے کو پس سوار کیا
مین نے اُسکو اونٹنی پر اور جلدی چلا مین یہان تک کہ پونہچا وادی اراک مین پس اُڑا ایک
جانور درخت سے پس بھڑک کر بھاگی اونٹنی پس گرا میرا باپ اور مر گیا راستے مین پس فرمایا حضرت
علیؓ نے آیا بتا دون تجکو دعا کہ سنی ہی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین وہ دعا
کی کسی نے واسطے اپنے غم کے مگر کھول دیا اللہ نے غم اُسکا اور نہ کسی مصیبت والے نے مگر کھولدی
اللہ نے مصیبت اُسکی کہا ہان پس کہا حضرت حسین نے سکھادے اسکو وہ دعا پس دعا کی اُسنے
نجات پائی اپنے مرض سے دوسرے دن آیا وہ ہمارے پاس صحیح سالم کہا مین نے کیونکر
عمل کیا تو نے کہا جب آرام پکڑا آنکھون نے وہی دعا کی مین نے ایک بار پھر دوسری بار
پھر تیسری بار پس ندا آئی بس ہی تجکو اللہ تحقیق دعا کی تو نے اللہ سے ساتھ اسم اعظم کے
کہ جو کوئی دعا کرتا ہی ساتھ اُسکے قبول ہوتی ہی اور جو مانگتا ہی ساتھ اُسکے ملتا ہی پھر غلبہ کیا
آنکھون نے پس سو گیا مین پس دیارت کی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خواب
مین پس پیش کیا مین نے اُس دعا کو فرمایا آپنے سچا ہی علی بیٹا میرے چچا کا اسمین اسم اعظم
ہی کہ جو کوئی دعا کرتا ہی اُسکے ساتھ قبول ہوتی ہی جو کچھ مانگتا ہی اسکے ساتھ ملتا ہی پھر آنکھ
لگ گئی میری دوسری بار پس دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا مین چاہتا ہون
کہ آپ سے سنون وہ دعا پس فرمایا آپنے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ یَا عَالِمَ الْخَفِیَّۃِ
وَیَا مَنِ السَّمَآءُ بِقُدْرَتِہٖ مَبْنِیَّۃٌ وَیَا مَنِ الْاَرْضُ بِعِزَّتِہٖ مَفْرُوْشَۃٌ وَیَا مَنِ الشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ بِنُوْرِ جَلَالِہٖ مُسْرِقَۃٌ وَمُضِیْئَۃٌ وَیَا مُقْبِلًا عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ مُّؤْمِنَۃٍ زَکِیَّۃٍ



وَيَا مُسْكِنَ رُعْبِ الْخَائِفِيْنَ وَاَهْلِ التَّقِيَّةِ يَا مَنْ حَوَائِجُ الْخَلْقِ عِنْدَهٗ مَقْضِيَّةٌ
يَا مَنْ نَجَّا يُوْسُفَ مِنْ رِقِّ الْعُبُوْدِيَّةِ يَا مَنْ لَيْسَ لَهٗ بَوَّابٌ يُنَادِيْ وَلَا صَاحِبٌ
يُغْشٰى وَلَا وَزِيْرٌ يُعْطٰى وَلَا غَيْرُهٗ رَبٌّ يُدْعٰى وَلَا يَزْدَادُ عَلٰى كَثْرَةِ الْحَوَائِجِ اِلَّا كَرَمًا وَّ
جُوْدًا وَّصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

کہا اُسی منادل نے بیدار ہوا مین کہ مین بالکل اچھا تھا فرمایا حضرت علیؑ نے مضبوط پکڑو اس دعا کو کہ یہ
ایک خزانہ ہی عرش معلے کے خزانون مین سے اور نقل کیا گیا مثل اسکے زمانے مین حضرت عمرؓ بن خطاب کے

شعر اَتَسْمَعُ بِالدُّعَاءِ فَتَزْدَرِيْهِ	تَبَيَّنْ فِيْكَ مَا صَنَعَ الدُّعَاءُ
وَسِهَامُ اللَّيْلِ لَا تُخْطِيْ وَلٰكِنْ	لَهَا اَمَدٌ وَّلِلْاَمَدِ انْقِضَاءُ
شعر درگاہ مین کریم کے ہی التجا قبول	دست دعا بلند تو کر ہی دعا قبول



ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للہ والمنہ کہ مقصد اول کتاب مستطاب فردوس آئینہ مسمی بجواس خمسہ

حاشیہ بخجستہ عنوان ملقب بہ

مصیبۃ النبیب فی مناقب اہل البیت

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

از تصانیف فضیلت مآب مخزن علم و ادب جناب مولانا محمد عبد الرب ادام اللہ فضلہ

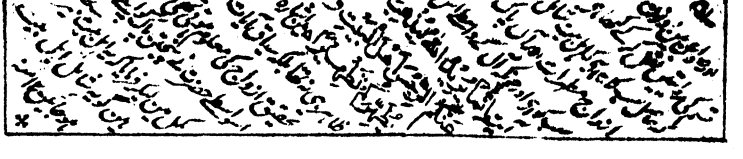
در مطبع ۱۳۱۳ واقع کانپور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ الرِّجْسَ عَنْ اَھْلِ بَیْتِ الرَّسُوْلِ وَاَطْھَرَھُمْ تَطْھِیْرًا وَجَزَاھُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّۃً وَّحَرِیْرًا مُّتَّکِئِیْنَ فِیْھَا عَلَی الْاَرَائِکِ لَا یَرَوْنَ فِیْھَا شَمْسًا وَّلَا زَمْھَرِیْرًا وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ مَدَحَ اَھْلَ بَیْتِہٖ مَدْحًا کَثِیْرًا وَعَلٰی اٰلِہِ الَّذِیْنَ نَزَلَ فِیْ شَاْنِھِمْ یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیْرًا وَعَلٰی اَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ نَزَلَ فِیْ حَقِّھِمْ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَبِیْرًا وَعَلٰی اَزْوَاجِہِ اللَّاتِیْ وَرَدَ فِیْ حَقِّھِنَّ وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَالْحِکْمَۃِ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ۵

اما بعد عرض کرتا ہے **محمد عبد الرب بن شیخ محمد عبد الخالق** حنفی قادری دہلوی الحمد للہ کہ میرا حاسہ پانچوان بھی صحیح و سالم ہے کہ لکھتا ہون مین شان اہل بیت نبوی علیہ الصلوۃ والسلام کی **باب پہلا** اس بیان مین کہ حصر اہل بیت کا پنج تن پاک پر نہین ہے پس جاننا چاہیے کہ اہل بیت کی تخصیص فقط پنج تن پاک پر نہین جیسا کہ زعم ہے شیعہ کا بلکہ عام ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور آل مکرمات سب کو صواعق محرقہ مین لکھا ہے

اَلْحَاصِلُ اَنَّ اَھْلَ بَیْتِ السُّکْنٰی دَاخِلُوْنَ فِی الْاٰیَۃِ لِاَنَّھُمْ مُخَاطَبُوْنَ بِھَا وَلَمَّا کَانَ اَھْلُ بَیْتِ
الْمَتْنِ یَتَخَفّٰی اَرَادَ تَھُمْ مِنْھَا بَیَّنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِمَا فَعَلَہٗ مِنْ اَنَّ الْمُرَادَ بِاَھْلِ الْبَیْتِ ھُمَا
مَا یَعُمُّ اَھْلَ بَیْتِ سُکْنَاہُ کَانَ وَاجِبًا وَاَھْلِ بَیْتِ نَبِیِّہٖ وَھُمْ جَمِیْعُ
بَنِیْ ھَاشِمٍ تفسیر روح البیان مین لکھا ہی کہ آیت تطہیر کی حجت قاطع اور دلیل ساطع ہی
اوپر اس بات کے کہ ازواج مطہرات داخل ہین اہل بیت مین یقیناً اور باطل ہی مذہب شیعہ
کا کہ خاص کرتے ہین اہل بیت کو ساتھ پنجتن پاک کے اس دلیل سے کہ آپنے ہر پنج تن کو
اپنے کمل مین لیلیا اور پڑھی آیت تطہیر کی اسواسطے کہ اس قصے سے معلوم ہوا کہ یہ پنجتن بھی
داخل ہین اہل بیت مین نہ یہ کہ خاص یہی اہل بیت ہین اور ازواج مطہرات اور باقی بنات
مکرمات سب خارج ہین انتہی اور ایسا ہی لکھا ہی تفسیر کبیر اور تفسیر ابو السعود اور تفسیر بیضاوی
اور تفسیر معالم مین اختصار کے واسطے عبارات اُن کتابون کی اور زیادہ تحقیق اسکی مین نے
نہین لکھی کہ غرض اس کتاب سے نفع عوام کا ہی **باب دوسرا** بیان مین فضائل
اہل بیت کے جب معلوم ہوا کہ اہل بیت شامل ہی ازواج مطہرات اور آل مکرم کو تو فضائل
اہل بیت مین دونون مراد ہین اختصار کے واسطے دو حدیثین جو مقبول سنی اور شیعہ
دونون کی ہین وہ لکھتا ہون زید بن ارقم سے روایت ہی کہا کہ کھڑے ہوے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن اور خطبے مین فرمایا ای لوگو مین بشر ہون قریب ہی کہ آئے میرے
پاس رسول میرے رب کا یعنی ملک الموت پس قبول کرون گا مین یعنی اُسکے پیغام کو اور چھوڑ
چلا ہون مین تم مین دو بوجھل چیزین یعنی عمل اُنپر بوجھ معلوم ہوتا ہی اول کتاب اللہ تعالیٰ کی



یعنی قرآن شریف اُسمین ہدایت ہی اور نور پس پکڑو تم کتاب اللہ کو اور رجحت جانو اسکو
پھر خوب رغبت دلائی آپنے کتاب اللہ کے عمل کی پھر فرمایا یعنی دوسری بوجھل چیز اہل بیت
میرے ہین یاد دلاتا ہون مین تمکو اللہ تعالی کی اپنے اہل بیت مین روایت کیا اسکو مسلم نے
اور ترمذی نے زید بن ارقم سے یہ روایت کی ہی کہ مین چھوڑتا ہون تم مین دو چیز کہ اگر تم مضبوط
پکڑ لوگے اُنکو نہین گمراہ ہونے کے تم میرے بعد ایک اُنمین کا بڑا ہی دوسرے سے کتاب بعید دور
ہی آسمان سے زمین تک اور عترت میری اہل بیت میرے ہین اور نہین جدا ہونے کے یہ دونون
آپس مین یہان تک کہ ملین مجھسے حوض کوثر پر دوسری حدیث روایت ہی ابوذر سے کہتے ہین
وہ مین پکڑے ہوے تھا چوکھٹ کعبہ شریف کی کہ سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرماتے تھے خبردار ہو بیشک مثل میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح کے ہی جو سوار ہو لیا اوسمین
نجات پائی اُسنے اور جو دور ہو گیا اُس سے ہلاک ہوا وہ روایت کیا اسکو احمد نے کذا فی المشکوۃ
الحمد للہ کہ ہم اہل سنت و الجماعت نے دونون بوجھ اپنے سر پر اُٹھا لیے اور خوب
سنبھال لیے کہ انشاء اللہ تعالی اب گرنے کا خوف نہین ہی کتاب اللہ کو بھی ہمارے پیشوایون
نے خوب سمجھایا اور خوب طرح اسکی تحقیق کرکے لاکھون دفتر[1] لکھ گئے کہ ہمکو سب ادیان باطلہ
اور مذاہب فاسدہ پر اُن کے سبب سے فخر ہی اور اہل بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی محبت ہمارے دلون مین ایسی رکھی گئی کہ ہماری تحاریر اور تقاریر سے ہویدا ہی پس
ہم سب اہل سنت والجماعت کشتی اہل بیت محمدی مین سوار ہو چکے ہین امید کامل ہی کہ
طوفان قیامت مین ہمین سب کو نجات ہو حسبنا اللہ و نعم الوکیل اب اول مین حال ازواج
مطہرات کا لکھتا ہون کہ اول بی بی ہوتی ہی بعد ازان بچے ہوتے ہین باتفاق روایات حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے گیارہ محل تھے دو کا انتقال آپکے سامنے ہوا حضرت خدیجہؓ اور حضرت زینب

[1] یعنی تفسیر اور فقہ اور اصول وغیرہ کے کھرے گئے ۱۲

ام المساکین کا نو کو چھوڑکر آپنے وفات فرمائی اور آپ پر فرض یعنی باری واجب نہ تھی مگر آپسر بھی آپنے آخر تک اُسکی رعایت فرمائی یہی مذہب ہی حضرات حنفیہ کا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ہکذا فی المدارج **باب تیسرا** بیان مین ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے آپکے والد کا نام خُوَیلد ہی بیٹا اسد بن عبد العزی بن قُصَی جد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اور والدہ کا نام فاطمہ بنت زاہدہ بن اَصَم کہ وہ اولاد عامر بن لُوی سے ہی وہ جد ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آپ سرداران قریش مین سے ہین آپکو بسبب مال فراوان اور اسباب بے انتہا کے ملکہ کہا کرتے تھے مدارج اور معارج مین لکھا ہی کہ آپ بڑی فاضلہ عاقلہ حاذقہ تھین اور طاہرہ آپکا لقب تھا اور آپ کو امانت دار آدمی کی نہایت تلاش تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شہرہ امانت و دیانت کا تمام عرب مین مشہور تھا سنکر اُنھون نے بلایا اور کہا کہ ہمارا مال لیکر سفر شام کرو جو نفع ہوگا وہ تمھارا ہمارا نصفا نصفی ہی حضرت ابو طالب نے بسبب اپنے افلاس کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو رخصت دی ملکہ نے بہت اسباب آپ کو دیا اور اپنے غلام خاص مَیسَرہ کو اور خُزَیمہ اپنے قریب کو ساتھ کردیا آپکو اُس سفر مین خوب نفع ہوا جب خبر قافلے کے آنے کی مکہ معظمہ مین پونہچی تو سب لوگ ملنے کو نکلے کہ اُس قافلے مین حضرت ابو بکر صدیق اور ابو جہل کذّاب اور بڑے بڑے تاجر عرب کے تھے ملکہ بھی اپنے بالا خانے پر دیکھنے کو گئین نظر اُنکی حضرت صلعم پر پڑی اپنی خواصون سے کہنے لگین

شعر این کیست این این کیست این درکنا گہ آمدہ	این نورِ اللہ ہست این از نزدِ اللہ آمدہ
یہ کون ہی یہ کون ہی مکے مین جو داخل ہوا	اللہ کا یہ نور ہی پاس اُسکے تھا یان آگیا

دیکھو تو ہی میری خواصون کہ کیا تیز ہی اسکے اونٹ کی رفتار اور کیا فصیح ہی اُسکی گفتار اور آفتاب اُسکے سر پر ہی مرغان چمن کی قطار ابر کا سائبان سر پر کھنچا چلا آتا ہی آفتاب صورت کو ترستا ہی حسن اسکا حسن یوسفی کو مانذ کرتا ہی گل اسکے آگے شرمندہ ہی

شعر دعوی کیا تھا گل نے کل اسکی رنگ و بو کا | دھویا ہوا نہ ابر بہاری نے مونہ تلک

میسرہ دربار مین آیا اُسنے حقیقت سواری کی جو دیکھی تھی اُس سے بیان کی اُسنے کہا کہ تمام منازل مین آتے جاتے اُنپر سایبان ابر سفید کا رہا اور دھوپ کی جھلکی بھی نہین پڑی **شعر**

لاڈلے کو دھوپ بھی لگنے نہ دی | ابر کے سر پر رہی سورج مکھی

اور کہا مال کا حساب کیجیے کہ دو چند سہ چند نفع ہوا کہ کبھی ایسا نہ ہوا تھا اور طبری نے لکھا ہے کہ وہ چند کرامات ہوا آپ سے اُس سفر مین ظہور پائین سب کا بیان کیا اور کہا سب سے بڑی ایک دن کی یہ کرامت ہے کہ بحیرا راہب کی خانقاہ کے قریب ہمنے منزل کی تھی وہان ایک خشک درخت کے نیچے آپنے بستر کیا وہ درخت اُسی وقت سرسبز اور پھل دار ہو گیا اور چارون طرف اُسکے سبزہ نمودار ہو گیا بسطور راہب کہ تمام نصرانیون کا پیر اور استاد تھا دیکھکر دوڑا اور کتاب اپنی لایا اور اُس سے حلیہ آپکا ملایا اور نام پوچھا اور کہا قسم ہے خدای انجیل کی کہ یہ پیغمبر آخر الزمان ہے جو اُنکی پیروی کریگا نجات پائیگا اور جو اُنسے مخالفت کریگا ہلاک ہوگا اور بیان کیا کہ ایک دن اونٹ ہمارے راستے مین تھک گئے تھے اور طاقت رفتار نہین رکھتے تھے اُنھون نے ہاتھ لگایا سب قوی ہو گئے یہ حال سنکر ابو طالب کا دل نہایت خوش ہوا اور میسرہ اپنے غلام کو دس ہزار درم دیے کہ یہ اسرار کسی پر ظاہر نہ کرے غرض آپکی امین یہ تھی کہ جب یہ نبی آخر الزمان ہونیوالے ہین کوئی دشمن انپر وار نہ کرے دوسرے یہ کہ کوئی اور عورت انکے نکاح مین نہ آجائے کہ آپ نے خواب دیکھا تھا کہ آفتاب آسمان سے اُترکر میرے گھر مین آگیا اور اُسکی روشنی سے تمام مکے مین روشنی ہو گئی اُسکی تعبیر اپنے چچا ورقہ سے دریافت کی اُسنے کہا کہ پیغمبر آخر الزمان کی تو زوجہ ہو گی یہ خیال ہوا کہ اور کوئی اُنسے رشتہ نہ کرلے **باب چوتھا بیان مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیاہ کے جو ملکہ کے ساتھ ہوا بیاہ شادی نکاح کا نام ہے جیسے کہ عربی**

مین عرس فارسی مین کہ خدائی ترکی مین طوی کذا فی نفائس اللغات چنانچہ یہ نکاح حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کا دونون طرف سے بڑی خوشی کے ساتھ ہوا اور لباس عمدہ طرفین نے زیب بدن کیا اور کھانا بھی جماعت
کو کھلایا گیا اسواسطے مین نے ترجمہ باب مین لفظ بیاہ کا لکھا اور یہی لفظ معمول ہندوستان کا ہی اب اور
نکاح جو حضرت صاحب کے لکھونگا تو لفظ نکاح کا ترجمہ باب مین لکھونگا انشاء اللہ تعالی **نظم** پلا ساقیا مجکو
شربت کا جام ✤ کہ ہوتا ہی اب عقد خیر الانام ✤ وہ دولھا ہی میرا خدا کا حبیب ✤ حبیب خدا ہی
خدا کا قریب ✤ معارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ حضرت خدیجہؓ کی عمر اسوقت چالیس برس کی تھی
اور آپکی عمر پچیس برس کی تھی اور حضرت خدیجہ ملکہ مکۂ معظمہ کی تھین اُنھون نے نفیسہ بنت منیہ کو بلایا
اور اپنی قلبی محبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظاہر کی اور اسکو اس کام پر مامور کیا وہ
آپکی خدمت مین آئی بعد تبسم اور چہان کے اُسنے آپ کو راضی کیا اور خوشی کا جواب لاکر ملکہ
کو دیا اُنھون نے اپنے چچا عمر بن اسد اور چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد کو واسطے تقریر
اس امر کے حضرت ابو طالب کے پاس بھیجا وہ بھی بصد خوشی راضی ہوے اُن صاحبون کو
تو رخصت کیا مگر فکر خرچ کی زائد ہوئی کہ ایسی جگہ شادی اور اس درجہ کی مفلسی کیا علاج
کیا جائے امیر حمزہ اور حضرت عباس بھی اسی خیال مین تھے کہ بڈھا دولھا اور دلھن کا موافق موقع وقت
کے ہونا چاہیے اسی حیرت مین تھے کہ ناگاہ شفیق ازلی اور رفیق لم یزلی حضرت صدیق اکبرؓ بلا طلب
اُسوقت آنکلے اور سبب ملال کا پوچھا اور فرمایا کچھ غم کی بات نہین ہی میرے پاس آپ کے دادا
حضرت عبد المطلب کچھ امانت رکھ گئے ہین اور یہ وصیت ہی کہ محمدؐ کی شادی کے وقت دیدینا
سو وہ مین اب لاتا ہون سب صاحب بیٹھے رہین اتنے مین گئے اور آئے اور ایک ہمیانی اور
ایک گٹھری کپڑون کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاکر رکھدی دیکھا تو ہمیانی مین ہزار
دینار سونے کے ہین اور گٹھری مین تین جوڑے قیمتی پانچ پانچ سو دینار کے ہین آپ جان گئے

کہ ابو بکرؓ نے اس بہانے سے میری خدمت کی ہو دعای خیر اُنکے حق مین فرمائی دیکھو محبوبان خدا کا دل خوش کرنا اور انکی دعا لینا کیا ثمرہ دیتا ہو کہ خاکی کو سیر عرش برین کی کروا تا ہو جب جوڑا آپکے واسطے دُلھن کے یہان سے آیا تو آپنے فرمایا مین جوڑا اپنے رفیق مخلص کا پہنونگا نظم

پلا ساقیا مجکو جام سرور — ہو احمد کو دولھا بنانا ضرور — سہانا سا جوڑا پنھا دیجیے
محمد کو دولھا بنا دیجیے — وہ گھوڑا منگا دے جو ہو ئے براق — دکھائے وہ اک دم مین نیلی رواق
ملائک کو جلدی سی ہو دے خبر — پرے باندھ لین آگے وہ آنکر — یمین پر ہو جبریل روح الامین
ہو بائین مین میکائل دشت چین — ابو بکر و فاروق ہون اِدھر — تو عثمان و حیدر بھی ہون اُدھر
سرافیل ہو پیش نوشہ روان — خلف مین ہون صفہای قدسیان — ہو عباس و بوطالب اُسکے قریب
تو حمزہ کو بھی حاضری ہو نصیب — نقیبی مین ہو خالد ابن ولید — بڑھے جاؤ ہان اے گروہ سعید
ابو جہل ہو پیچھے پیچھے دوان — امیہ ابو لہب بھی ہو روان — جو عتبہ عتیبہ بھی پیچھے چلین
تو عقبہ و شیبہ بھی حاضر رہین — چلے گھر سے دولھا کے جب یہ برات — براتی خوشی سے چلین ساتھ ساتھ
چچاؤن کو کہدو کرین اب نثار — وہ دولھا کے اوپر دُر آبدار — مبارک مکان ہو جہان یہ چلین
معطر زمین ہو قدم جب رکھین — اسی طرح سے جب کہ پونچے وہان — مکان عروسی پہ جلوہ کنان
نکل آئے سدھی بھی اک بارگی — وہ عمرو اسد اور ورقہ بھی — بہ تعظیم اُن سب کو وہ لیچلے
بٹھایا اُنھین عزت و تکریم سے — مکان حضرت ملکہ خدیجہؓ کا بادشاہانہ بڑی شان و شوکت سے

آراستہ اور فرش فروش سے نہایت پیراستہ تھا برات کو اُسمین بٹھایا حضرت ابو طالب نے خطبہ نکاح کا پڑھا اُسکا ترجمہ یہ ہو کہ حمد و شکر اُس خدای پاک کو کہ جسنے اولاد حضرت ابراہیم اور اسمعیل سے ہمکو پیدا کیا اور ہمکو نگاہبان حرم شریف کا بنایا اور لوگون کو ہر طرف سے شوق اُسکی زیارت کا دیا اور ہمکو لوگون پر حاکم بنایا اما بعد یہ بیٹا میرے بھائی عبد اللہ کا محمد ایسا جوانمرد ہی

سلہ یعنی آدم حضرت صدیقہ کی اصل اور حضرت صدیقہ علیہ السلام حوا کے نسب کی کشش رکھتے کا کشش ۱۲

کہ اُسکے برابر قوم قریش مین کوئی نہین اگرچہ وہ مالدار نہین مگر مال فنا ہونیوالا ہی اور اوسکی صلاحیت اور امانت کو سب قریش جانتے ہین وہ خواستگاری کرتا ہی خدیجہ بنت خویلد کی اور مقرر کیے اُسنے مہر کے بیس اونٹ میرے مال سے جنکی قیمت پانسو درم ہی اور قسم ہی خدای عزوجل کی اُسکی ایک دن شان ظاہر ہوگی بعدہ ورقہ بن نوفل نے خطبہ پڑھا اور کہا مین نے خدیجہ بنت خویلد کو بعوض مہر چار سو مثقال سونے کے جسکے پانسو درہم ہوے محمد بن عبداللہ کے نکاح مین دیا پھر عمر بن اسد نے کہا گواہ ہو تم کہ مین نے اپنی برادرزادی خدیجہ بنت خویلد محمد بن عبداللہ کے نکاح مین دی پھر طرفین سے ایجاب و قبول ہوا کذا فی المدارج و روضۃ الاحباب والمواہب

نطفہ مبارک ہو دولھا تجھے یہ دھن	کہ اس سے ہی ہونگے تیرے ہفت تن	اسی باغ سے فاطمہ کا ظہور
اسی نور سے پنجتن کا ہو نور	غرض اصل اور نسل ہو گی یہی	قیامت تلک جملہ سادات کی

روضۃ الاحباب مین لکھا ہی کہ حضرت خدیجہ نے اپنی لونڈیون کو فرمایا کہ دف بجائین اور خوشی سے کودین اور اچھلین کشف الغمہ اور مدارج مین لکھا ہی کہ آپنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنے چچا سے کہو کہ ایک دو اونٹ میرے یہان سے ذبح کر کے کھانا پکائین اور لوگون کو کھلائین یہ اول ولیمہ ہی اسلام مین اسی رات اتفاق زفاف کا ہوا آپکو بہت بڑی خوشی حاصل ہوئی **شعر**

ہمیشہ تجھے خوش رکھے کبریا	ہی تیری خوشی سے ہمارا بھلا

اور حضرت ابوطالب کو بھی بڑی خوشی ہوئی فرمایا حمد ہی اللہ تعالی کی کہ دور کیا اُسنے ہمسے غم اور رفع کیا ہمسے رنج والم جناب رسالت مآب صلعم انکا نہایت ادب کیا کرتے تھے

باب پانچوان بیان مین فضائل حضرت خدیجہ ام المؤمنین کے

مدارج اور معارج اور مواہب مین لکھا ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم قریب نبوت کے غار حرا مین گوشہ نشینی فرمایا کرتے تھے جب جبرئیل علیہ السلام کو دیکھتے خوف کرتے اور آپسے

آکر بیان فرماتے آپ بڑی عاقلہ اور فہیم تھین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اطمینان دیتین اور فرماتین کہ اس بات کا ذرا خوف نہ کرو تمھین اللہ تعالی کبھی دُکھ نہ دیگا تم رحم کرنے والے ہو یتیم پر اور خدمت کرنے والے ہو مہمان کی اور ملانے والے ہو رشتے کے اور سمجھنے والے ہو حق کے اور پھر آپکو اپنے بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لیگئین اور سنایا اُنکو یہ سب حال اُنھون نے کہا کہ وہ جو تمکو دکھائی دیتا ہی جبرئیل علیہ السلام ہین سب نبیون پر وحی لایا کرتے ہین مبارک ہو کہ تم وہی نبی ہو جسکی بشارت عیسیٰؑ نے دی ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ تو نبی ہی باقی حال بدو وحی کا اور ورقہ بن نوفل کا کتب سیر مین ہی انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہت ذکر فرمایا کرتے تھے حضرت خدیجہ کا بعد اُنکی موت کے اور استغفار کیا کرتے تھے واسطے اُنکے اور فرمایا کرتے تھے کہ وہ ایسی تھین اور اکرام کرتے تھے اُنکے دوستون کا اکثر جو بکرا ذبح کرتے تھے تو رانین اور دست اُسکے اُنکے قریبون کو بھیجا کرتے تھے اور جو جو بڑھیان اُنکے پاس آیا کرتی تھین اُنکا اکرام فرمایا کرتے حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین کبھی کبھی کہ دیتی تھی کہ خدیجہ کے سوا کوئی عورت دنیا مین نہین تو آپ فرماتے کہ مین روزی دیا گیا ہون اُنکی محبت کی اور اُسکی جسکو وہ چاہتی تھین ابن عباس سے روایت ہی کہ نہین نکاح کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکی حیات مین کوئی دوسرا اور جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالے کا سلام اُنکے واسطے لاتے تھے روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہ نہین غیرت کی مین نے حضرت خدیجہ پر کبھی اور نہ مین نے اُنکو دیکھا تھا مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو بہت ذکر خیر اُنکا کیا کرتے تھے تو ایک روز مجھے غیرت آگئی اور کہا مین نے وہ تو بڑھیا تھین اور دی اللہ تعالی نے آپکو اُنسے بہتر پس نہایت غصہ ہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہان تک کہ ہلنے لگا سر مبارک آپکا کمال غصہ سے اور فرمایا قسم ہی اللہ تعالی کی نہین بہتر ملی مجھکو کوئی عورت اُنسے وہ ایمان لائین

جب انکار کیا لوگون نے میرا اور تصدیق کی اُنھون نے میری جب جھٹا کہا لوگون نے مجکو اور غنی کیا مجکو اُنھون نے اپنے مال سے جب محروم رکھا مجکو لوگون نے ہذا فی کشف الغمۃ للشعرانی حقیقت مین اگر تتبع کرے آدمی تو سب سے اول اسلام انکا ہی عورتون مین اور مردون مین پھر مردون مین اول اسلام حضرت صدیق کا ہی اور لڑکون مین اول اسلام حضرت علیؓ کا ہی اور غلامون مین اول اسلام حضرت بلال کا ہی باتفاق اہل سیر روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ افضل عورتون مین خدیجہ بنت خویلد ہین اور اشارہ کیا وکیع نے یعنی زمین سے آسمان تک افضل عورتون کی وہی ہین یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ہی ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ آئے جبرئیل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ آتی ہین خدیجہ آپکے پاس برتن کھانیکا لیے ہوے اُنسے فرماؤ کہ اللہ تعالی نے تمکو سلام کہا ہی اور جبرئیل نے اور خوشی دیجیے اُنکو کہ تمھارے واسطے جنت مین بہت بڑا محل ہی ایک موتی کا اور نہین ہی اُسمین فریاد و فغان اور نہ رنج روایت کیا اِسکو بخاری اور مسلم نے لکھا ہی کہ فرمایا آدم علیہ السلام نے کہ مین سید البشر ہون روز قیامت کے مگر میری اولاد مین ایک نبی ہوگا کہ نام اسکا احمد ہی اُسکو فضیلت ہی مجھپر دو چیز سے ایک تو یہ کہ میرا شیطان کافر رہا اُسکا شیطان مسلمان ہوا اُسکے ہاتھ پر دوسرے یہ کہ میری بی بی نے مجھے اغوا کرکے دانہ گیہون کا کھلایا اُسکی بی بی اُسکے دین کی مدد کریگی کذا فی المعارج تو ظاہر ہین وہ بی بی حضرت خدیجہ ہین کہ اول سب سے اسلام لائین آپ پر اور سب مال و متاع کہ بیحد اور بیشمار تھا سب کا سب آپکو دیدیا اور وہ سب دین کے کام مین آگیا کذا فی کتب السیر روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے روایت ہی انسؓ سے جب وفات ہوئی حضرت خدیجہؓ کی تو اُترے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُنکی قبر مین اور ابھی تک نماز جنازہ

اللہ تعالی کا سلام حضرت خدیجہ کو

مسنون نہ تھی آپکے بعد ہوئی ہی بنی نامہ فارسی مین لکھا ہی کہ قبل انکی موت کے فرمایا انکو
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای خدیجہ میری دو بیبیان اور ہین انھون نے عرض
کی وہ کہان ہین فرمایا آسیہ اور مریم پس مسکرائین اور کہا بادشاہون کے تو کئی محل
ہوتے ہین آپ دنیا و دین دونون کے بادشاہ ہین آپکے جتنے ہون مبارک ہین
بعد انکی وفات کے حضرت فاطمہ نے عرض کی کہ وجہ اسوقت کے رنج دینے کی کیا تھی
فرمایا دکھایا گیا اسوقت مجکو دفتر اعمال تیری مان کا تو سوائے شہادت کے سب مرتبے
اسمین تھے مین نے یہ ذکر سنایا انھون نے صبر کیا تو فرشتون نے ثواب شہادت کا بھی انکے
نامۂ اعمال مین لکھدیا عمر آپکی پینسٹھ برس کی تھی وسنین برس بعثت کے رمضان مبارک
مین آپکی وفات ہوئی مقبرۂ حجون مین دفن ہوئین راقم الحروف بھی زیارت سے مشرف
ہوا ہی اور وہین قریب انکے حضرت آمنہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی والدۂ شریفہ کی زیارت
سے بھی نیاز حاصل کی ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو انکی وفات سے نہایت رنج وغم ہوا تھا
کہ اس سال کا نام عام الحزن رکھا گیا ہذا فی المدارج یا للہ العالمین خاتمہ بالخیر کریمرا انکے طفیل سے آمین

عمر آپکی ۶۵ سنہ وفات ۱۰ سنہ بعثت

باب چھٹا بیان مین صدیقہ بنت الصدیق ومحبوبہ محبوب خدا ام حضرت عائشہ ام المؤمنین کے

بیان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

آپ بیٹی ہین حضرت ابوبکر صدیقؓ کی روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب کہ فوت ہوئین حضرت خدیجہؓ آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تصویر
عائشہ کی لیکر کہ تھی وہ سبز ریشمین کپڑے پر اور کہا ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہ تمھاری بی بی
ہی دنیا و آخرت مین عوض مین ملی ہی آپکو خدیجہ بنت خویلد کے ہذا فی کشف الغمۃ مدارج مین لکھا ہی
کہ چھے برس کی عمر مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی درخواست کی تو ہو گیا نکاح اسی وقت
مین جب نو برس کی ہوئین تو مدینۂ منورہ مین فرماتی ہین آپ کہ میری والدہ مجھے دلھن بنا کے

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حجرے مین لائین اور میری گڑیان میرے ساتھ تھین روایت کیا اسکو مسلم نے اور کہا یہ بی بی ہی آپکی برکت دے اللہ تعالی آپکو اسمین اور اسکو آپ مین اسی وقت دفان کیا آپ نے مجھے اور وہ وقت چاشت کا تھا اور نہ ذبح ہوا میرے ولیمے مین اونٹ نہ بکری فقط ایک پیالہ دودھ کا سعد بن عبادہ کے یہان سے آیا اور وہ مہینا عید کا تھا اور اچھا جانتی تھی مین نکاح کا ہونا عید کے مہینے مین کہ میرا نکاح عید کے مہینے مین ہوا اور کیسا چاہا مجھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی کو ایسا نہ چاہا ہذا فی المدارج **باب ساتوان** آپکے سہاگ کے بیان مین انس بن مالک سے روایت ہی کہ اول محبت اسلام مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی حضرت عائشہؓ کے ساتھ اور صحیح ہی یہ روایت کہ پوچھا آپسے کون زیادہ محبوب ہی آپکو فرمایا عائشہؓ عرض کی مردون مین سے فرمایا باپ اسکا روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے کرتے مین پیوند لگا رہے تھے کہ پسینا آیا آپکی پیشانی پر اور ٹپکنے لگا اور چہرۂ مبارک آپکا چمکنے لگا مین چرخہ کات رہی تھی اور جمال مبارک کو غور سے دیکھ رہی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مجھپر پڑی فرمایا کیون حیران ہی تو اے عائشہ عرض کی مین نے کہ آپکے چہرۂ مبارک نورانی کو بغور دیکھتی ہون پس اٹھے آپ اور میری دونون آنکھون کے بیچ مین بوسہ دیا اور فرمایا جزاک اللہ خیرا اے عائشہ جتنا تو مجھے دیکھکر خوش ہوتی ہی مین تجھے اس سے زیادہ دیکھکر خوش ہوتا ہون اور بوسہ دینا آپکا دو آنکھون مین اسواسطے تھا کہ ان آنکھون نے پہچانا جمال محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس حضرت عائشہ صدیقہ کو یون کہنا چاہیے **شعر**

نازم بچشم خود کہ جمال تو دیدہ است	اُفتم بپای خود کہ بکویت رسیدہ است
ہی ناز آنکھ پر کہ ترا جلوہ دیکھا ہی	پڑجاؤن اپنے پاؤن کہ پونچا یا تجھ تلک

سہاگ حضرت عائشہ کا

مسروق تابعی یون روایت کرتے تھے کہ حدیث کی مجکو صدیقہ بنت الصدیق حبیبۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تصویر دکھائی گئی میری حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آسمان سے حضرت ام سلمہ ام المؤمنین نے کچھ کلام کیا آپ سے حضرت عائشہ رضی اللہ کے مقدمے مین فرمایا تو مجھے عائشہ کے مقدمے مین ایذا نہ دے کہ وحی بھی حق تعالی کی مجپر اُسکے بستر پر آتی ہی اور کسی کے بستر پر نہین آتی کہا ام سلمہ نے اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اِیْذَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور فرماتی ہین حضرت عائشہؓ کہ گڑیان کھیلا کرتی تھی مین حضرت کے یہان ایک جگہ طاق مین اُنکو مین بٹھادیتی تھی اور پردہ ڈالدیتی تھی مین اُنپر ایک دن ہوا سے وہ پردہ اُڑا آپ نے دیکھا پوچھا یہ کیا ہی عرض کی مین نے یہ بیٹیان میری ہین یعنی گڑیان میری ہین اور اُنمین ایک گھوڑا بھی تھا کہ اُسکے دو پر تھے فرمایا ای عائشہ گھوڑے کے بھی پر ہوتے ہین عرض کی مین نے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑون کے پر نہین تھے آپنے تبسم فرمایا ایسا کہ گلیان آپ کی دکھائی دین روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے ہذا کلہ فی مدارج النبوۃ للشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی اگر کسی کو یہان اعتراض ہو تو ترجمۂ مشکوۃ وغیرہ مین دیکھ لے کہ اُنکی آنکھون کا نشان نہ تھا لڑکیان فقط یون ہی کپڑے کی بنا لیا کرتی تھین بخاری اور مسلم سے روایت ہی کہ میری سہیلیان میرے پاس کھیلا کرتی تھین جب تشریف لاتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو وہ چلی جاتی تھین جب آپ باہر جاتے تو اُنکو میرے پاس بھیج جاتے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای عائشہ مین جانتا ہون اُسوقت کو جب تو مجھسے خوش ہوتی ہی اور اُسوقت کو جب تو مجھسے ناخوش ہوتی ہی عرض کی کیونکر جانتے ہین آپ فرمایا جب تو خوش ہوتی ہی مجھسے تو کہتی ہی قسم ہی مجکو رب محمد کی اور جب خفا ہوتی ہی

لہ توبہ کرتی ہون مین حرمت اللہ کے ایذای رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ۱۲

گڑیان کھیلنا حضرت عائشہ کا

تو کہتی ہی قسم ہی مجکو رب ابراہیم کی عرض کی مین نے ہان یون ہی ہی کہ فقط مین آپکا نام غصہ مین چھوڑ دیتی ہون مگر دل سے میرے کبھی نہین جدا ہوتے ہین آپ بلکہ ہر دم آپکی محبت مین غرق رہتی ہون فرمایا ای عائشہ اگر چاہتی ہی تو جنت مین ملاقات میری تو دنیا مین علاقہ بقدر ضرورت رکھا کر اور کپڑے کو جب تک پیوند نہ لگائے بدن سے جدا نہ کیا کر مدارج مین روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہ کہا مجکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جبرئیل تمکو سلام کہتے ہین کہا مین نے وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اور کہا مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک جنگل ہی درختون کا کہ کھایا ہی اسکو جانورون نے اور ایک جنگل ہی درختون کا کہ نہین کھایا اسکو جانورون نے آپ کون سے جنگل مین اپنا اونٹ چھوڑیگا فرمایا اسمین کہ نہین کھایا اسکو کسی جانور نے راقم الحروف کہتا ہی کہ یہ عورتون کے ڈھنگ ہوتے ہین کہ جو وصف اپنے مین ہوتا ہی اسکی طرف مرد کو پرچایا کرتی ہین خاص کر اس مرد کو جسکی متعدد زوجہ ہون کیونکہ غیرت سوکن کی بڑی سخت بلا ہی جو عورت صبر کرے اسپر اسکو جہاد کا مرتبہ ملیگا ابو عبیدہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا جہاد مردون پر اور غیرت عورتون پر پس جو عورت صبر کرے اسکو مجاہد فی سبیل اللہ کا مرتبہ ہی حضرت عائشہؓ فرماتی ہین جب تشریف لاتے آپ میرے گھر مین تو رکھ دیتے آپ دونون گھٹنے اپنے میرے دونون زانو پر اور دونون ہاتھ اپنے میرے دونون مونڈھون پر پھر اوندھے ہو جاتے آپ مجپر اور سانس چڑھ جاتی آپکی کذا فی کشف الغمہ پھر فرماتی ہین حضرت عائشہؓ کہ بعض بی بیان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بھیجا کرتی تھین حضرت فاطمہؓ کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ پیغام دیکر کہ آپ انصاف کیجیے عائشہؓ مین اور ہم مین اور مین چپکے سنا کرتی تھی پس فرماتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ای بیٹی میری تو نہین چاہتی اسکو

فاطمہؓ کو لگاتے ہیں اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت حسنؓ حسینؓ کا حضرت صدیقہؓ کو

جسکو مین چاہتا ہون وہ کہتین کہ ہان مین بھی چاہتی ہون اُسکو جسکو آپ چاہتے ہین تو
فرماتے آپ مجھ کھڑا اُس سے یعنی اشارہ طرف میرے فرماتے جب وہ چلی جاتین اور اُنکو جاکر خبر دیتین تو وہ کہتین کچھ
کام تمنے ہمارا نہ کیا جب وہ بیبیان بہت کہتین حضرت فاطمہؓ کو تو وہ فرماتین مین کبھی نہین کلام
کرونگی اُنکے مقدمے مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ انسؓ کہتے ہین کہ دو فریق تھے ازواج
مطہرات کے ایک حضرت عائشہؓ کا انکی رفیق تھین حضرت حفصہؓ اور حضرت صفیہؓ اور حضرت سودہؓ
دوسرا فریق حضرت ام سلمہؓ کا باقی بیبیان اُنکے ساتھ تھین فرماتی ہین حضرت عائشہؓ کہ لوگون کی
عادت تھی کہ جو کوئی ہدیہ بھیجتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تو اکثر میری باری مین بھیجتا پس غیرت
ہوئی ام سلمہ اور اُنکے ساتھ والیون بیبیون کو اور کہا اُنھون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ آپ فرمائین لوگون سے کہ جو مجھے ہدیہ بھیجے جہان مین ہون بھیجے انتظار عائشہؓ کی باری کا
نہ کرے یہ سنکے چپ ہوگئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھر دوبارہ کہا اُنھون نے یہی کلمہ پس
فرمایا آپنے نہ ایذا دے تو مجکو ای ام سلمہ مقدمہ مین عائشہ کے بولین وہ یا رسول اللہ توبہ
ہی میری یا اللہ اور عادت تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ یہ جب کوئی بی بی دوسری بی بی
کو بُرا کہتی تو آپ فرماتے کہ تو بھی اسکو کہلے اور اکثر فرماتے کہ صبر کر اور جواب نہ دے اور فرماتی
ہین حضرت عائشہؓ کہ جب مین غصہ ہوتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تو آپ ہلاتے
ناک میری اور فرماتے ای عُوَیش یعنی ای چھوٹی سی عائشہ کہو یا اللہ ای رب محمد کے بخشدے
گناہ میرے اور دور کر غصہ میرے دل کا اور بچا مجکو فتنون کی گمراہی سے اور مین اکثر خفا
ہوجایا کرتی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تو آپ مجھے مناتے اور جو مین نہ مانتی تو فرماتے
جسکو چاہے تو حکم بنائے میرے اور اپنے مقدمے مین پس ایک دفعہ فرمایا آیا حکم بناتی ہی تو عمر بن
خطاب کو مین کہتی نہین وہ سخت ہین فرماتے اور کسکو مین کہتی میرے باپ کو حکم بناؤ پس بلایا

آپنے اُنکو اور کہا عائشہ مجکو یون یون کہتی ہی پس کہا مین نے یا رسول اللہ ڈرو اللہ تعالی سے
اور حق بات کہو پس مارا میرے باپ نے طمانچہ میری ناک پر اور کہا مر جائیو تیری مان جب
رسول اللہ کا حق نہ کہیگا تو اور تیرا باپ حق کہیگا فرمایا آپنے ہمنے تمکو حکم بنا کر بلایا ہی اس
واسطے نہین بلایا کہ تم میری بی بی کو مارو پھر لی چھڑی میرے باپ نے گھر مین سے اور مجھے
مارنے لگے پس بھاگی مین وہان سے اور چمٹ گئی مین جاکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
شکم مبارک مین فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم دیتا ہون مین تمکو کہ تم جاؤ تمھین
مین نے اسواسطے نہین بلایا جب گئے باپ میرے گھر سے تو جدا ہو گئی مین حضرت کی پیٹ سے
پھر بلایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجکو پھر انکار کیا مین نے تو ہنسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اور فرمایا ابھی تو میرے پیٹ مین تو چمٹی ہوئی تھی فرماتی ہین حضرت عائشہؓ حریرہ پکا کر لائی
مین واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور آپکے اُس پہلو مین اُم المومنین حضرت سودہؓ
تھین کہا مین نے اُنسے تم بھی کھاؤ اُنھون نے کہا مین نہین کھاتی کہا مین نے اگر نہ کھاؤ گی
تم تو لتھیڑ دونگی تمھارے مونہ پر حریرہ اُنھون نے جب بھی نہ کھایا پس لتھیڑ دیا مین نے اُنکے
مونہ پر حریرہ پس ہنسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور رکھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے گھٹنا
اپنا میرے گھٹنے پر اور کہا اُنسے تو بھی لتھیڑ دے مونہ عائشہ کا جب کیا سودہؓ نے ایسا تو ہنسے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتنے مین آواز آئی حضرت عمرؓ کی کہ اپنے بیٹے کو پکارتے تھے ای عبد اللہ
ای عبد اللہ آپنے جانا شاید یہان آئین فرمایا اُٹھو تم دونون اور دھو تم دونون مونا پنا فرماتی ہین
حضرت عائشہؓ اُس دن سے ہم سب ہیبت رکھتے تھے حضرت عمرؓ سے کہ دیکھا ہمنے لحاظ
کرتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انکا فرماتی ہین حضرت عائشہؓ جب کوئی چیز اعجوبہ
ہوتی تو فرماتے مجکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دیکھ تو پس دیکھتی مین اور پردہ کیے رہتے

فضیلت حضرت عمرؓ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب تک مین نہ دیکھ چکتی روایت ہی حضرت عائشہؓ سے فرماتی ہین
کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہین میرے حجرے کے دروازے پر اور حبشی
لوگ بیٹا کھیلتے تھے مسجد مین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پردہ کیے تھے اپنی چادر کا اور
مین دیکھتی تھی اُنکے کھیل کو آپکے کان اور گردن کی آڑ سے اور آپ کھڑے تھے واسطے میرے
جب مین وہان سے ہٹی تو آپ بھی ہٹے یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ہی فرماتی ہین حضرت
عائشہؓ مین عیب کھا کرتی تھی اُن عورتون پر جنھون نے ہبہ کیا تھا اپنے نفس کو واسطے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اُتری یہ آیت تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِیْٓ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ
یعنی بلا طرف اپنے جس بی بی کو تو چاہے اور جسکو چاہے نہ بلا یعنی تجہیز باری معاف ہی کہا مین نے
ہمیشہ دیکھتی ہون آپ کا رب ہر بات مین آپکی خوشی چاہتا ہی اور ایک رات اپنی باری مین مین نے
اپنے بستر پر حضرت کو نہ پایا گمان کیا مین نے کہ آپ ماریہ قبطیہ کے پاس گئے پس نکلی مین
حضرت کی تلاش مین تو پایا مین نے آپکو نماز مین پس دیکھا مین نے ہاتھ سے آپکے پانون
کو کہ آپنے غسل فرمایا ہی یا نہین جب آپ نماز سے فراغت ہو چکی تو فرمایا اے عائشہ پھیرا تجکو
تیرے شیطان نے عرض کی مین نے کہ میرا بھی شیطان ہی یا رسول اللہ فرمایا ہان اور سب بنی آدم
کا ہی مگر اللہ تعالی نے مجکو غالب کیا میرے شیطان پر تو وہ مسلمان ہوا وہ مجھے سوای نیکی کے بدی
کی رغبت نہین دلا سکتا اور فرماتی ہین حضرت عائشہؓ کہ ام سلمہؓ نے ایک دن کھانا پکایا واسطے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بھیجا آپکو وہ کھانا درمیان صحابہ کے پس پتھر مارا مین نے
اور توڑ دیا پیالے کو اور گر گیا کھانا پس کھڑے ہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور جمع کیا اُس
کھانے کو دو ڈھیکرون مین اور فرمایا صحابہ کو کہ غیرت آئی تمھاری مان کو غیرت آئے تمھاری مان
کو دو دفعہ فرمایا پھر لیا آپنے میرا پیالہ اور بھیجا ام سلمہؓ کو اور دیا ٹوٹا ہوا مجکو اور فرماتی ہین حضرت

حضرت کا شیطان مسلمان ہو گیا تھا

عائشہؓ کہ ایک دن صفیہؓ کھانا لائین واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کھڑی ہوئی مین اور توڑ دیا مین نے اُس برتن کو پھر پوچھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اُسکا کفارہ کیا ہی فرمایا برتن کے بدلے برتن کھانے کے بدلے ویسا ہی کھانا **باب** آٹھواں آپکی خصوصیات مین **خصوصیت پہلی** فرماتی ہین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ نہ تھی کوئی بی بی محبوب زیادہ مجسے اور نہ کسی کا باپ محبوب تھا زیادہ میرے باپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو **خصوصیت دوسری** سوای میرے اور کوئی بی بی باکرہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ تھی **خصوصیت تیسری** نکاح سے پہلے میری تصویر جبرئیل علیہ السلام نے لاکر پیغمبر کو دی پارچۂ ریشمین پر **خصوصیت چوتھی** مین نے دیکھا جبرئیلؑ کو اور کسی بی بی نے نہین دیکھا **خصوصیت پانچوین** اُترا قرآن شریف میری برات مین اگر نہ اُترتا تو لوگون کے ایمان مین نقصان پڑتا **خصوصیت چھٹی** اُترتے جبرئیل یعنی وحی لاتے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اُس حال مین کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بچھونے مین ہوتی تھی **خصوصیت ساتوین** وفات پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر مین **خصوصیت آٹھوین** اور میری باری کی رات مین **خصوصیت نوین** میری گود مین **خصوصیت دسوین** میرے سینے پر ہذا کلہ فی کشف الغمۃ **خصوصیت گیارھوین** فرماتی ہین کہ نماز تہجد کی پڑھا کرتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مین سامنے لیٹی رہتی تھی جب سجدے مین جاتے آپ اور سر مبارک آپکا میرے پانوٗن سے لگتا تو کبھی مین اپنے پانوٗن آپ کھینچ لیتی اور جو نیند مین ہوتی تو آپ اشارہ فرماتے کہ مین پانوٗن کھینچ لیتی جب آپ کھڑے ہو جاتے تو پھر مین پانوٗن پھیلا دیتی تھی یہ بھی **خصوصیت** مجکو تھی **خصوصیت بارھوین** نہایا کرتی تھی مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ایک جگہ اور برتن پانی کا بیچ مین رکھ لیتی تو مین بھی اُسمین سے پانی اپنے بدن پر ڈالتی اور آپ بھی تو اسوقت مین کہا کرتی تھی مین کہ آپ سب پانی لیے لیتے ہین میرے واسطے بھی چھوڑ دیے یہ بھی خصوصیت مجکو تھی ہذا فی مدارج النبوۃ خصوصیت تیرھوین اس حال مین وفات آپکی ہوئی کہ لعاب دہن میرا آپکے دہن مبارک مین رہا کہ وفات ہوئی یہ قصہ یون ہی کہ فرماتی ہین حضرت صدیقہؓ کہ وقت وفات شریف کے سر مبارک میرے سینے سے لگا ہوا تھا کہ میرے بھائی عبدالرحمن کے ہاتھ مین مسواک سبز تھی آپنے مسواک کو غور سے دیکھا کہ آپکو مسواک بہت محبوب تھی مین نے عرض کی کہ مسواک آپکو دون سے کے اشارہ سے فرمایا کہ ہان مین نے اُنسے مسواک لیکر اپنے مونہ مین چبائی آپ نے میرے ہاتھ سے لیلی اور خوب اچھی طرح سے کی پس جمع کیا اللہ تعالی نے میرا لعاب دہن آپکے لعاب دہن مبارک کے ساتھ آخر دن دنیا کے اور اول روز عقبی کے اور یہ بھی فرمایا آپنے کہ مجھے مسواک اپنے مونہ مین چبا کر دے کہ آسان ہو مجپر موت اور یہ عوض اسکا ہی کہ حالت صحت مین ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کرکے حضرت عائشہؓ کو دی کہ اسکو دھو کر مجھے دے حضرت عائشہؓ نے اسکو اول اپنے مونہ مین چبایا پھر دھو کر آپکو دی اب یہان اُسکا عوض ادا کیا کہ لعاب دہن حضرت عائشہ کا آپکے دہن مبارک مین رہا کہ وفات ہوئی وہ آخر دن تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دنیا سے اور اول دن تھا آخرت کا یہ نہایت فضیلت اور شرف ہی حضرت صدیقہؓ کے واسطے اور نہایت دلالت محبت کی ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے اور اگر کسی کے دل مین اس بات کی سمائی نہو سکے تو اس سے بھی بڑھکر یہ دیکھے کہ شیخ عبدالحق محدث نے نقل کیا مواہب لدنیہ سے کہ حسن بصریؒ سے نقل ہی اور مصنف اُسکا شارح صحیح بخاری کا ہی مدارج مین لکھا ہی کہ چونکہ مکروہ ہی موت تو حق تعالی آسان کرتا ہی انبیا پر اور اپنے دوستون پر اُسکو ساتھ اپنے دیدار کے اور ساتھ اُس چیز کے دیدار کے کہ دوست

فصل وفات آنحضرت فضیلت مسواک

رکھتے تھے وہ اُسکو دنیا مین اُسی جہت سے الفت چاہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سات محبت حضرت صدیقہؓ کے اس واسطے کہ محبت دور کرتی ہی غم اور صدمے کو ؎

یقین میدان کہ شیران شکاری	درین رہ خواستند از مور یاری

اور مسند حضرت صدیقہؓ مین روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی گئی مجیر موت اسواسطے کہ دیکھی مین نے عائشہؓ کے ہاتھ کی ہتیلی کی سفیدی بہشت مین اور سعد بن عُبادہ سے یہ حدیث مرسل ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیکھے مین نے دونون ہاتھ عائشہؓ کے بہشت مین کہ آسمان ہوئی مجیر موت یہان سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی محبت تھی اُنکی کہ صبر نہ کرسکتے تھے آپ بغیر اُنکے اسواسطے دکھائی اللہ تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دونون ہتیلیان اُنکی جنت مین کہ آسان ہو جائے میرے حبیب پر موت اور جو آپ نے مرض موت مین حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا حال ہی تیرا اے حمیرا عرض کی کہ میرے سر مین درد ہی آپنے فرمایا اگر مرجائے تو میرے سامنے تو مین نماز پڑھون تجہیز اور دفن کرون مین تجکو یہ امر ہنسی کا نہ تھا بلکہ آپکا دل ہی یہ چاہتا تھا کہ عائشہ مجھسے پہلے اگر مرجائے تو وہان ملاقات ہو تمام ہوا کلام شیخ کا ہ ذا فی مدارج النبوۃ نقلا عن المواہب کشف الغمہ مین روایت ہی حضرت صدیقہؓ سے کہ ہمارے ہمسایے مین ایک شخص رہتا تھا وہ سالن تخمہ پکایا کرتا تھا اُسنے ایک مرتبہ عمدہ کھانا پکایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپکی ضیافت ہی فرمایا اور عائشہؓ کی اُسنے کہا کہ نہین آپنے فرمایا تو مین بھی نہین آتا پھر وہ آیا اور آپکی ضیافت کہی آپنے پھر وہی فرمایا اُسنے بھی ویسا ہی کہا جو پہلے کہا تھا پھر وہ تیسری مرتبہ آیا اور آپکی ضیافت کہی آپنے فرمایا اور عائشہ کی اُسنے کہا کہ ہان اُنکی بھی ہی پھر گئی مین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُسکے یہان اور کھانا کھایا لکھا ہی عبد الوہاب شعرانی نے کشف الغمہ مین بعد لکھنے اس حدیث کے کہ یہ امر آیت پردے سے

ذکر وفات حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا و بعض فضائل و مناقب آنحضرت

پہلے ہوا اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ مین حالت ایام مین بھی آپکے ساتھ ایک لحاف مین سویا کرتی تھی اور دوڑتی تھی مین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پس مین آگے نکل جاتی تھی ابو داؤد مین روایت ہی کہ تھی مین ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سفر مین تو مین دوڑنے مین آگے بڑھگئی پھر جو مین بھاری ہو گئی تو پھر حضرت صلعم آگے بڑھگئے اور فرمایا یہ اُس دن کا بدلا ہی اور جب میرے یہان کہین سے گوشت پکا ہوا آتا تو آپ کھانے مین مجھ پر سبقت فرماتے

باب نوان آپ کے علم و فضل اور سعادت کے بیان مین

مدارج مین شیخ نے لکھا ہی کہ مناقب اور فضائل آپکے حد سے زائد ہین اور تھین آپ فقہا اور علما اور فصحا اور بلغا اور اکابر مفتیان صحابہ سے منقول ہی بعض سلف سے کہ شبہے احکام شرعیہ کے آپ سے حل ہوتے تھے اور وارد اخبار ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوتم دو حصہ دین کے اس حُمَیرا سے کہ لقب ہی آپکا روایت کی اُنسے جماعت کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے عُروۃ بن الزُبیر سے روایت ہی کہ نہ دیکھا مین نے کسی کو زیادہ عالم حضرت عائشہ سے اور زیادہ واقف معانی قرآن سے اور زیادہ خبردار احکام حلال اور حرام سے اور علم اشعار سے اور علم انساب سے یہان دو شعر آپ کے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین ہین نقل کرتا ہون **قطعہ**

وَلَوْ سَمِعُوْا فِیْ مِصْرَ وَصَافَ خَدَّہٗ	لَمَا بَاعُوْا فِیْ سُوْمِ یُوْسُفَ مِنْ نَقَدٍ
لَوْ رَاَتْ طَاعِنَاتُ زَلِیْخَا نُوْرَ حُسْنِہٖ	لَاٰثَرْنَ بِالْقَطْعِ الْقُلُوْبَ عَلَی الْاَیْدِیْ
آجائین اگر گرمی بازار مین یوسف	کچھ بھی نہ جچین چشم خریدار مین یوسف
خود کہنے لگین بلکہ یہ دربار مین یوسف	تھا بیش بہا حسن کے بازار مین یوسف
پر ہو نہ سکا سنگ ترازوے محمدؐ	

تجھے کبھی یوسف کو اگر بدلے زلیخا	زندان مین پڑون پر کسی صورت سے نہ برلون
لیے پھرتے ہین دل یان مشتری بیچنے کے خاطر	فرون تر مصر خوبی سے ہی بازار آپ کا چمکا

حدیثین جو روایت کی انھون نے دو ہزار دو سو دس ہین اُسمین سے متفق علیہ ایک سو ستر فقط بخاری کی چون فقط مسلم کی ستر ستھ باقی اور کتابون مین ہین اور آپکی فہم کامل کا یہ بیان ہی کہ جابر سے روایت ہی کہ حضرت ابوبکرؓ آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو دیکھا لوگ دروازے پر بیٹھے ہین کسی کو اذن نہین ملا اندر جانے کا مگر اُنکو بلا لیا پھر آئے حضرت عمرؓ انکو بھی اندر بلا لیا دیکھا اُن دونون نے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہین اور گرد آپکے سب بیبیان بیٹھی ہین خاموشی کے عالم مین کہتے ہین حضرت عمرؓ کہ مین نے چاہا کہ ہنساؤن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پس کہا مین نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آج میری بی بی نے نفقہ سے زیادہ طلب کیا مجھسے تو مین نے اُسکی گردن دبائی پس ہنسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا آج یہ بھی سب نفقے سے زیادہ طلب کرتی ہین مجھسے پس کھڑے ہوے ابوبکرؓ اور گلا دبایا اپنی بیٹی کا اور حضرت عمرؓ نے اپنی بیٹی کا اور کہا سوال کرتی ہو تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز کہ نہین ہی وہ آپکے پاس پس کہا اُنھون نے قسم ہی اللہ تعالی کی نہین سوال کرتے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز کہ نہو آپکے پاس پھر جدا ہو گئے آپ انتیس دن بیبیون سے اور اس عرصے مین کسی کے گھر مین نہ گئے اور رہے آپ خفا بالاخانے مین پھر نازل ہوئی یہ آیت کہ جسمین اختیار ملا ہی ازواج مطہرات کو پیغمبر کے یہان رہنے کا اور جدا ہو جانیکا قولہ تعالی آیت یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا یعنی اے نبی کہدے اپنی بیبیون کو اگر ارادہ کرتی ہو تم حیات دنیا اور اُسکی زینت کا سو آؤ مین تمکو

حدیث ۱۲۰

حدیث ۱۲۱ بخاری و مسلم حضرت عائشہ کا ازواج مطہرات کے ایک ہونے

فائدہ دون اور چھوڑدون مین تمکو خوشی بخوشی وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا اور جو ارادہ رکھتی ہو تم اللہ رسول کا اور دار آخرت کا پس بیشک اللہ تعالی نے تیار کیا ہی واسطے نیک عورتون کے تم مین سے اجر عظیم پس آپنے شروع کیا یہ پیغام حضرت عائشہؓ سے اور فرمایا جلدی نکر جا اپنے مان باپ سے یہ مشورہ کر عرض کی کہ کیا آپکے اختیار کرنے مین مین مان باپ سے مشورہ لونگی بلکہ اختیار کیا مین نے اللہ اور رسول کو اور دار آخرت کو مگر یہ عرض میری ہی کہ میرے اس امر کی اور بیبیون کو خبر نہ کیجیے فرمایا آپنے مین نہین کہونگا اور جو کوئی پوچھیگی تو چھپاؤنگا نہین کیونکہ مجھے اللہ تعالی نے بخیل اور ظالم بناکر نہین بھیجا بلکہ معلم اور آسانی کرنیوالا بناکر بھیجا ہی روایت کی یہ حدیث مسلم نے راقم کہتا ہی سبحان اللہ اس عمر مین یہ علم یہ فہم واقعی یہ امر ہی

شعر

آرے وا کل روزی مقسوم چارہ نیست	در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

اور یہ فرمان آپکا کہ میرے اختیار کی خبر دوسرون کو نہو تو منظور تھا امتحان اورون کا کہ از خود کیا کرتی ہین اور جو کوئی کہے کہ منظور یہ تھا کہ کوئی بی بی تو دنیا کو اختیار کرکے جدا ہو جائے تو اسکا بھی کچھ مضایقہ نہین شریک اپنا جناب باری عزاسمہ کو نہین بھایا اور کسی کو کب پسند آئیگا ذرا غور کرنا چاہیے آپکے علم و فہم کو کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ یعنی جو حساب کیا گیا عذاب کیا گیا انھون نے عرض کی یا رسول اللہ اگر حساب مین عذاب ہے تو آیت اَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا یعنی جسکے داہنے ہاتھ مین عمل نامہ دیگا اُسپر حساب آسان ہو جائیگا فرمایا آپنے وہ حساب ہی نہین یعنی وہ پیار کا حساب ہی اور سخاوت آپکی اس درجے کی ہی کہ عُروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ دیکھا مین نے حضرت عائشہؓ کو کہ ستر ہزار درم صدقے کر دیے اور اپنے کپڑے مین پیوند لگایا کین اور عبد اللہ بن زبیر نے لاکھ درہم انکے پاس

کمال فہم آپکا

سخاوت جناب صدیقہؓ

غایت درجے کی محبت نبی صلعم کی اپنی امت کے ساتھ

بھیجے آپ نے ایک دن مین سب فقرا کو صدقہ کر دیے اور اُس دن روزہ تھا اتنا بھی نہ رکھا کہ روٹی کے ساتھ دال سالن کچھ بھی ہوتا لونڈی نے عرض کی کہ روٹی روکھی ہی کیا ہوتا جو آپ گوشت پکا لیتین فرمایا اگر تو یاد دلاتی تو پکا لیتی کذا فی المدارج اور خوف خدا کا یہ حال تھا کہ فرماتی ہین جب مین پاتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے خوش تو طلب دعا کی کرتی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پس سوال کیا مین نے ایک دن آپ سے دعا کا فرمایا خداوندا بخشدے عائشہ کے اگلے پچھلے ظاہر باطن کے سب گناہ پس نہایت خوش ہوئی مین فرمایا آپ نے آیا خوش ہوئی تو ای عائشہ اس دعا سے عرض کی مین نے ہان یارسول اللہ فرمایا قسم ہی اُس ذات پاک کی جسنے مجکو نبی کیا نہین خاص کیا مین نے تجکو اس دعا مین یہی دعا ہی میری اپنی سب امت کے واسطے جو گذر گئی اور جو ہوگی قیامت تک مین یہی دعا کرتا ہون امت کے واسطے راتون کو اور فرشتے آمین کہتے ہین راقم کہتا ہی کہ اسوقت میرا دل قابو سے باہر ہی کوئی چیز درجناب کی اپنی قدرت مین نہین دیکھتا سوای اسکے کہ درود شریف پیشکش کرون اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا

مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ نظم

بمومن وکافر بشیرا نذیرا — محمد کہ آمد سراجا منیرا
ز انکار او کافران را رساند — خداوند جنت و ملکا کبیرا
کہ ذکرش خدا کرد ذکرا کثیرا — محمد محمد بگو ای برادر
ہر انکس کہ با مصطفےٰ بغض ورزد — ولو کان بعضا لبعض ظہیرا
پس از مرگ شمسا ولا زمہریرا — ز فضل نبی امت او نہ بیند
خدا عبد خود را کند در قیامت — چو مرسل نمایند ہا نگ نفیرا
فسوف یحاسب حسابا یسیرا — ای بھائیو امت محمدیہ کے

اس عنایت اور اس رحمت پر بھی تمکو سنت اور اتباع کا خیال نہین کس کس طرح کی

تکو سنت سے کنارہ کشی ہو اللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا اتِّبَاعَ رَسُوْلِكَ وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَةِ اُولِيَائِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

باب دسوان بیان مین قصۂ افک کے

بیان قصۂ افک

یہ واقعہ بہت بڑا فضل ہو اللہ تعالی کا حضرت صدیقہ پر محبوبۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہونیکا تو شرف اِنکو حاصل تھا مگر اس واقعے سے نہایت درجے کا شرف انکو ہوا اور سب ازواج مطہرات پر فضل و شرف انکا قطعی الدلالۃ ہو گیا اب مین اس قصّے کو واسطے خوف طوالت کتاب کے اختصاراً کر کے لکھتا ہون اِفک کے معنی لغت مین اُلٹنے کے ہین یعنی جھوٹ کو اُلٹ کر سچ بنانا یہان مراد افک سے وہ بہتان ہو جو جناب صدیقہ پر ہوا اسواسطے کہ وہ مستحق ثنا اور شرف اور عفت اور امانت کی ہین اِسکے خلاف جو لوگ زبان پر لائے اُسکا نام افک ہو تفسیر روح البیان مین یہ قصہ یون لکھا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ سفر کا فرماتے تو قرعہ ڈالتے بیبیون کے نام پر جن جن کا نام نکلتا اُنکو اپنے ساتھ سفر مین لیجاتے جب ارادہ ہوا آپ کا غزوۂ مصطلق کا جسکو غزوۂ مُریسع بھی کہتے ہین نام جناب صدیقہ کا قرعے مین آیا وہ پانچوان سال ہجرت سے تھا اور اس سے پہلے دو برس آیت پردے کی نازل ہو چکی تھی کہ کوئی مرد کسی کی عورت کے سامنے نہ آسکتا تھا جب اُس غزوے سے فارغ ہو کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واپس تشریف مدینۂ منورہ کو لاتے تھے تو اُترے ایک منزل مین فرماتی ہین جناب صدیقہ کہ گئی مین جنگل کو واسطے قضاے حاجت کے اتنا کہ دور ہو گئی مین لشکر سے جب بعد فراغ کے داخل ہوئی مین اپنے شغدف مین تو دیکھا مین نے اپنے گلے کا ہار کہ نہ تھا وہ گلے مین اور تھا وہ ہڈی کا اور تھی قیمت اوسکی بارہ درم اور خوبصورتی اُسمین یہ تھی کہ تھی ہر دانے کی سفیدی اور سیاہی اُسکی مانند آنکھ کے کذا فی القاموس جانا مین نے کہ وہ ٹوٹ کے گر پڑا پس نکلی مین اُسکی تلاش مین اور دیر لگی مجھکو اُسکے ڈھونڈھنے مین کہ ابو موہیب جو حمال تھا میرا اُسنے شغدف اُٹھا کر اونٹ پر کس دیا اور شغدف کے

اللھم اجعلنا ممن یحبک و یحب رسولک و یحب اھل بیت رسولک و یحب کل من یحبک و یحب رسولک و یحب اھل بیت رسولک

خالی اور بھرے ہونیکی تمیز اُسکو یون نہوئی کہ بوجھ بھاری نہ تھا مجھین کہ کھانا قلیل میسر آیا تھا اور گھی اور گوشت کا تو ذکر کیا تھا اِنھین چیزون سے آدمی کھاکر موٹا اور بھاری ہوتا ہی پس کوچ ہوگیا لشکر کا جب پایا مین نے اپنا ہار اور آئی مین وہان سے تو نہ پایا مین نے لشکر کا ایک آدمی بھی وہان پس بیٹھ گئی مین راستے مین اس خیال سے کہ کوئی میری طلب مین لشکر سے آئیگا پھر غلبۂ نیند سے مین وہین سوگئی اور تھا صفوان بن معطل اس خدمت پر کہ بعد روانگی لشکر کے سب کے بعد چلا کرتے جو گرا پڑا اسباب لشکر کا ہوتا وہ اپنے اونٹ پر رکھلاتے اور تھے وہ بڑھکے صحابہ مین جب آئے وہ اور دیکھا مجکو مثل گٹھری کے تو حرکت کی مین نے کہ مجھے گٹھری جانکے ہاتھ نہ لگائے جو کہ اُنھون نے قبل نازل ہونے پردے کے مجھے دیکھا تھا پہچانا اور پڑھا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝ قسم ہی اللہ تعالی کی نہین کلام کیے مین نے اُنسے کچھ اور نہ کلام کیے اُنھون نے کچھ مجھسے فقط اونٹ لاکر میرے پاس بٹھادیا مین اپنی چادر مین لپٹی لپٹائی ہوئی اُسپر سوار ہوگئی اور آملا اونٹ میرا اگلی منزل مین کہ نام اسکا خرالطیرہ تھا اور لشکر اُترا ہوا تھا وہان یہان سے استدلال کیا ہی امام شافعیؒ نے کہ سفر سات غیر محرم کے واسطے ضرورت کے جائز ہی جو اب دیا ہی اُسکا علمای حنفیہ نے کہ وہ سفر ساتھ غیر محرم کے نہ تھا اسواسطے کہ ازواج مطہرات مائین ہین سب مومنون کی تو نہوا سفر جناب صدیقہ کا مگر بیٹے کے ساتھ مگر نا پاک آدمی تو مثل کیڑے نجاست کے نجاست ہی مین رہتے ہین جو وہان سے اُنکو نکالو تو مرجائین لاحول ولاقوۃ دوسری وجہ یہ کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ لوتم دو حصے اپنے دین کے اس حمیرا سے تو دین حاصل کرنے کو آدمی جب تک پاس نہ جائیگا دین حاصل کیونکر ہوگا اور یہ وجہ سفر اور حضر دونون کو شامل ہی فرماتی ہین حضرت صدیقہؓ پونہچا اونٹ میرا لشکر مین تو اول منافقین پر گذرا جو اسلام کا لباس پہنکر لشکر اسلام مین داخل ہوے تھے اور سردار اُنکا عبداللہ بن سلول منافق تھا اور مسلمین

استدلال امام شافعی کا عورت کو بامن محرم کے سفر جائز ہی

خالصین ایک طرف کنارۂ لشکر کے اُترا کرتے تھے تو خاک ڈالی اپنے سر پر عبداللہ نے اور کہا
جو کچھ کہ کہا راقم کہتا ہی کہ کہا کیا اور کیا کہیگا وہ نابکار گیا وہ سیدھا جہنم کو مگر غضب یہ ہوا کہ اس ذکر
کو شائع کر کے بعضے آدمیون کو جو مومن خالص تھے اپنے ساتھ کر لیا ایک اُنمین سے حسّان بن
ثابت دوسرا مسطح بن اثاثہ بیٹا حضرت صدیقؓ کی خالہ کا تیسری عورت حمنہ بنت جحش ہمشیرہ
زینب بنت جحش ام المومنین کی جب آئی مین مدینۂ منورہ مین تو بیمار ہو گئی مین ایک مہینے تک
اور پہونچی یہ خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور میرے ماں باپ کو مگر مجھے کچھ خبر نہین کہ کیا ہو رہا ہی
مگر اتنا پایا مین نے کہ جو میری بیماری مین محبت اور شفقت ہوتی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو وہ نہ دیکھی جب تشریف لاتے تو فرماتے کیا حال ہی اور تشریف لیجاتے تو عرض کیا مین نے کہ حکم ہو
تو مین اپنے باپ کے یہان جاؤن کہ وہ بیمارداری کرین میری فرمایا اچھا پس گئی مین وہان تو
صحت ہوئی مجکو کچھ کم ایک مہینے مین ایک دفعہ رات کو اپنی پھوپھی مسطح کی والدہ کے ساتھ گئی
مین واسطے قضای حاجت کے جنگل کو کہ اسوقت تک ابھی ہمارے گھرون مین بیت الخلا نہین
بنی تھی تو نکلا اُنکے مونہ سے ہلاک ہو حیو مسطح کہا مین نے کہ وہ بدری ہی بھائی میرا یعنی جنتی ہی تم
اُسکو کوستی ہو فرمایا اُنھون نے بیٹی تجھے خبر نہین ہی کہ اُسنے کیا کیا جب مین نے پوچھا تو انھون نے
سارا قصہ مجکو سنایا پس کہا مین نے اپنی والدہ سے کیا حال ہی یہ فرمایا اللہ تعالی آسان کریگا
یہ مشکل ہماری ای بیٹی تو غم نہ کر جو بی بی میان کی محبوب ہوتی ہی اُسکے ساتھ ایسے ہی امر پیش
آتے ہین مجھے صحت ہو گئی تھی مگر از سر نو زیادہ ہو گیا مرض میرا اور اندھیرا ہو گیا مجھ پر زمین اور آسمان
اور کچھ نہ سوجھتا تھا مجکو اُس حال مین مگر رفیق تھا اسوقت مرض میرا اور تمام رات رویا کی اور
سرمے کے برابر بھی نیند میری آنکھون مین نہ آئی کہ صبح ہوئی پھر دن کو بھی مین روتی رہی راقم
کہتا ہی قسم ہی رب کعبہ کی کہ میرے اسوقت مثل پرنالے کے آنسو رواں ہین آہ وہ آنکھین حسین

بوسہ دیتے ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ یون رو رہین کہ رات دن رونے مین گذر جائے نظم

کیا کیا یہ تو نے ظالم ہی مجھے کچھ بھی خبر	کسکی محبوبہ ہین یہ وہ کون ہین خیر البشر
اِسکی بھی تجکو خبر ہی کیا ہوا اُنپر قلق	ہو تجھے ضغطے کا صدمہ گور ہو تیری سقر
جلد غارت کردے مولی یعنی کھا جائے زمین	تجکو ای ابن السلول ای کافر کاذب اشر

پس مشورہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے مقدمے مین اصحاب کبار سے پس کہا عمر نے مین یقین کرتا ہون جھوٹا ہونا منافقون کا اور پاک ہونا عائشہ کا اس دلیل سے کہ کبھی آپکے بدن مبارک پر نہین بیٹھتی کہ وہ نجاست پر بھی بیٹھتی ہی جب نہ پسند ہوا اللہ تعالی کو کبھی کا بیٹھنا آپکے بدن مبارک پر تو کیونکر پسند ہوگا اللہ تعالی کو یہ امر آپکے اہل کے ساتھ اور کہا حضرت عثمان رضؓ نے جھوٹے ہین منافق اور بری ہین عائشہؓ اس وجہ سے کہ آپکا سایہ شریف زمین پر نہین پڑتا نہ دھوپ مین دن کو نہ چاندنی مین رات کو کہ لوگون کی روندن مین آئیگا جب یہ حفاظت ہو آپکے سایہ شریف کی اللہ تعالی کے یہان تو کیونکر حفاظت نہ کریگا اللہ تعالی آپکے اہل کی اور حضرت علی رضؓ نے کہا کہ یقین کرتا ہون مین کہ منافق جھوٹے ہین اور عائشہ بری ہین اس سبب سے کہ آپ ایک دن نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک جوتا آپنے اتار لیا جب پوچھا گیا تو آپنے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی کہ اسکے تلوے مین نجاست لگی ہوئی ہی تو جب اللہ تعالی آپکی جوتے مین نجاست روا نہ رکھے تو آپ کی اہل کے ساتھ یہ امر نجس کیونکر روا رکھیگا پس خوش ہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انکے جواب اجتہادی سے اور کہا حضرت علی رضؓ نے کہ پوچھیے آپ بریرہ سے کہ وہ خادمہ ہی اُنکی کہ وہ حال اور عادت سے اُنکی باخبر ہی فرمایا آپنے ای بریرہ کیا حال دیکھا کرتی ہی تو عائشہؓ کا عرض کی کہ وہ لڑکی ہین نوجوان سو جاتی ہین غافل ہو کر اور کھا جاتی ہی بکری آٹا اُنکا پھر فرمایا اُسکو رسول اللہ صلعم نے سچ کہو رسول اللہ کے سامنے کہا اُسنے سبحان اللہ مین اتنا بھی کھوٹ اُنمین نہین پاتی جتنا

حضرت عثمان رضؓ جواب حضرت علی رضؓ مشورہ رسول اللہ کا اصحاب سے

سونے مین ہوتا ہی پھر پوچھا آپ نے حضرت زینب بنت جحش ام المؤمنین سے کہ وہ کچھ کاوش رکھتی تھین حضرت صدیقہؓ سے کہا اُنھون نے نہ میرے کان نے کبھی بُرائی اُنکی سنی اور نہ کبھی میری آنکھون نے بُرائی اُنکی دیکھی قسم ہی اللہ تعالی کی مین اُنکو بُری جانتی ہون اس امر سے راقم کہتا ہی سبحان اللہ کیا اچھی بات کہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ گھر کی عورت سے خوب حال معلوم ہوتا ہی سو انھون نے خوب جواب شافی دیا کہ بالکل شبہہ رفع ہو گیا پھر سوار ہوے آپ منبر پر اور فرمایا ای جماعت مسلمانون کی کون عذرداری کرے میری اُس شخص کی طرف سے جسنے ایذا دی مجکو میرے اہل کی طرف سے اور قسم ہی اللہ تعالی کی نہین جانتا مین اپنے اہل کو ایسا اور نہ صفوان کو ایسا پس کھڑے ہوے عاشق زار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضرت سعد بن معاذ اور عرض کی مین عذرداری کرتا ہون آپکی اگر وہ شخص ہی بنی اَوس مین یعنی میری قوم مین قتل کرون مین اُسکو اور جو قوم خزرج مین ہو تو بھی قتل کرون مین اُسکو حضرت سَعد بن عُبادہ کہ سردار تھے خزرج کے اور حضرت حسان جو شریک منافقون کے تھے اس قصے مین وہ اُنکے چچازادی بہن کے بیٹے تھے بولے سعد بن معاذ سے کہ تو قتل نہین کر سکتا خزرج کے آدمی کو اُسید بن جفر بولے ای منافق ہم قتل کر سکتے ہین اُسکو یعنی جو ایذادے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اُسکا قتل کرنا ہمین کیا مشکل ہی تو منافقون کی حمایت کرتا ہی قریب تھا کہ اوس اور خزرج مین قتال ہو جائے مگر منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو چپ ہو گئے وہ سب فراتی ہین جناب صدیقہؓ کہ دو دن و راتین ہو گئے مجکو اور میرے ماں باپ کو رونے مین کہتی تھی مین کہ پھٹ جائیگا جگر میرا اس غم مین راقم کہتا ہی

اشعار پھر بہار آتی ہی بجھین ای گلستان غم نکھا	وہ چلی آتی ہی فوج عندلیبان غم نہ کھا
گرچہ شب آخر ہوئی ای شمع تو زاری نہ کر	پھر وہی مجلس وہی تیرا شبستان غم نہ کھا

روایت ہی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ اذن طلب کیا حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ سے

سلہ یعنی فرماتی ہین حضرت صدیقہؓ کہ سعد بن عبادہ آدمی تو اچھا تھا اگر موت اسکو نہ آتی تو ضرور آگے آتی ۱۲ منہ

گھر مین آنیکا فرمایا اسوقت میرے سر مین درد ہی اُنھون نے کہا مین نہین جانیکا جب تک گھر مین
نہ آؤنگا جب اذن طلب کیا حضرت عائشہؓ نے اُنکے آنیکا آپ نے اجازت دی پھر بلایا انکو گھر مین
اور کہا مجکو صدمہ ہی اِسکا کہ یہ بات کہان تک پونہچی کہا اُنھون نے خوشی کیجیے آپ قسم ہی اللہ کی
مین نے سنا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ عائشہ میرے پاس جنت مین ہوگی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ایسی نہین ہی کہ بی بی دے اللہ تعالی اُنکو جہنم کا کندہ فرمایا آپنے خوش
کیا تنے مجکو خوش کرے اللہ تعالی تمکو کذا فی کشف الغمۃ فرماتی ہین جناب صدیقہ کہ مین اور میرے
ماں باپ میرے پاس بیٹھے تھے اور ہم سب رو رہے تھے کہ ایک عورت انصار کی اذن لیکر آئی اور وہ
بھی ہمارے پاس بیٹھکر رونے لگی کہ ناگہان تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور سلام کہکر
بیٹھ گئے میرے پاس کہ نہ بیٹھے تھے شروع اس سے اس دن تک میرے قریب اور انتظار فرمایا آپنے
ایک مہینے تک اور کچھ نہ اشارہ ہوا وحی مین اُسکا اُسوقت مجھے بخار تپ و لرزے کا تھا فرمایا میری
ماں سے اے اُم اُو ماں کیا حال ہی عرض کی تپ ہی سردی کی مین لیٹی تھی اُٹھ بیٹھی فرمایا اے عائشہ
مجھے تیرے حق مین ایسی ایسی خبر پونہچی ہی اگر تو بری ہی تو ظاہر کردیگا اللہ تعالی تیری برات
کو اور جو ہو گیا ہی تجھسے یہ گناہ تو استغفار کر تو اللہ تعالی سے جب فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
یہ اُمر تو خشک ہو گئے میری آنکھ کے آنسو اور مطلق نہ رہی آنکھون مین نمی کہا مین نے اپنے باپ
سے کہ جواب دو تم کہا قسم ہی اللہ تعالی کی نہین جانتا مین کیا کہون پھر کہا مین نے اپنی ماں
سے کہ جواب دو تم اُنھون نے بھی یونہی کہا فرماتی ہین مین لڑکی تھی مجھے اچھی طرح قرآن بھی
نہ آتا تھا کہا مین نے کہ آپ نے سنا یہ امر اور جم گیا آپ کے دل مین اور سچا جان لیا اسکو آپنے
اب اگر مین کہونگی کہ مین بری ہون تو آپ کب سچا جانینگے مجکو اور اگر کہونگی کہ ہوا ہی مجھسے یہ امر
تو جھوٹی ہون مین اب میرا اللہ مجکو سچا کریگا تو ہو جاؤنگی مین سچی اب میرے اور آپکے درمیان

وہ کلمہ ہی جو کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے صدمے مین فصبر جمیل ؎

کہون کیا کہ کہتی ہون صبر جمیل	فصبر جمیل اور فصبر جمیل
واللہ المستعان علی ما تصفون ؎	مین دیتی ہون عرضی شہنشاہ کو
مین مختار کرتی ہون اللہ کو	کریگا مجھے فضل سے اپنے پاک
پھر مین اٹھکر اپنے بچھونے پر جا کر لیٹ گئی ؎	حسودون کے ڈالیگا وہ مونہ مین خاک
باین دل شکستہ غم او چہ میکند	صبرے کنیم تا کرم او چہ میکند
اب مجھے کھاتا ہی غم یا کچھ دکھاتا ہی مزا ÷ راقم کہتا ہی قطعہ	؎ صبر کرای دل کہ دیکھین اب یہ غم کرتا ہی کیا
ہوا صدمۂ افک ایسا مجھے	قسم رب کی مین کیا لکھون اپنا حال
	کہ جیسا قلق آسیہ کا ہوا	خدایا وہ جنت مین مجھسے ملے

فرماتی ہین آپ کہ اسی صدمے مین خواب مین ایک شخص مجھسے کہتا ہی کیا حال ہی تیرا کہا مین نے غمناک ہون کہا اسنے ان کلمون کے ساتھ دعا کر فوراً غم جاتا رہیگا یا سابغ النعم ویا دافع النقم ویا فارج الغم ویا کاشف الظلم ویا اعدل من حکم ویا حسیب من ظلم ویا اول بلا بدایۃ ویا اٰخر بلا نہایۃ اجعل لی من امری فرجا ومخرجا پس بیدار ہوئی مین اور کی مین نے دعا ان کلمون کے ساتھ اور مین نہ گمان کرتی تھی کہ میری برات مین قرآن نازل ہوگا اور رہیگا وہ یادگار قیامت تک بلکہ یہ گمان کرتی تھی مین کہ خواب مین میری صفائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر واضح ہو جائیگی یا وحی غیر قرآنی نازل ہو جائیگی مگر یہ عنایت فرمائی میرے رب نے کہ اپنے نبی کو میرے باپ کے گھر سے اٹھنے بھی نہ دیا

؎ اے دل صبر کر تو نہ کرے گا تو کیا کرے گا ۔ غمون کے اور اے دفع کرنیوالے ۔ اے کھولنے والے غم کے اور اے کشف کرنیوالے ظلم کے اور اے سب سے زیادہ عدل کرنیوالے ۔ اے حساب لینے والے ظلم کرنیوالے سے اور اے اول بلا بغیر ابتدا کے اور اے آخر بلا بغیر انتہا کے ۔ کر میرے لئے میرے کام سے کشادگی اور نکلنے کی راہ

کہ نزول وحی کا شروع ہوا اور اس زور شور سے وحی آئی کہ چادر ڈالی گئی اوپر آپکے اور تکیہ رکھا گیا
سرہانے آپ کے جب فراغت ہوئی آپکو وحی سے تو پسینے کا یہ حال تھا کہ چہرۂ مبارک پر معلوم
ہوتا تھا جیسے موتی ڈھلک رہے ہین اطلس پر سبحان اللہ وہ رنگ چہرۂ مبارک کا مثل
پھول گلاب کے اور اُسپر آنا پسینے کا مثل شبنم کے عجیب کیفیت دے رہا تھا شعر

دعوی کیا تھا گل نے کل تیری رنگ و بو کا | دھو لین صبا نے مارین شبنم نے مونہ مین تھوکا

اور ہنستے تھے آپ اسوقت ؎ تجھے ہنستا رکھے ہمیشہ خدا | ہو تیری خوشی مین ہمارا بھلا

بہار آئی مراد چمن خدا نے دی | شگفتہ غنچے ہوے بوی گل ہوا نے دی
گئی ہی دیر سے اب تک پھری نہین شاید | در قبول پہ جا کر کے ڈھئی دعا نے دی
یہ کسکے روی مخطط کا دل پہ ہی اعجاز | گلیم پوش کو پیغمبری خدا نے دی

اول تلاوت آیات سے آپنے یہ فرمایا ای عائشہ خوش ہو کہ تجھے اللہ تعالی نے بری فرمایا پھر تلاوت
فرمائین آپنے یہ آیتین راقم کہتا ہی کہ یہان مجھے اُن آیات کا مع ترجمہ لکھنا ضرور ہی کہ راحت
ہوئی مؤمنین خالصین کو اور غور کرین کہ کس شان کی یہ آیتین ہین اور تمیز کرین آیتون مین
کہ منافقین کے حق مین کیا فرمایا ہی اور جو مسلمین خالصین کہ وہ صحابۂ بدر مین سے تھے اُنکو غصہ
کر کے کیا اپنے فضل سے بچایا ہی جس وعظ مین مین نے اِن آیتون کو بیان کیا ہی مجھے تو ایک
زلزلہ زمین و آسمان مین نظر آیا ہی قولہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ
مِّنْكُمْ تحقیق جو لوگ کہ کیا اُنھون نے بہتان عائشہ اور صفوان کو وہ ایک جماعت ہین تم مین
سے یعنی بانی مبانی اُسکا عبداللہ بن ابی ہی اور وہ اگرچہ منافقون کا سردار تھا مگر ظاہر مین مسلمان
تھا نماز پڑھتا تھا جہاد مین بھی جاتا تھا لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ نہ گمان کرو تم کہ یہ بہتان
بُرا ہوا تمھارے حق مین ای عائشہ اور ای ابوبکر اور والدہ عائشہ کی اور ای صفوان اور

ای رسول اور ای امت رسول جن جن کا صدمہ ہوا اُسکا بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ بلکہ بہتر ہوا واسطے تمہارے کہ اُترین اٹھارہ آیتین تمہاری طہارت اور برارت مین اور وعید شدید آئی تمہارے دشمن منافقون کے حق مین جیسے عبداللہ اور اُسکے رفقا تھے اور تنبیہ آئی اُن دوستون کے واسطے کہ شیطان کے اغواسے منافقون کی بدگمانی کے ساتھ ہوگئی جیسے کہ حسّان اور مِسطح اور حمنہ بنت جحش لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ واسطے ہر ایک آدمی کے ہی جو کمایا اُسنے گناہ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ اور جو شخص کہ درپے ہوا اس جھوٹ کا کہ اول نکالا اُسنے اور آمادہ کیا اورون کو اسپر اُسکے واسطے عذاب عظیم ہی وہ ملعون عبداللہ ابن ابی ہی کہ پیدا کی اُسنے یہ تہمت اپنے دل سے اور آپ بھی تباہ ہوا اور اورون کو بھی خرابی مین ڈالا ایسا ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے بدبات یا بد طریقہ نکالا اُسکو اُسکا وبال ہی اور اُسکے کرنیوالون کا وبال ہی قیامت تک شروع کیا خداوند کریم نے اس قصے کو ساتھ اُبی کے کہ وہی موجد تھا اس قصے کا لَّوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا کیون نہ جسوقت سنا تھا اس بہتان کو گمان کیا ہوتا مومن مردون اور مومن عورتون نے اپنے دلون مین خیر کا یعنی جسوقت سنا تھا کیون نہ گمان خیر کا کیا اور کہان سے جانا کہ یہ امر بد ہوا ہی اور کیا دلیل تھی انکے پاس فقط وسوسہ شیطان کا اقتدا کرکے بدگمان ہوگئے وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ کیون نہ کہا انھون نے کہ یہ جھوٹ ہی ظاہر کیا نہ جانتے تھے کہ پیغمبر کی یہ بھی تو شرافت ہی کہ بیبیان اُسکی طاہرہ ہون کیا نہ جانتے تھے یہ کہ بدبی بی کا ہونا مرد کی شان کا نقصان ہی خاص کر خاتم الانبیا سید المرسلین کی شان تو کُل مخلوق سے بڑھکے ہی سنتے ہی اسکے کہنا تھا کہ یہ بہتان صاف ہی اچھا اگر دل سے یہ سب تعظیم تکریم خیر الرسل کی اُٹھ گئی تھی تو لَّوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ کیون نہ لائے وہ اپنے دعوے پر چار گواہ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا

بِالشُّهَدَاءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ جب نہ لائے وہ اپنے دعوے پر چار گواہ پس اللہ کے نزدیک جھوٹے ہین اسمین کوئی ہوا سواسطے کہ اگر گواہ چار لاتے تو ظاہر مین کاذب کا لقب نہ پاتے اگرچہ عند اللہ جب بھی کاذب تھے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ یہ آیت حضرت حسان اور حضرت مسطح کے حق مین ہی جو صحابہ بدری ہین اور شریک جنگ بدر ہونے سے جنتی قطعی ہین فرمایا اگر نہوتا فضل اللہ تعالی کا اور رحمت اُسکی دنیا و آخرت مین تمپر اے حسان اور مسطح شرکت بدر کا اور اے حمنہ بہن زینب ام المومنین کی بسبب صحابیہ ہونیکے البتہ چمٹ جاتا تمکو تمھارے جھوٹ سے اسمین عذاب عظیم اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ جسوقت کہ لائے تھے تم اپنی زبان سے اس بہتان کو اور کہتے تھے تم اپنے مونہ سے وہ باتین کہ جسکا علم تمھین کچھ نہ تھا اور سہل جانا تمنے زبان پر لانا اور کہنا اس بات کا اور وہ اللہ تعالی کے یہان بڑے عذاب کے لائق بات تھی کہ اہل بیت نبوی پر عیب لگانا اور قرآن شریف کا نہ ماننا اور خفیف سمجھنا منصب رسالت کا راقم کہتا ہی کہ جنکو شرافت ازلی نصیب تھی اُنھون نے سنتے ہی انکار کیا چنانچہ حضرت ابو ایوب انصاری سے اُنکی زوجہ ام ایوب نے کہا کہ تمنے سنا ہی کہ لوگ کیا کہتے ہین فرمایا اُنھون نے بہتان ہی بھلا تو روا رکھتی ہی کہ تجھ لوگ ایسا کلمہ کہین کہا اُنھون نے قسم ہی اللہ تعالی کی مین اپنے حق مین ہرگز روا نہ رکھون ایسے کلمے کو فرمایا جناب عائشہ نے تجھسے ہزار درجے بہتر اور افضل ہین اُنکے حق مین کیونکر روا رکھا جائے یہ کلمہ جھوٹ کا اور کہا سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ پس یہی آیت قرآن شریف مین اُتری وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ کیون نہ تمنے جسوقت سنا تھا اس بہتان کو کہا ہوتا کہ نہین لائق ہی ہمکو کہ کہین اس بات کو پاک ہی اللہ تعالی یہ بہتان ہی عائشہ پر بہتان عظیم

کہ بیٹی ہو صدیق کی محبوب ہو محبوب خدا کی اُسکو ایسی تہمت کہ جسکی بی بی کو یہ تہمت ہو اُسکے
مونہ دکھانے کی جگہ نہین رہتی سبحان اللہ خوب حق اللہ کے رسول کا ادا کیا اور بڑی محبت کی
اُسکے ساتھ یَعِظُکُمُ اللّٰہُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِہٖٓ اَبَدًا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ وعظ فرماتا ہی تمکو
اللہ تعالی کہ خبردار کبھی ایسا پھر بہتان کسی پر کیا خاص کر ازواج مطہرات پر اگر مومن ہو تو
مان جاؤگے کہ بہتان کرنا ازواج مطہرات پر کہ سب مومنون کی مائین ہین بہتان کرتا ہی اپنی
سگی مان پر اگر مومن ہو اور اُنکو اپنی مان جانتے ہو باقی آیتون کا ترجمہ بسبب خوف طوالت
کتاب کے موقوف کیا اسکے آخر کی آیت یہ ہی اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ زناکار عورتین زناکار
مردون کے لائق ہین وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ اور زناکار مرد زناکار عورتون کے لائق
ہین جیسا کہ ابی بن خلف کہ رئیس المنافقین اور سید الخبیثین تھا تو زوجہ اُسکی بھی زناکار خبیثہ
تھی وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ اور پاک عورتین شایان پاک مردون کے ہین جیسا کہ جناب
عائشہ سردار طاہرات امت کی ہین کہ اُنکی طہارت مین قرآن شریف نازل ہوا شایان زوجیت
اور اہل بیت حضرت خاتم المرسلین کے ہین وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ اور پاک مرد شایان
پاک عورتون کے ہین جیسا کہ حضرت سرور کائنات شایان زوجیت اور اہل بیت جناب صدیقہ
کے ہین تفسیر روح البیان وغیرہ مین ان آیتون کی تفسیرون بھی لکھی ہی اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ
یعنی خبیث باتین خبیث لوگون کی ہوتی ہین جیسا کہ عبداللہ بن ابی خبیث نے مع اپنے
ہمراہیون خبیثون کے یہ گفتگو باہم کی اور ایسا امر سخت ناپاک یعنی تہمت زنا کی سردار انبیا کی
زوجہ کے نسبت کی اور محبوبان خدا کے دل دُکھانے سے خوف نہ کیا وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ اور
خبیث لوگون کی خبیث باتین ہوتی ہین جیسا کہ عبداللہ بن ابی اور اُسکے ساتھ خبیث تھے خبیث
باتین کرکے دنیا مین یہ رسوائی اُٹھائی کہ لوگون کی جماعت کے سامنے اَسّی اَسّی کوڑے کھائے اور

عاقبت کی رسوائی کی تو خدا کی پناہ ہی وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ ۝ اور اچھی باتین اچھے لوگون کی ہین جیسا کہ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ اور سب اصحاب نے بوقت مشورۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برارت جناب عائشہؓ کی دلائل کے ساتھ بیان کی وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ اور اچھے لوگ اچھی باتین کرتے ہین اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۝ یہ لوگ یعنی حضرت عائشہ اور صفوان اور حضرت صدیق بری اور پاک ہین اُس سے جو کچھ کہ منافق کہتے ہین لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ انکے واسطے بخشش اور روزی عزت کی ہی یعنی سبب اس رنج دینے کا یہ تھا کہ اللہ جل شانہ نے اپنے حبیب کو اپنا جمال اول حضرت عائشہؓ کے پردے مین دکھایا اور ذات محمدی کو اُسکا شیدا بنایا پھر ایک دم اُس پردے کو بیچ مین سے اُٹھا دیا اور اپنے حبیب کو محو اپنی ذات کا کر لیا ایسی ہی عادت الٰہی اکثر اپنے بندون کے ساتھ ہوتی ہی کہ اول اُنکا دل عشق اولاد یا مال مین گھر جاتا ہی تو واسطے رفع حجاب کے اُنکو فنا کر دیتا ہی اور نظر اُنکی فقط اپنی ذات پر کر لیتا ہی چنانچہ اس بندۂ گنہگار کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا اول تو مجھے برخورداری آسیہ بیگم کی محبت مین جھکا دیا ایک وقت مین نے اپنی عمر عزیز کا اُسکی محبت مین صرف کیا پھر ایک دم اُسکو اُٹھا لیا اور میرا دل دنیا کی محبت سے خالی کر دیا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ جناب صدیقہؓ کو جو بہت بڑا بھروسا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر ہو گیا تھا اُسکا علاج یہ کیا گیا اور جناب سرور کو بھی تنبیہ محبت مخلوق سے ہو گئی مگر جو سعید ازلی ہین اُنکا حصہ جو مرقوم ازل ہی وہ ہر طور سے ملے جاتا ہی اب دیکھو کہ حضرت صدیقہؓ کی عصمت آسمان سے آ گئی اور قیامت تک درج قرآن شریف ہو گئی ؎ ای سراپردۂ حرمت زدہ بر علیین ✤ پردہ دار حرم حرمت تو روح امین ✤ **نکتہ** تین برات تین قرآن شریف مین اور ہین چوتھی یہ ہی برات حضرت یوسف علیہ السلام کی لڑکے کی گواہی سے حضرت موسیٰؑ کی

تعلیم الامت ج

انشاء اللہ تعالیٰ بیان ہوگا

چار برات قرآن مین

پتھر کے بھاگنے سے برأت حضرت مریمؑ کی حضرت عیسی علیہ السلام کے جھولے مین بولنے سے برأت حضرت عائشہؓ صدیقہ کی نزول آیات سے جب سنائین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتین اصحابؓ کو توحد قذف ماری آپنے حضرت حسّان اور حضرت مسطح کو اور حمنہ کو اور عبد اللہ ابن اُبی کو اسّی اسّی کوڑے اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن ابی کو جو بانی مبانی افک کا تھا اُسکو ایک سو ساٹھ کوڑے یعنی دو چند حد ماری حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہین کہ جو کوئی قذف کرے ازواج مطہرات کو اُسکو دو چند حد مارنی چاہیے خصائص صغری مین لکھا ہی کہ جو کوئی قذف کرے ازواج مطہرات کو اُسکی توبہ قبول نہین اور ابن عباسؓ فرماتے ہین کہ وہ قتل کیا جائے ایسا ہی کہا ہی قاضی نے اور بعض علمانے لکھا ہی کہ جو کوئی قذف کرے حضرت صدیقہؓ کو وہ قتل کیا جائے اور سوای انکے اور ازواج مطہرات کو قذف کرے تو اُسکو دو چند حد مارنی چاہیے کما فی النسان العیون روایت ہی کہ حسن بن زیاد حاکم تھا طبرستان کا اور کپڑے صوف کے پہنا کرتا تھا اور تھا وہ عظما مین سے ہر سال بغداد مین بیس ہزار درم واسطے اولاد صحابہؓ کے بھیجا کرتا تھا اُسکے دربار مین ایک شیعہ نے جناب صدیقہؓ کی شان مین کلمہ بیہودہ کہا اُس نے حکم دیا کہ اسکو قتل کرو پس آئی قوم علوی دربار مین اور کہا کہ یہ ہمارا رفیق ہی کہا حسن نے معاذ اللہ یہ تمہارا دوست ہی عیب لگایا اسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اسواسطے کہ اگر حضرت عائشہؓ ایسی ہین جیسا اُسنے کہا تو اُنکا شوہر بھی ایسا ہی ہونا چاہیے کہ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ قرآن شریف مین آیا ہی اور حاشا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسے ہون بلکہ وہ طیب اور طاہر ہین تو حضرت عائشہ بھی طیبہ اور طاہر ہین اور برأت آئی اُنکی آسمان سے جیسا کہ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ قرآن شریف مین آیا ہی پھر حکم دیا کہ قتل کرو اس کافر کو پس قتل کیا گیا وہ دربار مین اور فرمایا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوگا قیامت کا دن تو حد مارینگا اللہ تعالی

حد زنا قذف ان صدیقہؓ دو چند حد زنا عبد اللہ بن ابی منافق کو

اُنکو جنھون نے گالی دی عائشہؓ کو اور فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہؓ تجسے پوچھیگا اللہ تعالی کہ انکو حد مارون یہ رونے لگین اور عرض کی کہ مجھے آپ کی خوشی سب سے زیادہ بدلا ہی فرمایا آپنے کیون نہو تو بیٹی صدیق کی ہی تنبیہ اس قصے مین چند در چند نقصے ہوے چند اسمین سے لکھ چکا ہون اور چندے اب لکھتا ہون بتوفیقہ تعالی اول یہ کہ شان جناب صدیقہؓ کی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بھی دوچند ہوئی اور صحابہ اور امت پر بھی دوبالا ہو گئی اور مرتبہ حضرت صدیقؓ کا بھی سابق سے افزون ہو گیا کہ خاص آیت اُنکے مرتبہ کے ترقی کی انمین اٹھارہ آیتون مین ہی وہ حال یہ ہی کہ حضرت مسطحؓ جو شریک حال منافقین کے ہو کر اس بلا مین مبتلا ہو گئے تھے حضرت صدیق کے وہ بھانجے تھے اور مفلسی کے سبب سے اُنکے نفقے کے بھی کفیل تھے حضرت صدیقؓ نے بعد نزول آیات براءت کے قسم کھائی کہ اب مین نفقہ اسکو نہین دونگا اللہ جل شانہ نے آیت بھیجی وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اور قسم نہین کھاتے صاحب فضل اور صاحب دولت تم مین سے اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى اس بات پر کہ نہ دینگے قرابت والون کو وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور مسکینون اور مہاجرون فی سبیل اللہ کو یعنی مسطح تمھارا بھانجا بھی ہی اور مسکین ہی اور ہجرت کی ہی اُسنے مکہ معظمہ سے طرف مدینہ منورہ کے وَلْيَعْفُوْا چاہیئے کہ معاف کردین وہ مسطح کے قصور کو وَلْيَصْفَحُوْا اور درگذرین اور دل صاف کرلین وہ اُنسے یہ مرتبہ عفو سے بھی زیادہ ہی اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ کیا دوست نہین رکھتے ہو تم کہ بخشے اللہ تعالی تمکو اور ہی اللہ بخشنے والا رحم کرنیوالا اس آیت سے کمال علو شان حضرت صدیقؓ کی معلوم ہوتی ہی کیونکہ خداوند کریم تو رازق مطلق ہی کیا رزق اسکا کسی بندے کے دینے پر موقوف ہی مگر منظور رہا کہ حضرت ابوبکر کو سمجھا کر اُنھین سے دلوادین اور انکے دل مین کچھ بغض کا

فوائد اربعہ

حال حضرت مسطح کا

لہ یعنی صفائی قلب کی

میل بھی نہ رکھین اور جس مذاق کی یہ آیت ہی اصحاب عفو کو اُسکی غیبت اور خطاب و جمع اور تحقیق سے کیا کیا مزے آتے ہین مصرع دل من داند و من دانم و دا ند دل من ۔ آستدلال کیا ہی علما نے اس آیت سے کہ حضرت صدیق صاحب فضل ہین بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ انکو فرمایا اللہ تعالی نے اولو الفضل اور لفظ جمع کا ولیعفوا ولیصفحوا انکی کمال تعظیم پر دال ہی جب تلاوت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اپر عرض کی حضرت صدیق نے کہ ہان دوست رکھتا ہون مین کہ بخشے اللہ تعالی مجھے پس جاری کیا آپنے نفقہ حضرت مسطح کا اور کفارہ دیا قسم کا اور کہا قسم ہی اللہ تعالی کی کبھی نہین بند کرونگا مین نفقہ اسکا معجم طبرانی اور معجم کبیر مین لکھا ہی کہ دونا نفقہ کر دیا آپنے اُنکا یہ اسواسطے کہ جب تو میری طرف سے تھا اب اللہ تعالی کی سفارش ہوئی اور معاف کیا جناب صدیقہ نے بھی حضرت حسان کی خطا کو جب کوئی کہتا کہ آپ دروازے پر انکو آنے کیون دیتی ہین فرماتین کہ یہ اندھا تو ہو گیا اب بھی نہ معاف کرون اور حضرت مسطح شل ہو گئے اور حضرت صدیق کو صاحب فضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہی کہ ایک دن حضرت صدیق بیٹھے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ سامنے آئے حضرت علی انکو دیکھکر حضرت صدیق سرک بیٹھے اور حضرت کے پاس اُنکو جگہ دی آپنے فرمایا لَا یَعْرِفُ ذَا الْفَضْلِ اِلَّا ذُوالْفَضْلِ یعنی صاحب فضل کو صاحب فضل ہی پہچانتا ہی آؤ بھائیو اگر معاف کرنے کی قدر کسی کو ہو تو کبھی مومن دل مین بغض نہ رکھے روایت ہی حضرت انس سے کہ ہم سب بیٹھے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ اچانک تبسم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کہ کھل گئین کچلیان مبارک آپکی پس عرض کی حضرت عمر نے قربان ہون میرے ماں باپ آپ پر کس چیز نے ہنسایا آپکو فرمایا دو آدمی میری امت کے کھڑے ہونگے دربار الٰہی مین کہیگا ایک انمین کا خداوندا اسنے مجھپر ظلم کیا ہی سو بدلہ لے تو اس سے میرے ظلم کا حکم ہوگا اُسکو کہ بدلہ دے اسکے ظلم کا وہ کہیگا میری کوئی نیکی باقی نہین تو وہ کہیگا اچھا میری بدیان

معافی کی نہایت عمدہ فضیلت

اپنے ذمے لے اُسوقت روئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا وہ بڑا سخت دن ہی کہ محتاج ہوگا آدمی کہ اگر نیکی نہین ہاتھ لگتی تو میری بدی ہی ٹلے پھر حکم کریگا اللہ تعالی مدعی کو کہ سامنے دیکھ جنت کو تو وہ دیکھیگا اور کہیگا دیکھے مین نے ای رب کریم شہر چاندی کے اور محل سونے کے جڑاؤ موتیون سے یہ کون سے نبی اور صدیق اور شہید کے واسطے ہین حکم ہوگا جو اسکی قیمت دے اُسکے واسطے ہین کہیگا مدعی خداوندا کسکے پاس اسکی قیمت ہی حکم ہوگا تیرے پاس ہی کہیگا خداوندا میرے پاس کہان ہی حکم ہوگا معاف کردے اپنے بھائی کو یہی قیمت اسکی ہی کہیگا خداوندا مین نے معاف کیا اپنے بھائی سے حکم ہوگا پکڑا ہاتھ اپنے بھائی کا اور داخل ہو جنت مین ہٰذا کلّہ فی تفسیر روح البیان

نظم

الٰہی یا الٰہی یا الٰہی	خدائی کبریائی پادشائی	اگر فضل و کرم اِک آن کردے
تمامی مشکلین آسان کردے	رہے پھر تو نہ کوئی غم کا قیدی	مٹے دنیا سے نام نا امیدی

اب مسلمانون کو چاہیے کہ بدون کی صحبت مین نہ بیٹھین اور اُنکی باتین نہ سنین اور مسلمانون کی عیب جوئی اور نکتہ چینی نہ کرین کہ فرمایا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین دیکھتا ہون اُس قوم کو کہ گھونسا مارتے ہین اپنے سینے پر اور آواز اسکی دوزخ مین اور دوزخیون کو پہونچتی ہی پوچھا کہ وہ کون ہین فرمایا وہ چغل خور کہ تلاش کرتے ہین عیب مسلمانون کے اور ہتک کرتے ہین اُنکی فرمایا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن آپس مین مانند بنیاد کے ہین کہ ایک سے ایک کو مضبوطی ہی اور خوب یاد رکھین کہ مدد کرنی مسلمانون کی اور خاص کر علمای صالحین کی اور ارادہ کرنا خیر کا جملہ مومنین کے ساتھ زیور دین اسلام کا ہی اور پیدا کرنا فتنہ کا اور فضیحت کرنا لوگون کا یہ کام بدترین خلق اور خناس کا ہی ہٰذا ایضاً منہ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَّوَفِّقْنَا لِاِصْلَاحِ الْمُسْلِمِیْنَ وَانْصُرْنَا بِاِمْدَادِ الْمُؤْمِنِیْنَ

باب گیارھوان بیان مین وفات شریف حضرت صدیقہ رضؓ کے

وفات کی آپکے عاجزی کے کلمات

قریب وفات کے آپ انکساری اور عاجزی اور خوف خداوندی درگاہ لاابالی سے ایسے ایسے کلمے فرمایا کرتی تھین کاشکے مین درخت ہوتی کہ مجھے لوگ کاٹ ڈالتے اور کاشکے مین مٹی ہوتی کاشکے مین پیدا نہوتی سبحان اللہ کیا انکساری ہی آخر کس باپ کی بیٹی ہین ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ مین کب جانون کہ مین نیک ہون فرمایا جب تو اپنے تئین جانیگا کہ مین برا ہون اُسنے کہا کہ مین اپنے کو برا کب جانونگا فرمایا جب تو نیک ہو جائیگا اور ہمیشہ قرآن شریف پڑھا کرتی تھین اور اُسکے مضامین اور معانی مین فکر کیا کرتی تھین ایک مرتبہ یہ آیت تلاوت فرما رہی تھین وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا فرمایا مین امین ہون روایت ہی حضرت انس رضؓ سے کہ جب وقت وفات کا قریب ہوا تو کہا آپکو لوگون نے کہ دفن کرین آپکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مین یا روضۂ مبارک مین فرمایا میری شان یہ نہین ہی گر دفن کرنا مجکو بقیع مین چھیاسٹھ برس کی عمر تھی آپ کی اٹھاون برس ہجرت سے گذرے تھے کہ منگل کی رات سترھوین رمضان شریف کو آپ کا انتقال ہوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۔ حضرت ام سلمہ رضؓ اُسوقت فرماتی تھین کہ رحمت کرے اللہ تمپر تم بڑی محبوب بی بی تھین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور بقیع مین رات ہی کو آپکو قبر مین رکھا جنازے کی نماز حضرت ابوہریرہ رضؓ نے پڑھائی قبر مین قاسم بن محمد بن ابوبکر اور عبداللہ بن عبدالرحمن ابن ابوبکر نے رکھایا الٰہ العالمین معاف کر تو خطا میری اور خاتمہ بخیر کر میرا طفیل محبوبہ محبوب رب العالمین

عمر کی

۶۳ برس اور دو برس کے

باب بارھوان بیان مین حضرت حفصہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے

ذکر حضرت حفصہ رضؓ

آپ بیٹی ہین حضرت عمر رضؓ کی آپکی والدہ کا نام زینب بنت مظعون اور ماموں کا نام عثمان بن مظعون ہی حضرت عمر رضؓ نے حضرت ابوبکر سے کہا تھا کہ تم حفصہ سے نکاح کر لو انھون نے انکار کیا

پھر حضرت عثمانؓ سے کہا انھون نے کہا کہ میری بی بی رقیہ بیٹی رسول اللہؐ کا انتقال ہوا ہی جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مرضی پاؤنگا تو کرونگا حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ ماجرا عرض کیا آپنے فرمایا عثمان کو اللہ تعالی حفصہؓ سے بزرگ بی بی دیگا اور حفصہ کو عثمان سے اچھا شوہر دیگا پھر فرمایا آپنے کہ مین اپنی بیٹی ام کلثوم سے عثمان کا نکاح کرتا ہون تو ای عمر حفصہ کا مجسے نکاح کردے حضرت عمر اس بات سے بہت خوش ہوے پھر ملاقات کی حضرت صدیق نے حضرت عمرؓ سے اور کہا کہ تم اُس دن مجسے رنجیدہ ہوے ہوگے مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حفصہ سے نکاح کرینگے میری کیا مجال تھی کہ مین ارادہ اس امر کا کرتا اور بھید حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مین افشا نہ کرسکا اسی واسطے آپکو صاحب سر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہتے تھے جب آپنے طلاق دی حضرت حفصہؓ کو تو آئے جبرئیل علیہ السلام اور کہا اللہ تعالی فرماتا ہی کہ رجوع کرو تم حفصہ سے کہ وہ صوامہ اور قوامہ ہی یعنی بہت روزے رکھنے والی اور بہت رات کو عبادت مین کھڑی ہونے والی ہی اور وہ بی بی تمھاری جنت مین ہی حضرت عمرؓ کو اس امر سے کمال رنج اور مصیبت ہوئی تھی اللہ تعالی نے اپنے فضل سے اُنکی حمایت کی اور اُنکو خوش کیا ضعیف کہا ہی اس روایت کو علمانے روایت ہی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ جب مقاربت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ماریہ قبطیہ سے حضرت حفصہ کے گھر مین کہا انھون نے یارسول اللہ میرا گھر اور میری باری ایسا امر آپنے کسی بی بی کے یہان نہین کیا میرے یہان جو یہ امر ہوا تو جانا مین نے کہ آپ مجھے کچھ بھی نہین سمجھتے فرمایا آپنے مین راضی کرونگا تجکو اور مخفی کہتا ہون مین تجسے کہ مین نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کیا خبردار یہ بھید کسی سے نہ کہنا ای حفصہ یہ کام فقط تیری خوشی کے واسطے کیا ہی اور تیری خوشی کی یہ بات کہتا ہون کہ بعد میرے ابوبکر خلیفہ ہی اور اُسکے بعد عمر خلیفہ ہوگا میرا ہذانی کشف الغمۃ والمدارج راقم کہتا ہی کہ انسے

لہ یعنی روایت طلاق حفصہ رضی اللہ عنہا

یہ بھید اِنسے چھپ نہ سکا اور اظہار اِسکا حضرت عائشہؓ سے کر دیا جب یہ آیت نازل ہوئی یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اے نبی کیون حرام کرتا ہی اُس چیز کو جو اللہ تعالی نے حلال کی تجہ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ طلب کرتا ہی بیبیون کی مرضی قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ تحقیق فرض کیا اللہ تعالی نے تمہر کھولنا قسم کا یعنی ماریہ کو اپنے اوپر حلال کر لو اور قسم کا کفارہ دو کہ ایسی قسم کے توڑنے مین ثواب در ثواب ہی اور مفسرین نے یہ بھی لکھا ہی کہ حضرت زینب ام المؤمنین اپنے گھر مین شہد رکھا کرتی تھین جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو آپ انکو شہد کا شربت پلایا کرتین آسوجہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دہان ٹھیرنا زیادہ ہوتا حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے اتفاق کیا کہ جب حضرت تشریف لائین ہم دونون کے یہان تو کہنا کہ آپ کے دہن مبارک سے بوی مغافیر آتی ہی جب دونون سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی فرمایا کہ مین نے شہد پیا ہی جو اُسمین بھی بو ہی تو مین نے شہد کو اپنے اوپر حرام کیا جب یہ آیت نازل ہوئی مگر اشہر روایت ان آیات کی شان نزول مین قصہ ماریہ ہی چنانچہ اللہ تعالی قرآن شریف مین اس قصے کو بیان فرماتا ہی وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا یعنی جسوقت کہ چپکے سے بات کہی نبی نے اپنی بعض بی بی سے یعنی حفصہ سے فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ پس جب خبر کر دی تحریم ماریہ کی حفصہ نے عائشہؓ سے اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ خبر دیدی اللہ تعالی نے بھید کھولنے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عَرَّفَ بَعْضَهٗ خبر دی رسول اللہ نے حفصہ کو کہ تمنے ماریہ کے حرام کرنے کا حال ظاہر کر دیا وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ اور خلافت کا حال ظاہر نہ کرنے کی شکایت نہ کی فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ پس جب کہ خبر دی رسول نے کہ تو نے یہ بات ظاہر کر دی قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَكَ هٰذَا کہا حفصہؓ نے آپکو کہان سے معلوم ہوا کہ مین نے کہدیا قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ فرمایا آپنے خبر دی مجکو دانا خبردار نے

لہ مغافیر ایک قسم کا گوند ہی کہ جسمین بدبو ہوتی ہی

یعنی اللہ تعالی نے ہمکذا فی التفسیر الحسینی پانچ برس پہلے نبوت سے کہ جب قریش کعبہ بنا رہے تھے آپ پیدا ہوئین سنہ پینتالیس ہجری مین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے مین آپ کا انتقال ہوا عمر آپ کی ساٹھ برس کی تھی جنۃ البقیع مین دفن ہوئین ساٹھ حدیثین اُنسے مروی ہین بخاری مسلم اور اور کتب مین کذا فی المدارج

باب تیرھوان بیان مین حضرت میمونہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے

آپ بیٹی ہین حارث کی قوم کی عامریہ ہلالیہ ہین والدہ کا نام ہندہ بنت عوف قبیلۂ حمیر سے نام انکا پہلے برّہ تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رکھا ساتوین برس ہجرت کے ماہ ذیقعدہ مین کہ آپ عمرۃ القضا کو تشریف لیگئے تھے مقام سرف مین کہ دس میل مکہ معظمہ سے ہے نکاح آپنے اُنسے کیا اور وہین زفاف ہوا اور اتفاق وقت سے اُسی مقام پر اُنکی وفات ہوئی اکاون برس ہجرت کے تھے اور بعضون نے لکھا ہے کہ حضرت علی کی خلافت مین انتقال ہوا نماز پڑھائی اُنکی ابن عباس رض نے کہ وہ اُنکے بھانجے تھے اور اُنھی نے قبر مین اتارا اور یہ آخر نکاح ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکے بعد کوئی بی بی نہین کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

باب چودھوان بیان مین حضرت ام سلمہ ام المومنین کے

آپ فراتی ہین کہ جب انتقال ابو سلمہ کا ہوا تو درخواست نکاح کی کی مجھسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا مین نے بڑی عمر ہے میری فرمایا آپنے مین بھی ایسا ہی ہون کہا مین نے بچے ہین میرے فرمایا پھر وہ بچے ہین میرے کہا مین نے تسلیم کیا مین نے نفس اپنا طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس قبول کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور بھیجے مجکو دو جُرّ یعنی دو گھڑے میری حاجت کے واسطے اور ایک چکّی اور ایک بچھونا کہ جسکے اندر چھال کھجور کی تھی اور فرمایا رات کو آؤنگا مین انشاء اللہ تعالی پھر پکایا مین نے

کھانا جو سے وہی میرا ولیمہ تھا پھر آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور سوئے میرے پاس
صبح تک ایسا ہی تین دن تک رہے فرماتی ہین حضرت عائشہؓ نماز عصر کے بعد آپ سب
بیبیون کے یہان پھیرا کیا کرتے تھے شروع ام سلمہ کے گھر کی طرف سے کرتے کہ وہ بڑی تھین اور آخر
سب سے میرے گھر مین آیا کرتے تھے اور بعض کامون مین آپ انسے مشورہ کیا کرتے تھے سال حدیبیہ
مین جو آپ نے حدیبیہ مین صحابہ سے مشورہ کیا اور چپ رہے سب تو حضرت ام سلمہؓ نے کہا آپ
اپنی قربانی کر لیجیے اور حلق کیجیے آپنے ایسا ہی کیا پھر سب نے ایسا ہی کیا انکے باپ کا نام ابو امیہ قوم
بنی مخزوم کے والدہ کا نام عاکمہ اور عمر آپکی چوہاسی برس کی تھی روایتین انسے تین سو اٹھتر ہین
زمانہ یزید مین انکا انتقال ہوا بعد شہادت حضرت امام حسینؓ کے ترمذی مین سلمیٰؓ سے روایت ہے
کہ آئی مین ام سلمہ کے پاس اور وہ رو رہی تھین پوچھا مین نے کیون روتی ہین آپ فرمایا کہ اب
دیکھا ہے مین نے خواب مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ تشریف لائے ہین اور سر مبارک اور
ریش مبارک پر گرد و غبار ہے اور رو رہے ہین پوچھا مین نے کہ حضرت کیا ہے فرمایا مین وہان موجود
تھا جہان میرا حسین شہید ہوا جنہ البقیع مین دفن ہوئین نماز پڑھی انپر حضرت ابو ہریرہؓ نے

باب پندرھوان بیان مین حضرت ام حبیبہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے

یہ اُن اصحاب مین تھین جنکو حکم ہجرت حبشہ کا ہوا طرف نجاشی بادشاہ کے اور اسلام لایا تھا
بادشاہ نجاشی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر بن امیہ ضمری کے ہاتھ خط بھیجا بادشاہ کو کہ
میری درخواست نکاح کی کرے ام حبیبہ سے جو وہ راضی ہو تو نکاح کر دے میرے ساتھ فرماتی ہین
کہ مین نے خواب مین دیکھا رات کو کہ مجکو لوگ ام المومنین کہتے ہین تعبیر دی مین نے اسکی
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھسے نکاح کرینگے صبح کو میرے دروازے پر ایک عورت نجاشی
کی طرف سے آئی اور کہا کہ بادشاہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمسے اپنے نکاح

روایات آپکی عمر کی
ام سلمہ رضی اللہ عنہا

نکاح حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

کی درخواست کی ہی اسی وقت مین نے انعام مین خوشی سے دونون کنگن اور دونون خلخال یعنی توڑے پانؤن کے اور انگوٹھیان جو میرے ہاتھ اور پانؤن مین تھین سب اُس عورت کو دیدین رات کو محفل کی نجاشی نے اور حضرت جعفر بن ابی طالب اور جو مسلمان وہان تھے سب کو جمع کیا اور مجکو پیغام بھیجا کہ تم اپنا وکیل بھیجو بعضی روایت مین ہی کہ نجاشی خود دروازے پر آیا اور عورت کو میرے پاس بھیجا مین نے خالد بن سعید بن ابی العاص کو اپنا وکیل کرکے بھیجا پس کھڑا ہوا نجاشی اور خطبہ پڑھا اور چار سو دینار سونے کے جسکے ایک ہزار پچاس روپے ہوتے ہین بادشاہ نے اپنی طرف سے میرے وکیل کو دیے اور نکاح کردیا میرا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بھیجے مین نے وہ دینار اُسکی عورت قاصدہ کو جو آئی تھی نجاشی کے ساتھ اور پیغام نکاح کا کیا تھا اُسنے انکار کیا اور کہا مجکو اجازت بادشاہ کی نہین دوسرے یہ کہ مین مسلمان ہوئی یعنی اب میرے خدمت آپکی واجب ہی نہ کہ اور آپ سے لون پھر کھانا کھلایا بادشاہ نے سب حاضرین کو اور کہا بعد نکاح کے یہ سنت ہی سب انبیا کی پھر حکم دیا نجاشی نے اپنے یہان عورتون کو کہ بھیجو تم ہدیہ ام المؤمنین کو پھر بھیجا سب نے قسم قسم کا ہدیہ عطر اور مشک اور عنبر اور زعفران اور جو جو بادشاہون کے یہان ہوتا ہی پس کہا اُس عورت نے مجھے جب پونہچو تم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین تو میرا سلام کہنا اور جب لاتی وہ وہان سے ایسی ایسی چیزین تو کہتی میرا سلام نہ بھولنا جب پونہچی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین تو عرض کی مین نے کیونکر پڑھا گیا ہوگا خطبہ یعنی آپ تو وہان موجود نہ تھے پس ہنسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور کہا مین نے سلام اس عورت کا فرمایا آپ نے وعلیہا السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آیت ہی انس سے کہ پوچھا حضرت ام حبیبہؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ عورت جنت مین پہلے خاوند کو ملیگی یا دوسرے کو فرمایا جسکو وہ پسند کرے اور جسکی خدمت

مین مرے اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ جب آتے تھے ابو سفیان باپ ام حبیبہ رضہ کے
اُنکے گھر مین تو یہ طی کر دیا کرتی تھین بچھونا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جب پوچھا اُنھون نے سبب
اسکا تو فرمایا تم مشرک ہو اور مشرک ناپاک ہوتا ہی اور یہ بچھونا ہی طیب طاہر کا جب قریب ہوئی
وفات انکی تو بلایا حضرت عائشہ کو اور کہا میرا جو کہا سنا ہی معاف کیجیے کہ اللہ تعالی بخشے
مجھے اور تمکو اُنھون نے فرمایا بخشے اللہ تعالی تمھین اور معاف کرے تمکو پھر کہا خوش کیا تمنے مجکو
خوش کرے اللہ تعالی تمکو پھر بلایا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اور اُنسے معاف کرایا
اپنا کہا سنا وفات پائی اُنھون نے سنہ چوالیس ہجری زمانہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مین
اور تھین یہ عالی ہمت اور نہایت سخی اور روایتین انکی بینسٹھ ہین انکی والدہ کا نام رملہ تھا

باب سوطھوان بیان مین حضرت جُوَیریہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے

انکا بھی پہلا نام برہ تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ موقوف کیا اور جویریہ رکھا برہ کے
معنی اگرچہ خیر کے ہین پر جب کہتے ہین گھر مین برہ نہین تو ایسا ہو گیا جیسا کسی کا نام رحمت ہو
تو یہ نام اچھا اس وجہ سے نہین روایت ہی حضرت عائشہ رضہ سے کہ فراغت پا چکے ہم غزوہ مریسع
سے جسکو غزوہ بنی المصطلق بھی کہتے ہین اور تقسیم ہو چکا مال غنیمت اور لونڈی غلام اُسکے
تو پانی کے کنارے پر بیٹھے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مین سامنے آپکے بیٹھی تھی کہ
سامنے سے آئین جویریہ اور تھین یہ خوبصورت بیس برس کی عمر تھی اُسوقت مکروہ جانا مین نے
انکا آنا کہ مبادا پسند آوین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور نکاح کر لین آپ انسے پس
عرض کی جُویریہ نے یا رسول اللہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اور مین بیٹی حارث بن ابی ضرار کی ہون جو سردار تھا اس قوم کا اب مین لشکر اسلام کی
قید مین ہون اور ثابت بن قیس کے حصے مین آئی ہون اُنھون نے مجھے مکاتب کیا

ذکر حضرت جویریہ رضہ

اتنے مال پر کہ وہ مجھسے ادا نہین ہو سکتا آپ اسمین مدد فرمائیے فرمایا آپنے ایسا ہی کرونگا مین
اور اس سے بھی زیادہ سلوک تیرے ساتھ کرونگا پھر کہا اُنسے کہ جو مال کتابت کا تیرے ذمے ہے
وہ ادا کرینگے ہم عرض کی اور کیا اس سے زیادہ سلوک کیجیگا فرمایا مین تجھسے نکاح کرونگا اور
تجھے سب مومنون کی مان بناؤنگا انشاء اللہ تعالی پھر آپنے ثابت بن قیس کو مال کتابت کا
ارسال فرمایا اور اُنکو آزاد کرکے اُنسے نکاح کیا جب صحابہ نے یہ امر سنا تو جتنے لونڈی غلام حضرت
جُویریہ کی قرابت کے اُنکے مملوک تھے سب کو آزاد کردیا واسطے حرمت ام المومنین کے اور وہ سو
آدمی تھے فرماتی ہین آپ جب لشکر اسلام ہماری قوم پر آیا تو مین نے خواب دیکھا کہ چاند مدینے
سے چلا اور میری گود مین آگیا کسی سے مین نے یہ خواب نہین کہا تھا یہ تعبیر اُسکی ظہور مین آئی
وفات آپکی پچاس ہجری پینسٹھ برس کی عمر مین مدینہ منورہ مین ہوئی نماز پڑھائی اُنکی
مروان نے کہ وہ حاکم مدینے کا حضرت معاویہؓ کے وقت مین تھا روایتین اُنسے سات ہین
فرماتی ہین حضرت عائشہؓ کہ نہین جانتی مین کسی عورت کو کہ خیر و برکت مین اُنسے زیادہ ہو

باب سترواں بیان مین حضرت سودہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے

بیٹی ہین زمعہ کی قریشیہ عامریہ ہین والدہ کا نام سموس بنت قیس تھا نکاح کیا اُنسے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد حضرت خدیجہؓ کے مکہ معظمہ مین پہلے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بعضون
نے لکھا ہے کہ ہوا نکاح اُنکا بعد حضرت عائشہؓ کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو ارادہ طلاق دینے
کا کیا اُنھون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے کسی بات کی خواہش نہین مگر اس
بات کی کہ جنت مین آپکی بی بی ہون اور میری باری مین آپ حضرت عائشہؓ کے یہان رہا کیجیے
آپنے ارادہ اپنا موقوف رکھا بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سب بیبیان حج کو گئین مگر
اُنھون نے اور حضرت زینب بنت جحش نے گھر سے قدم باہر نہ نکالا وفات اُنکی آخر خلافت

روایات آپکے

ذکر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین ہوئی گہوارہ پہلے انکے واسطے بنایا گیا کہ قد انکا طویل تھا بعض نے لکھا ہی کہ جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے واسطے بنایا گیا وفات انکی شوال ۵۴ھ سنہ چون ہجری زمانۂ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مین ہوئی روایتین اِنسے پانچ ہین

باب اٹھارھوان بیان مین حضرت زینب بنت جحش ام المؤمنین رضؓ کے

نکاح کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انسے پانچوین برس ہجرت کے اور ہین یہ مہاجرات اولیہ سے روایت ہی کہ پیغام بھیجے انکو نکاح کے کئی شخصون نے قریش مین سے بھیجا انھون نے حمنہ اپنی بہن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ مشورہ لین اس بات کا اسواسطے کہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی کی بیٹی ہین فرمایا آپنے کون زیادہ ہی زید بن حارثہ سے کہ وہ سکھاویگا انکو کتاب اللہ تعالی کی اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس بات سے غصے ہوئین حمنہ کہ آپ غلام سے اپنی پھوپی زادی بہن کا رشتہ کرتے ہین جب خبر ہوئی انھون نے حضرت زینب کو اور اپنے بھائی عبداللہ کو تو زیادہ غصے ہوے وہ اُنسے بھی پس نازل ہوئی یہ آیت مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ یعنی نہین شان ہی مومن مرد کی یعنی عبداللہ انکے بھائی کی اور نہ مومن عورت کی یعنی زینب کی کہ حکم کرے اللہ اور رسول اُسکا ایک کام کو پھر وہ کہین ہمارا اختیار ہی چاہین انمین ہم یا نہ مانین فرمائی ہین حضرت زینب کہ کہا مین نے یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَطِيْعُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ای رسول اللہ کے بخشش طلب کرتی ہون مین اللہ تعالی سے اور اطاعت کرتی ہون مین اللہ تعالی اور اُسکے رسول کی کیجیے آپ جو چاہیے پھر آپنے نکاح کر دیا میرا اگرچہ مین رویا کرتی تھی زید کے سامنے انھون نے شکایت کی میری پس غصہ کیا مجھپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر مین زبان درازی کیا کرتی زید سے پھر شکوہ کیا انھون نے میرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بیان ازدواج حضرت زینب رضی اللہ عنہا مع آنحضرت صلعم و حکایات متعلقہ آنحضرت صلعم و زینب رضی اللہ عنہا

نکاح حضرت زینب کا بدست

سے آپ نے فرمایا اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ تھام رکھ تو اپنی بی بی کو اپنے پاس اور ڈرا کر تو اللہ سے پس کہا زید نے یا رسول اللہ مین نے طلاق دیدی جب تمام ہوئی عدت اُنکی تو نکاح کیا اُنسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بعضی روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آپ نے ای زید تو پیغام نکاح دے میرا زینب سے کہتے ہین زید کہ مین آیا اُنکے پاس تو وہ آٹا گوندھ رہی تھین پس نہ پڑی نظر میری اُنپر واسطے عظمت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس پیٹھ پھیر کر کھڑا ہوا مین اُنکی طرف سے اور کہا مین نے ای برہ تمھارا ذکر کیا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا اُنھون نے نہین بات کرتی مین اِس مقدمے مین کچھ یہان تک کہ حکم بھیجے رب میرا میرے مقدمے مین یعنی شرم آتی تھی اُنکو اُس بات سے کہ لوگ کہینگے شوہر کے باپ سے نکاح کیا پس کھڑی ہوئین یہ مسجد مین جسکو مسجد البیت کہتے ہین یعنی نماز کے ارادے سے پس نازل ہوئی یہ آیت فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا جبکہ ادا کیا زید نے پیغام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا زینب سے ہمنے نکاح کردیا تیرا زینب سے اس سے یہ معلوم ہوا کہ دل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نہین چاہا تھا اُنسے نکاح کرنے کو کیونکہ اگر آپکا دل چاہتا تو کون مانع تھا پہلے ہی آپ کر لیتے آپکی پھوپی کی بیٹی دیکھی بھالی تھین جو کوئی یہ بات کہے یا لکھے اپنی کتاب مین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد نکاح زید کے دیکھا اُنکو اور محبت کی نگاہ سے دیکھا ایسا کہ آپ کے دل مین آگیا کہ زینب سے نکاح کرون اور اُسپر آیت قرآن شریف کی بھی چسپان کرے وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ یعنی تو چھپاتا تھا اُسکو اپنے دل مین جسکو اللہ ظاہر کرنیوالا ہی تو اُسنے نہ پہچانا شان نبوت اور مرتبہ رسالت کو اسواسطے کہ ادنی آدمی قطع نظر اسلام کے کسی کی عورت کو دیکھکر یہ دل مین چاہے کہ مین اس سے نکاح کرلون لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ خصوصاً مسلمان آدمی ایسا ہو معاذ اللہ اور خاص کر نبی اور علی الخصوص سرور انبیا کے دل مین

ایسا خیال آوے سبحان اللہ والعظمۃ تو وہ ذات پاک مقدس اور مطہر سید المرسلین محبوب رب العالمین شفیع المذنبین ایسا خیال فرمائین فقط یہ بات ہوئی کہ آپنے باوجود اُنکے قریش ہونیکے یہ چاہا کہ زید بن حارثہ جو میرا متبنیٰ ہی اُسکا اسی جگہ رشتہ ہو کہ یہ بھی قوم قریش مین شمار کیا جائے اسواسطے اصرار کیا آپنے اس امر کے لیے کہ نوبت نزول قرآن کی ہوئی ناچار بحکم خداوندی حضرت زینب نے قبول کیا اور رضادی مگر طبیعت اُنکی حضرت زید کی طرف متوجہ نہوئی اور صحابہ کہ نفوس مقدسہ رکھتے تھے دن رات کے جھگڑے سے طلاق کو مناسب جانا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت سی روک تھام اس امر کی کی چنانچہ خبر دیتا ہی اللہ جل شانہ اس امر کی وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ وَاتَّقِ اللّٰہَ جسوقت کہ کہتا تھا تو اُس آدمی کو یعنی زید کو کہ اُسپر انعام ہوا اللہ کا کہ اُسکو اسلام دیا اور انعام کیا تو نے اُسپر یعنی آزاد کر کے اپنا بیٹا قرار دیا اور ایسی عورت صاحب نسب اور حسب سے کہ تمھاری پھوپی زادی بہن تھی اُسکا نکاح کیا تھا می زید اپنی بی بی کو اور ڈر اللہ سے یعنی طلاق نہ دیجیو کہ وہ میری بہن ہی اور خاندان شرافت سے ہی ہر چند زید کو تھا مگر یہ نہ تھے اور روز کی کچ کچ سے طلاق اولیٰ سمجھی اور حضرت زید اور حضرت زینب مین نوکا جھوکی اسواسطے شروع ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ کو حضرت زینب کو ازواج مطہرات مین داخل کرنا تھا ورنہ انھون نے اطاعت خداوندی سے تو نکاح کیا تھا پھر کیون یہ بات ہوتی ہزافی مدارج النبوۃ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِکَ مَا اللّٰہُ مُبْدِیْہِ اور تو چھپاتا تھا اس بات کو کہ اگر زید چھوڑ دیگا تو مین اُس سے نکاح کرونگا اسواسطے کہ زینب نے اطاعت کی اللہ اور رسول کی جب یہ امر ہوا مگر نفس نے اُنکے نہ مانا کہ زید سے مخالفت رکھے اللہ تعالیٰ ظاہر کرنیوالا ہی تیرے ارادے کو یعنی تو لحاظ کرتا تھا اور وہ بھی لحاظ کرتی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے ظاہر کر دیا کہ نکاح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زینب سے ظہور مین آیا دونون طرف سے اللہ ہی وکیل ہوگیا اور آپ ہی

نکاح اپنے حبیب کا کردیا اور حضرت زینب نے تو ہان بھی نہین کی تھی سنتے ہی نماز پر کھڑی
ہوگئی تھین یہ نماز کی برکت تھی کہ انکو اللہ تعالی نے طعنۂ خلق سے بچا لیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
تو رضای الٰہی کے تابع تھے جو حکم ہوا اسکو سر پر رکھا اسی واسطے آپ اس نزول آیت کے ساتھی
حضرت زینب کے پاس چلے آئے بعضی کتابون مین لکھا ہی کہ حضرت زینب نے اسوقت عرض کی
کہ نکاح میرا آپکے ساتھ کب ہوا جو آپ تشریف لے آئے فرمایا اللہ تعالی نے میرا نکاح تیرے ساتھ
کردیا اور اسمین جو حکمت ہی وہ اللہ تعالی نے بیان فرمادی لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ
فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ یعنی اسواسطے ہمنے تیرا نکاح زینب کے ساتھ کردیا تاکہ مومنون کو وقت
نہونکاح کی متبنی کی بی بی سے سبحان اللہ اس قصے سے بڑی آسانی امت مرحومہ پر ہوگئی
نہین تو جس کو مان بہن کہتے اُس سے نکاح حرام ہوجاتا جسکو بیٹی بہو کہتے اُس سے نکاح حرام
ہوجاتا اسپر بھی بعضے لوگ نادان خصوصا عورتین کہتی ہین کہ جسکو بیٹی بنایا پھر اس سے نکاح
کیونکر جائز ہو اور اُستانی اور شاگرد کا اور مرید کا پیر کی بی بی سے نکاح بُرا سمجھتے ہین قیامت تک
کی یہ تکلیف دور ہوگئی اور بڑا ہی کفر ٹوٹا کہ جاہلیت مین اسکا بڑا عیب تھا جب تشریف لائے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعد نزول اس آیت کے حضرت زینب کے پاس تو فرمایا بطور انبساط
کے کیا نام ہی تیرا عرض کی برہ فرمایا مین نے نام رکھا تیرا زینب اور ولیمہ کیا آپنے انکا اور ذبح
کیا ایک بکرا پس پکّا روٹی سالن اور کھایا صحابہ نے جماعت جماعت آکر جب کھاچکے لوگ تو
باتین کرنے لگے آپس مین بیٹھکر اور آپ چاہتے تھے کہ جائین جب وہ نہ سمجھے تو کھڑے ہوے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور وہ جب بھی نہ کھڑے ہوے تو اترا قرآن وَإِذَا طَعِمْتُمْ
فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ یعنی جسوقت کھاچکو کھانا تو چلے جاؤ اور وہان بیٹھکر باتین
نہ کرو وَإِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ تحقیق یہ بیٹھنا تمہارا

ولیمہ حضرت زینب کا

ایذا دیتا ہی نبی کو اور وہ تمسے حیا کرتا ہی اور اللہ تعالی نہین حیا کرتا ہی حق بات بیان کرنے سے
تنبیہ جب آدمی فکر اور خیال سے قرآن شریف کی تلاوت کرتا ہی تب اسکو دقائق قرآن شریف
پر نظر ہوتی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خیال حضرت زینب کے نکاح کا دل مین آیا تو اس
وجہ سے کہ زید سے ان بن ہوئی ہر چند آپنے اُنکو طلاق سے روکا مگر اُنھون نے طلاق دی آپنے
چاہا کہ مین اُنکو اپنے نکاح سے عزت دون مگر لحاظ تھا اس لحاظ کو خداوند کریم نے اُٹھا دیا اور آپ
نکاح حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زینب سے کر دیا جب کھانا ولیمے کا لوگ کھا چکے اس عرصے
مین پھر آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب اپنے محلون مین جب گئے حضرت عائشہؓ کے یہان
کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا حضرت عائشہؓ نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیونکہ پایا
آپنے اپنے اہل کو برکت کرے اللہ تعالی آپکو آپکے اہل مین ایسا ہی سب بیبیون سے کلام ہوے جب
آپ تشریف لائے حضرت زینب کے پاس تو لائے حضرت انس ایک پیالہ حریرے کا کہ میری ماں ام سلیم
نے بھیجا ہی اور سلام کہا ہی اور کہا ہی کہ یہ تھوڑا سا حریرہ آپکے واسطے ارسال کیا ہی آپنے سب صحابہ کو
بُلایا پس کھایا اُسمین سے تین سو صحابہؓ نے اور چلے گئے اور بچا اُس سے زیادہ جتنا تھا فرماتی ہین حضرت
عائشہؓ رحم کرے اللہ تعالی زینب بنت جحش پر کہ اُنکو یہ شرافت ہوئی کہ نہین ہوئی کسی بی بی کو اللہ
تعالی نے اُنکا نکاح پڑھایا روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
جلدی ملنے والی ہی مجھسے وہ بی بی جسکے ہاتھ لمبے ہین تو ناپا کرتے تھے ہم سب ہاتھون کو اور زینب
تو چھوٹے قد کی تھین اُنکے ہاتھ سب سے چھوٹے تھے اِنپر گمان بھی نہ تھا جب اُنکا
انتقال ہوا ۲۰ھ ہجری مین تو عمر اُنکی ترپن برس کی تھی جانا ہمنے کہ لمبے ہاتھ سے مراد
آپکی سخاوت اور صدقہ تھا اپنے ہاتھ سے مزدوری کرکے صدقہ دیا کرتی تھین روایت ہی
حضرت میمونہؓ سے کہ مال غنیمت کا بانٹا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

نکاح کر دیا اللہ تعالی نے حضرت صلعم کا ساتھ حضرت زینب کے
معجزۂ نبوی

سب بیبیون کو مگر حضرت زینب کو نہ دیا انھون نے اپنے آدمی کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ آپ نے سب کو مال تقسیم کیا اور مین جو حق قرابت بھی رکھتی ہون اور میرے باپ بھائی حاضر خدمت رہتے ہین مجکو نہ دیا پس رنج ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکا پس غصہ کرنے لگے حضرت عمرؓ انکے آدمی پر آپنے منع فرمایا اور کہا اگر تیرے بیٹے کو نہ بھیجتا جب تو جانتا اے عمر پھر فرمایا کہ وہ اوّاہہ ہی یعنی عاجزی کرنیوالی اور رونے والی اللہ کے خوف سے یہ مرتبہ خلت کا ہی پھر آپ خود انکا حصّہ لیکر اُنکے پاس گئے فرماتی ہین حضرت عائشہؓ کہ مجھے کسی سوکن سے خیال نہوتا مگر اُنسے بسبب اسکے کہ یہ مرتبہ رکھتی تھین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اور محبت تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین انکی اور نہ دیکھا مین نے کسی کو ازواج رسول اللہ مین اتنا متقی اور نہ اتنا سچی اور نہ اتنی خدمت والی جب انکی وفات کی خبر حضرت عائشہؓ کو پہنچی فرمایا گئی دنیا سے فائدہ دینے والی اور حمایت کرنے والی یتیمون اور بیوون کی انکی وفات کی خبر سنکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا منادی کرو کہ جمع ہون سب مسلمان اور اپنی مان کے جنازے کی نماز پڑھین اور بقیع مین دفن ہوئین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہذا کلہ من کشف الغمہ و البعض من مدارج النبوۃ

باب ایسوان بیان مین حضرت صفیہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے

روایت ہی حضرت ابن عباسؓ سے کہ یہ بیگم تھین کنانہ بن ربیع کی جو سردار تھا قلعۂ خیبر کا خواب دیکھا تھا انھون نے کہ چاند میری گود مین آگیا پھر بیان کیا یہ خواب اپنے شوہر سے اُسنے طمانچہ مارا کہ نشان اُسکا اُنکے رخسارے پر تھا اور کہا کہ تو چاہتی ہی کہ بادشاہ عرب یعنی محمد رسول اللہ کی بی بی بنون جب آئین یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پوچھا آپنے یہ نشان کیسا ہی اُنھون نے بیان کیا روایت ہی حضرت ابن عمرؓ سے کہ یہ بیٹی تھین حیی بن اخطب کی مگر بڑا ادب رکھتی تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب یہ آئین دن خیبر کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت

ذکر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

سہ یعنی ایسوان کی ۱۲

مین تو فرمایا آپنے حضرت بلال کو کہ پھرا تو صفیہ کو مقتولون مین تو دیکھین انھون نے لاشین
اپنے بھائیون اور اپنے شوہر کنانہ کی اور اُسوقت غصہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک
پر نمایان تھا پھر جب آئین حضرت کے پاس تو یہ علیحدہ ہو بیٹھین اور بچھونا اپنا آپکے واسطے
خالی کردیا انکا آداب دیکھکر آپنے انکو اختیار دیا کہ آزاد کردون تجکو اور جاؤ تو اپنے قرابت والون
سے یا اسلام لاتو نکاح کرون مین تجسے انھون نے عرض کی کہ مین اسلام لاچکی تو پھر مجکو آپ
دوزخ اور بہشت مین کیون مختار فرماتے ہین پس آزاد کرکے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
انسے نکاح کیا پھر جب آپ انکو اونٹ پر سوار کرنے لگے فرمایا میری ران پر پانون رکھکے چڑھجا انھون
نے ادب سے پانون نہ رکھا بلکہ گھٹنا رکھکر اونٹ پر چڑھین اور ڈالدی آپنے اپنی چادر مبارک
اپنی اور آپ سوار ہوگئین آگے اُنکے حضرت بیٹھے پس جان لیا صحابہؓ نے کہ یہ بھی آپکی ازواج
مین سے ہین جب پونہچے آپ صہبا مین تو ارادہ کیا آپنے وہان زفاف کا وہان کچھ نہ بولین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے دل مین خیال تھا انکے منع کا پوچھا آپنے تونے کیون منع کیا تھا مجکو وہان
عرض کی وہان قرب تھا یہود کا مجکو آپکی جان کا خوف تھا اور اسی واسطے یہان بھی پہرہ دیا
حضرت ایوب انصاری نے آپ کے خیمے کا سب صحابہ جو جو کچھ حاضر تھا آپکی خدمت مین لائے
اور سب نے کھایا اور بڑی برکت ظاہر ہوئی اُسمین یہ ولیمہ تھا آپکا ہذا فی المدارج ایک دن فرمایا
آپنے ای صفیہ تیرا باپ مجسے عداوت سخت رکھتا تھا اللہ تعالی نے اُسے ہلاک کیا میرے ہاتھ سے
عرض کی کہ اللہ تعالی کسی بندے کے عوض دوسرے کو نہین پکڑیگا یعنی مجھے اُس سے کیا کام جو
اُسنے کیا وہ پایا اسواسطے حضرت کے نزدیک انکی بڑی شان تھی ایک دن حضرت عائشہ رضؓ نے
طعنہ دیا کہ آپکو وہی بھاتی ہی ٹھنگنے قد کی عورت فرمایا ای عائشہ تونے وہ کلمہ کہا کہ اگر اسکو دریا
مین ڈالین تو دریا کا رنگ بدل جائے یعنی اللہ تعالی کی پیدایش مین طعن کیا تونے ایک دن

آپ تشریف لائے تو حضرت صفیہ رو رہی تھین آپنے سبب پوچھا عرض کی کہ عائشہ اور حفصہ مجھے طعنہ دیتی ہین کہ ہمارا اور پیغمبر کا نسب ایک ہی تو یہودیہ ہی فرمایا تو بھی کہدیا کر کہ موسی علیہ السلام میرے چچا اور ہارون علیہ السلام میرے باپ ہین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ سے کہ ہم ایک سفر مین ساتھ تھے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ وہان اونٹ حضرت صفیہ کا تھک گیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے فرمایا کہ تمھارا ایک اونٹ فالتو ہی تم وہ صفیہ کو دیدو انھون نے کہا کہ مین اس یہودیہ کو کبھی نہ دونگی آپنے زبردستی اُنسے لیکر حضرت صفیہ کو دیدیا اور تین مہینے تک اُنکے یہان تشریف نہ لیگئے سبحان اللہ کیا انتظام اور کیا سیاست اور پھر اتنی محبت اور خلق آپکا ماشاء اللہ جامع جمیع کمالات تھے جب حضرت صفیہ مدینہ منورہ مین داخل ہوئین تو انکے حسن کی دھاک سے سب بیبیان آپکی اور عورتین انصار کی انکے دیکھنے کو آئین اور جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی اُس غول مین چھپکر دیکھنے کو آئین آپنے اُنکو پہچان لیا جب یہ چلین اور باہر دروازے کے آئین تو آپنے اُنکا کونہ چادر کا پکڑا اور فرمایا ای حمیرا دیکھا صفیہ کو کیسا پایا اُسکو عرض کی کہ وہ ایک یہودیہ ہی یعنی کیا دیکھتی مین اُسکو فرمایا ہی عائشہ ایسا کہتی ہی تو اُسکو وہ اسلام لائی اور اچھا اسلام لائی یعنی ادب اسلام کا اور محبت اللہ اور رسول کی اُسکے دل مین جم گئی نقل ہی کہ حضرت صلعم کے مرض الموت مین سب بیبیان جمع تھین آپکے پاس اُنھون نے عرض کی یارسول اللہ یہ بیماری آپ کی کاشکے مجھے ہوتی سب بیبیون نے اُنپر طعنہ کیا آپنے مکروہ جانا اس طعنے کو اور ناخوش ہوے آپ اور فرمایا قسم ہی خدا کی صفیہ اس قول مین صادق ہی خلافت حضرت عمر فاروقؓ مین اُنکی وفات ہوئی اور آپنے اُنکے جنازے کی نماز پڑھائی روایتین حدیث کی اُنسے دس ہین ہذا اکثر ما من کشف الغمہ ونبذۃ من المدارج

باب بیسوان بیان مین وجہ کثرت ازواج حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

سننا چاہیے تہ دل سے روشن کرے اللہ تعالی ہم سبکے قلب کو مرد کو جو حاجت طرف عورت کی ہی

ف یہ بی حضرت صفیہ

ف ازواج مطہرات

وہ ہر فرد بشر کو معلوم ہی خاص کر حضرات انبیا کو بسبب انکی قوت کے اور نور نبوت کے جو کتب سیر سے واضح ہی اور خصوصا قوت ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سردار عالم اور خاتم الانبیا ہین قوت چہار ہزار مرد کی تھی روایت کی مجاہد نے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قوت مثل چالیس مرد بہشتی کے تھی اور بہشت مین ہر ایک مرد کو قوت سو مرد کی ہوگی تو قوت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چار ہزار مرد کی ہوئی ذرا غور کرو کہ جس ذات مقدس کو اتنی قوت ہو اسکے واسطے بارہ بیبیان نہایت درجہ کم ہین اس سے معلوم ہوا کہ آپکو بڑا ضبط تھا اور عصمت الٰہی ہر دم آپکی رفیق تھے میرے دعوے پر دو شاہد ہین حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک کم سو بیبیان تھین اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک ہزار تھین ایک وجہ یہ تھی اور دوسری وجہ کثرت کی یہ ہی کہ آپکا حال ظاہری تو مردان صحابہ سے امت کو دریافت ہوا مگر حال باطنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اور حال خانہ داری اور عدل اور احسان اور عفو اور غصہ اور محبت اہل کی جو امت کو حاجت پڑتی تو بغیر تعدد زوجات کے کہ کسی سے کچھ روایت ہی اور کسی سے کچھ روایت ہی کیونکر معلوم ہو سکتا ہی فافہموا وتفکروا

اَیُّھَا النَّاسُ وَاقْرَءُوْا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۙ

باب الیکسوان اس بات مین کہ عورتون مین کون عورت افضل ہے

روایت ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل جنت کی عورتون مین خدیجہ اور فاطمہ اور مریم اور آسیہ ہین اختلاف ہی علما کا ہین کہ ازواج مطہرات مین کون بی بی افضل ہی کہا شیخ ولی الدین عراقی نے کہ حضرت خدیجہ افضل ہین اور قول مختار کے اور بعضون نے کہا کہ حضرت عائشہ افضل ہین شیخ الاسلام زکریا انصاری نے کہا ہی کہ یہ دونون افضل ہین ہذا فی المدارج راقم الحروف کا گوشۂ خاطر اگرچہ محبت مین جانب حضرت صدیق اور صدیقہ کے

وجہ اول کہ ہر ایک مرد کو قوت سو مرد کی ہوگی تو قوت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چار ہزار مرد کی ہوئی

کون کون عورتین افضل ہین

تفصیل اختلاف علما

بڑھا ہوا ہی مگر انصاف یہ ہی کہ حضرت خدیجہؓ پر جبرئیل اللہ تعالی کا سلام لائے اور حضرت صدیقہؓ کو جبرئیلؑ نے اپنا سلام کہا دوسری وہ حدیث کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا قسم ہی اللہ تعالی کی مجھے خدیجہ کے بعد کوئی بی بی اُنسے افضل نہین ملی مگر خوب غور کرنا چاہیے کہ اللہ جل شانہ نے دونون وقتون مین دونون سے اپنا کام لیا اول اسلام مین جو عجز اور بیچارگی کا وقت تھا حضرت خدیجہؓ سے کام لیا کہ اُنھی کے مال سے غنا ہوا اسلام اور مسلمانون کو اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کقولہ تعالی وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَأَغْنٰى اور آخر عہد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بعد وفات آپکے بڑے بڑے نفع اسلام مین انسے ہوے اور مسلمانون کو انکی روایت احادیث اور فتاوی اور اجتہاد سے کمال مدد ملی کہ خمسہ اُسین کا نقل کر چکا ہون اس کتاب مین اور شمار حدیثون کا جو انسے مروی ہین وہ بھی لکھ چکا ہون اور کتب حدیث کے مطالعے سے خوب واضح ہو جائیگا کہ آپنے فرمایا ہی کہ دو حصے میرے علم کے اس حمیرا سے لیا کرو سب کا خلاصہ یہ ہی کہ یہ فضائل اضافیہ ہین انکو اور سبب سے فضیلت ہی اور اُنکو اور سبب سے فضیلت ہی ایسا ہی درمیان صحابہ کے فضل اضافی ہی ایسا ہی درمیان حضرت فاطمۂ زہرا اور جناب عائشہ صدیقہ کے تفاضل ہی روایت ہی کہ حضرت فاطمۂ زہرا نے فرمایا حضرت عائشہؓ سے کہ مین تمپر فضیلت رکھتی ہون انھون نے کہا کہ واقعی تمکو مجپر فضیلت ہی کہ تم لخت جگر ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پھر آپنے یہی فرمایا پھر حضرت صدیقہ نے وہی کلمہ کہا پھر آپنے فرمایا کہ ایمان صاحب مجکو تمپر فضیلت ہی انھون نے کہا بیٹی کس بات سے تم یہ بات بار بار کہتی ہو انھون نے فرمایا کہ مین نبی کی بیٹی ہون تم صدیق کی بیٹی ہو تب حضرت عائشہؓ نے ہنسکر کہا کہ بیٹی صاحبہ یہ بات بجا ہی مگر اب یہ فرماؤ کہ ہمارا تمھارا ہم بستر نبی ہی اور تمھارا ہم بستر علی ولی ہی اور ایسا ہی جنت مین پھر دونون ہنسکر خاموش ہو گئین اب مین لکھتا ہون حال اولاد رسول اللہ صلعم کا بتوفیقہ تعالی

سلام اور بیان کیفیت سلام کرنے کا

بیان فضیلت حضرت خدیجہؓ

بیان فضیلت حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت فاطمۂ زہرا کے درمیان

باب بائیسوان بیان مین حضرت فاطمۂ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے

نظم مجھے تاب و طاقت کہان یہ بھلا — کہ اوصاف انکے لکھون کچھ ذرا — ہمارے پیمبر کی نور البصر
جنابِ نبوت کی لخت جگر — حسین و حسن کی ہین وہ والدہ — وہ امت کی سردار ہین زاہدہ
علی شیر مردان کی بیگم ہین وہ — غم دین و دنیا سے بے غم ہین وہ — یہ فضل و شرف تو آپ کا اظہر من الشمس ہی مگر بعض فضائل جو کتب محدثین مین میرے مطالعے مین گذرے وہ لکھتا ہون یہ خصوصیت آپکی زندگی مین تھی کہ حضرت علیؓ کو اور نکاح حرام تھا اسواسطے کہ وہ موجب ایذای رسول اللہ صلعم کا تھا روایت کی احمد اور بخاری اور مسلم اور ابو داود اور ترمذی نے مسور بن مخرمہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذن چاہا ہی مجھسے اولاد ہشام بن مغیرہ نے کہ نکاح کردین اپنی بیٹی کا علیؓ سے پس مین اذن نہین دیتا اور پھر مین اذن نہین دیتا اور پھر مین اذن نہین دیتا مگر یہ کہ علیؓ طلاق دیدے میری بیٹی کو اور نکاح کرلے اُنکی بیٹی سے اسواسطے کہ فاطمہ ٹکڑا ہی میرے بدن مین سے پونہچیگا مجھے وہ صدمہ جو پونہچیگا اُسے اور ایذا ہوگی مجکو جو ایذا کہ اُسے ہوگی اور خصوصیت ہی آپکی یہ کہ قیامت کے دن پردہ کیا جائیگا جسب گذرینگی آپ پل صراط سے روایت ہی حضرت ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن منادی ندا کریگا عرش معلے کے نیچے سے کہ ای لوگو بند کرو اپنی آنکھین کہ گذرتی ہین حضرت فاطمہؓ طرف جنت کے اور طریق دوسرا اس حدیث کا یہ ہی کہ روایت ہی ابو ایوب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای جماعت حشر کی نیچے کرو تم اپنے سرون کو اور بند کرو تم اپنی آنکھون کو کہ گذرتی ہین فاطمہ بیٹی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پس گذرینگی آپ مانند بجلی کے اور ساتھ ہونگی آپ کے ستر ہزار لونڈیان حور عین سے روایت ہی بخاری اور مسلم سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای فاطمہ آیا تو راضی نہین ہی اسپر کہ ہی تو سردار سب مسلمان عورتون کی تو آیت ہی

ذکر حضرت فاطمہؓ

خصوصیات آپکے

گذرنا حضرت فاطمہؓ کا پل صراط سے

حضرت ابو ہریرہؓ سے فرمایا حضرت صلعم نے ای علی فاطمہ مجکو محبوب ہی تجھسے اور تو عزیز ہی مجکو اسسے ہذانی الصواعق

باب تیئیسوان بیچ بیان نکاح حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کے

نسائی مین روایت ہی کہ عبداللہ بن بُریدہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ خطبہ کیا حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فاطمہ کے نکاح کا فرمایا آپنے فاطمہ ابھی صغیرہ ہی کذانی ازالۃ الخفاء اور ابوداؤد سختیانی نے روایت کی کہ پھر آئے یہ دونون یعنی حضرت شیخینؓ طرف حضرت علیؓ کے اور رغبت دلائی اُنکو درخواست نکاح حضرت فاطمہؓ کی پس آئے حضرت علیؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور درخواست کی نکاح کی ساتھ حضرت فاطمہؓ کے اسوقت عمر اُنکی پندرہ برس اور چھے مہینے کی تھی اور عمر حضرت علیؓ کی اکیس برس کی تھی کذانی الصواعق پس فرمایا کچھ مال ہی ای علی تیرے پاس عرض کی ایک گھوڑا اور ایک زرہ ہی فرمایا گھوڑا رہنے دے زرہ کو بیچ ڈال جو قیمت ہووہ لے میرے پاس پس بیچ ڈالا زرہ کو چار سو اسی درہم کو اور وہ لاکر آپکے سامنے رکھ دیے آپنے کچھ دیلے اُسمین سے حضرت بلالؓ کو کہ خوشبو خرید کر لا اور فرمایا کہ جہیز کی تیاری کرو سو بنایا گیا ایک پلنگ ساتھ بچھونے اور ایک تکیہ کے جسکے بیچ مین لیف خرما بھرا ہوا تھا اور ایک چادر اور ایک چکی اور دو برتن پانی کے ہذانی ازالۃ الخفاء حضرت انس سے روایت ہی کہ بلایا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ بلالا ابوبکر اور عمر اور عثمان اور عبدالرحمن اور انصارین کو جب یہ سب لوگ مجلس کے طور پر بیٹھ گئے پھر خطبہ پڑھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اللہ تعالی نے حکم کیا ہی مجکو کہ نکاح کردون فاطمہ کا علی کے ساتھ پس گواہ ہو تم کہ مین نے نکاح کردیا فاطمہ کا علی کے ساتھ بعوض مہر چار سو مثقال چاندی کے پھر قبول کیا اسکو علی نے فرمایا آپنے موافقت کرے اللہ تعالے تم دونون مین اور قوی کرے تمھاری غنا کو اور مبارک کرے اللہ تعالی تم دونون کو اور دے تمکو اولاد بہت طیب کہتے ہین انس پس دی اللہ تعالی نے اُنکو اولاد کثیر طیب پھر طلب کیا آپنے

طباق چھوارون کا پھر لٹایا اسکو اور کلام کیا ہو ذہبی نے اسکی سند مین مگر روایت کی نسائی نے اسکو ساتھ سند صحیح کے روایت کی ابوداؤد نے کہ روانہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو ام ایمن کے ساتھ حضرت علیؓ کے یہان پھر فرمایا حضرت علیؓ کو آتا ہون مین تمھارے یہان ابھی ازالۃ الخفا مین لکھا ہی کہ دیکھا آپنے وہان اسما بنت عمیس کو اور فرمایا تو بھی فاطمہ کی شادی مین آئی عرض کی کہ ہان فرمایا برکت کرے تجکو اللہ تعالی اور پھر تشریف لیگئے آپ انکے یہان فرمایا ای ام ایمن بھائی میرا گھر مین ہی عرض کی کہ ہین پس فرمایا ای فاطمہ لاقعب پانی کی جسمین وہ لائین تو آپنے اُسمین اپنا لعاب دہن مبارک کا ڈالا اور چھڑکا اُنکے سر اور سینے پر اور کہا خداوندا مین پناہ مین تیری دیتا ہون اِسکو اور اِسکی اولاد کو شیطان سرکش سے پھر فرمایا ای علی لاپانی پس وہ قعب بھر کر لائے پھر چھڑکا آپنے وہ پانی اُنکے سر اور شانون پر اور کہا خداوندا تیری پناہ مین دیتا ہون مین اسکو اور اسکی اولاد کو شیطان سرکش سے پھر فرمایا جا اپنے اہل کے پاس اللہ تعالی کے نام سے اور اسکی برکت سے ہذا فی الصواعق اور صاحب صواعق نے لکھا ہی بیشک برکت ہوئی آپکی اولاد مین جو گذری اور ہوگی برکت انمین جو ہونگے آپکی اولاد مین ایک انمین سے حضرت امام مہدیؑ ہونگے کہ اُنکی خیر و برکت نمونہ ہوگی رسول اللہ صلعم کی ہذا فی الصواعق قریب ہی کہ لکھونگا مین حضرت امام مہدیؑ کے حال کو بارہ امامون کے حال مین انشاء اللہ تعالے

باب چوبیسوان بیان مین صبر و قناعت حضرت فاطمۂ زہرا رضی اللہ عنہا کے

حال خانہ داری حضرت زہراؓ کا

ابو البختری سے روایت ہی کہ عرض کی حضرت علیؓ نے اپنی والدۂ شریفہ سے کہ نام اُنکا فاطمہ بنت اسد تھا کہ تم بھی شریک ہوا کرو گھر کے کاروبار مین کہ سارا کاروبار گھر کا فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ پڑے پانی لانا اور باہر کے کام آپ کیا کیجیے اور پیسنا پکانا وہ کیا کرین تنبیہ یہ قبل نزول آیت پردے کے کہا تھا روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ باہر کے کام کرنے کو حضرت صلعم نے

مجھے فرمایا اور اندر کے کام کرنے کو حضرت فاطمہ کو فرمایا تھا ایک دن حضرت علیؓ نے کہا حضرت فاطمہؓ سے
کہ قسم ہے اللہ کی درد کرتا ہے سینہ میرا پانی کھینچتے کھینچتے اور تمہارے باپ کے پاس لونڈیان مال غنیمت سے
آئی ہین تم جاؤ ایک لونڈی خدمت کے واسطے اُنسے طلب کرو حضرت فاطمہؓ زہرا نے بھی فرمایا قسم ہے
اللہ تعالی کی چکی پیستے پیستے میرے ہاتھون مین چھپولے پڑگئے پس حاضر ہوئین خدمت مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا آپنے کیونکر آئین ای بیٹی میری عرض کی سلام کو حاضر ہوئی تھی پس
سلام کرکے چلی آئین اور حیا سے کچھ عرض نہ کی پوچھا جناب امیر نے کیا فرمایا کہا مین نے تو شرم سے
نہ کہا پھر دونون آئے اور کہا حضرت علیؓ نے حال اپنا اور حضرت فاطمہؓ نے حال اپنا اور عرض کی
کہ آپکے پاس لونڈیان آئی ہین ایک ہمین خدمت کے واسطے دیجیے آپنے فرمایا قسم ہے اللہ تعالے
کی لونڈی نہین دونگا مین تجکو اہل صُفّہ کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوے ہین بھوک سے اور کچھ
نہین پاتا مین کہ اُنکو کھانے کو دون یہ لونڈیان بیچکر اُنکو کھانے کو دونگا پس چلے آئے حضرت
علیؓ اور حضرت فاطمہؓ اپنے گھر مین اور سو رہے وہ دونون وہان سے آکر ایک چادر مین کہ وہ چھوٹی
تھی اُن دونون کے قدسے کہ جب سر ڈھانپتے تو پانوٗن کھُل جاتے اور جب پانوٗن ڈھانپتے تو
سر کھلجاتا جب دیکھا اُن دونون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تو اُٹھنے لگے وہ دونون اپنے
بستر سے فرمایا آپنے وہین رہو نہ اُٹھو اور خبردار ہو تمنے جو مجھسے طلب کیا تھا مین تمکو اُس سے
بہتر بتاتا ہون کہ سکھایا وہ مجکو جبرئیل علیہ السّلام نے کہ سُبحَانَ اللہ پڑھا کرو دس بار
بعد ہر نماز کے اور الحمد دس بار اور اللہ اکبر دس بار اور بچھونے پر آؤ تو پڑھو سُبحَانَ اللہ
تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار فرماتے ہین حضرت علیؓ نہین
موقوف کیا مین نے اس ورد کو جب سے سکھایا رسول اللہؐ نے مجکو کہا ابن لوا نے حضرت
علی مرتضے کو کیا نہین موقوف کیا اسکو آپنے جنگ صفین مین فرمایا مار ڈالے تمکو اللہ ای عراقی دلو

بیوہ مرد کا مجبور ہونا ترک کے ساتھ تسبیح فاطمہ

ہان نہین موقوف کیا مین نے جنگ صفین مین تنبیہ ایسے بیہودہ سوالون کا جواب ایسی ہی سرزنش کے ساتھ دیا جاتا ہی روایت ہی حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ کہا حضرت فاطمہ نے یارسول اللہ میرا نکاح کیا آپنے علی سے وہ تو فقیر ہین کچھ مال نہین اُنکے پاس فرمایا تو راضی نہین ہی اس بات پر کہ اللہ تعالی نے پسند کیے دو آدمی تمام روی زمین مین ایک باپ تیرا دوسرا خاوند تیرا اخذ از ازالۃ الخفا

روایت ہی حضرت علی مرتضےؓ سے کہ فاقہ تھا مجکو ایک مرتبہ اور شدت کی بھوک لگی ہوئی تھی کہ نکلا مین مزدوری کو باہر شہر مدینہ منورہ کے دیکھا مین نے ایک عورت کو کہ ڈھیلے مٹی کے جمع کر رہی ہی جانا مین نے کہ اسمین پانی اسکو درکار ہوگا پس مقرر کی اُسنے ہر ڈول پر ایک کھجور پس سولہ ڈول کھینچے مین نے اور چھل گئے ہاتھ میرے جب حال میرے ہاتھون کا اُسنے دیکھا تو سولہ کھجورین مجکو دین پس لایا مین وہ کھجورین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کھائین آپنے وہ کھجورین میرے ساتھ ہذا فی ازالۃ الخفاء راقم کہتا ہی کہ یہ مشقت اور اس مرتبے کے لوگ اے ہی ہمارے حال پر کہ آرام سے سب نعمتین اللہ تعالی کی کھائین اور پہنین اور برتین اور پھر ناشکری بدرجہ تمام ہو اور بے صبری کے کام ہمسے بن پڑین لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

باب پچیسوان اس بیان مین کہ آپکا نام فاطمہ اور زہرا کیون رکھا گیا

روایت ہی حافظ ابو القاسم دمشقی سے کہ عرض کی حضرت علیؓ نے کہ یارسول اللہ فاطمہ کا نام آپنے فاطمہ کیون رکھا ہی فرمایا کہ اُسکو اور اُسکی اولاد کو اللہ تعالی نے دوزخ سے آزاد کیا

روایت ہی عسانی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میری بیٹی فاطمہ زہرا حور ہی آدمیون کی کہ حیض و نفاس دونون اسکو نہین اور آزاد کیا اللہ تعالی نے اسکو اور اُسکی اولاد کو دوزخ سے مدارج مین لکھا ہی کہ فاطمہ آپکا نام اسواسطے ہی کہ آپکو جدائی تھی زمانے کی عورتون سے بسبب کمال دین اور حسن و جمال اور قطع ماسوی اللہ کے روایت ہی طبرانی سے کہ فرمایا رسول اللہ

مع دو سوال کا ونکے جواب

وجہ تسمیہ فاطمہ و زہرا

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو کہ اللہ تعالی نہین عذاب کریگا تجکو اور نہ تیری اولاد کو دوزخ کا روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ شکایت کی مین نے رسول اللہ صلعم سے لوگون کے حسد کی فرمایا تو راضی نہین اسپر کہ اول داخل ہونے والے جنت مین مین اور تو اور حسن اور حسین اور ازواج میرے اس کیفیت سے کہ ازواج میرے داہنے طرف ہونگے اور اولاد میری پیچھے میرے ازواج کے ہوگی اس حدیث کو ضعیف لکھا ہی روایت کی ابن سعد نے حضرت علیؓ سے کہ خبر دی مجکو رسول اللہؐ نے کہ اول داخل ہونگے جنت مین آپ اور فاطمہ اور حسن اور حسین عرض کی حضرت علیؓ نے کہ اور ہمسے محبت رکھنے والے فرمایا کہ وہ پیچھے تمھارے ہونگے اور اسی مضمون کی حدیث حضرت صدیق اکبرؓ کے فضائل اور حضرت عمر فاروقؓ کی شان مین گذری صواعق **فائدہ** یہ کچھ مشکل کی بات نہین ہی اسکو جسکے دل مین کھوٹ نہو محبت صحابہ اور اہل بیت نبوی مین اسواسطے کہ جنت کا دروازہ کچھ تنگ نہین ہی اتنے یہ لوگ اور ہزارون اور جن جن کو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے سابقیت مین شریک کیا ایک دم مین داخل ہوجائینگے اور محمد بن الحسن بن علی بن محمد العباسی حنفی نے اپنی کتاب مین لکھا ہی کہ حضرت فاطمہؓ جنین وقت مغرب کے پس آپ طاہر تھین نفاس سے آپنے غسل فرمایا اور عشا کی نماز پڑھی اور آپکو حیض بھی نہ تھا اور چمکتا تھا چہرہ آپکا روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہ مین تاگے سوئی مین پرو لیتی تھی حضرت فاطمہ کے مونہ کے نور کی چمک سے اندھیری رات مین اسواسطے نام آپکا زہرا رکھا گیا اور مدارج مین لکھا ہی کہ آپکا حسن و جمال اور کمال بدرجۂ اتم تھا اسواسطے نام آپکا زہرا رکھا گیا اور زاکیہ راضیہ بھی آپکے لقبون مین سے ایک لقب ہی انتہے

باب چھبیسوان بیان ولادت مین فاطمۂ زہرا رضی اللہ عنہا کے

مدارج مین لکھا ہی کہ پیدا ہوئین آپ سنہ ۴۱ اکتالیس مین ولادت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ابن اسحق سے روایت ہی کہ سب اولاد حضرت صلعم کی پیدا ہوئی قبل نبوت کے مگر حضرت ابراہیمؑ

ولادت جناب فاطمہ زہرا

لہ ان باب مولف کے خیال مین موجودہ عبارت سے زیادہ ہونی چاہیے

ابن جوزی نے لکھا ہی کہ ولادت آپکی پانچ برس پہلے نبوت سے تھی اور سب بیٹیون مین آپ چھوٹی ہین اور مشابہ تھین آپ ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے راہ و روش اور صورت و سیرت اور کلام مین اور جب یہ تشریف لاتین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان تو کھڑے ہو جاتے تھے آپ اور پکڑ لیتے تھے دست مبارک اِنکا اپنے دست مبارک سے اور بوسہ دیتے تھے اُنکی پیشانی مبارک پر اور بٹھاتے تھے اُنکو اپنی جگہ اور ایسا ہی وہ کرتی تھین جب جاتے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُنکے یہان نکاح ہوا انکا دوسرے برس ہجرت سے رمضان مبارک مین بعد غزوۂ بدر کے اور زفاف ہوا ذی الحج مین اور پیدا ہوے انکے یہان تین بیٹے امام حسن امام حسین اور محسن کہ وہ ایام طفولیت مین انتقال کر گئے اور تین بیٹیان زینب ام کلثوم رقیہ رقیہ کا بھی انتقال لڑکپن مین ہوا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہی جسنے اُسکو ایذا دی اُسنے مجھے ایذا دی جسنے اُس سے بغض رکھا اُسنے مجھسے بغض رکھا اور یہ بھی روایت ہی کہ اللہ تعالی غصہ ہوتا ہی ساتھ غصہ فاطمہ کے اور راضی ہوتا ہی اُسکی رضا سے روایت ہی حضرت عائشہ رض سے کہ باہر تشریف لیگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسوقت چادر صوف کی لپٹی ہوئی تھی پس ملے آپکو حسن بن علی آپنے لیلیا اُنکو اپنی چادر مبارک مین پھر ملے حسین بن علی اُنکو بھی لیلیا اپنی چادر مین پھر ملے آپکو فاطمہ اور علی تو اُنکو بھی لیلیا آپنے چادر مین اور یہ آیت پڑھی اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا اور انھی چار کے حق مین فرمایا مین مقابلہ کرنے والا ہون اُس سے جو مقابلہ کرے اُنسے اور صلح کرنیوالا ہون اُس سے جو صلح کرے اِنسے ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حضرت فاطمہ رض کے یہان اور دیکھا اُنکو کپڑا موٹا پہنے ہوے آپکی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور فرمایا اے فاطمہ صبر کر اللہ تعالی تجکو نعمتین جنت کی عطا فرمائیگا ایکدن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اپنا حضرت فاطمہ رض کے سینے پر

لہ یہ ارادہ کرتا ہی اللہ کہ کیجائے تجسے بری ناپاکی اے اہل بیت اور پاک کرے تجکو پورا پاک کرنا ۱۲

رکھا اور فرمایا ای خداوندا اسکو بھوک سے آزاد کر فرماتی ہین کہ مجھے اُس دن سے کبھی تکلیف بھوک کی نہ معلوم ہوئی تو بان سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر مین تشریف لیجاتے تو آخر مین انسے ملتے اور جب تشریف لاتے تو اول انسے ملتے سوال کیا کسی نے حضرت عائشہؓ سے کہ کون دوست تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا فاطمہ پھر پوچھا مردون سے کہا اُنکا شوہر علی مرتضےٰؓ ہذا فی المدارج راقم کہتا ہی کہ یہ صفائی قلب ازواج مطہرات کی ہی اور ایسا ہی اہل بیت پاک کی یہ صفائی قلب کی ہی کہ پوچھا لوگون نے حضرت فاطمہؓ سے کہ کون محبوب تر ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ عائشہ اور کہا مردون مین سے کہا اُنکے باپ بزرگوار ؎ چاہیے اچھون کو اچھا چاہیے ٭ یہ اگر چاہین تو پھر کیا چاہیے ٭ راقم کہتا ہی کہ اگر خلجان ہو کسی کو اسمین تو جواب اسکا سہل ہی ازواج مطہرات مین حضرت صدیقہ محبوب ترین ازواج تھین اور بنات مکرمات مین جناب فاطمۂ زہرا محبوب تھین یا یہ کہ انکو انکی چاہت زیادہ معلوم ہوتی تھی اور اُنکو انکی یا اگر کسر نفسی تھی تو دونون مین سے اس دولت مین کون کم تھین فافہم روایت ہی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہ فرماتے ہین دیکھا مین نے اپنی والدہ کو کہ محراب مسجد البیت مین تمام رات نماز پڑھتی تھین اور صبح کو تمام مومنون کے واسطے دعا کرتی تھین عرض کی مین نے آپنے سب کے واسطے دعا کی اپنے واسطے دعا نہ کی فرمایا بیٹا اول ہمسایے مین ہو لے پھر گھر مین بھی ہوئیگا

باب ستائیسوان بیان مین وفات شریف حضرت خاتون جنت کے

راقم کہتا ہی کہ مرض الموت آپکا فراق تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ اُس دن سے کسی نے اُنکو ہنستے نہ دیکھا کبھی قبر شریف کی مٹی اٹھاتین اور سونگھتین اور فرماتین شعر

مَرْحَبًا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدٍ	اَنْ لَّا یَشُمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا
سونگھے جو کوئی تربت احمد کی خاک پاک	پھر کیا لگائے عطر بدن مین وہ اپنے خاک

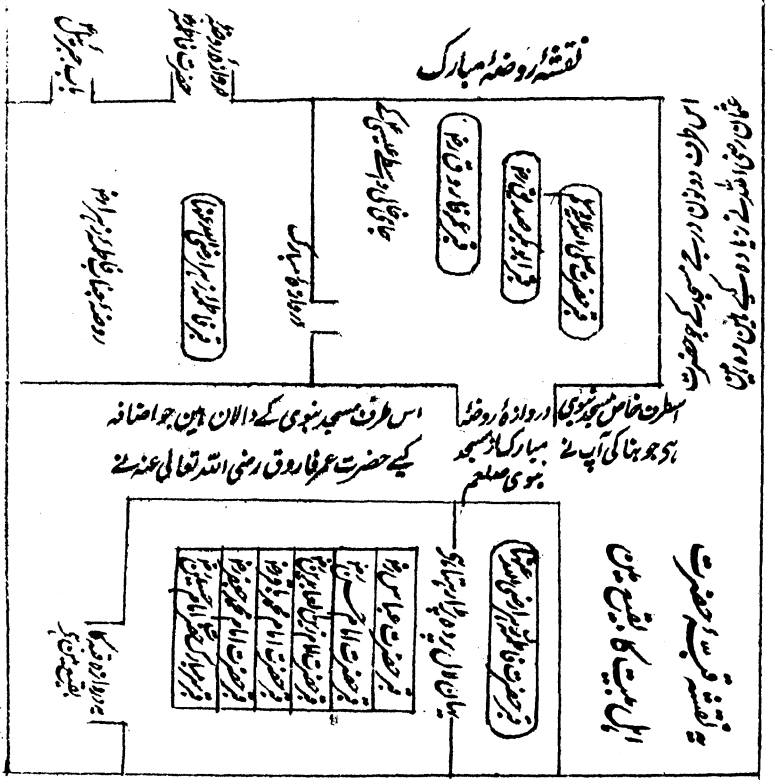
وفات شریف حضرت خاتون جنت

کبھی جنۃ البقیع مین جاکر تنہائی مین رویا کرتین چھے مہینے تک یہی حال رہا ۵ مریض عشق کو رحمت خدا کی ۵ مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی ۵ آخر چھے مہینے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جا ملیں مدارج مین لکھا ہی کہ وفات آپکی تیسری ماہ رمضان شریف منگل کی رات کو ہوئی عمر آپکی انتیس ۲۹ برس کی تھی نماز جنازے کی حضرت علیؓ یا حضرت عباسؓ نے پڑھائی رات کو بقیع مین دفن ہوئین صبح کو حضرت صدیق اور حضرت فاروق نے شکایت کی کہ آپنے خبر نہ کی کہ ثواب نماز جنازہ اُس بزرگوار کا ہم بھی پاتے فرمایا اُنکی وصیت تھی کہ مجھے رات کو دفن کرنا کہ میرے جنازے پر نگاہ نامحرم کی نہ پڑے راقم کہتا ہی کہ یہ امر مؤید ہی اس بات کا کہ اُسوقت تک گہوارہ عورتون کے جنازے کے لیے تجویز نہ ہوا تھا اور یہ بھی روایت ہی کہ حاضر ہوے آپکے جنازے پر حضرت ابوبکر صدیق اور عثمان بن عفان اور زبیر بن العوام اور نماز جنازے کی پڑھائی حضرت ابوبکرؓ نے اور درمیان مغرب و عشا کے آپکی وفات ہوئی آپکے دفن مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ آپ اپنے حجرۂ شریفہ مین جو ملحق حجرۂ جناب صدیقہ سے ہی دفن ہوئین راقم جو آپ کی زیارت سے مشرف ہوا تو دیکھا آلہ ورفت روضۂ مبارک کی انھی کے روضۂ شریف مین سے ہی مگر انھی کے واسطے جو مامور روضۂ مبارک کی روشنی پر ہین یا اُنکے واسطے جو اجازت داخلے کی لین میرا حوصلہ نہ پڑا کہ مین اندر جاؤن اسواسطے کہ قدم اندر رکھنے کو کہ قرب جسد مبارک کا ہی کمال بے ادبی سمجھا مین میری نیت کا اللہ تعالی کو علم ہی باہر باہر سے جھانکتا تاکتا رہتا تھا اور مسجد نبوی مین جو دروازہ روضۂ مبارک کا مقفل رہتا ہی اُسکے قریب اکثر مجکو جگہ ملجاتی تھی وہان نماز پنجگانہ سے مشرف ہوتا تھا انیس ۱۹ روز مین حاضر دربار رہا علاوہ اور نعمتون کے جو مجھے نصیب ہوئین ایک یہ ہی کہ بعد نماز ظہر کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلے پر کھڑے ہوکر چہار گانہ پڑھنا نماز حاجت کا ہر روز مجھے میسر آیا اور بعد اذان عشا کے صلوۃ التسبیح میری ناغہ نہوئی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا

۵ بقیع مین ایک مکان بنا ہوا ہی اسکا نام مہد ہی اگر ان رکھا کہ ابراہیم کی زیارت سے مشرف ہوا اسکا مشغل یا اسکا مہد

وہان کے خدام سے مین نے دریافت کیا کہ یہ دروازہ روضۂ مبارک کا جو مسجد نبوی مین ہی یہ بھی کبھی کھلتا ہی انھون نے بیان کیا کہ جب سلطان روم پر کچھ مصیبت پیش آتی ہی تو اُسوقت کھولا جاتا ہی اور تمام سکّان مدینۂ منورہ کے اُسوقت دعای حل مشکل کی بوسیلۂ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی جناب مین کرتے ہین اور بعضون کا یہ قول ہی کہ بقیع مین روضۂ اہل بیت مین دفن ہوئین وہان جو مین زیارت سے مشرف ہوا تو پایا مین نے آپکی قبر کو ایک پہلو مین جدا قبر حضرت عباس اور حضرت امام حسن اور قبر حضرت امام زین العابدین اور حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم

نقشہ اُسکا یہ ہی



باب اٹھائیسوان بیچ بیان حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

بیان حضرت زینب رضی

یہ بڑی بیٹی ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدا ہوئین آپ قبل نبوت کے اور نکاح ہوا انکا ساتھ ابو العاص بن ربیع بن عبد العزّی بن عبد الشمس بن عبد مناف کے جب ابو العاص قید ہوے ساتھ کفار قریش کے بدر مین تو انھون نے اپنی بی بی سے جو مکہ معظمہ مین تھین واسطے فدیہ لینے کے مال طلب کیا حضرت زینب رضہ نے ہار گلے کا اور کنگن ہاتھ کے بھیجے انکو دیکھکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روئے اور فرمایا صحابہ کو یہ میری بی بی خدیجہ رضہ نے زینب کے جہیز مین دیے تھے تم کہو تو مین پھیر دون کہ مجھے غیرت آتی ہی اور یہ مال تمھارا ہی سب نے عرض کی کہ قربان ہمارے ماں باپ آپ پر ہمارا کچھ حق نہین جو کچھ آپ ہمکو عطا فرماتے ہین وہ آپ کا صدقہ ہی پس وہ پھیر دیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور شرط کی کہ تو مکے جاکر زینب کو بآرام تمام یہان بھیجدے انھون نے بموجب اپنے وعدے کے ایسا ہی کیا بعد اُسکے ایک بار ابو العاص تجارت شام سے مکے کو جاتے تھے مجاہدین نے انکا مال لوٹ لیا انھون نے مدینۂ منورہ مین پوشیدہ آکر حضرت زینب سے امان طلب کی انھون نے امان دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے امان مسلم رکھی اور فرمایا تو اسکے قریب نجائیو کہ اب تو اُسپر حرام ہی اور مجاہدین سے فرمایا اگر احسان کرو تو اُنکا مال واپس دیدو ورنہ وہ تمھارا حق ہی اُنھون نے بخوشی ورضا مال ابو العاص کا دیدیا پھر یہ مکے مین آئے اور جسکا دینا دلانا تھا اسکو دیدیا اور کہا اے گروہ قریش کے اب تمھارا میرے پاس کچھ حق نہین اُنھون نے فرمایا مین گواہی دیتا ہون اللہ ایک ہی اور محمد رسول ہی اللہ کا اور مدینے مین مین نے اظہار اسلام کا اس واسطے نہین کیا کہ تم یون کہتے کہ ہمارا دینا دلانا سب اُسنے رکھا پھر خدمت شریف مین حاضر ہوے آپنے حضرت زینب کا نکاح اُنکے ساتھ پھر کردیا ایک بیٹی ہوئی امامہ نام اُنکو آپ بہت چاہتے تھے ایک بیٹا تھا وہ قریب بلوغ فوت ہوا حضرت علی نے

حال حضرت رقیہ

بموجب وصیت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے امامہ کو بعد اُنکے اپنے نکاح مین لیا آٹھوین برس ہجرت کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کی وفات ہوئی کذا فی کتب السیر

باب اُنتیسوان بیان مین حضرت رقیہ بیٹی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

پیدایش آپکی قبل نبوت کے ہی اور پہلے نبوت کے آپکا نکاح عُتبہ بن ابی لہب سے ہوا تھا جب سورۂ تبت نازل ہوئی تو ابولہب نے عتبہ سے کہا کہ تو اپنی بی بی کو طلاق دے اُسنے قبل زفاف کے طلاق دیدی اور لکھا ہی کہ قریش نے ابوالعاص اور عتبہ سے کہا کہ تم ہمارے دشمن سے علاقہ رکھتے ہو اگر تم دونون اُنکی بیٹیون کو چھوڑ دو تو جو عورت قریش کی تمکو پسند ہو وہ تمکو دیدین حضرت ابوالعاص کو سعید ازلی تھے اُنھون نے کہا کہ مین کسی عورت قریش کو بہتر اُنکی بیٹی سے نہین جانتا عُتبہ نے کہ ملعون ابن ملعون اور شقی ازلی تھا وہ بولا اگر بیٹی سعید بن عاص کی مجھے دو تو مین اُنکی بیٹی کو طلاق دیدون جب اُسکا نکاح سعید کی بیٹی سے ٹھیرا تو اُسنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو آکر کہا مین نے تمھاری بیٹی کو طلاق دی اور گستاخی کی آپنے اُسکو بددعا دی کہ خداوندا اسپر کوئی کتا اپنے کتون سے مسلط فرما حضرت ابوطالب نے اُسوقت فرمایا یہ تیرا نکی بددعا کا تجھے نہین چھوڑیگا پھر وہ اپنے باپ کے ساتھ سفر شام کو گیا ایک منزل مین لوگون نے کہا یہان خوف ہی شیر کا ابولہب نے کپڑون کا ایک ٹیلا بنا کر اپنے بیٹے کو وہان سلایا اور کہا مجھے محمدؐ کی بددعا کا تیرے حق مین خوف ہی نیند کے غلبے سے سب بیہوش ہوگئے رات کو شیر آیا سب کو سونگھا کسی سے نہ بولا عتبہ کو کپڑون کے ڈھیر پر جا کر پھاڑ ڈالا ایک آواز اُسنے دی کہ مجھے وہ تیر لگا اور دوزخ مین گیا بعد اُسکے اُنکا نکاح حضرت عثمان بن عفان سے ہوا اور اُنکے ساتھ مین ہجرت کی انھون نے حبشہ مین نجاشی کے یہان وہان اُنکا حمل ساقط ہوا پھر ایک بیٹا ہوا عبداللہ نام رکھا گیا دو برس کی عمر مین اُسنے وفات پائی پھر کوئی بچہ نہین ہوا دوسرے سال ہجرت کے اِنکی وفات ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ

باب تیسوان بیان مین حضرت ام کلثوم بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

ذکر حضرت ام کلثوم رضہ

اِنکا نکاح ابولہب کے دوسرے بیٹے کے ساتھ ہوا کہ نام اُسکا عتیبہ تھا اُس بدبخت نے بھی باپ کے کہنے سے انکو طلاق دی پھر نکاح انکا بعد وفات حضرت رقیہ کے حضرت عثمانؓ سے ہوا بعضی روایتون مین آیا ہی کہ انکے اولاد نہین ہوئی بعضون نے لکھا ہی کہ اولاد ہوئی مگر انھون نے زندگی نہین پائی نوین سال ہجرت کے اِنکی وفات ہوئی کذا فی کتب السیر سرور المحزون مین لکھا ہی کہ تین بیٹے پیدا ہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے یہان اور بقول بعض کے چار بیٹے پیدا ہوے ایک کا نام قاسم کہ اُنھی کے نام سے ابو القاسم کنیت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی

فرزندان رسول صلے اللہ علیہ وسلم

دوسرے صاحبزادے کا نام عبداللہ کہ لقب اُنکا طیب و طاہر ہی اور بعضون نے لکھا ہی کہ طیب اور مین اور طاہر اور مین غرض یہ دونون یا تینون صاحبزادے حضرت خدیجہ کبریٰ سے ہین قبل اسلام کے اُنکی وفات ہوئی اور ایک صاحبزادہ ابراہیم نام حضرت ماریۂ قبطیہ سے پیدا ہوا اور عمر شریف روزکی پائی اور پھر وفات ہوئی غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سب اولاد کا انتقال ہوا مگر جناب فاطمۂ زہرا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد باقی رہین بعد وفات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چھے مہینے کے بعد اُنکی بھی وفات ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

باب اکتیسوان بیان مین حال اسلام حضرت عباس اور حضرت امیر حمزہ رضہ کے

اسلام حضرت عباس و امیر حمزہ رضہ

یہ دونون چچا ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور دونون مسلمان ہوے اور دونون صحابی ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضرت عباسؓ کے اسلام کا حال حضرت صدیق کے مناقب مین لکھ چکا ہون اور حال اسلام حضرت امیر حمزہ کا اب نقل کرتا ہون بتوفیقہ تعالیٰ

قصہ امیر حمزہ منظوم

ہی اسلام حمزہ کا قصہ عجیب — غریب و عجیب و عجیب و غریب

ابو جہل ظالم جو سردار تھا

نبی کا وہ دشمن بد اطوار تھا — ہمیشہ ستاتا تھا حضرت کو وہ

نہین مانتا تھا رسالت کو وہ

کمان ایک ماری بڑی زور سے
اور آنکھوں سے بھی اشک جاری ہوے
گئی ایک عورت جو حمزہ کے یان
ہرن مارنے تھا وہ جنگل گیا
ہوے جبکہ حیران کھڑے ہوگئے
ہرن نے کہا یون زبان کھولکے
کہ دشمن نے ایذا بہت اُنکو دی
کہ کھانا رکھا ہی مگر ہی ملال
اُنھون نے کہا تمکو کیا ہی الم
کہا ہی بوجہل کا یہ غضب
ہوا خون جاری کہ سر پھٹ گیا
کہا کیا نہ تھے طالب نیک خو
کہا وہ تو ہان بس وہان تھے کھڑے
کہا وہ کھڑا ہنس رہا تھا وہان
نہ کھاؤنگا جب تک مین سر پھاڑ لون
نہ لون جب تلک اس سے مین انتقام
کمان ایک ماری اُسے کھینچکر
ابو جہل نے کچھ نہ اونکو کہا
ترا حال اے جان و دل کیا ہوا
کہ جسکا نہو باپ بھائی چچا

لگی اس طرح سر مین جا آپکے
پکڑ کر وہ سر کو وہین تھم گئے
وہان اُسنے جا کر کیا یہ بیان
ہرن کے لیے کی بہت جستجو
پکڑنے سے میرے تو لیو یگا کیا
کھڑا رو رہا ہی خدا کا نبی
کہا اپنی بی بی سے کیا ہی سبب
اگرچہ ہوا ہی ہمین رنج و غم
محمد نبی ہی جو لخت جگر
یہ سنکر کلیجا مرا کٹ گیا
کہا شہر سے وہ تھے باہر گئے
اکیلا جماعت سے کیونکر لڑے
نہ کھایا وہ کھانا پہ کھایا یہ غم
محمد کے بدلے اُسے مارلون
چلے وان سے لیکر کمان ہاتھ مین
کہ بھاگا گیا اس سے بس اُسکا سر
اُسے مار کر جب کہ فارغ ہوے
یہ فرمانے اُنسے لگے مصطفے
نہ دادا کہ حامی کبھی تو بنے

کہ بہنے لگا خون اُس زخم سے
ہوا ضعف غالب وہین جم گئے
نہ تھا گھر مین وہ شیر اللہ کا
نہ وہ ہاتھ آیا تھکے نیکخو
پکڑنے سے میرے تو لیو یگا کیا
کھڑا رو رہا ہی خدا کا نبی
کہا اپنی بی بی سے کیا ہی سبب
اگرچہ ہوا ہی ہمین رنج و غم
محمد نبی ہی جو لخت جگر
یہ سنکر کلیجا مرا کٹ گیا
کہا شہر سے وہ تھے باہر گئے
اکیلا جماعت سے کیونکر لڑے
نہ کھایا وہ کھانا پہ کھایا یہ غم
محمد کے بدلے اُسے مارلون
چلے وان سے لیکر کمان ہاتھ مین
کہ بھاگا گیا اس سے بس اُسکا سر
اُسے مار کر جب کہ فارغ ہوے
یہ فرمانے اُنسے لگے مصطفے
نہ دادا کہ حامی کبھی تو بنے

سنہ نبوی ہوا اب ۱۴

اُسی کے ہی سر پر بنی جو بنے — تو بولے یہ حمزہ کہا ہی نور عین — مین تیرا جچا تو میرے دل کا چین
ابھی پھاڑ کر اُسکا آیا ہون سر — نہین اسکا کچھ مجکو خوف و خطر — کہا مجکو اسکی خوشی کچھ نہین
کہا پھر خوشی کیا ہی تیرے تئین — کہا مجکو ہی بس خوشی یہ بڑی — کہ اسلام لا مجھپہ تو اس گھڑی
اگر لائے اسلام تو ای چچا — ابھی مندمل زخم تن ہو مرا — کہا یہ سنا ہی کہ تجپر خطاب
اُترتی ہی عرش بریں سے کتاب — کہا سچ ہی کہ تو سناؤن تجھے — مزہ اسکا جلدی چکھاؤن تجھے
لے ہو بیٹھ سیدھا سناؤن مین اب — کلام خدا ہی کلام عجب — طٰہٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ

لِتَشْقٰٓی تَنْزِیْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی

الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی قسم تیرے چہرے کی پیارے نبی — جو ہی چودھوین رات کی روشنی
اُتارا نہین ہمنے اس واسطے — یہ قرآن کہ تجپر مشقت پڑے — مگر یہ نصیحت ہی اُسکے لیے
کہ جو خوف کچھ اپنے رب سے کرے — اُتارا ہی اُسنے کہ جسنے یہان — بنائی زمین اور بلند آسمان
وہ رحمن قائم ہوا عرش پر — اُسی کے لیے ہی یہ سب خشک و تر — جو کچھ آسمانون زمینون مین ہی
جو کچھ بیچ مین اُنکے ہی کوئی شی — جو تحت الثری مین بھی ہی کوئی چیز — ہی اُسکے لیے سب یہ ای با تمیز
یہ حمزہ نے سُنکر کہا ای نبی — ترے رب کی ہی بس حکومت بڑی — ہا سے خدا گر ہزلدون طین
نہین اُنمین طاقت کہ کچھ کر سکین — ترا ملک خدا ہی خدای جہان — حکومت ہی اُسکی جہان مین وہان
بس ایمان لاتا ہون مین تجپر اب — بتا کیا بتا تا ہی محبوب رب — کہا پھر نبی نے کہ کہدے چچا
وہی ایک ہی رب نہین دوسرا — محمد خدا کا نبی ہی رسول — کہا مین نے فرمان اسکا قبول

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جب فراغ پایا مین نے تحریر کرا زواج مطہرات اور بنات
مکرمات اور فرزندان رفیع الشان حضرت سیدالانس والجان کے واسطے کہتا ہون حال حضرت امام حسین رضی
کی شہادت کا بطور رسالہ جداگانہ کے اور نام رکھا اسکا مرج البحرین فی ذکر شہادۃ السبطین بعونہ وقوتہ

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للہ والمنہ کہ مقصد اول کتاب مستطاب فردوس آسیر مسمی بہ نگملہ

حائۂ محرم

مرج البحرین در ذکر شہادۃ حسین

رضی اللہ تعالیٰ عنہما

از تصانیف عالم باعمل فاضل اجل جامع علم و ادب مولانا محمد عبد الرب ادام اللہ فیضہ

مطبع ۱۳۱۲ھ فاروقی کانپور مطبوعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ اٰدَمَ وَذُرِّیَّتَہٗ وَجَعَلَ مَثْوٰی مُتَّقِیْہِمْ جَنّٰتِ الْعَدْنِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدِنِ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا مَعَہٗ وَتَرَکُوا الْوَطَنَ خُصُوْصًا عَلٰی قُرَّۃِ عَیْنِ الْبَتُوْلِ وَسِبْطِ الرَّسُوْلِ الْمَقْبُوْلِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِنَا الْاِمَامِ حَسَنٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **اما بعد** عرض کرتا ہی **محمد عبد الربّ ابن محمد عبد الخالق** دہلوی حنفی قادری کہ جب فراغت حاصل کرچکا مین لکھنے سے حال ازواج مطہرات اور ذریات طیبات کے پس ارادہ کیا مین نے لکھنے کا مناقب حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کے اور قصۂ شہادت ان دو صاحبزادون کا روایات صحیحہ سے پس چونکہ یہ قصہ دردانگیز اور خون ریز محبان اہل بیت کا تھا لہذا جداگانہ مین نے اسکو لکھا اور نام اسکا مرج البحرین فی شہادۃ الحسنین رکھا اَقُوْلُ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ اور جو کہ یہ قصہ مشتمل تھا اوپر دو فصلون دو نون امامون کے اور ہر ایک کی کیفیت جدا جدا تھی

پس دونون کو دو خطبون کے ساتھہ مین نے شروع کیا پس لکھتا ہون مین اول حال
حضرت امام حسنؓ سبط اکبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جاننا چاہیے کہ نام مبارک آپکا
حسن ہی رکھا یہ نام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور یہ نام جنت کے نامون سے ہی پہلے
آپ سے کسی کا یہ نام نہین ہوا کنیت آپکی ابو محمد ہی پیدا ہوے پندرھوین رمضان شریف کو
تیسرے برس ہجرت کے اور ہمشکل تھے آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتوین دن آپکا عقیقہ
ہوا اور بال سر کے مونڈے گئے اور اُنکو تول کر چاندی صدقہ کی گئی بخاری مین روایت ہی کہ نہ تھا
کوئی ہمشکل اتنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جیسا کہ آپ تھے اور آپ سوار ہوا کرتے تھے کندھے
پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے خداوندا مین دوست
رکھتا ہون اسکو پس تو بھی دوست رکھہ اسکو اور آپ آخر خلفای راشدین کے ہین کہ آپنے چھے مہینے
خلافت کی یہ چھہ مہینے اُسی تیس برس کے تھے جو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیس برس
تک خلافت راشدہ ہی پھر بادشاہت ہوگی اسی واسطے آپنے چھہ مہینے خلافت کرکے حضرت معاویہ
کو کہ وہ طالب خلافت تھے دیدی اور آپنے اُنسے بیعت کرلی اُس حال مین کہ آپکے ساتھ چالیس ہزار
آدمی تھے مگر آپنے جانا کہ ہزارہا مسلمان دونون طرف کے قتل ہو جائینگے خیر خواہی بندگان خدا
کی سمجھکر صلح کرلی صلح نامہ جو لکھا گیا اُسکا مضمون مطابق اصل کے یہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم
صلح کی حسن بن علی بن ابی طالب نے معاویہ بن سفیان سے اس بات پر کہ ولایت مسلمانون
کی مین نے معاویہ بن ابی سفیان کو دی اس شرط پر کہ حکم کرے اللہ کے بندون مین موافق کتاب اللہ
اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور سیرت خلفای راشدین مہدیین کے اور اس شرط پر کہ
معاویہ کو اختیار اپنے ولی عہد کرنے کا نہین ہی بعد اُنکے جس کو مسلمان مناسب جانین خلیفہ
اپنا کرین یعنی فقط اُنکے اختیار سے خلیفہ نہو بلکہ جو مسلمانون کے مشورہ مین ہو وہ خلیفہ ہو اور اس

صلح نامہ

شرط پر کہ مسلمانون کو امان دی جائے جہان جہان مسلمان آباد ہون اُنکو وہان امن سے رکھا جائے
اور اس شرط پر کہ اولاد علی اور اصحاب علی سے پرخاش نہ کیجائے اور اُنکے مال اور اولاد سے غرض نہ رکھی
جائے اور اس شرط پر کہ حسن اور حسین اور کل اہل بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے معاویہ سے
ظاہر باطن کسی نیچ کا عذر نہ کرین اور ہر فریق کو دوسرے سے خوف نہو وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا گواہ
ہوا فلانا اور گواہ ہوا فلانا جب لکھا گیا یہ صلح نامہ عرض کی حضرت معاویہؓ نے حضرت امام حسنؓ سے
کہ آپ اطلاع کرین لوگون کو اس امر کی اور آپنے بیعت کی مجھے پس آپ سوار ہوے منبر پر اور حمد فرمائی
اللہ تعالی کی اور درود پڑھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اور فرمایا ای لوگو بڑی دانائی تقوی ہے
اور بڑا حمق فجور ہے اور جانو تم اللہ جل شانہ نے ہدایت کی تمکو اور بچایا تمکو گمراہی سے اور خلاصی
دی تمکو جہالت سے اور عزت دی تمکو بعد ذلت کے اور کثرت کی تمکو بعد قلت کے معاویہ نے
خصومت کی مجھسے خلافت مین کہ وہ حق میرا ہے اُنکا نہین پس نظر کی مین نے اصلاح امت اور
قطع فتنہ پر اور تمنے مجھسے بیعت کی تھی اس بات پر کہ جس سے مین صلح کرون اُس سے تم بھی
صلح کرو اور جس سے مین قتال کرون اُس سے قتال کرو پس مین نے اُنسے بیعت کی اور
موقوف کیا مین نے قتال کو اور بچا لیا مین نے تمھاری جانون کو قتل سے اور یہ کام مینے فقط تمھاری
زندگانی اور تمھاری خیر کے واسطے کیا اور صاحب حق نے کہا کہ یہ ظہور معجزے کا ہے جو رسول اللہ صلعم
نے فرمایا تھا کہ تحقیق یہ بیٹا میرا سید ہے قریب ہے کہ اصلاح کریگا اللہ تعالی اس سے دو جماعت مسلمانون
مین روایت کیا اسکو بخاری نے اور تھا نزول اُنکا خلافت سے ۴۱ سنہ اکتالیس ماہ ربیع الاول مین
اور بعض لوگ آپکے اصحاب مین سے کہتے تھے آپکو یَا عَارَ الْمُؤْمِنِیْنَ ای ننگ مومنون کے آپ
فرماتے تھے کہ عار بہتر ہے نار سے کہا ایک شخص نے آپکو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُذِلَّ الْمُؤْمِنِیْنَ سلام
تمپر ای ذلت دینے والے مومنون کے فرمایا آپنے نہین ہون مین ذلت دینے والا مومنون کو لیکن

سلام کرنا کسی پر اسکو گمراہی کہنا

مکروہ جانا مین نے قتال تمھارا ملک پر پھر آپ کوفے سے مدینہ منورہ مین تشریف لائے **فصل**
آپ کے فضائل مین روایت ہی بخاری اور مسلم مین کہتے ہین براء کہ دیکھا مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین کہ امام حسنؓ اُنکے کندھے پر تھے اور آپ فرماتے تھے خداوندا مین
دوست رکھتا ہون اِسکو تو بھی دوست رکھ اسکو بخاری مین روایت ہی کہا ابوبکرہؓ نے سنا مین نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ منبر پر تھے اور امام حسن آپ کے پہلو مین تھے کبھی دیکھتے
تھے آپ لوگون کو کبھی اُنکو اور فرماتے تھے یہ میرا بیٹا سید ہی امید ہی کہ اللہ تعالی صلح کرادیگا اس سے
درمیان دو جماعتون مسلمانون کے **فائدہ** جب بیعت کی آپنے حضرت معاویہؓ سے تو کیونکر
جائز ہو العنت کرنا انپر خصوصا محبان اہل بیت کا بخاری مین ابن عمر سے روایت ہی فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن حسین دونون میرے پھول جنت کے ہین دنیا مین ترمذی
نے ابوسعید خدری سے روایت کی کہ حسن حسین سردار جوانون اہل جنت کے ہین ترمذی نے
اُسامہ سے روایت کی کہ دیکھا مین نے حسن حسین کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دونون زانو پر
اور آپ یہ فرماتے تھے خداوندا مین دوست رکھتا ہون ان دونون کو تو بھی دوست رکھ ان دونون
کو اور دوست رکھ اُسکو جو دوست رکھے ان دونون کو اور یہ دونون میرے بیٹے ہین اور بیٹے میری
بیٹی کے ہین ترمذی نے انسؓ سے روایت کی کہ پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کون اہل بیت
مین آپکو محبوب زیادہ ہین فرمایا حسن اور حسین حاکم نے روایت کی ابن عباس سے کہ آئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور امام حسنؓ آپکے کندھے پر تھے کہا ایک شخص نے کیا اچھا گھوڑا ہی تیرا اے
لڑکے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سوار بھی تو اچھا ہی ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہی
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زبان اپنی نکالکر امام حسن کو دکھاتے جب وہ دیکھتے تو زبان آپکی
پکڑ لیتے روایت ہی حضرت ابوبکرہؓ سے کہ نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ آئے

امام حسن اور بیٹھ گئے پشت مبارک پر اور کبھی بیٹھے گردن مبارک پر پس اُٹھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ سے آہستہ آہستہ کہا صحابہ نے یا رسول اللہ آپ بہت چاہتے ہین اِنکو فرمایا یہ میرا پھول ہی ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ جب مین دیکھتا امام حسن کو تو میری آنکھون مین آنسو آجاتے تھے اسواسطے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک بار مسجد مین بیٹھے تھے کہ فرمایا بلاؤ میرے بیٹے کو پس آئے امام حسن دوڑتے ہوے اور گود مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھ گئے اُسوقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنا مونہ انکے مونہ پر رکھتے تھے اور دعا دیتے تھے احمد سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دوست رکھے مجکو اور حسن اور حسین اور فاطمہ اور علی کو ہوگا وہ میرے ساتھ جنت مین اور قیامت کے دن **تنبیہ** یہان حفظ ایمان کا خیال رکھنا اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت سے غافل نہونا ایسا نہو کہ لینے کے دینے پڑین شیعہ جو اہل بیت کی محبت کا دعوے کرتے ہین سراسر جھوٹ ہی اُنکے افعال اقوال کو ملاحظہ کرو کہ کیا کام محبت اہل بیت کے اُنسے ہوتے ہین فقط محبت کا نام ہی اور خواہش نفس کا کام ہی **فصل** آپکی عبادت کے بیان مین آپ حلیم اور کریم اور زاہد اور صاحب وقار اور صاحب سکینہ تھے ابو نعیم سے روایت ہی کہ فرماتے تھے آپ کہ حیا کرتا ہون مین اللہ تعالی سے کہ ملون مین اللہ تعالی سے اور نہ ہو تہ طی کرون مین اُسکے گھر کا پس حج کیے آپنے بیس حاکم نے روایت کی عبد اللہ بن عمر سے کہ حج کیے امام حسن نے پچیس پیادہ پا اور سواریان آگے آپکے کوتل چلتی تھین **فصل** آپکی سخاوت کے بیان مین ابو نعیم سے روایت ہی کہ دیدیا آپنے کل مال واسطے اللہ تعالی کے دو دفعہ یہان تک کہ نہ رکھا ہر دفعہ مین اپنے پاس کچھ اور تین دفعہ آدھا آدھا مال اپنا واسطے اللہ کے خرچ کیا یہان تک کہ ایک جوتا پاؤن کا رکھا ایک دیدیا اور ایک شخص نے سوال کیا آپ سے دس ہزار درم کا سو دیدیے آپنے اُسکو دس ہزار درم اور آیا ایک شخص آپکے پاس اور اطلاع دی اُسنے آپکو اپنے حال کی کہ

سخاوت آپکی

مین غنی تھا اب نہایت محتاج ہو گیا ہون کہ نہین ہی میرے پاس کچھ آپنے فرمایا کہ تمھارے لائق
حاجت کے تو میرے پاس نہین ہی اور قلیل سے مجھے شرم آتی ہی کہا اُس شخص نے جو کچھ ہو وہ ہی
دیدیجیے مین اُسکا شکر کرونگا اور غنیمت جانونگا آپنے اپنے داروغہ کو بلایا اور فرمایا حاضر کر جو کچھ اب
تیرے پاس موجود ہی سو حاضر کیے اُسنے پچاس ہزار درم فرمایا وہ جو پانسو اشرفیان ہین وہ بھی
لا اُسنے وہ بھی لاکر سامنے رکھدین پس دیدیے آپنے سائل کو ہذا فی الصواعق اور احیاء العلوم مین
لکھا ہی کہ وہ شخص خمال کو لایا فرمایا آپنے اِسکو مزدوری کہان سے دوگے یہ تو تمھاری حاجت کے
بھی لائق نہین لو میری چادر اسکو دیدو انتہی سُبحان اللہ یہان حاتم کے بھی پر چلتے ہین کہ جو کچھ پاس
ہو وہ سب دیدین شام کے کھانے کو نہ رکھین روایت ہی حضرت امام حسن اور امام حسین اور عبداللہ
ابن جعفر راہ مین ایک بڑھیا کے گھر مہمان ہوے اور اُس سے پانی طلب کیا وہ پانی کی جگہہ دودھ
لائی آپ بہت خوش ہوے اتفاقاً وہ بڑھیا مدینہ منورہ مین آئی آپنے بازار مین اسکو دیکھا اپنے
مکان پر اسکو لیگئے ایک ہزار دینار اور ایک ہزار بکریان اسکو دین پھر بھائی صاحب کے یہان
اُسکو لیگئے اُنھون نے بھی ایک ہزار دینار اور ایک ہزار بکریان اُسکو دین پھر دونون صاحب
اسکو عبداللہ بن جعفر کے یہان لیگئے اور کہا یہ وہی ضعیفہ ہی جسنے پانی کی جگہہ ہمکو دودھ پلایا تھا
اُنھون نے اُسکو دو ہزار دینار اور دو ہزار بکریان دین **فصل** بیان مین صبر اور آپکی بردباری
کے روایت کی ہزار نے کہ جب آپ خلیفہ تھے نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے تلوار ماری آپکو
اور آپ سجدے مین تھے بعد فراغ نماز کے خطبہ پڑھا آپنے اور فرمایا اے لوگو عراق کے ڈرو نہ اللہ
تعالی سے جو کچھ تم کرتے ہو ہمارے ساتھ ہم تمھارے سردار ہین اور مہمان ہین اور ہم اہل بیت
ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جن کی شان مین فرمایا ہی اللہ تعالی نے اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ
لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا جو سنتا تھا اس بات کو وہ روتا تھا عمر بن

ہ یہ شعر اسلام کی ہزار اشکر دور کرنے کی بڑائی اہل بیت اور ایک کرنے کو دیدیا ایک کو

اسحق سے روایت ہی کہ کبھی نہین نکلا کلمہ فحش کا آپکی زبان مبارک سے مگر ایک مرتبہ اتنا کلمہ آپکی
زبان سے سرزد ہوا عمرو بن عثمان کے حق مین کہ اُنسے آپکو کسی زمین مین خصومت تھی نہین ہی واسطے
اُسکے ہمارے اوپر کچھ حق مگر وہ جو دلیل کرے اُسکو راوی کہتا ہی کہ مدت عمر مین یہ کلمہ سخت آپکے مونہ
سے نکلا مروان حضرت علی مرتضیٰؓ کو جمعے کے دن منبر پر خطبے مین بُرا کہا کرتا تھا آپنے مروان کو کہلا بھیجا
کہ مین نہین بُرا کہونگا تجکو کہ بدل ہو جائے اسکا ولیکن انصاف میرا اور تیرا اللہ کے یہان ہی پس
اگر ہی تو سچا تو جزا دے تجکو اللہ تعالی اور اگر ہی تو جھوٹا تو اللہ تعالی سخت بدلہ لینے والا ہی تجسے
ایک مرتبہ مروان نے آپکو کلمہ سخت کہا آپ چپ رہے پھر مروان نے داہنے ہاتھ سے ناک چھنکی
آپنے فرمایا اُسکو افسوس ہی تجپر تو نہین جانتا کہ داہنا ہاتھ اعلے کامون کے واسطے ہی اور بایان
ہاتھ ارزل کامون کے واسطے ہی اُف ہی تجکو پس چپ ہو گیا مروان روایت ہی کہ ایک لاکھ درم سالانہ
سے حضرت معاویہ آپکی خدمت کیا کرتے تھے ایک مرتبہ جو دیر لگی آپ کو خرچ کی تکلیف ہوئی آپنے
قلم دوات طلب کی کہ خط لکھین طلب کا پھر نہ لکھا پس خواب مین دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کو کہ فرماتے ہین بیٹے میرے کیا حال ہی تیرا عرض کی مین نے ای پدر بزرگوار میرے خیریت ہی
مگر وظیفے کی تاخیر ہوئی تنگی خرچ کی ہی فرمایا کہ ای حسن تو نے قلم دوات طلب کی تھی کہ لکھے حاجت
اپنی طرف مخلوق کے جو مانند تیرے حاجتمند ہی عرض کی مین نے یا رسول اللہ پھر کیا کرتا مین فرمایا
پڑھا کر اَللّٰهُمَّ اقْذِفْ فِيْ قَلْبِيْ رَجَاءَكَ وَاقْطَعْ رَجَائِيْ عَمَّنْ سِوَاكَ حَتّٰى لَا أَرْجُوَ أَحَدًا غَيْرَكَ
اَللّٰهُمَّ وَمَا ضَعُفَتْ عَنْهُ قُوَّتِيْ وَقَصُرَ عَنْهُ عَمَلِيْ وَلَمْ تَنْتَهِ إِلَيْهِ رَغْبَتِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتِيْ
وَلَمْ تَجْرِ عَلَى لِسَانِيْ مِمَّا أَعْطَيْتَ أَحَدًا مِّنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ مِنَ الْيَقِيْنِ فَخُصَّنِيْ بِهٖ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

حکایت

دعای کشایش رزق

فرماتے ہین حضرت امام حسنؓ قسم ہی اللہ تعالی کی ایک ہفتہ مین نے اس دعا کا ورد کیا تو بھیجے مجکو معاویہ نے پندرہ لاکھ درم پس کہا مین نے حمد ہی اللہ تعالی کی کہ نہین بھولتا وہ اپنی یاد کرنے والے کو اور نہین بھولتا اپنے پکارنے والے کو راقم کہتا ہی کہ بھائی مسلمانون کو یہ دعا ضرور ورد زبان ہونا چاہیے کہ ایک لاکھ کے پندرہ لاکھ آگئے بعضے لوگون کا یہ خیال ہوتا ہی کہ دنیا کے واسطے کیا دعا کرین نکو دھوکا شیطانی ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب مین بتلانا اور حضرت امام حسن کا پڑھنا کیا کچھ ادنی بات ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے بطور تعلیم کے بندون کو رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور دعا کے نقطون کو غور کرنا چاہیے کہ اسمین کیا ترک دنیا کی تعلیم ہی پس اسکی برکت سے خداوند تعالی نے آپکو غنی کیا فرماتے ہین کہ بعد اسکے خواب مین دیکھا مین نے رسول اللہ صلعم کو فرمایا کیا حال ہی ای بیٹے میرے عرض کی مین نے بہتر حال ہی میرا یا رسول اللہ اور عرض کیا مین نے جو کچھ گذرا تھا فرمایا ای بیٹے میرے ایسی ہی مدد ہوتی ہی اسکو جو امید رکھے اللہ تعالی سے اور توڑے امید مخلوق سے ہٰذَا کُلُّہٗ فِی الصَّوَاعِق ونبذہ من تاریخ المخلفا

فصل بیان مین آپکی شہادت کے نظم

جسنے بخشا ہی شہادت کو کمال	حمد کے لائق وہی ہی ذوالجلال
حضرت خیر الورا کو مرتبے	یون تو ہر اک مرتبہ ہی لاجواب
آپکو رہتا تھا اسکا بھی خیال	حق تعالی نے عطا بیحد کیے
پر نہ آیا خاص ذات پاک مین	ہان مگر بسبط شہ لولاک مین
مرتبے دونون شہادت کے ملے	وہ بھی بیشک آپ ہی کی ذات تھی
کیونکہ تھے لخت جگر حسنین پاک	دشمنون نے کر دیا جنکو ہلاک
ہی شہید کربلا اک کا خطاب	اک شہید زہر مین عالی جناب

بھائی جان لے تو یہ بات کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے سب کمالات جو حضرات انبیا علیہم السلام کو دیے تھے عنایت فرمائے نظم

حضرت آدم کی خلافت ہو مبارک تمکو — نوح کے شکر کی عادت ہو مبارک تمکو
حق تعالے نے تمھین ارث خلیلی بخشا — یعنی یہ خلعت خلت ہو مبارک تمکو
حسن یوسف دم عیسٰی بھی ہو اتمکو نصیب — لحن داؤد کی دولت ہو مبارک تمکو
گرچہ موسے نے کیا طور پر تھا رب سے کلام — عرش پر خود یہ شرافت ہو مبارک تمکو
گیا حقیقت تھی عبادت کی جو کی یونس نے — قَامَ یَدْعُوْہُ کی آیت ہو مبارک تمکو
گر سلیمان پیمبر کی امارت تھی عظیم — ملک مین رب کی یہ عظمت ہو مبارک تمکو
خوبی حسن و شمائل حرکات و سکنات — سبھی محبوبون کی خصلت ہو مبارک تمکو
عرش اعظم پہ عجب شان تمھاری یعنی — رب کے دیدار کی دولت ہو مبارک تمکو
الغرض اُسنے بنایا ہی تمھین اپنا رسول — حق تعالی کی وزارت ہو مبارک تمکو
حشر مین آپ کا اجلاس مقام محمود — سامنے عرش کے عزت ہو مبارک تمکو
شان ہی تحت لوائی کی تمھین کو لائق — سبھی نبیون کی حمایت ہو مبارک تمکو
حشر کے روز کہیگی تمھین سب خلق اللہ — مرحبا شان شفاعت ہو مبارک تمکو

لیکن باقی رہا کمال شہادت کا کہ آپ کو بدرجات خاص نصیب نہوا کہ اُسکے ہونے مین فتنہ تھا کیونکہ شہادت دو قسم کی ہی ایک سری یعنی زہر وغیرہ سے مارا جانا یہ ادنی درجہ شہادت کا ہی اسواسطے آپکو ندی دوسری شہادت جہری وہ یہ ہی کہ مارا جائے آدمی مسافرت مین اور تکلیف مین اور کاٹے جائین جانور اُسکے اور بھیکی جائے لاش اُسکی اور ماری جائے اولاد اور بھائی اُسکے اور لوٹا جائے مال اُسکا اور قید کیجائین عورتین اُسکی اور یتیم اُسکے اور ہو یہ سب حال اُسکا واسطے رضای اللہ تعالی کے

پس یہ اگرچہ اعلیٰ درجہ شہادت کا ہی مگر اُسکے ہونے مین کفار کو خوشی ہوتی اور مسلمانون کے
دل ٹوٹ جاتے اور موجب خلل دین کا ہوتا اسواسطے وہ بھی مناسب نہوا پس حکمت الٰہی یہ ہوئی کہ
دیجیے یہ کمال بھی آپکو بعد آپکی وفات کے اور بعد منقضی ہونے خلافت راشدہ کے کہ وہ مدت بھی حکم نبوت
مین تھی بواسطہ آپکے دونون صاحبزادون کے پس نائب کیا حق تعالیٰ نے دونون کو اپنے حبیب کا
اور کیا اُن دونون کو آئینہ آپکے جمال کا کہ بیٹا فرمایا ہی ان دونون کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے اپنا کہ جب پیدا ہوے آپ تو تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا دکھاؤ مجھکو
میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہی تمنے اسکا عرض کی حضرت علی نے کہ نام رکھا ہی مین نے حرب فرمایا نہین
بلکہ نام اسکا حسن ہی اور دونون کو اس کمال کی خصوصیت اسواسطے ہوئی کہ جان دو دل تھے آپکے
یہ دونون پس دونون کو دو کمال شہادت کے عطا فرمائے حضرت امام حسنؓ کو شہادت سری کا
خلعت عطا ہوا اور شہادت ستری کا جو کمال تھا وہ پورا کر دیا آپکے مقدمے مین کہ نہ ذکر ہوا اسکا وحی
مین اور یہان تک مخفی کیا کہ قتل ہوے آپ بی بی کے ہاتھ سے کہ میان محبوب ہوتا ہی بی بی کو اور بی بی
میان کو اور نہ ذکر فرمایا اسکا حضرت علی نے الہام سے اور نہ کبھی الہام ہوا اسکا خود بدولت کو ایسا ہی
لکھا ہی حضرت شاہ عبد العزیز نے اپنے رسالے مین اور حال شہادت جہری کا اپنے موقع پر لکھا
جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ اب لکھتا ہون مین سبب آپکی شہادت کا ؎ سنو ماجرای شہادت ذرا ہ

ابتدای قصہ شہادت

کہ جس غم سے بے چین ہی جان و تن ✤ پیا اُسنے زہر ہلاہل کا جام ✤ جو تھا قرۃ العین شاہ زمن ✤
جب گذر گیا زمانہ خلافت خلفای راشدین کا تو یزید پلید نے چاہا کہ قتل کرے دونون صاحبزادون
کو کہ انکے سبب سے جو خرابی میری سلطنت مین ہوگی اُس سے مین بے فکر ہو جاؤن اول ارادہ ہلاکت
حضرت امام حسنؓ کا کیا اور یزید کو آپکے ساتھ بغض خاص بھی تھا اسکا بھی بدلہ لیا وہ یہ کہ جعدہ
ایک عورت تھی نہایت حسین جمیلہ اور شکیلہ کہ اُسکے واسطے رقعے شادی کے بہت امیرون کے اور

یزید کی طرف سے آئے اسکی درخواست حضرت امام حسنؓ نے بھی کی اُسنے سب کے رقعے واپس کیے
آپکا شقہ قبول کیا جب وہ آپکے نکاح مین آگئی یزید پلید کو نہایت اِسکا رنج ہوا اور جانی دشمن
آپکا ہو گیا مروان کو جو عامل مدینے کا تھا لکھ بھیجا کہ کسی طرح سے اُنکو ہلاک کرا اور یہ راز پوشیدہ رکھنا
چاہیے اگر تجھے یہ کام ہمارا نکلیگا تو تجکو ہماری سرکار مین نہایت عزت اور آبرو ہوگی ایک تو مروان
برادر شیطان خود دشمن اہل بیت کا تھا اب سرکار ولی عہدی سے یہ فرمایش آئی امید اس بات
کی ہوئی کہ یزید کے یہان بوقت اسکی سلطنت کے مجھے بڑا عروج ہوگا نہایت خوش ہوا اور
آمادہ ہو گیا قتل کرنے پر فرزند رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ضائع کرنے پر دلبند حضرت فاطمہ
زہرا رضی اللہ عنہا کے ؎ دل فاطمہ کو کرے تو جو چاک ✤ خدا تجکو جلدی کریگا ہلاک
نگل جائے تجکو کہین یہ زمین ✤ طفیل نبی سیّد المرسلین ✤ پس تجویز کی اُسنے اس امر کی
اور طلب کیا اُن عورتون کو جو اس ڈھب کی تھین اور پسند کی اُن سب مین سے ایک عورت کہ نام
اُسکا اُیسونیہ تھا اس کام کے لیے کہ وہ مکارہ اپنے کام مین یگانہ اور ضد اور رسول سے بیگانہ تھی
؎ دغا کی وہ اُستاد تھی کاملہ بُرے کام مین تھی بڑی عاقلہ ✤ خدا و نبی سے تھی وہ غافلہ
وہ مردود حق تھی بڑی جاہلہ ✤ مروان نے خلوت مین اُسپر اپنا بھید ظاہر کیا اور اُسکے واسطے
اس کام کے کرنے پر ایک ہزار اشرفیان اور پچاس جوڑے مصری کے انعام کا وعدہ کیا اُس
بدکیش ناعاقبت اندیش نے اس کام کا ذمہ کر لیا اور اشرفیان بیعانہ کے طور سے اول مروان
سے لیلین مروان نے کہا کہ تو جعدہ بنت اشعث سے یہ کام لے کہ وہ بی بی امام حسن کی ہے اور
اُس سے امید رکھتا ہون مین کہ یہ کام اُس سے ظہور مین آئے آخر شیطان کو شیطان پہچانتا ہے
یہ کام اُس سے ظہور مین آیا اُیسونیہ جعدہ کے پاس گئی اور تمہید کلام کی یہ اُٹھائی کہ بی بی تمہارے
حسن کا غلغلہ تمام زمانے مین پہونچ گیا اور بڑے بڑے بادشاہ بن دیکھے تمہارے عاشق ہین

اور یزید ولی عہد بادشاہ شام کا تو تمہارے عشق مین جان کھوئے دیتا ہی اور دن رات آہ کے نعرے مارتا ہی کھانا پینا حرام جانتا ہی افسوس یہ خوبی قسمت کی ہی کہ تم ایسے کے یہان ہو کہ وہ فقیر ہی دونون وقت کھانا بھی روز مرہ اُسکے یہان نہین یہ بات سنتے ہی جعدہ دام شیطان مین آگئی اور کہا کہ یہ میری قسمت کہ ایسی چاہت میری ملکون مین ہو اور مین حسن و جوانی اپنی ایسے کے گھر کھوون السیونیہ نے کہا بی بی یہ کیا بڑی بات ہی انکا جھگڑا پاک کرو اور یزید کے یہان بادشاہت کرو حق تو یہ ہی کہ قدر جوہر کی جوہری جانتا ہی یزید کی بادشاہت کی مالک ہو جاؤ گی اُسکی اور تمہاری زندگی خوب گذریگی اُس نابکار مردار کو نشۂ شراب تہر جناب باری کا دماغ مین سمایا ہوا تھا اس امر شنیع پر راضی ہوگئی اور ارادہ قتل کرنے جگر گوشۂ رسول در نور دیدۂ شیر خدا اور بخت جگر جناب فاطمۂ زہرا کا اپنے دل مین مصمم کر لیا

آہ ری قسمت تری ای بانوِ خانہ خراب
کسکے گھر اب جائیگی اور کون ہی وہ نابکار
جیسی بدنامی ہوئی دنیا مین تیری حشر تک
کسکی بیگم تھی کہ تھا وہ حضرت عالی جناب
سب طرف سے تو گئی اور ہو گئی مٹی خراب
عاقبت کو دیکھ لیجو کیسا ہو تجہیز عذاب

اول بار زہر دینا

جب جعدہ اس امر پر راضی ہوگئی ایسونیہ خوشی خوشی مروان کے پاس آئی اور اُسکو یہ خوشخبری سنائی وہ خوشی سے بدمست ہوا اور مزہ زیادتی مرتبت کا اُسکو آگیا ایک شیشہ زہر ہلاہل کا اُسکو دیا اور کہا جاکر جعدہ کو دے کہ جلدی اس امر کو کرکے یزید کی خدمت مین روانہ ہو اور اپنے عاشق سے ملکر مزہ زندگانی کا اٹھائے جب شیشہ زہر ہلاہل کا ایسونیہ لیکر چلی ؎

چلی زہر دینے کو وہ ناسپاس
نہ آل نبی کا کیا کچھ بھی پاس
قیامت کو پوچھیگا کیا مجھسے حق
نہ تھا اسکو اس بات کا کچھ ہراس

وہ شیشۂ زہر ہلاہل کا جعدہ کو پہنچایا اُسنے موقع وقت دیکھکر ایک دن شہد مین ملاکر آپکو پلایا تمام رات آپکو قے ہی اور تکلیف شدت کی ہوئی صبح کو روضۂ مبارک حاضر ہوئے اور آستانہ مبارک پر سینہ اپنا ملا اور عرض کی

دوسری بار زہر دینا

؎ یا نبی ہی آپکی درگاہ یہ عالی جناب	یہ حسن بیمار آیا ہی یہان اور دل کباب
شافی و کافی وہی ہی وہ شفا دیگا مجھے	لاؤ لا ہون آپ کا اور ہون مین ابن بوتراب

اللہ جل شانہ نے اپنے حبیب کی برکت سے شفای کامل عطا فرمائی اُس روز کے بعد اُسکو جعدہ پر اعتماد نہ رہا کبھی کچھ اُسکے گھر کا نہ کھاتے تھے اتفاق سے ایک روز جعدہ نے کہا حضرت مدینے کی کھجورین بڑی عمدہ میرے یہان آئی ہین وہ لاکر آپکے سامنے رکھین بعضے کو زہر آلودہ کیا تھا بعض کو نہین آپنے فرمایا کھاتا ہون بشرطیکہ تو بھی میرے ساتھ کھائے اُسنے وہ کھائین جو زہر دار نہ تھین آپنے ملی جلی دونون طرح کی کھائین یہان تک کہ سات کھجورین زہر دار آپ نے کھائین کھاتے کھاتے آپکی طبیعت بگڑ گئی والدۂ امام قاسم کے یہان آئے تمام رات تکلیف سخت ہوئی صبح کو روضۂ مطہرۂ منورۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوے اور عرض کی ؎

ای نبی درگاہ یہ دار الشفا رحمت کی ہی	دردمندون کی دوا ہی یہ جگہ برکت کی ہی

شافی مطلق نے شفا بخشی آپنے جعدہ سے فرمایا کہ کل کے روز مین نے تیرے یہان جو کھجورین کھائین تمام رات میرے پیٹ مین درد رہا جعدہ اس بات کے سننے سے خفا ہوئی اور کہا مین آپ کے ساتھ کھانے مین شریک تھی پھر کیون آپ مجھسے بدگمان ہوتے ہین پھر آپنے عزیزون سے فرمایا کہ دو سال سے مین برابر مریض رہتا ہون تبدیل آب و ہوا کے واسطے سفر مناسب جانتا ہون حضرت ابن عباس کو ہمراہ اپنے لیکر موصل کو تشریف لیگئے مشتاقون کو آپکے دیدار سے نہایت خوشی ہوئی دشمنون کو غم بھی ویسا ہی ہوا نواح موصل مین ایک اندھا تھا کہ وہ نہایت دشمن اہل بیت کا تھا آپکے تشریف لانے کی خبر سنکر نہایت رنجیدہ ہوا اور اپنے بیٹے کی بھال کو زہر کا پانی دلوایا اور موصل مین آیا آپکے پیچھے نماز پڑھنی شروع کی آپکا وعظ سنا کرتا تھا اور زار زار روتا تھا اور ہمیشہ اس خیال مین تھا کہ موقع پاؤن تو اپنا کام کرون ایک دن موقع پا کر بھال

اُس نیزے کی آپکے پانوں مین چھبوی آپ آہ کرکے گر پڑے قدم مبارک ورم کرگیا خون زخم سے جاری ہوگیا حضرت عبداللہ بن عباس نے اُسکو پکڑا آپنے فرمایا چھوڑدو کہ جیسا وہ ظاہر کا اندھا ہی باطن کا بھی اندھا ہی قیامت کے دن خدا چاہے اندھا ہوکر اُٹھیگا اور آپ افسوس کرکے یہ مضمون ادا فرماتے تھے ؎

غم کھاتا ہون لیکن مری نیت نہین بھرتی	کیا غم ہی مرے کا کہ طبیعت نہین بھرتی
؎ غم ہی مرا رفیق یہ ہر دم قدم کے ساتھ	آٹھون پہر وہ رہتا ہی میرے ہی دم کے ساتھ
کیا شان کبریا ہی کہ ہمدم ہی میرا غم	ہی ساتھ میرے غم کہ مین رہتا ہون غم کے ساتھ

جرّاح نے زخم کو دیکھکر فرمادی کہ یہ زخم سنان زہر آلود کا ہی پھر تلاش کرکے اُس کو رہا در زاد بدنہاد کو پکڑا کہ سزای سخت دین آپنے فرمایا کہ چھوڑدو اسکو کہ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَامٍ وَلَا یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَھْلِہٖ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؎ بدی کی بدی سہل تر ہی جزا اگر مردمی اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَا ✤ بُرے کو خدا ہی پہ تو سونپ دے ✤ وہی اس بُرائی کی دیگا سزا

باوجود منع کرنے کے سعد موصلی اور مختار نے اُسکو سزاے سخت دی پھر آپ مدینۂ منورہ کو تشریف لائے اس عرصے مین الیسونیہ کو مروان نے ایک ہار موتیون کا بیش قیمت دیکر کہا کہ تو جعدہ کے پاس جا اور بیقراری عشق یزید کی بیان کر اور کہہ کہ یہ ہار تجکو یزید نے بھیجا ہی اور تمھارے عشق مین رات دن مرتا ہی راقم کہتا ہی

خدا کرے کہ تجھے عشق اُسکا کھا جائے	کسی طرح سے جہنم مین تو سما جائے

اور ہیرا پسا ہوا دیا کہ جاکر جعدہ کو دے کہ جلدی کرے وہ اس امر مین الیسونیہ جعدہ کے پاس آئی ؎

آئی کہ نور چشم پیمبر کرے ہلاک	گھنسا پے مین وہ اپنے کو ضرب المثل کرے

بولی کہ بی بی ولی عہد بہادر کا تمھارے عشق مین دم نکلا جاتا ہی اور ہر دم یہی آواز دیتا ہی نظم

یوسف کو تری شکل سے گر بدلے زلیخا	زندان مین پڑون پر کسی صورت سے نہ بدلون
فرہاد کے مانند کرون کوہ کنی مین	پر تجکو مین شیرین کی صباحت سے نہ بدلون

مین بادیہ پیمائی کرون قیس کے مانند	پر تجکو مین لیلی کی ملاحت سے نہ بدلون
جنت کے مزے مجکو پسند آتے نہین اب	دوزخ کو تری مین کبھی جنت سے نہ بدلون
یعنی کہ یہان تک ترے دیدار کو جعدہ	اللہ کے دیدار کی دولت سے نہ بدلون

اللہ ری بدمست شراب قہر الٰہی کی اب قریب ہی کہ ترشی سکرات موت سے تیرا نشا اُتر جائے اور تو نصف عذاب دوزخ کا مستحق ہو کذا فی تفسیر روح البیان جعدہ نے جو ہار موتیون کا دیکھا اور کلمات شوق انگیز سنے بیتاب ہو گئی حضرت امام حسنؓ کی جان کھونے کا ارادہ مصمم کر لیا جمعے کی رات اٹھائیسویں صفر کو وہ ہیرا ایسا ہوا لیکر چلی آئی اور آپکے مکان مین پونہچی اُن دنون مین سب مرد و عورت اہل بیت کے آپکی حفاظت مین رہتے تھے مگر بموجب قول جناب باری عز اسمہ کے اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ یعنی اجل اللہ تعالی کی جب آتی ہی تو اپنے وقت سے ہٹتی نہین اُسوقت شاہزادے اور سب گھر کے لوگون کو سوتا پایا غنیمت جانا اور زہر ورق پانی کی سرہانے سے اٹھائی دیکھا تو مونہ کپڑے سے سربستہ ہی کپڑے کو نہ کھولا اُسکے اوپر زہر رکھکر اُنگلی سے چھان دیا چٹکی مار کر دھبے کو مٹا دیا مہر مین کچھ خلل نہ آیا اور صاف مکان سے نکل آئی ایسا کہ کسی نے اُسکو جاتے آتے نہ دیکھا آپ بیدار ہوے حضرت زینب کو بلایا فرمایا اے بہن میری ابھی نانا صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہی پانی لاؤ کہ وضو کرون مین وہ پانی کو گئین آپنے پیاس کے غلبے سے ہاتھ بڑھا کر زہر ورق اُٹھائی مہر سالم پاکر پی لیا پیتے ہی فرمایا آہ کیا پانی تھا کہ جگر سے ناف تک چاک ہو گیا فرمایا حسین کو بلاؤ جب وہ تشریف لائے گلے لگا کر فرمایا بھائی وداع کرتا ہون مین تمکو اب دیدار ہمارا تمھین اور تمھارا ہمین روز قیامت کو میسر آئیگا انشاء اللہ تعالے ؎

ہم تو جاتے ہین تمھین ہمنے خدا کو سونپا	اور بچون کو بھی بس اُسکی رضا کو سونپا

ہذا فی الروضۃ اور صواعق محرقہ مین لکھا ہی کہ یزید نے جعدہ سے وعدہ لاکھ درہم کا قتل کرنے

جبرئیل علیہ السلام وحی لاتے ہین اُس بات مین اسکو یون عروج ہوا کہ عُتبہ بن حصین فزاری
مع اپنے قبیلہ کے اسلام سے پھر گیا اور طلیحہ کا مددگار رہوا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خالد بن ولید
کو سردار کرکے لشکر اسلام کو اُنکے ساتھ روانہ کیا حضرت خالد نے قبیلۂ بنی طی مین پہونچکر
مقام کیا اور جو مسلمان اُسکے پھندے مین آئے تھے وہ اُنکے ساتھ ہوے اور طلیحہ سے مقابلہ
کیا عُتبہ مع اپنی قوم کے بھاگ گیا اور لشکر طلیحہ کا بھاگ کر ملک شام کو پونہچا بعضے اُنمین سے
جو مرتد ہوگئے تھے اسلام لائے اور طلیحہ بھی مسلمان ہوا اور حرب نہاوند مین مسلمانون کے
ہمراہ ہوکر شہید ہوا بعد اسکے سجاح ایک عورت تھی بیٹی حارث کی بنی یربوع سے اُسنے
بنی تغلب مین دعوی نبوت کا کیا اور جماعت کثیر اُسکے ہمراہ جمع ہوگئی اور مسیلمۂ کذاب نے
یمامہ مین دعوی نبوت کا کیا اور وہ بیٹا یمامہ کا تھا اُسنے اپنا نام رحمان الیمامہ رکھا تھا اسلیے
کہ وہ کہتا تھا کہ مجھپر جو وحی لاتا ہی اسکا نام رحمان ہی اُن دونون کا مکان ریاست قریب قریب
تھا بعضون نے لکھا ہی کہ سجاح نے ارادہ ملاقات مسیلمہ کا کیا اور مع لشکر کے مقابلہ کو
آئی مسیلمہ آدمی بڑا مفتری اور چالاک اور کذاب تھا اُسنے سجاح کے واسطے اپنے
پائین باغ مین خیمہ بڑا تکلف کا کھڑا کرایا اور بہت تکلف سے اُسکو آراستہ کیا اور آپ
ملاقات کے واسطے اُس خیمہ مین سجاح کے پاس آیا مدارج مین لکھا ہی کہ مسیلمہ انخود دوراندیشی
سے اُسکی ملاقات کو گیا اور ہدیے اور تحفے بہت کچھ اُسکے واسطے اول ہی روانہ کردیے تھے
تواریخ انبیا مین لکھا ہی کہ جب دونون نے ایک دوسرے کو دیکھا قوت شہوانی نے ہر دو
جانب سے غلبہ کیا وہان مسیلمہ پر وحی آئی کہ ای سجاح تو بھی برحق نبی ہی اور مین بھی
برحق نبی ہون وہ جو آدھا حصہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی وہ تجھے ملیگا سجاح جو مسیلمہ کو
دیکھکر مست ہوگئی تھی اُسکا بھی حال یہی تھا مگر نام نبوت کے سبب دونون طرف سے شرم تھی

قصہ سجاح جو عورت تھی بنی تغلب کی اور اُسنے دعوی نبوت کا کیا تھا اور مسیلمہ کذاب سے ملاقات کی

اس نام اور لفظ اللہ تعالی کے نام مین یہی فرق ہی کہ نام اللہ کا الف سے لکھا جاتا ہی اور نام اللہ تعالی کا رحمن بغیر الف کے ۱۲ منہ

تو سجاح نے کہا کہ ای نبی اللہ کے تجھپر اسوقت پھر بھی وحی آسکتی ہی کہا کہ ہان کیون نہین آسکتی تھوڑی دیر سر گریبان مین لیگیا اور کہا کہ پھر وحی آئی اسکا مضمون یہ ہی کہ ای سجاح تو بھی نبی برحق ہی اور معجزہ تیرا حسن تیرا ہی اور آنکھین تیری جہاد ہین اور ناز اور انداز اور گرمی یہ تیرا خلق ہی اور امتحان کرنا عاشق کا یہ تیرا صبر ہی اور خواہش وصال تیری پل صراط ہی اور ہم آغوشی حوض جنت کا ہی اور بوسہ تیرا جام کوثر ہی جب سجاح نے مضمون وحی مسیلمہ کا سنا کہا واقعی تو نبی برحق ہی اور تجھے یہ سب غیب سے معلوم ہوا اب کیا دیر ہی وہ کذاب بولا کہ نبوت کا خیال تو ضرور چاہیے ہمارا تمھارا نکاح ہونا اول ضرور ہی مگر چونکہ دونون نشہ شراب مین بدمست تھے رہ نہ سکے کہ اتنے مین مسیلمہ نے کہا کہ مجکو پھر وحی آئی کہ اِنْ شِئْتَ جَمِیْعٌ یعنی اگر چاہے تو بغیر نکاح مجامعت کر چھر تو ہوا جو کچھ کہ ہوا اور تین دن تک اسی خیمہ مین دونون نابکارون نے خوب اپنا کالا مونہ کیا پھر تین دن کے بعد وحی سے دونون نے نکاح کیا قوم سجاح نہایت بددل اور شرمندہ ہوئی اور سجاح سے کہا کہ تو نے نکاح کا مہر کیا مقرر کیا سجاح نے مسیلمہ سے طلب مہر کی کی مسیلمہ نے سجاح کے موذن کو کہا کہ اذان مین کہدے کہ دونون نمازین صبح کی اور عشا کی سجاح کے مہر مین معاف ہوئین اور آدھی کھجور مہر مقرر ہوا اسواسطے کہ دولت دنیا لائق انبیاؤن کے نہین مدارج مین لکھا ہی کہ تین دن یہ دونون تنہا خیمہ مین رہے تعجب ہی کہ زنا انسے نہوا ہو اور مہر سجاح کا نصف غلہ یامہ کا مقرر ہوا آخر کار سجاح کا تو کام بگڑ گیا کہ لشکر اسکا جو مالک بن نویرہ وغیرہ تھے سب سکو چھوڑ کر اپنے اپنے ٹھکانے چلے گئے اور سجاح گم نام ہوگئی بعضی روایت مین آیا ہی کہ حضرت معاویہؓ کے زمانہ مین وہ مسلمان ہوئی اور مسیلمہ کذاب کا حال تاریخ طبری مین یون لکھا ہی کہ حضرت صدیقؓ نے

اسلام سجاح مدعیہ نبوت کا

جنگ بین اسلام و مسیلمہ کذاب

طرف مسیلمہ کے گیارہ لشکر روانہ کیے پہلا یمن کا لشکر عکرمہ بن ابوجہل کا بعد اسکے لشکر شرحبیل کا اور حکم دیا دونون کو کہ دروازہ یمامہ کا گھیر لین اور وہین جمے رہین یہانتک کہ حکم دوسرا پونہچے جب دیکھا مسیلمہ نے کہ گھر گیا دروازہ یمامہ کا اور اسکا نکلنا یہان سے مشکل ہو گیا تو اُسنے بندوبست اس بات کا کیا کہ رستہ مدینہ کا بند کرنا چاہیے کہ اور فوج وہان سے نہ آئے تمام گانون والون کو جو اُسکے مطیع تھے اغوا کرکے مدینہ منورہ کے رستہ مین فساد برپا کیا حضرت صدیق نے یہ معاملہ سنکر حضرت خالد بن ولید کو سردار بنایا تیرہ ہزار مہاجرین اور انصار انکے ساتھ کیے مہاجرون کے دو سردار مقرر کیے ابوحذیفہ ابن عتبہ اور زید بن خطاب بھائی حضرت عمرؓ کے اور انصار پر ثابت بن قیس بن شماس اور براء بن مالک جو بھائی انس بن مالک کے تھے اور مقدمۃ الجیش کا سردار عبداللہ بن عمر کو کیا اور ان سب کو تحت خالد کے کرکے روانہ کیا جب یہ لشکر پونہچا تو شرحبیل نے انکا استقبال کیا جب سنا مسیلمہ نے ہجوم لشکر اسلام کا تو جمع کیا اُسنے اہل یمامہ کو اور اُنکے سردار مجاعہ بن مرادہ کو اور قوم بنی حنیفہ کو اور اُنکے سردار ثمامہ بن اثال کو اور رجال الرجال کو کہ وہ حضرت کے وقت مین صحابی تھا قرآن شریف پڑھا کرتا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سنا تھا فساد مسیلمہ کا تو بھیجا تھا اُسکو کہ جائے وہان اور سکھائے دین اسلام کو اور خراب کردے کام مسیلمہ کا جب آیا وہ مسیلمہ کے پاس تو رکھ لیا اسکو مسیلمہ نے اور ہو گیا وہ مصاحب اُسکا اور مرتد ہو گیا اسلام سے اور لگا کہنے لوگون سے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے نبوت مسیلمہ کو دیدی اور مجھے بھیجا ہی کہ خبر کردون مین تمکو کہ ایمان لاؤ تم مسیلمہ پر جب جمع کیا مسیلمہ نے ان سب کو اور کہا کیا تدبیر کرتے ہو تم اس کام کی کہا اُن سب نے کہ لشکر تیرا بڑا ہی اُنکے لشکر سے پس جنگ کر تو اِنسے لیکن قلعہ کے اندر لڑنا مناسب نہین پھر نکلا وہ

قصہ بہادر الرجال کا

شہادت زید بن خطاب کے واسطے

باہر شہر کے چالیس ہزار آدمی جنگی لیکر اور اُترا وہ زیر دیوار یمامہ کے اور وہین انگوری باغ
مین اپنا خیمہ کھڑا کیا اور آیا مجاعہ بیس ہزار سوار لیکر مقابلہ مین حضرت خالد بن ولید کے اور
لڑائی اُس روز بہت سخت ہوئی کہ شکست ہوئی مسلمانون کو اور چھ سو پچاس مسلمان شہید
ہوے مہاجرین اور انصار مین سے اور عرب مین سے کہ نامی گرامی صحابہ اُنمین حضرت زید
ابن الخطاب بھائی حضرت عمرؓ کے اور ابو حنیفہ اور ثابت بن قیس تھے اِس حال سے پکڑ لیا
خالد بن ولید کو غم نے اور کہا حرام ہی مجھپر بات کرنا کسی سے یہانتک کہ دیکھون بیٹھے اعدا
کی پس چڑھ گئے بذات خود مع لشکر صحابہ کے اور ایسا قتال کیا کہ ایک ساعت مین دس ہزار
کفار کو قتل کیا اور جا پہنچے انگوری باغ کے دروازہ تک اور بھاگا لشکر مسیلمہ کا طرف مسیلمہ کے
اور کہا اُس سے کہان ہی وعدہ تیرا جو کہا تھا تو نے فتح آخر تمھاری ہی کہا مسیلمہ نے کہ کل
فتح تمھاری تھی آج اُنکی ہی کہ یہی طریق نبوت کا ہی اب سعی کرو واسطے حرمت اپنے بال بچون
اور بیویون کے اور تم اور مین آج کے دن برابر ہین کہا اُسکو سب نے کہ چھوڑ تو اس جگہ کو اور
داخل ہو شہر اور قلعہ مین اُسکو خوف تھا کہ مین باغ سے نکلا اور مارا گیا بولا نبی کی یہ شان نہین
کہ اپنی جگہ سے اللہ کے دشمنون کے مقابلہ سے بھاگے صبر کا مقام ہی پس یہی جگہ میری ہی
اور یہی جگہ تمھاری ہی یعنی جہنم مین پہونچنے کی پھر پہنی اُسنے زرہ پر اور سوار ہوا گھوڑے
پر اور آیا دروازہ پر باغ کے اور سخت لڑائی ہوئی اسوقت کہ شہید ہوے مسلمانون سے دو سو
آدمی اور زخمی ہوے پانسو آدمی پھر غم مین ڈالا اِس حال نے خالد کو اور کود پڑے وہ
باغ مین اور نہایت پھرتی سے دروازہ باغ کا کھول دیا سبحان اللہ حافظ حقیقی اپنے بندۂ
خالص کی ایسی حمایت فرماتا ہی کہ ایسے بڑی دل کفار مین خالد اکیلے جا گھسے اور بال بیکا
نہوا اور کمال شجاعت اور جرأت سے دروازہ باغ کا کھول دیا اور اندر باغ کے اور باہر باغ کے

سات ہزار کفار قتل کیے اُس دن سے نام اُس باغ کا حدیقۃ الموت ہو گیا اول نام اُسکا حدیقہ الکرم تھا یعنی انگوری باغ پھر بھاگے وہ سب طرف قلعہ کے حکم دیا خالد نے کہ نہ پہونچنے دو انکو قلعہ تک پس پیچھا کیا مسلمانون نے اُنکا یہان تک کہ قتل کیے اُنمین سے سات ہزار اب جانا مسیلمہ نے کہ مجھے نجات اب نہین گھوڑے کو چھوڑا اور چلا باغ سے پیادہ طرف قلعہ کے مونہ ڈھانپ کر خود سے اور وحشی قاتل امیر حمزہ مع انصاری کے کھڑا تھا اس گھات مین کہ دیکھا مسیلمہ کو انصاری نے اور ماری تلوار اسکو تلوار نے کام اُسکا نہ کیا مگر گرا دیا اُسکو اُسوقت پکارا انصاری نے کہ او وحشی یہ مسیلمہ کذاب ہی دشمن اللہ اور اُسکے رسول کا وحشی کے ہاتھ مین وہی بھالا تھا کہ جس سے حضرت امیر حمزہ کو شہید کیا تھا مار اُسمیلمہ کے پیٹ مین اس قوت سے کہ دونون زرہین اُسکی توڑ کر پیٹھ مین جا نکلا کیا دھوکا ہی شیطان ملعون کا کہ مسیلمہ نے اتنی بڑی عمر پائی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے والد بھی اسکے سامنے پیدا ہوے تھے اور حضرت کے وقت مین خود بھی مدینہ منورہ مین آیا تھا اُسکے ساتھیون کو اسلام نصیب ہوا مگر یہ بدبخت نالی حضرت کا جمال مبارک دیکھکر بھی روشن دل نہوا اور ہزارون آدمیون کے ساتھ فی النار والسقر ہوا خسر الدنیا والآخرۃ اور وحشی نے کفر کی حالت مین ایسے عمدہ شخص کو کہ حضرت امیر حمزہ تھے شہید کیا مگر آخر اسلام قبول کیا اور اُسکے بدلے مین ایسے خبیث کو قتل کیا کہ اُسکا بدلہ ہو گیا تاریخ الخلفاء مین لکھا ہی کہ پھر بھیجا حضرت صدیق اکبرؓ نے طرف بحرین کے کہ وہ لوگ بھی مرتد ہو گئے تھے علاء بن حضرمی کو اور عکرمہ بن ابو جہل کو طرف عمان کے کہ وہان کے لوگ بھی مرتد ہو گئے تھے اور مہاجر بن امیہ کو طرف اہل یمن کے کہ وہ لوگ بھی مرتد ہو گئے تھے اور زیاد بن لبید انصاری کو طرف ایک جماعت مرتد کے انتہے جو مارے گئے اُنمین سے وہ مارے گئے اور جو اسلام لائے

۱۲ منہ

اُنمین سے وہ اسلام لائے سبحان اللہ تھوڑے عرصہ مین کہ ایک برس نگذرا تھا
کہ حضرت صدیق نے لاکھون آدمیون کو از سرنو مسلمان کیا اور نام ارتداد کا عرب
مین نہ رہا مگر صحابہ کے شہید ہونے کا سخت صدمہ اُنکو ہوا سبحان اللہ کیا تیری
قدرت ہی کہ غم مین بھی تو کام دین کا لگا تار رہا اُسوقت جمع کرنا قرآن شریف کا حضرت
عمرؓ کے خیال مین آیا زید بن ثابت سے روایت ہی کہ بلایا مجکو ابو بکرؓ نے اور
اُنکے پاس اُسوقت عمرؓ تھے اور کہا ابو بکرؓ نے کہ آئے میرے پاس عمر اور کہا کہ تحقیق
بھاری ہی صدمہ شہادت صحابہ کا جو جنگ یمامہ مین ہوا لوگون پر اور مین خوف
کرتا ہون کہ اگر اسی طرح کے صدمے ہونگے تو قرآن جو لوگون کے سینے مین ہی جاتا رہیگا
اور مین مناسب جانتا ہون جمع ہونا قرآن کا کہا ابو بکرؓ نے کیونکر کرون مین اس کام
کو کہ نہ کیا ہو وہ کام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پس کہا عمرؓ نے قسم ہی اللہ تعالی کی
یہ کام بہت بہتر ہی پھر ہمیشہ کہا کیے مجکو عمر اس کام کو یہان تک کہ کھول دیا اللہ تعالی نے
سینہ میرا پس نظر آئی مجکو رای عمرؓ کی ٹھیک پس کہا مجکو ابو بکرؓ نے تمھین لکھا کرتے تھے وحی
سامنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اب بھی تمھین یہ کام کرو اور تم جوان ہو اور
عاقل ہو اور تمپر کسی طرح کی تہمت نہین کر سکتے پس تلاش کرو قرآن کو اور جمع کرو کہا
مین نے قسم ہی اللہ تعالی کی اگر حکم کرتے مجکو پہاڑ اُٹھانے کا تو اتنا بھاری نہوتا
جتنا کہ یہ مجپر بھاری ہی پس کہا مین نے کیونکر کرتے ہو تم دونون اُس کام کو کہ نہین کیا
وہ کام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پس کہا ابو بکرؓ نے قسم ہی اللہ تعالی کی
بہتر ہی یہ کام اور اس کام کے لیے کھول دیا ہی اللہ تعالی نے سینہ میرا پس جمع کیا
مین نے قرآن کو لوگون کے سینون مین سے اور پتّون سے اور کپڑون سے پس

جمع ہونا قرآن کا

تاریخ الخلفا صفحہ ۷۴

پائین مین نے سورۂ توبہ کی دو آیتین آخر کی آیت لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
خُزَیمہ بن ثابت کے پاس پس جمع ہوا اور رہا یہ قرآن شریف حضرت ابوبکرؓ کے
پاس بعد اونکی وفات کے حضرت عمرؓ کے پاس اُنکی وفات کے بعد اُنکی بیٹی حضرت
حفصہ کے پاس حضرت علیؓ سے روایت ہی کہ بہت بڑا اجر اللہ تعالی کے نزدیک ابوبکرؓ کو
قرآن جمع کرنے کا ہی کہ اول دونون پٹھون مین قرآن کو اُنھون نے رکھا انتہے اب حال
حضرت صدیقؓ کی باقی عمر کا ہی کہ کتنے شہر اُنکے وقت مین فتح ہوے اور کہان کہان تک
اسلام اُنکے وقت مین پھیلا وہ فتوح الشام واقدی مین خوب صراحۃً لکھا ہی اور وہ عربی
مین اور اُردو دونون مین ہی خواص عربی کو عوام اُردو کو ضرور مطالعہ کرین اور حقّ خلافت
اول و ثانی کا اُس سے اُٹھائین دیکھینگے تو معلوم ہو جائیگا کہ اسلام اسکا نام ہی اور مسلمان
اِنھین کہتے ہین اور اگر نہوتی وہ کتاب اُردو مین تو ضرور مین اُس حال کو یہان لکھنا بے حاجت
سمجھکر موقوف رکھا عطاء ابن سائب سے روایت ہی کہ بعد خلافت کے دیکھا حضرت عمرؓ نے
حضرت ابوبکرؓ کو اس حال مین کہ اُنکے کندھے پر تھان کپڑے کے تھے کہا حضرت عمرؓ نے
کہ آپ کو اب یہ مناسب نہین فرمایا کہ پھر کہان سے کھائین بال بچے میرے کہا چلیے مقرر
کرینگے آپ کے واسطے پس مقرر کیا ابو عُبَیدہؓ نے واسطے اُنکے آدھا بکرا روز اور کپڑا
سب کا یعنی سید بال بچون اور بیبیون کا واسطے گرمی جاڑے کے اور یہ کہدیا کہ جب
ہو جائین کپڑے پُرانے داخل کرو انکو بیت المال مین اور لیلو اُسکے بدلے نئے میمون سے روایت ہی
کہ جب خلیفہ ہوے حضرت ابوبکرؓ مقرر کیے گئے اُنکے واسطے دو ہزار درم فرمایا مین مشغول
ہون کار خلافت مین اور یہ وفا نہ کریگا میرے عیال کو تو زیادہ کیے گئے پانسو درم ہذا کلہ
فی تاریخ الخلفاء لجلال الدین السیوطی **فصل** مرویات حضرت صدیقؓ مین کہا نووی نے

لہ وظیفہ خلیفہ اول کا بیت المال سے

مرویات ابوبکرؓ

اپنی تہذیب مین کر روایت کی گئین حدیثین حضرت صدیقؓ سے ایک سو بیالیس اور وہ سب مذکور ہین تاریخ الخلفای سیوطی مین فضائل اور مناقب حضرت صدیقؓ سے کتابین حدیث کی پر ہین مگر اس کتاب مختصر مین گنجایش زیادہ نہین اور بس ہی آپکی فضیلت مین یہ حدیث ابو یعلی نے روایت کی عمار بن یاسر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل اور کہا مین نے اُنسے کہ بیان کر مجھسے فضیلتین عمرؓ کی اُنھون نے کہا کہ وہ عمر نوح مین بھی پوری نہونگی ابو بکرؓ کی ایک نیکی کے برابر عمرؓ کی سب نیکیان ہین **فصل** پنجم بیان وفات حضرت صدیقؓ کے اب بیان کرتا ہون وفات حضرت صدیقؓ کی حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ ساتوین تاریخ جمادی الآخرہ روز دوشنبہ کو میرے باپ نے غسل فرمایا اور تھا وہ دن ٹھنڈا پس تپ ہوئی اُنکو کہ نہ اُتری وہ پندرہ دن تک حتی کہ نہ نکلے وہ واسطے نماز کے ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ تھا سبب موت اُنکا وفات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ اُس دن سے دل ہی دل مین غم کرتے تھے اور اسی غم مین اُنکا جسم گھلتا جاتا تھا ابن شہاب سے بسند صحیح روایت ہی کہ ابو بکرؓ اور حارث بن کلدہ دونون کھا رہے تھے شوربا کہ ہدیہ آیا تھا وہ ابو بکرؓ کو پس کہا حارث نے قسم ہی اللہ کی ای خلیفہ رسول اللہ کے اِسمین زہر ہی اور ایک برس مین اسکا اثر ہوگا اور ہم اور تم ایک دن مرینگے پھر وہ دونون ہمیشہ بیمار رہتے تھے کہ بعد برس کے دونون کا ایک ہی دن انتقال ہوا شعبی سے روایت ہی کہ کیا توقع کرین ہم دنیا سے کہ زہر دیے گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیقؓ ابن سعد سے روایت ہی کہ کہا لوگون نے بلائین ہم طبیب کو ای خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ دیکھے آپکو فرمایا کہ طبیب نے دیکھ لیا مجکو کہا سب نے کہ کیا کہا اُسنے کہا یہ فرمایا اِنِّیْ فَعَّالٌ لِّمَا اُرِیْدُ

وفات آپکی

زہر کا اثر ہونا آپکو

یعنی مین کرتا ہون جو ارادہ کرتا ہون واقدی نے طرق متعددہ سے روایت
کی ہی کہ بیماری زیادہ ہوئی حضرت صدیقؓ کی تو بلایا عبدالرحمنؓ بن عوف کو
اور کہا کیا رای ہی تمھاری عمرؓ بن الخطاب کے حق مین کہا آپکی رای بہتر مجھسے ہی
کہا حضرت صدیقؓ نے نہین تم اپنی رای کہو کہا قسم ہی اللہ تعالی کی خوب رای
آپکی اُنکے واسطے ہی یعنی خلافت کی پھر بُلایا حضرت عثمانؓ کو اور پوچھا اُنسے یہ
کہا انھون نے آپکو زیادہ خبر ہی اُنکے حال کی مجھسے فرمایا تم اپنی رای کہو کہا اللہ
جانتا ہی اُنکا باطن اُنکے ظاہر سے بہتر ہی اور کوئی اُنکے مانند ہمارے مین نہین
یسار بن حمزہ سے روایت ہی کہ حضرت علیؓ نے اس مشورہ مین فرمایا کہ مین
سوائے عمرؓ کے اور کی خلافت پر راضی نہین ہون پھر پوچھا اُسید بن حضیر اور
سعید بن زید سے کہا اُسید نے اللہ جانتا ہی کہ وہ بہتر ہین آپ کے بعد راضی
ہوتے ہین اللہ تعالی کی رضامندی کے کام سے اور غصہ ہوتے ہین اللہ
تعالی کے غصہ کے کام سے اور کوئی اس کام پر مضبوط نہین ہی اُنسے جب
یہ مشورہ کر چکے حضرت صدیقؓ حضرت عمرؓ کی خلافت کے واسطے اکابر صحابہ سے
تو فرمایا حضرت عثمانؓ کو کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ آخر وقت ہی ابوبکر بن قحافہ
کا دنیا سے اور جانے والا ہی وہ اب دنیا سے اور اول وقت ہی اُسکی آخرت کا اور
داخل ہونے والا ہی وہ اب آخرت مین کہ جہان ایمان لائینگے کافر اور یقین کرینگے
فاجر اور تصدیق کرینگے کاذب بیشک مین نے خلیفہ کیا اپنے بعد عمرؓ بن الخطاب
کو بعنے اکابر مسلمانون کے مشورہ سے پس سنو تم اے مسلمانو اُسکے قول کو اور اطاعت
کرو تم اُسکی پس تحقیق مین نے نہین بے پروائی کی اللہ سے اور اُسکے رسول سے

۱۲ شوری کرنا حضرت صدیقؓ کا اکابر صحابہ سے خلافت حضرت عمرؓ مین

۱۲ حکم کرنا حضرت صدیقؓ کا حضرت عثمانؓ کو لکھنے عہد نامہ کا

اور اُسکے دین سے اور اپنے نفس سے اگر وہ عدل کریگا تو یہ گمان میرا ہی اور علم میرا ہی
اُسکی ذات مین اور جو اسنے خلاف اسکے کیا فَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا اكْتَسَبَ پس واسطے
ہر آدمی کے وہ ہی جو اُسنے کمایا اور مین نے اسمین خیر کا ارادہ کیا ہی اور غیب کی
مجکو خبر نہین وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ یعنی قریب ہی کہ جانینگے
ظالم کس کروٹ پلٹے کھائینگے وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ پھر مہر
لگادی اپنی خلافت نامہ پر اور حکم کیا عثمانؓ کو وہ لائے اُسکو لوگون مین سب راضی
ہوے اس سے اور بیعت کی سب نے حضرت عمرؓ کی پھر بلایا حضرت ابوبکرؓ نے
حضرت عمرؓ کو اور وصیت کی اُنکو اور چلے آئے حضرت عمرؓ اُنکے پاس سے پھر اٹھائے
حضرت ابوبکرؓ نے دونون ہاتھ اپنے اور کہا خداوندا یہ کام جو مین نے کیا ہی آیا مین
اصلاح مسلمانون کی چاہی مین نے کہ خوف کرتا تھا مین اُنسے فتنہ کا تو موافق
اپنے علم کے مقرر کیا مین نے اُنپر اُسکو جو بہتر ہی اور قوی ہی اُنسے اور بڑا حریص ہی
نیکی کا اب یہ بندے ہین تیرے اور پیشانیان اُنکی تیرے ہاتھ مین ہین اصلاح
کر تو انکی یا اللہ اور کردے عمرؓ کو خلفای راشدین مین طبرانی نے اپنی مسند
مین روایت کی حضرت امام حسن بن علیؓ سے کہ جب قریب ہوئی وفات حضرت
ابوبکرؓ کی فرمایا اے عائشہ یہ بکری کہ جسکا دودھ ہم پیتے تھے اور یہ پیالہ جو ہمارے
کام مین تھا اور یہ چادر جو ہم اوڑھتے تھے یہ مال بیت المال کا ہی جب تک کام
مسلمانون کا ہمنے دیا نفع اٹھایا ہمنے اس سے جب مین مرجاؤن تو یہ سب عمرؓ کو دیدینا بھیجو
جب بھیجا اُن سب چیزون کو حضرت عائشہؓ نے بعد وفات حضرت ابوبکرؓ کے
حضرت عمرؓ کو تو کہا حضرت عمرؓ نے رحم کرے اللہ تعالی تجھپر اے ابوبکرؓ مشکل مین

حال اصلاح کرنا مسلمانون کو وصیت کرنا حضرت عمرؓ کو

نبذہ سے حال وفات حضرت ابوبکرؓ کا

ڈالا تمنے اپنے بعد والون کو یعنی ایسا بڑا تقوی تمھارا دیکھکر ہمکو مشکل ہوئی ابوبکر
ابن حفص سے روایت ہی کہ کہا وقت موت کے حضرت ابوبکر رضنے کہ ای عائشہؓ بیٹی
میری ہمنے کام مسلمانون کا کیا اور نہ لیا ہمنے بدلے اس کام کے درم اور دینار لیکن کھانا
کھالیا ہمنے جو آیا ہمارے پیٹون مین اور موٹا کپڑا پہنا ہمنے اب نہین باقی ہی مال
مسلمانون کا میرے پاس تھوڑا نہ بہت لیکن یہ غلام حبشی اور یہ اونٹنی دودھ کی اور
یہ چادر جب مین مرجاؤن تو عمرؓ کو یہ سب بھیجدینا حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ
جب قریب ہوا وقت موت کا میرے باپ کے فرمایا آج کیا دن ہی کہا لوگون نے آج
پیر کا دن ہی فرمایا اگر آج رات کو مین مرون تو دیر نکرنا یعنی رات ہی کو دفن کردینا
کہ محبوب تر مجکو وہ دن ہی جو قریب ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت
عائشہؓ سے روایت ہی کہ میرے باپ نے مجکو ایک درخت کھجور کا اپنی صحت مین ہبہ کیا تھا
مرض الموت مین فرمایا کہ ای بیٹی میری قسم ہی اللہ تعالی کی مجکو تجھسے زیادہ کوئی آدمی اب
محبوب نہین مگر تجکو غنای قلبی ہی اللہ کی طرف سے اور فقر ہوگا تجکو میرے بعد مین نے
تجکو یہ درخت کھجور کا ہبہ کیا تھا اب اسکو اپنے دونون بھایون اور اپنی دونون بہنون
پر موافق کتاب اللہ کے تقسیم کردیجیو عرض کی مین نے کہ میری ایک ہمشیرہ ہی اسما
دوسری ہمشیرہ کونسی ہی فرمایا بی بی میری حاملہ ہی امید ہی کہ اسکے یہان لڑکی پیدا
ہوگی ابن سعد سے روایت ہی کہ لڑکی پیدا ہوئی نام اسکا ام کلثوم رکھا گیا اور انھین ابن سعد سے
روایت ہی کہ وصیت کی حضرت ابوبکرؓ نے اپنے مال سے پانچوین حصے اور ایسا ہی
حضرت علیؓ نے حضرت عائشہؓ فرماتی ہین کہ جب شروع ہوئی میرے باپ کو موت

وصیت نفیس

موت کی تو مین شعر غم کا پڑھنے لگی فرمایا یون نہ کہو بلکہ کہو وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ عُبادہ بن قیس سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت ابوبکرؓ نے موت کے وقت کہ میری ان دونون چادرون کو دھو لینا اور انھین مین مجکو کفنانا ابن ابی ملیکہ سے روایت ہی کہ وصیت کی تھی حضرت صدیقؓ نے کہ مجکو میری بی بی اسمآ بنت عُمَیس غسل دے اور مدد مین انکی رہے عبدالرحمن میرا بیٹا حضرت عائشہؓ فرماتی ہین کہ پوچھا آپ نے آج کون دن ہی کہا پیر کا دن ہی فرمایا امید رکھتا ہون مین کہ میرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک دن اور ایک رات کا فاصلہ ہو منگل کی شب تھی کہ آپکا انتقال ہوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اور قبل نماز صبح کے آپ دفن ہوے سعید بن جبیب سے روایت ہی کہ حضرت عمرؓ نے آپکے جنازے کی نماز پڑھی درمیان حجرۂ مبارک اور منبر مبارک کے اور کہین چار تکبیرین عُروہ اور قاسم بن محمد سے روایت ہی کہ آپ کی وصیت تھی کہ مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو مین دفن کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شانۂ مبارک کی سیدھ مین انکا سر رکھا گیا اور ملا کر بنائی قبر انکی ساتھ قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عمر سے روایت ہی کہ اُتارا قبر مین حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت طلحہ اور حضرت عبداللہ بن عمر نے سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ جب وفات ہوئی حضرت ابوبکرؓ کی گونج گیا مکہ معظمہ کہا انکے باپ ابوقحافہ نے کیسا ہی یہ نازلہ کہا لوگون نے انتقال ہوا تمھارے بیٹے کا کہا بڑی مصیبت کی بات ہی پوچھا اب کون خلیفہ ہوا کہا عمرؓ کہا وہ صاحب اُنکا تھا مجاہد سے روایت ہی کہ حصہ نہ لیا انھون نے اپنا اور دیدیا حضرت صدیقؓ کی اولاد کو ستانوے برس کی عمر مین

ل اور قول اسکی روایت ہی

چھ مہینے بعد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے انتقال کیا ہذا کلہ فی تاریخ الخلفاء للسیوطی روضۃ الاحباب مین لکھا ہی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین خواب دیکھا تھا کہ تین چاند میرے گھر مین گرے اسکی تعبیر حضرت ابوبکر رض سے پوچھی فرمایا خیر ہی جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے حجرے مین دفن ہوے فرمایا بڑا ایک چاند اُن تینون چاندون مین کا یہ ہی پھر معلوم ہوا حضرت عائشہ رض کو کہ دو چاند حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رض ہین شواہد النبوۃ مین لکھا ہی کہ حضرت ابوبکر رض نے وصیت کی تھی کہ میرے جنازے کو قریب روضہ مبارک کے رکھدینا اور کہنا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ یہ ابوبکر ہی آپکی چوکھٹ پہ حاضر ہوا ہی اگر دروازہ کھل جائے تو اندر رکھنا ورنہ بقیع مین دفن کرنا جب اسی طرح کیا ابھی یہ کلمہ تمام نہوا تھا کہ پردہ دور ہوا اور آواز آئی ایسی کہ ہم سب نے سنی لاؤ حبیب کو طرف حبیب کے اور بھی شواہد مین لکھا ہی کہ حضرت عائشہ رض نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اجازت ہی کہ مین آپ کے پہلو مین دفن ہون فرمایا تمھارا دفن ہونا میرے پاس کیونکر ہوگا یہ جگہ تو چار آدمی کی ہی ابوبکر رض اور عمر رض اور میری اور عیسیٰ بن مریم کی صلوات اللہ علیہم ابن عمر سے روایت ہی کہ دو برس سات مہینے آپ نے خلافت کی کذا فی تاریخ الخلفاء اور مجموعۃ الفوائد مین فصل الخطاب سے نقل کی ہی کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غسل دیکر کفنایا اور چادر اوپر ڈالی تو ایسا صدمہ اہل مدینہ کو ہوا کہ اُنکے رونے سے مدینہ شریف گونج گیا جیسا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات مین ہوا تھا آگے اُس جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوے جلدی جلدی اور انا للہ پڑھتے ہوے

مناقب بیان کرنا حضرت علی کا حضرت صدیق کے جنازے پر بطور رثا کے

اور فرماتے تھے آج قطع ہو گئی خلافت نبوت کی اور کھڑے ہو گئے دروازے
کے اندر اور فرمایا رحمت کرے تیرا اللہ تعالی ای ابوبکر تم دوستدار تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور غم خوار تھے اُنکے اور راحت پونہچانے والے تھے تم اُنکو اور
معتقد تھے تم اُنکے اور محل خلوت و مشورت تھے تم اُنکے اور بڑی عنایت تھی اُنکی تمپر اور
بڑے کام کرتے تھے تم دین کے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات خاص کے
اور قوی تھے تم اسلام مین اور مبارک تھے تم سب صحابہ پر اور ہر دم تھی تمکو صحبت رسول اللہ
کی اور بہت ہین مناقب تمھارے اور افضل تھے تم ہم سب سے اور اول تھے تم دین اسلام مین اور
بلند ہین درجے تمھارے اور نہایت مشابہت رکھتے ہو تم رسول اللہ صلعم سے خدا کی معرفت
مین اور نیکی اور میانہ روی مین اور رحمت اور خوش خلقی مین اور فضل مین
اور شرف تھے تم قوم کے مرتبہ مین اور بزرگ تھے تم دربار رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم مین اور تھے تم نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بمنزلے اُنکے کان
اور آنکھ کے سچا کہا تمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جس دن کہ جھٹلایا
اُنکو لوگون نے پس نام رکھا تھا تمھارا اللہ تعالی نے صدیق فرمایا حق تعالے نے
وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ یعنی وہ جو لایا صدق اور تصدیق کی اُسکی
یعنی اَلَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ سے مراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین
اور صَدَّقَ بِهٖ سے صدیق اکبرؓ مراد ہین ہکذا فی تفسیر الکاشفی اور یاری
کی تمنے اور مدد کی تمنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر رنج و سختی مین
جان و دل سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ
یعنی تم دوسرے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار مین اتارا اللہ تعالی نے

تم پر سکینہ اور رفیق تھے تم سفر ہجرت مین اور خلیفہ تھے تم دین اللہ تعالی کے اور خوب انتظام کیا تمنے خلافت مین جب مرتد ہوگئے لوگ اور قائم رہے تم ایسا کہ نہ قائم رہا کوئی خلیفہ کسی نبی کا اور کھڑے ہوگئے تم اللہ تعالی کے کام مین اُسوقت کہ بیٹھے تھے ہم سب اور مردانگی کی تمنے ایسے وقت مین کہ سست ہوگئے تھے سب اصحاب اور لازم پکڑا تمنے رستہ سیدھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خلافت مین اور نہ خلل واقع ہوا تمھاری خلافت مین کسی طرح کا اور نہ طعن کرسکا تم پر کوئی منافق اور نہ کوئی کافر اور نہ کوئی فاسق اور نہ تمسے کوئی باغی اور کلام کرتے تھے تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اُسوقت مین کہ کسی صحابی کو مجال کلام کی نہ تھی اور پیرو تھے تمھارے صحابہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین اور تھے تم دھیمی آواز کے خوش خلقی کے ساتھ اور بہادر و شجاع تھے تم اصحاب مین اور انتہا کو پونچانے والے تھے کامون کے اور نیک بات بولنے والے تھے تم مونہ سے اور بہت چپکے رہنے والے تھے تم اور نہایت دور کی بات کہنے والے تھے تم اور عمدہ تھے تمھارے سب عمل قسم ہے اللہ عزوجل کی تھے تم غیرت کرتے دین اسلام کی آدمی تھے تم باایمانون کے رحمت مین اور تھے مومن سب بال بچے تمھارے کہ اُٹھا لیا تھا تمنے بوجھ انکا جب تھے وہ عاجز اور ناتوان کہ نہ اُٹھا سکتے تھے وہ بوجھ اپنا اور تھے تم کافرون پر عذاب سخت کرنے والے اور قریب و بعید تمھارے نزدیک برابر تھا پس ملا دیا اللہ تعالی نے تمکو اپنے نبی سے اور نہ محروم کرے اللہ تعالی ہمکو تمھارے اجر سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ محاسن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اُنکے جنازے پر بیان کر رہے تھے اور سب صحابہ خاموش تھے جب تمام کیے حضرت علیؓ نے

محاسن آپکے تو روئے سب صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان تک کہ بلند ہوئی آواز سب کی اور کہا سب نے سچ کہا تمنے ای داماد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان محاسن مین سے مین نے بہت الفاظ بسبب خوف طوالت کتاب کے موقوف کیے تاریخ طبری وغیرہ مین لکھا ہی کہ آپ نے جاہلیت مین دو عورتین کی تھین ایک قتیلہ بیٹی عبد العزّی کی اُنسے پیدا ہوے عبداللہ بن ابی بکرؓ اور ایک بیٹی اسمآ نام دوسری زوجہ اُم رومان بیٹی عامر کی اُنسے عبدالرحمن اور حضرت عائشہؓ پیدا ہوئین بعد اسلام کے بھی آپ نے دو نکاح کیے ایک کا نام اسمآ بنت عُمَیس محمد بن ابی بکرؓ اُنسے پیدا ہوے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر مین تربیت پائی دوسری زوجہ حبیبہ بنت خارجہ یہ وقت وفات حضرت صدیقؓ کے حاملہ تھین بعد وفات کے بیٹی پیدا ہوئی قسم ہی اُس ذات پاک کی جسنے بھیجا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو رسول برحق بہت تھوڑا سا حال لکھا مین نے حضرت صدیق رضؓ کا مگر وہ حال لکھا جو اسوقت تک اردو کتابون مین مجموعًا جمع نہین ہوا تھا اور یہ بھی تبرکًا کہ محبوب کے محبوب سے بھی کوئی ذریعہ پیدا کرون اسواسطے مین نے اسکا نام **نعم الرفیق فی مناقب الصدیق** رکھا وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

تمام ہوا حاشیہ اول کتاب فردوس آسیہ کا اب شروع کرتا ہون مین حاشیہ ثانی اس کتاب کا بیچ بیان خلیفہ دوم حضرت عمر بن الخطابؓ کے

وَھُوَ الْمُعِیْنُ وَعَلَیْہِ التُّکْلَانُ

حال ازواج و اولاد حضرت صدیق اکبرؓ

مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

للہ الحمد والمنہ کہ مقصد اول کتاب مستطاب فردوس آسیہ یعنی مجموعہ خمسہ

حاشیہ دوم آن
ملقب بہ

روضۃ الاحباب فی مناقب عمر بن الخطاب

رضی اللہ عنہ

از تصانیف مخزن فضائل و منبع فواضل مجموعہ علوم ارباب معالی محمد عبدالرب واعظ

در مطبع ۱۳۰۹ ھ واقع بمبئی بکلدیہ مطبوع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتَابَ وَاَرْسَلَ اِلَیْہِ فَصْلَ الْخِطَابِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ اُرْسِلَ بِالرَّحْمَۃِ وَالْعِتَابِ مُبَلِّغًا بِالثَّوَابِ وَالْعِقَابِ وَالسَّلَامُ عَلَی الَّذِیْ ھُوَ اَمِیْرُ الْاَصْحَابِ وَھُمَرِیْنُ الْمِنْبَرِ وَالْحِرَابِ وَالَّذِیْ ھُوَ الزَّاھِدُ الْاَوَّابُ النَّاطِقُ بِالْحَقِّ وَالصِّدْقِ وَالصَّوَابِ وَالَّذِیْ کَانَ رَأْیُہٗ مُوَافِقًا لِلْوَحْیِ وَالْکِتَابِ وَالَّذِیْ کَسَّرَ الْاَعْنَاقَ وَالرِّقَابَ لِمَنْ یَّزِیْغُ عَنْ نَھْجِ الصِّدْقِ وَالصَّوَابِ الْفَارُوْقُ الْاَعْظَمُ وَالْخَلِیْفَۃُ الْمُحْکَمُ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَیِّدُ الْمُسْلِمِیْنَ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اما بعد عرض کرتا ہے محمد عبد الرب صاحب بن مولوی محمد عبد الخالق صاحب دہلوی مرحوم کہ حاشیہ اول کتاب فردوس آسیہ کا بیچ مناقب خلیفہ اول یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تو مین لکھ چکا اب شروع کرتا ہون لکھنا دوسرا حاشیہ اسی کتاب کا بیچ بیان فضائل خلیفہ دوم یعنی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور استعانت چاہتا ہون مین اللہ تعالی سے پس نام رکھا مین نے اس حاشیہ کا روضۃ الاحباب

فی مناقب عمر بن الخطاب جاننا چاہیے کہ نام آپ کا عمرؓ اور باپ کا نام خطاب وہ بیٹے نفیل کے وہ بیٹے عبد العزیٰ کے وہ بیٹے ایاح کے وہ بیٹے قرط کے وہ بیٹے زراح کے وہ بیٹے عدی کے وہ بیٹے کعب کے کہ یہ جد ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسواسطے کہ کعب کے دو بیٹے تھے ایک مرہ کہ وہ جد ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے عدی کہ وہ جد ہین حضرت عمرؓ کے اور والدہ اُنکی ہمشیرہ ہین ابو جہل کی تو حضرت عمرؓ مان باپ دونون کی طرف سے شریف النسب ہین کنیت انکی ابو حفص القرشی العدوی ہے ستائیس برس کی عمر مین چھٹے برس نبوت کے اسلام لائے اور پیدایش آپکی تین برس بعد واقعۂ اصحاب الفیل کے ہے اور قوم قریش مین جب کوئی قضیہ ہوتا تو اُنکے بیچ مین یہ سلام اور پیغام کرتے اُنکے پہلے چالیس مرد اور گیارہ عورتین ایمان لائی تھین انکے اسلام سے پہلے اسلام مخفی تھا انھی کے اسلام سے مکہ معظمہ مین اسلام ظاہر ہوا اور نہایت خوشی ہوئی مسلمانون کو اور یہ لسانا یقولون الا ذکرون اور عشرۂ مبشرہ اور خلفای راشدین سے ہین اور خسر ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کبرای صحابہ اور اجلای زہاد سے ہین روایت کی ہین انھون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پانسو انتالیس حدیثین سبب انکے اسلام کا چند وجہ سے لکھا ہے ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا تھی کہ خداوندا عزت دے اسلام کو عمرؓ بن الخطاب سے یا ابو جہل بن ہشام سے جو کوئی ان دونون سے محبوب ہو تجکو اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہ دعا تھی خداوندا عزت دے اسلام کو عمر بن الخطاب سے خاص کر سبب اول اسلام حضرت عمرؓ کا یہ ہے کہ کہتے ہین حضرت عمرؓ کہ مین پیچھے لگا رہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پایا مین نے ایک دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام مین

نسب نامہ آپکا

نام نامی پدر اقرش

مروایات آپکے

سبب اول اسلام حضرت عمرؓ

سورۂ حاقہ کی تلاوت کر رہے تھے سو کھڑا ہو گیا مین پیچھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
اور تعجب کرتا تھا مین فصاحت قرآن شریف سے پس کہا مین نے قسم ہی اللہ کی یہ شخص
شاعر ہی جب پڑھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۙ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ
یعنی یہ قول رسول کریم کا ہی اور نہین ہی یہ قول شاعر کا پس آ گیا میرے دل مین اسلام
خوب طرح سے **سبب دوسرا** جابر سے روایت ہی کہ تھا اول سبب اسلام حضرت عمرؓ کا یہ کہ کہتے ہین
حضرت عمرؓ کہ میری ہمشیرہ کو درد زہ تھا پس نکلا مین رات کو اور آیا پردۂ کعبہ کے پاس پس
آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور داخل ہوے حجر مین یعنی حطیم مین اور اوپر آپکے
تبان تھی نماز پڑھی آپ نے وہان جب تک چاہا اللہ تعالی نے جب پھرے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم وہان سے تو سنا مین نے کچھ کہ نہین سنا مین نے مثل اُسکے کبھی جب پھرے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے تو پیچھے ہو لیا مین اُنکے فرمایا کون ہی تو مین نے کہا عمرؓ فرمایا
ای عمر کیا ہی تجکو کہ نہین چھوڑتا ہی تو پیچھا میرا دن کو نہ رات کو پس ڈرا مین کہ بددعا کریگے
آپ میرے واسطے پس کہا مین نے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فرمایا
ای عمر پوشیدہ لایا ہی تو ایمان یا ظاہر کہا مین نے قسم ہی اُس ذات پاک کی جسنے تجھین
بھیجا حق کے ساتھ البتہ مین ظاہر لایا ہون ایمان جیسا ظاہر تھا مین شرک مین **سبب تیسرا**
اسلام حضرت عمرؓ کا روایت کی ابن سعد نے اور ابو یعلی اور حاکم اور بیہقی دلائل نبوت
مین حضرت انس رضؓ سے اور روایت کی بزار اور طبرانی نے اور ابو نعیم نے بیچ حلیہ
کے اور بیہقی نے دلائل نبوت مین حضرت اسلمؓ سے ساتھ کمی و بیشی الفاظ کے
وہ یہ ہی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ یعنی تم اور تمھارے
معبود سب ایندھن جہنم کے ہین اس آیت سے کفار سمجھے کہ حضرت عیسی اور حضرت

عزیر بھی ایندھن جہنم کے ہوے معاذ اللہ من سوء الفہم

تو کفار مین یہ ہوئی قال قیل — محمدؐ نے ہی ہمکو حیران کیا
ہمین کیا شکایت جو ہمکو کہے — ہمارے بتون سے زبان روک لے
مگر انبیا سے بھی کچھ بیر ہی — ابو جہل بولا کہ ہان کوئی ہی
مین اس کام پر اُسکو سوا ونٹ دون — مین کھاتا قسم لات[1] و عزیٰ[2] کی ہون
کہ رکھ ہاتھ سر پر ہبل کے ذرا — اگر یون[3] کہے جب ہو باور ترا
عمر نے اُسے بسطح سے کہا — ابو جہل سب کچھ وہ لایا بجا
اٹھا کر ہین ہاتھ مین تیغ تند — چلے واں سے سوی رسول حبیب
ملی راہ مین ایک بچھیا[4] مجھ مین — اچھلتی وہ پھرتی تھی اُس جا کہین
نہ وہ ہاتھ آئی تھکے سب عمر — وہ بولی زبان سے کہ تو ای عمرؓ
ندامت سے اپنا لیا سر جھکا — مگر اُنکے دل مین کی حیرت نے جا
کہ تلوار ڈالے ہوے تھے عمرؓ — بنی زہرہ کا پھر ملا اک جہان
عمر بولے باصد عتاب و غضب — کہ سر کاٹ لاؤن محمد کا اب
نہ اولاد ہاشم سے ہی تجکو ڈر — وہ جنگی بڑے اور بہادر بڑے
عمرؓ نے کہا تو بھی بے دین ہوا — لیا تو نے بھی دین ہی کچھ نیا
بہن اور بہنوئی صابی ہوے — لگایا ہی دونون نے دھبا تجھے
چلے وان سے غصے مین حضرت عمر — وہان آکے دیکھا تو ہی بند در
تو غصے سے اک اُنکو آواز دی — وہان اُنکے گھر مین تھے بیٹھے مین

نظم جب آیا یہ فرمان رب جلیل
شب و روز ہمکو پریشان کیا
بتون کی مذمت مین تو خیر ہی
کہ احمد کو وہ قتل جا کر کرے
عمر نے یہ کہے مین جا کر کہا
کہ کاذب ہی تو گو ہی مامون مرا
جوان تجھے عمر تھی لڑائی کی دھن
نہ جانا کہ جاگے ہین میرے نصیب
پکڑنے لگے اُسکو وہ دوڑ کر
چلا ہی پی قتل خیر البشر
انسؓ سے روایت ہی یہ سر بسر
کہا اُسنے تم جا رہے ہو کہان
کہا اُسنے تجکو ہوا کیا عمر
تری کیا ہی ہمت کہ اُنسے لڑے
کہا اُسنے جا کر خبر گھر کی لے
ترا دین و آئین سونپا تجھے
جب آواز پڑھنے کی گھر مین سنی
پڑھاتے تھے اُنکو کلام مجید

سنا جب کہ اُن سب نے آئے عمرؓ | چھپے سب کے سب اِدھر وہ اُدھر | وہان سے اُٹھے پھر سعیدؓ ابن زید
ولیکن وہ لرزان تھے مانند بید | جو دروازہ کھولا تو آئے شتاب | یہ دونوں سے بولے کہ تھی کیا کتاب
کہا یون ہی یان ہو رہا تھا کلام | کہا تم بھی صابی ہوے لاکلام | وہ بولے کہ ہان مین بھی صابی ہوا
محمد نبی اور خدا ہی خدا | یہ سنکر کے دوڑے بسوی سعید | بہت اُنکو پہنچائی ضرب شدید
عمرؓ بہن نے کہا اُس گھڑی | ترے سر پر آفت یہ کیا آپڑی | عمرؓ نے کہا تو بھی صابی ہوئی
چھری اُنکے ماری کہ سر پر لگی | ہوا جب کہ فوارۂ خون رواں | تو حکم پیمبر پڑھا اُسنے وان

اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

یہ بولی کہ ای بھائی سُن تو سہی | اگر ٹکڑے کردے مرے تو ابھی | نہ چھوڑونگی ایمان ہرگز کبھی
ترا خوف مجکو نہین اس گھڑی | عمر کو ندامت ہوئی جب وہان | تو بولے کہ قرآن لاؤ یہان
بہن نے کہا مجکو یہ باک ہی | کہ ناپاک تو اور وہ پاک ہی | ترے ہاتھ مین کیسی دیدون اُسے
مگر ہان جو تو غسل تن اب کرے | ہی اندیشہ اک دوسرا یہ مجھے | نہ تو اُس سے گستاخیان کچھ کرے
جو روح و بدن کی صفائی کرے | مقرر مین قرآن دونگی تجھے | عمرؓ نے وہین غسل تن کرلیا
بہن سے کہا اب تو کلمہ پڑھا | بہن نے کہا پھر تو ای میری جان | کتاب الٰہی کو پڑھ تو روان

وہ قرآن کو لے ہاتھ مین خوش ہوے | اور آیت یہ طٰہٰ کی پڑھنے لگے

اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ

کہا لیچلو مجکو سرکار مین | جناب محمدؐ کے دربار مین | وہین نکلے گوشہ سے حضرت نبی
بشارت یہ بس آپنے اُنکو دی | دعای نبی پنجشنبہ کو تھی | عمرؓ سے بڑھی رونق اسلام کی
چلے ساتھ گھر والون کے جب عمرؓ | تو حاضر ہوے در پہ وہ آنکر | کہا سب نے حمزہؓ نے آیا عمرؓ

ولیکن نہ کچھ خوف ہی اور نہ ڈر — جو آیا ہی اسلام کے ذوق سے — تو ہوگا مسلمان بڑے شوق سے
نہین تو ہی قتل اُسکا آسان تر — کہ نصرت پہ ہی خالق بحر و بر — وہان اُسکھڑی آیا حکم خدا
کہ ایمان سے ہی وہ حاضر ہوا — اُٹھے سرور دین اور آئے وہان — عمرؓ سر جھکائے کھڑے تھے جہان
عجب انکساری عجب انکا حال — کہ گویا یہی تھا زبان مقال — جو چاہو سزا دو خطاوار ہون
حقیقت مین بے شک گنہگار ہون — مگر حضرت احمد مصطفا — عجب عفو اور خلق تھا آپ کا
لگا کر گلے سے کہا اے عمرؓ — کہ ہو قائم اب دین اسلام پر — ہوے پڑھکے کلمہ عمرؓ سرنگون
خوشی سے مین کلمہ نہ کیونکر پڑھون — لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہٰذَا کُلُّہٗ فِی

تاریخ الخلفا للسیوطی و بعضہ من ریاض الاحباب و قلیلہ من بنی نامہ الفارسیۃ

اُسوقت تکبیر کی مسلمانون نے ایسی کہ سنی گئی یہ آواز دروازۂ مکہ معظمہ مین اور چھپاتے تھے
لوگ اسلام حضرت عمرؓ کا اور لڑائی ہوتی تھی اس بات پر اور مار پیٹ ہوتی تھی آپس مین
اسکی تکرار مین فرماتے ہین حضرت عمرؓ کہ پسند کیا مین نے اس بات کو اور چاہی مین نے
شہرت دینی اسلام کی اور گیا مین اپنے ماموں ابوجہل کے پاس اور کہا مین نے اسلام قبول
کیا کہا اُسنے نہ ہو جیوا ایسا اور غم سے چلا گیا گھر مین اور چھوڑ گیا مکان مجھپر خالی پھر گیا مین
ایک بڑے سردار قریش کے پاس اور کہا مین نے وہی جو اپنے ماموں سے کہا تھا اُسنے
بھی وہی کیا جو ابوجہل نے کیا تھا جب دیکھا مین نے کہ یہ سب نہین ظاہر ہونے دیتے
میرے اسلام کو اور چپ چپ ہو جاتے ہین تو گھبرایا مین کہ مسلمانون کو مارین کفار اور
مین نہ مارون کفار کو پس کہا مجھسے ایک شخص نے کہ تو دوست رکھتا ہی اسلام ظاہر کرنے
کو کہا مین نے کہ ہان کہا کل صبح کو جسوقت کہ جمع ہون حطیم مین سب اکابر قریش
تو تو فلان شخص سے کہیو کہ مین مسلمان ہو گیا وہ کبھی کوئی بات نہین چھپاتا مین نے

سنہ اول بعثت نبوی

ایسا ہی کیا اُس شخص نے مجھسے کہا کہ تو سچ مسلمان ہوگیا مین نے کہا ہان اُس شخص نے باواز
بلند کہدیا کہ عمر خطاب کا بیٹا مسلمان ہوگیا پس دوڑے وہ لوگ طرف میرے اور مین نے خوب
مارا اُنکو اور اُنھون نے بھی مجھے مارا اور جھڑمٹ ہوگیا لوگون کا مجھپر پس کہا میرے ماموں نے
حطیم کی دیوار پر چڑھکے کہ ہٹ جاؤ تم سب مین نے پناہ دی اپنے بھانجے کو تو وہ لوگ
میرے پاس سے ہٹے مگر مسلمانون کو وہ ایذا دیتے رہے تو یہ بات مجکو پسند نہ آئی پس گیا مین
اپنے ماموں ابوجہل کے پاس اور کہا مین نے کہ نہین چاہتا مین امان تیری اپنی امان اپنے
پاس رکھو پس ہمیشہ مین مار پیٹ کرتا رہا کفار سے مسلمانون کے بدلے یہانتک کہ عزت
دی اللہ تعالی نے اسلام کو سبب پر تھا اسلام حضرت عمرؓ کا اور وجہ فاروق نام ہونے
کی ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ سوال کیا مین نے عمرؓ سے کہ تمھارا نام فاروق کیونکر
ہوا اور کس نے رکھا کہا کہ اسلام لائے حمزہؓ مجھسے پہلے تین دن پس نکلا مین اور ملا مجھسے
مخزومی تو کہا مین نے اُسکو کہ کیون بیزار ہوا تو دین آبا و اجداد سے اور پیروی کی تو نے
دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی کہا اُسنے کہ اپنی بہن اور بہنوئی کی خبر لے کہ اُنکا بڑا حق ہی
تجپر جب گیا مین بہن کے گھر تو اسلام نصیب ہوگیا مجکو اپنی بہن سے پھر آیا مین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور وہان مشرف ہوا مین کلمہ سے پھر تکبیر کہی سب
گھر والون نے آواز بلند سے کہ پونہچی آواز رستون مین مکہ معظمہ کے پھر کہا مین نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا نہین ہین ہم حق پر فرمایا کہ ہان تم حق پر ہو عرض کی
مین نے کہ پھر کیون چھپے رہین ہم گھر مین اور نبی نامہ فارسی مین لکھا ہی کہ کہا حضرت عمرؓ
نے کہ چھوٹے معبود تو ظاہر بندگی کیے جاتین اور پیدا کرنے والا زمین و آسمان کا مخفی
بندگی کیا جائے انتہی پھر چلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف حرم شریف کے حضرت صدیق

سبب پر تھا اسلام حضرت عمرؓ کا اور وجہ تسمیہ فاروق کی

داہنی طرف تھے اور حمزہؓ بائین طرف علی مرتضیٰؓ پیچھے اور مین آگے آگے تھا اور سب صحابہ داہنے اور بائین اور پیچھے حضرت صلعم کے تھے یہان تک کہ داخل ہوے ہم سب مسجد حرام مین پس سخت نگاہ سے دیکھا کفار قریش نے طرف میرے اور طرف حمزہؓ کے پس نام رکھا اُسوقت میرا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فاروق کہ تجھے فرق ہوا اسلام اور کفر مین اور فرق ہوگیا حق اور باطل مین قصہ حضرت امیر حمزہؓ کے اسلام کا حاشیہ پنجم مین لکھونگا انشاء اللہ تعالیٰ اور مین بھی نہایت خوشی سے کہتا ہون اللہ اکبر کہ اسلام حضرت عمرؓ کا بڑی خوشی اور مبارکبادی کی بات ہی کہ قیامت تک اسلام والون پر اُنکا احسان ہی اور کفار منتظر تھے حرم مین اس بات کے کہ عمرؓ سر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اب کاٹ کر لاتا ہی انھون نے جب یہ صورت دیکھی پوچھا حضرت عمرؓ سے کیا حال ہی تیرا کہا اُنھون نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور فرمایا اگر کوئی تم مین سے اپنی جگہ سے ہلیگا تو اُسے مین قتل کرونگا انھون نے حضرت عمرؓ پر حملہ کیا حضرت عمرؓ نے شدت بہادری سے اُنکو دفع کیا اور حرم شریف کے باہر نکالا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دوگانہ نماز کا مع جمیع صحابہ کے اندر کعبے کے ادا کیا اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اے نبی بس ہی تجھے اللہ اور جو تابع ہین تیرے ایمان والے اسوقت خوشی مسلمانون کی اور غم کفار کا جمع ہونا عید اور محرم کا ایک دن مین سمجھنا چاہیے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ جب سے اسلام لائے عمرؓ ہمیشہ ہمکو عزت رہی اور تھا اسلام عمرؓ کا فتح مسلمانون کی اور ہجرت اُنکی مدد مسلمانون کی اور امانت اُنکی حمت اور ہمین کب طاقت تھی کہ نماز پڑھتے ہم قریب کعبے کے جب اسلام لائے عمرؓ تو نماز نصیب ہوئی ہمکو قریب کعبے کے حذیفہؓ سے روایت ہی کہ جب اسلام لائے عمرؓ تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسا اسلام ہماری طرف چلا آتا ہی اور جب شہید ہوے

حضرت عمرؓ تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسلام ہماری طرف سے جاتا ہی ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ
اول ظاہر کرنا اسلام کا حضرت عمرؓ سے ہوا اور صہیبؓ سے روایت ہی کہ جب اسلام لائے عمر بن الخطاب تو
ظہور ہوگیا اسلام کا اور دعوت اسلام آشکارا ہونے لگی اور بیٹھنے لگے ہم گرد کعبے کے حلقے بنا کر
اور طواف کرتے تھے ہم کعبے کا بے دھڑک حضرت علی سے روایت ہی کہ کسی نے ہجرت ظاہر
نہین کی مگر حضرت عمرؓ نے کہ اُسوقت شمشیر گلے مین پڑی ہوئی تھی اور کمان کندھے پر
اور تیر دان ہاتھ مین اُس صورت سے آئے اور سات طواف کعبے کے کیے پھر دو رکعت
نماز مقام ابراہیم پر پڑھی پھر ہر ہر حلقۂ کفار مین آئے اور فرمایا شَاہَتِ الْوُجُوْہ جو کوئی چاہے
کہ اُسکی ماں اُسکو روئے اور یتیم ہون بچے اُسکے اور رانڈ ہو بی بی اُسکی وہ آئے میرے سامنے
اس جنگل کے باہر پس کسی کو حوصلہ نہوا کہ اُنکے پیچھے جاتا مکۂ معظمہ سے تو یون علانیہ ہجرت
کی بڑی عزت کے ساتھ اور مدینۂ منورہ مین بھی بڑی عزت سے داخل ہوے روایت ہی براؓ سے
کہ اول آئے ہمارے یہان یعنی مدینۂ منورہ مین مُصعَب بن عُمیرؓ اور پھر آئے عبداللہ بن
اُم مکتومؓ پھر آئے عمر بن الخطّابؓ ساتھ بیس سوارون کے پس کہا ہمنے کہان ہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کہا ہمارے پیچھے ہین پھر تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اور ابوبکرؓ اُنکے ساتھ تھے نووی نے لکھا ہی کہ حضرت عمرؓ تمام غزوون مین حاضر رہے
اور جنگ اُحد مین ثابت قدم رہے بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین نے خواب مین دیکھا کہ جنت مین ہون اور دیکھا مین نے
کہ ایک عورت وضو کر رہی ہی اپنے محل کے دروازے پر کہا مین نے یہ کسکا محل ہی کہا عمرؓ کا ہی
پس کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے کہ اُسوقت مجھے تیری غیرت کا خیال آیا
تو مین چلا آیا وہان سے ورنہ اندر اُس مکان کے جاتا پس روئے حضرت عمرؓ اور کہا کیا

آپ ہی سے غیرت کرونگا مین یا رسول اللہ بخاری اور مسلم مین ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین نے خواب دیکھا کہ دودھ پیا مین نے پیٹ بھر کر یہانتک کہ وہ معلوم ہوا میرے ناخنون مین بہے دیدیا مین نے وہ عمرؓ کو پوچھا لوگون نے کیا تعبیر دی آپنے اس خواب کی فرمایا دودھ سے مراد علم ہی بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو سعید خدریؓ سے کہ حضرت نے خواب مین دیکھا لوگون کو کسی پر کرتہ ہی اُسکے سینے تک اور کسی پر اس سے بھی کم اور دیکھا حضرت عمرؓ کو کہ اُنپر کرتہ ہی پانوں سے بھی نیچا پوچھا کیا تعبیر دی آپنے اسکی فرمایا دین بخاری اور مسلم مین روایت ہی سعد بن ابی وقاصؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ای بیٹے خطاب کے قسم ہی اُس ذات پاک کی جسکے قبضے مین میری جان ہی نہین ملیگا تجھسے شیطان کسی راستے مین مگر جائیگا وہ اور راستے سے یعنی جس راستے مین تو چلیگا شیطان اُس راستے مین نہ چل سکے گا بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے البتہ اگلی امتون مین لوگ محدث ہوتے تھے یعنی اُنپر الہام ہوتا تھا اور میری امت مین عمر ملہم ہی ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اللہ تعالی نے جاری کردیا حق اوپر زبان عمرؓ کے کہا ابن عمرؓ نے کہ لوگون کو جب کوئی واقعہ پیش ہوا تو انھون نے اپنی زبان سے کہا اور عمرؓ کو جو واقعہ پیش آیا اور انھون نے اُسکو اپنی زبان سے کہا تو اُسکے موافق قرآن نازل ہوا عقبہ ابن عامرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا نبی میرے بعد تو عمر ہوتا ابی بن کعب سے ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اول مصافحہ اللہ تعالی سے عمرؓ کا ہوگا اور اول سلام اللہ تعالی سے عمرؓ کا ہوگا اور اول اللہ تعالی عمرؓ کا ہاتھ پکڑکے جنت مین داخل فرمائیگا حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جتنے فرشتے آسمانون مین ہین سب تو قیر کرتے ہین عمرؓ کی اور جتنے شیطان زمین مین ہین

شیطان عمرؓ کو دیکھکر بھاگتا ہی

فضیلت عمرؓ کی اول مصافحہ اللہ تعالی سے عمرؓ کا ہوگا

سب جدا رہتے ہین عمرؓ سے ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی فخر کرتا ہی عرفے کے دن عرفے والون سے علی العموم اور فخر کرتا ہی عمرؓ کے ساتھ علی الخصوص فضل بن عباس سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حق میرے بعد عمرؓ کے ساتھ ہی جہان عمرؓ ہو بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ سے کہا اُن دونون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین نے خواب مین دیکھا کہ ڈول کھینچے مین نے کنوین سے جتنے چاہے اللہ تعالی نے پھر کھینچے ڈول ابوبکرؓ نے مگر اُسنے کم کھینچے پھر کھینچے عمرؓ نے یہان تک کہ ہوگیا ڈول اُسکے ہاتھ مین چرس پس نہین دیکھا کسی زور آور آدمی کو کہ عمل کرے مثل عمرؓ کے یہان تک کہ پیٹ بھر گیا لوگون کا اور اُنکے اونٹون کا کہا نووی نے تہذیب مین کہ کہا علما نے یہ اشارہ ہی طرف خلافت ابوبکرؓ اور عمرؓ کے اسواسطے کہ کثرت فتوح اور ظہور اسلام حضرت عمرؓ کی خلافت مین نہایت درجہ کا ہوا طبرانی کی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شیطان نہین ملا عمرؓ سے اسلام کے بعد مگر اوندھے مونہ گرا یہ روایت مروی ہی حضرت حفصہؓ ام المؤمنین سے ابی بن کعب سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا مجھسے جبرئیل نے البتہ روئیگا اسلام عمرؓ کی موت پر ابوسعید خدریؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے بغض کیا عمرؓ سے اُسنے مجھسے بغض کیا اور جسنے محبت رکھی عمرؓ سے اُسنے محبت رکھی مجھسے **فصل** پنجم بیان اقوال صحابہ اور سلف کے جو حضرت عمرؓ کی شان مین فرماتے ہین حضرت ابوبکرؓ تمام دنیا مین مجھے کوئی عمرؓ سے زیادہ محبوب نہین اور جب حضرت علیؓ کے سامنے ذکر صلحا کا ہوتا تو فرماتے کیون نہین ذکر ہوتا اسوقت عمرؓ کا ہم جانتے ہین کہ سکینہ ہمیشہ نازل ہوتی ہی عمرؓ پر فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اگر علم

اسلام اور عمرؓ کی موت پر رونے کا بیان

اقوال صحابہ کے عمرؓ کی شان مین

تمام دنیا کا ایک پلہ ترازو مین رکھین اور علم حضرت عمرؓ کا ایک پلے مین تو بھاری ہو جائے پلہ حضرت عمرؓ کا کہا حذیفہؓ نے قسم ہی اللہ تعالی کی نہ پایا مین نے کسی کو خلافت کرنے والون مین سے خوف نہ کرنے والا اللہ کے دین مین وقت خلافت کے سوائے حضرت عمرؓ کے کہا حضرت معویہؓ نے کہ حضرت ابو بکرؓ نے نہ ارادہ کیا دنیا کا اور نہ ارادہ کیا دنیا نے اُنکا اور حضرت عمرؓ نے نہ ارادہ کیا دنیا کا بلکہ دنیا انکی خواہش رکھتی تھی یعنی انکے وقت مین بڑے بڑے فتوحات ہوئے مگر یہ مائل طرف دنیا کے نہوے عمر بن ربیعہ سے روایت ہی کہ حضرت عمرؓ نے کعب احبار سے پوچھا کہ کیا پاتا ہی تو ذکر میرا یعنی اگلی امت کی کتابون مین کہا اُنھون نے سینگ لوہے کا فرمایا اسکے کیا معنی لکھے ہین اُنکی کتابون مین کہا امیر ہوگا سخت قوی نہ خوف کریگا کسی کی ملامت سے اللہ تعالی کے کامون مین **فصل** اس بیان مین کہ حضرت عمرؓ کے قول کے موافق بیس آیتین قرآن شریف مین نازل ہوئین مجاہد سے روایت ہی کہ حضرت عمرؓ کوئی رای بتاتے تھے تو اُسکے موافق قرآن شریف اُترتا تھا اور حضرت علیؓ سے روایت ہی کہ قرآن شریف مین کتنی آیتین حضرت عمرؓ کی رای کے موافق اُتری ہین اور اسی معنی کی روایت مرفوعا ابن عمرؓ سے ہی بخاری اور مسلم مین اور روایت ہی کہ فرماتے تھے حضرت عمرؓ کہ موافق میری رای کے نازل کین میرے رب نے تین آیتین **آیت پہلی** یہ کہ مین نے عرض کی یارسول اللہ اگر مقام ابراہیمؑ کو ہم مصلّے بنائین تو خوب بات ہی پس نازل ہوئی آیت وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى یعنی بنالو تم مقام ابراہیمؑ کو مصلّے **آیت دوسری** یہ کہ عرض کی مین نے آپکی عورتون کے نزدیک جو مرد آکے بیٹھ جاتے ہین اُسمین نیک و بد سبھی طرح کے لوگ ہوتے ہین اگر آپ عورتون کو حکم پردہ کا فرمائین تو

نزول آیات موافق رای عمرؓ کے

خوب بات ہی حضرت زینب ام المومنین نے فرمایا تو عزت کرتا ہی ہماری اور وحی
ہمارے گھر مین آتی ہی پس نازل ہوئی آیت پردہ کی وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا
فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ یعنی سوال کیا کرو تم ای مردو عورتون سے پردے
کے پیچھے **فائدہ** سبحان اللہ کیسی نعمت عظمی حق تعالی نے ہمکو آپکی برکت سے دی کہ
عزت ہوگئی دین اسلام کو جس قوم مین پردہ عورتون کا نہین ہی تو دیکھنے والے آنکھون
سے تومزہ لیتے ہین یہ بڑی بے حرمتی کی بات ہی **آیت تیسری** فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ
مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ یہ قصہ اس طرح پر ہی ابن عباسؓ سے روایت ہی
کہ جب جدا ہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بیبیون سے تو کہتے ہین حضرت عمرؓ
کہ داخل ہوا مین مسجد مین تو لوگ کہہ رہے تھے کہ طلاق دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے اپنی بیبیون کو چاہا مین نے کہ دریافت کرون اس حال کو تو آیا مین حضرت عائشہؓ
کے حجرے مین اور کہا مین نے ای بیٹی ابوبکر کی تو نے ایذا دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کو اُنھون نے کہا ای بیٹے خطاب کے تجھے مجھسے کیا کام پھر گیا مین حفصہ کے پاس
اور کہا مین نے اُس سے کہ تو تو محبوب پیغمبر کی نہین ہی میرے مونہ سے تجکو حضرت نے
رکھا ہی نہین تو طلاق دیدیتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تجکو وہ اس بات کو سنکے
بہت روئین پھر پوچھا اُنسے کہان ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہا اپنے خزانے
مین جب گیا مین حضرت کے پاس اذن لیکر تو دیکھا مین نے کہ آپ لیٹے ہین بوریے
پر اور نشان بوریے کے تمام بدن مبارک پر ہوگئے ہین اور خزانے مین آپ کے
دیکھے مین نے دو مٹھی جو ہین اور قدرے رنگ جس سے چمڑے کو دباغت کرتے ہین
بقدر دو صاع کے اور ایک چمڑا لٹکا ہوا تھا یہ حال دیکھکر مین رو دیا آپ نے

فرمایا کس چیز نے رولایا ہی تجکو ای عمر رض عرض کیا مین نے کیونکر نہ روؤن مین کہ آپ مقبول اور محبوب اور رسول ہین اللہ کے اور بہترین مخلوق ہین اور یہ عجم کے بادشاہ انکے میان بانع ہین اور نہرین اور آپ کا یہ حال ہی فرمایا ای بیٹے خطاب کے تو راضی نہین ہی کہ ہو ہمارے واسطے آخرت اور اُنکے واسطے دنیا عرض کی مین نے کہ ہان یارسول اللہ پس حمد کرتا ہون مین اللہ تعالی کی اس بات پر کہ کم کلام کیے ہین مین نے ایسے کسی چیز مین مگر اُتاری ہی اللہ تعالے نے میری تصدیق اپنی کتاب مین پھر عرض کی مین نے اگر طلاق دی ہی آپنے بیبیون کو تو اللہ تعالی آپکا مولا ہی اور جبرئیل اور مومن سب آپکے چاہنے والے ہین پس نازل ہوئی یہ آیت فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ انتہی آیت چوتھی جمع ہوئی تھین بیبیان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی واسطے طلب نان ونفقہ کے اُسقدر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توکل سے زیادہ تھا اس بات سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے خفا ہو کر ایک مہینہ سب سے جدا ہو گئے اور ایک کوٹھری مین جو خزانہ آپکا تھا دن رات رہے حضرت عمر رض نے سب کو گھڑکا اور فرمایا اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دوگے تو بدل دیگا اللہ تعالی اور بیبیان اپنے رسول کو اور تمکو طلاق دلوا دیگا اور وہ بیبیان ایسی ایسی ہونگی پس نازل ہوئی یہ آیت عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا یعنی قریب ہی رب محمد کا اگر طلاق دے وہ تمکو کہ بدلے مین دے اُسکو بہتر بیبیان تمسے کہ وہ فرمان بردار ہونگی اور ایمان والیان اخلاص مند ہونگی اور نماز پڑھنے والیان رجوع کرنے والیان درگاہ خداوندی مین عبادت کرنے والیان ہجرت کرنے والیان یا روزہ رکھنے والیان ثیبہ ہونگی اور باکرہ ہونگی تفسیر حسینی مین لکھا ہی

کہ مراد ثیب سے حضرت آسیہؓ ہین اور باکرہ سے حضرت مریمؑ ہین کہ وہ جنت مین حضرت
کے نکاح مین ہونگی **پانچوین آیت** اسکا قصہ یہ ہی کہ جنگ بدر مین جب کفار کو قید
کرلیا مسلمانون نے تو حضرت نے اُنکے مقدمے مین مشورہ کیا یہ قصہ فتوح الشام مین واقدی
نے اسطرح لکھا ہی کہ حضرت علیؓ سے روایت ہی کہ آئے حضرت جبرئیلؑ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بدر مین اور اختیار دیا آپکو واسطے قیدیون کے کہ قتل کرین اُنکو یا اُنسے فدیہ لیکر
چھوڑدین مگر فدیہ لیکر جتنے کافر چھوڑدوگے اُتنے ہی مسلمان سال آیندہ مین شہید ہونگے
کہا سب نے اختیار کرتے ہین ہم فدیے کو کہ اب مدد حاصل کرین ہم ساتھ مال کے اور سال
آیندہ مین شہید ہون اور جنت مین جائین پس لیا فدیہ قیدیون سے اور سال آیندہ
اُتنے ہی مسلمان جنگ احد مین شہید ہوے چونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتک کچھ
حکم اس مقدمے مین نہ لگایا تھا لہذا کفار کو نہایت تردد تھا پس تجویز کی کفار نے کہ سفارش
کرائین ہم ابوبکرؓ سے کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مزاج مین نہایت دخیل ہین
اُنکے سوا دوسرے کو ایسی مداخلت نہین تو بلایا حضرت ابوبکرؓ کو قیدیون نے اور نہایت
التجا کی اُنسے اور کہا کہ ہمارے درمیان مین بھائی اور چچا اور بھتیجے ہین مسلمانون کے
کہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ چھوڑدین اپنی عنایت سے ہمکو یا فدیہ لین ہمسے سو
قبول کیا حضرت ابوبکرؓ نے اور کہا انشاء اللہ تعالی مین ضرور سعی کرونگا اس مقدمے
مین پھر جب آئے حضرت عمرؓ قیدیون کے پاس تو اُنسے بھی یہی کہا پہنچے فرمایا کہ البتہ سعی اور
کوشش کرونگا مین تمھاری بُرائی کی جب گئے حضرت عمرؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس تو دیکھا کہ حضرت ابوبکرؓ مع اور صحابہ کے بیٹھے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
اور کہہ رہے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فداہون میرے ماں باپ آپ پر یہ قیدی

سعی کرنا حضرت صدیق کا خلاصی کفار مین

قوم ہین آپکی اور بھائی بھتیجے اور چچا مسلمانون کے انمین ہین اور دور تر انمین کا نزدیک تر
آپ سے ہی نہایت نرمی اور محبت سے کہتے تھے حضرت ابوبکرؓ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
سے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا جب اُٹھے وہان سے حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ تو آبیٹھے اُنکی جگہ حضرت عمرؓ اور کہا یہ دشمنان خدا ہین کہ جھٹلایا انھون نے آپ کو
اور لڑے آپ سے اور جلاوطن کیا آپکو قتل کیجیے آپ انکو کہ یہ سب سردار اور امام ہین کفر
کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب انکو بھی نہ دیا جب اُٹھ گئے یہ وہان سے تو آبیٹھے
حضرت ابوبکرؓ اُنکی جگہ اور نہایت نرمی سے عرض کی کہ احسان کیجیے آپ اپنر کہ انکا قتل انکو
ابھی دوزخ مین ڈالیگا اور چھوڑ دینا انکا دوزخ سے رہائی ہی اُنکو حضرت نے کچھ جواب نہ دیا
جب اُٹھ گئے اپنی جگہ سے حضرت ابوبکرؓ تو آبیٹھے اُس جگہ حضرت عمرؓ اور پہلے جو کہا تھا ویسا
ہی پھر کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا اسی طرح تین مرتبہ حضرت ابوبکرؓ نے
اُنکی سفارش کی اور حضرت عمرؓ نے تین مرتبہ اُنکی برائی بیان کی جب باہر تشریف لائے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو فرمایا سب صحابہ کو کہ کیا کہتے ہو تم بیچ رای ان دونون کے
کہ مثال ابوبکرؓ کی مثال میکائیلؑ کی ہی کہ اُتارتے ہین وہ انوار رحمت کے بندون پر اور
مثال ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کہ نرم تھے اپنی قوم پر شہد سے زیادہ کہ آگ مین ڈالا
انکو اور نہ کہا انھون نے کچھ سوای اسکے کہ فرمایا اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ
یعنی اف ہی تمکو اور جنکو تم پوجتے ہو اللہ تعالی کے سوا اور فرمایا فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَ
مَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ یعنی جسنے پیروی کی میری وہ میرا ہی اور جسنے نافرمانی
کی میری تو تو بیشک غفور رحیم ہی اور مثال ابوبکرؓ کی مثال عیسی علیہ السلام کی ہی کہ کہا
انھون نے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

سبب نزول آیت کا قتل کافرین سی نا حضرت عمرؓ کا

مثال حضرت ابوبکرؓ کی

یعنی اگر عذاب کرے تو انکو تو وہ تیرے بندے ہین اور جو بخشے تو انکو تو تو غالب حکمت
والا ہی ؎ اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا ٭ انھین کیا عذر ہی ہمین ہین
یہ مملوک تو مالک ٭ اور مثال عمرؓ کی مثال جبرئیل علیہ السلام کی ہی کہ لاتے ہین عتاب اور
غضہ اللہ تعالی کا اور مثال حضرت نوح علیہ السلام کی ہی کہ کہا انھون نے رب کا تذر
عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا یعنی ای رب نہ چھوڑ روی زمین پر کوئی کافر بسنے والا اور
مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہی کہ کہا انھون نے رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ
وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ یعنی ای رب مٹا دے
انکے مال اور سخت کردے انکے دل کہ نہ ایمان لائین وہ یہان تک کہ دیکھین وہ عذاب
دکھ والا بعد اسکے حکم دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قتل کروانکو یا چھوڑ دو انکو فدیہ لیکر
پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت کرتا ہی اللہ تعالی بعضے دلون کو پتھر سے زیادہ اور
نرم کرتا ہی بعضے دلون کو مکھن سے زیادہ پھر حکم دیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قبول
کرو قیدیون سے فدیہ اور فرمایا کہ اگر اترتا عذاب ان بدر کے تو نہ نجات پاتا کوئی سوای
عمرؓ کے کہ وہ ناراض تھے کفار کے چھوڑنے پر اور راضی تھے انکے قتل سے اور بعضی
روایت مین آیا ہی کہ نہ نجات پاتا کوئی سوای عمر اور سعد بن معاذ کے کہ وہ بھی مثل حضرت
عمرؓ کے ناراض تھے چھوڑنے پر اور راضی تھے قتل پر اور نازل ہوئی یہ آیت مَا كَانَ
لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ
يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ یعنی نہین ہی شان نبی کی کہ کفار قیدیون سے فدیہ
لے سا تنک کہ خوب قتل کرے کفار کو زمین مین ارادہ کرتے ہو تم مال دنیا کا کہ لیلیا تمنے فدیہ
چھوڑ دیا قیدیون کو اور اللہ ارادہ کرتا ہی آخرت کا اور اللہ ہی غالب حکمت والا لولا کتاب

کِتٰبٌ مِّنَ اللّٰہِ سَبَقَ لَمَسَّکُمْ فِیْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ اگر نہ حکم ہوا ہوتا پہلے لوح محفوظ مین البتہ لگ جاتا تمکو اُسکے بدلے مین جو تمنے لیا عذاب عظیم یعنی حکم منع فدیہ کا صحیح نہین آیا تھا یا یہ کہ نادانی پر نہین پکڑتا اللہ تعالی یا یہ کہ اہل بدر پر فضل ہو چکا ہی ورنہ عذاب عظیم آتا **سوال** صحابہ کو تو اختیار دیا تھا درمیان قیدیون کے کہ مفت چھوڑ دین اُنکو یا فدیہ لیکر چھوڑین اُنکو پھر عتاب اور غصے کی کیا وجہ ہی **جواب** یہ اختیار امتحان کے واسطے تھا جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کو اختیار ملا تھا کہ دنیا کو اختیار کرین تو جائین نبی کے گھر سے اور جو اللہ اور رسول کو اختیار کرین تو رہین نبی کے گھر مین سو اُن سب نے اللہ و رسول کو اختیار کیا اور جو اختیار کرتین دنیا کو تو عتاب اور غصہ خدا کا اُنپر ہوتا **فائدہ** ای بھائی اللہ تعالی کے ہر کام مین ہزارون حکمتین ہین اگرچہ رضای الٰہی اسمین تھی کہ اختیار کرتے وہ قتل کو مگر نہ قتل ہونے مین بھی ہزارون حکمتین تھین اول یہ کہ کیسے کیسے لوگ اُنمین تھے اگر وہ قتل ہو جاتے تو بڑے افسوس کی بات تھی جیسا کہ حضرت عباسؓ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا اور عقیل بن ابی طالب چچازاد بھائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نوفل بن حارث بن عبد المطلب بھی چچازاد بھائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ سب اعلی درجہ کے مسلمان اور بہت سے اُنمین کے مسلمان ہو کر صحابی ہوے اُنمین سے حضرت عباسؓ کے اسلام کا عجیب قصہ ہی جب بدر مین اُنکو پکڑا ابو الیسر صحابی نے تو ابو الیسر نہایت حقیر اور دبلے آدمی تھے اور حضرت عباسؓ موٹے اور بلند قد تھے ایسے کہ سب لوگ حضرت ابن عباس کے مونڈھون تک ہوتے تھے اور ابن عباس حضرت عباس کے مونڈھون تک ہوتے تھے اور حضرت عباس اپنے باپ عبد المطلب کے مونڈھون تک ہوتے تھے جب پوچھا لوگون نے

حضرت عباسؓ کا

حضرت عباسؓ سے کہ کیونکر عاجز ہو گئے تم ابو الیسر کے آگے اُنھون نے فرمایا کہ
وہ مجکو پہاڑ کے برابر نظر آیا اور پوچھا ابو الیسر سے کہ تمنے کیونکر پکڑا حضرت عباسؓ
کو اُنھون نے کہا کہ مدد کی میری اُسوقت ایک مرد بڑی ہیبت والے نے فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ ایک فرشتہ تھا کہ مدد کی اُسنے تیری نقل ہی کہ
حضرت عباسؓ بسبب تنگ ہونے بیڑی کے رات کو ہای ہای کرتے تھے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اُنکی آواز سے نیند نہ آتی تھی پوچھا کہ حضرت آپ کیون نہین
آرام فرماتے فرمایا آواز میرے چچا عباس کی مجکو سونے نہین دیتی جب ایک
انصاری نے بے آرامی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دیکھی حضرت عباس کی
بیڑی کو ڈھیلا کر دیا کہ اُنکو نیند آگئی فرمایا کیا سبب ہی کہ آواز عباس کی اب نہین آتی
کہا کہ بیڑی اُنکی ہلکی کردی فرمایا کہ سب کی بیڑی ہلکی کرو سبحان اللہ کیا انصاف ہی
اور کیا خوف خدا ہی کہ سب بندگان خدا کو برابر سمجھا کچھ اپنے بیگانے مین فرق نکیا
اور اس سے زیادہ یہ عدالت دیکھنی چاہیے کہ حضرت عباسؓ جنگ بدر سے پہلے
اسلام لائے تھے لیکن اسلام کو بخوف کفار پوشیدہ رکھا تھا اسی واسطے فرمایا تھا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر مین جو کوئی عباس کو پائے تو قتل
نہ کرے جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای چچا فدیہ دو تم اپنا عرض کی
کہ مین تو مسلمان ہون اور مجھے یہ لوگ زبردستی لائے تھے فرمایا کہ تم عند اللہ مسلمان
ہو مگر جب ہمارے سامنے جنگ کو آئے تو فدیہ دینا پڑیگا اور بعضون نے اُنکے
اسلام کی یہ وجہ کہی ہی کہ یہ ساٹھ تولے سونا واسطے مدد کفار کے لائے تھے سب لشکر
اسلام نے لوٹ لیا اور داخل مال غنیمت ہوا عرض کی اُنھون نے کہ وہ حساب مین

سبب اسلام حضرت عباس کا

فدیے کے سمجھ لیجیے فرمایا جب تم وہ مال واسطے صرف لشکر کفار کے لائے تھے
تو وہ مال نصیب مسلمانون کو ہوا اور داخل غنیمت ہوا اب فدیہ جدا دیجیے کہا انھون نے
کہ آپ چاہتے ہین کہ چچا آپ کا بھیک مانگ کر لائے فرمایا وہ سونا کہ چلتے وقت
چچی کو دے آئے تھے وہ کیا ہوگا کہا انھون نے یہ خبر آپکو اللہ تعالی نے دی اسواسطے
کہ اسکی خبر سوا میرے اور تمھاری چچی کے کسی کو نہین اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ یہ ستر کفار قیدی تھے اِنمین سے عُقبہ بن مُعیط ہمسایہ
رسول اللہ کا بڑا سخت کافر تھا اُسنے اوجھڑی اور پھیپڑا حضرت کے شانون پر
نماز مین رکھوایا تھا اُسکو حضرت نے گردن مارنے کا حکم دیا تھا اُسنے بہت منت اور
عاجزی کی اور کہا کہ جو سب کا حال ہوگا وہ میرا بھی کیجیے گا فرمایا کہ گردن مارو اسکو
کہ اسنے سخت ایذا دی اللہ اور رسول کو آخر وہ گردن مارا گیا اُسی وقت اور مختصر حال
جنگ بدر کا یہ ہی کہ ستر کفار بڑے بڑے رئیس قید ہوے مسلمان ہوے اُنمین سے
وہ جنکی قسمت مین جنت تھی جیسے حضرت عباسؓ اور عَقیلؓ اور نوفلؓ وغیرہ جنکا ذکر
اوپر ہو چکا اور ستر کافر بڑے بڑے سردار قریش کے جنگ بدر مین مارے گئے
ابو جہل اور عتبہ اور شیبہ انھین مین سے تھے اور ڈالی گئین لاشین اُنکی کنوین مین
کہ وہ بدر مین تھا اور پہلے سے ناپاک تھا الحمد للہ حمدا کبیرا قصہ عجیب یہ ہی کہ جب کھینچی گئی
لاش عُتبہ بن رَبیعہ کی واسطے ڈالنے کنوین کے تو بیٹا اُسکا ابو حذیفہ مسلمان اور
صحابی تھا اُنکے چہرے پر اُسوقت پریشانی تھی اور رنگ چہرے کا بدل گیا تھا جب
دیکھا حضرت نے یہ حال تو پوچھا اُسنے کہ تھا ما حال اپنے باپ کی حالت دیکھکر پریشان
ہوا اُنھون نے عرض کی کہ قسم ہی مجکو اللہ تعالی کی نہین آیا کچھ نقصان میرے ایمان مین

قتل عقبہ بن معیط کا

حال اسیران بدر کا

مگر یہ خیال میرے دل مین گذرا کہ میرا باپ آدمی حلیم الطبع تھا اور اخلاق اور آداب کا پورا تھا مگر تقدیر الٰہی کے سامنے کچھ کام نہ آیا ہذا فی مدارج الحق بڑے بڑے عالم فاضل حکیم امیر عاقل دیکھنے مین آئے مگر نیکنامی دین کی قسمت سے علاقہ رکھتی ہی کسی کمال پر موقوف نہین اور اُمیہ بن خلف الجمحی اور عُقبہ بن معیط بھی اسی جنگ مین واصل جہنم ہوے اور ابو لہب اگرچہ جنگ مین نہ آیا تھا مگر اُسکے صدمے مین مرگیا اور سبب اُسکی موت کا یہ ہوا کہ جب خبر فتح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مکہ معظمہ مین پونہچی تو سب کفار کو صدمۂ سخت ہوا مگر ابو لہب کو صدمۂ عظیم ہوا یہان تک کہ جب سنا اُسنے مارا جانا ابو جہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ اور عقبہ کا اور پکڑا جانا حضرت عباس اور عقیل اور نوفل وغیرہ کا تو اُسکو اعتبار نہ آیا یہان تک کہ پونہچے ابو سفیان بحالت تباہ بھاگ کر اس جنگ سے تو اُنسے ابو لہب نے کہا کیا حال ہی ای بھتیجے میرے تو سچ بتا دیگا اُنھون نے کہا کہ واقعی یہ خبر بلکل سچ ہی مین اور ای چچا میرے جب پونہچے ہم اُس میدان مین اور مقابل ہوے ہم اصحاب محمدؐ کے تو معلوم ہوا ہمکو کہ ہم خشک زمین مین ہین اور ہتیار ہمارے چھنے جاتے ہین اور مشکین ہماری باندھی جاتی ہین ابو رافع غلام حضرت عباسؓ کے بولے کہ واللہ فرشتے تھے ہتیار چھینتے تھے اور تمھاری مشکین باندھتے تھے ابو لہب نے نہایت غصے اور غضب سے اُنکو گھونسا مارا اور چھاتی پر چڑھگیا اور مارنے لگا اُسوقت ام الفضل زوجہ حضرت عباسؓ نے اُسکو ایک بڑا ستھرا وہ ذلیل اور خوار ہوکر اپنے گھر چلا گیا سات دن کے بعد اُسکو بیماری عدسہ[1] کی ہوگئی اور وہ بیماری عرب مین منحوس مشہور تھی کذا فی مجمع البحار کہ اُس بیماری سے سب لوگ نفرت کرتے تھے اور قریب اُسکے نہ جاتے تھے اور وہ ایک پھنسی ہوتی تھی قسم طاعون سے مثل دانۂ مسور کے جسکو وہ

موت ابو لہب کی صدمہ عظیم فتح اسلام سے

[1] عدسہ طاعون ہے

ہوتی تھی اُسکو ہلاک کرتی تھی اسواسطے اس بیماری مین ابولہب کے پاس کوئی اپنا بیگانہ نہ آتا تھا سات دن بیمار ہوکر مرگیا تین دن تک اُسکا مردہ پڑا رہا کسی نے ہاتھ نہ لگایا تین دن کے بعد مزدورون کے سر پر رکھکر مکۂ معظمہ کے باہر گڑھا کھودوا کر اسکو ڈال دیا اور پتھرون سے اُس گڑھے کو بھر دیا لعنۃ اللہ علیہ ہذا فی المدارج **چھٹی آیت** شراب کی حرمت مین حضرت عمرؓ کے موافق طلب اور خواہش کے نازل ہوئی نقل کیا اسکو نووی نے تہذیب مین اور یہ روایت سنن مین بھی ہی اور حاکم نے مستدرک مین بھی روایت کی اِنَّ عُمَرَ رضؓ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ لَنَا فِی الْخَمْرِ بَیَانًا شَافِیًا یعنی حضرت عمرؓ کی یہ دعا تھی خداوندا شراب کے مقدمے مین تو ہمارے واسطے بیان شافی فرمادے پس نازل ہوئی آیت وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْھِمَآ اِثْمٌ کَبِیْرٌ **ساتوین آیت** فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ۔ انسؓ سے روایت ہی کہ جب نازل ہوئی آیت وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ جَعَلْنٰہُ نُطْفَۃً فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَۃَ عَلَقَۃً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَۃَ مُضْغَۃً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَۃَ عِظٰمًا فَکَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰہُ خَلْقًا اٰخَرَ یعنی پیدا کیا ہمنے انسان کو سنی ہوئی مٹی سے پھر پیدا کیا ہمنے اُسکو ایک قطرۂ منی سے کہ رکھا اُسکو ایک جگہ محفوظ مین پھر بنایا ہمنے اُس منی کو لوتھڑا ہوا پھر کردیا ہمنے اُسکو ایک بوٹی گوشت کی پھر ہمنے بنائین اُس بوٹی سے ہڈیان پھر پہنایا ہمنے ہڈیون کو گوشت پھر پیدا کیا ہمنے پیدائش دوسری یعنی مان کے پیٹ سے فرماتے ہین حضرت عمرؓ جب نازل ہوئی یہ آیت تو کہا مینے فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ تو اُسوقت نازل ہوئی یہ آیت یعنی فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ یعنی بڑا برکت والا ہی اللہ تعالیٰ اچھا پیدا کرنے والا **آٹھوین آیت** وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ جب

ہ یہ بیچھے ہین مینے عمر شراب اور جوے کا حکم سے ان دونون مین بڑا گناہ ہی ۱۲

مرگیا عبداللہ بن اُبی تو بلایا اوسکے بیٹے نے کہ اُنکا نام بھی عبداللہ تھا اور وہ مرد مسلمان باخلاص تھا اُسنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو واسطے نماز جنازہ کے طلب کیا پس کھڑے ہوگئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین حضرت عمرؓ کہ کھڑا ہوگیا من سامنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا مین نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نماز پڑھیے گا اوپر عبداللہ بن اُبی کے کہ دشمن تھا اللہ تعالی کا اور کی تھی عداوت اُسنے اسلام سے فلانے دن اور فلانے دن قسم ہی اللہ تعالی کی مین یہ عرض کر ہی رہا تھا کہ نازل ہوئی آیت وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ یعنی نہ پڑھ تو نماز اوپر کسی منافق کے کبھی جو مرے انمین سے اور نہ کھڑا ہو اُنکی قبر پر **تیسرین آیت** یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى یعنی اے ایمان والو نہ قریب ہو نماز کے جب تم نشے مین ہو یہ حکمت الٰہی ہی کہ شراب جو محبوب تھی عرب کو تو اُنکی حرمت کا حکم ایک دم نہ بھیجا بلکہ کئی مرتبے مین حکم حرمت کا فرمایا نشے کی حالت مین جو نمازون مین نقصان ہوتا تھا تو اصحاب کبار کو خصوصاً حضرت فاروق اعظمؓ کو نہایت ناگوار تھا اول یہ آیت نازل ہوئی تھی قصہ شراب کا اور جو جو حرج واقع ہوتے تھے نمازمین اور اوردین کے کہ مون مین شراب کے پینے سے بسبب خوف ملوالت کتاب کے موقوف رکھا **آیت دسوین** سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت استغفار فرماتے واسطے قوم منافقین کے تو کہتے حضرت عمرؓ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ یعنی برابر ہی استغفار کرنا اور نکرنا واسطے منافقون کے پس نازل ہوئی آیت سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ یعنی برابر ہی بخشش طلب کرے تو واسطے منافقون کے یا نہ بخشش طلب کرے تو واسطے اُنکے لَنْ يَّغْفِرَ

اللہ لہٗ ہرگز نہ بخشیگا اللہ تعالیٰ اُنکو روایت کی یہ طبرانی نے ابن عباسؓ سے
آیت گیارھویں سورۂ انفال مین ہی کَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ
بِالْحَقِّ اِنَّ یہ قصہ یون ہی کہ جب مشورہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے
چلنے مین طرف بدر کے تو عرض کی حضرت عمرؓ نے کہ تشریف لیجایئے کما قالہ السیوطی
فی تاریخہ ترجمہ آیت کا یعنی جیسا کہ حکم دیا تیرے رب نے نکلنے کا گھر سے حق کے ساتھ
یعنی نکلنا طرف بدر کے یہی حق ہی ہذا فی تفسیر الواقدی **آیت بارھویں** سورۂ نور
مین ہی قولہ تعالیٰ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ یہ قصہ اسطرح پر لکھا ہی کہ جب بہتان
کیا بعض لوگون نے جناب صدیقہ پر تو نہایت رنج ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
اور مشورہ کیا اس مقدمے مین اصحاب سے تو حضرت عمرؓ نے عرض کی نکاح آپکا
حضرت عائشہؓ سے کس کے حکم سے ہوا فرمایا اللہ تعالیٰ کے حکم سے عرض کی کہ کیا پھر
اللہ تعالیٰ نے عیب دار بی بی سے آپکا نکاح کیا سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ
یعنی پاک ہی اللہ تعالیٰ اس بات سے کہ عیب دار بی بی اپنے پیغمبر کو دے یہ بہتان ہی
بڑا قصہ جناب صدیقہ کا مومنون کے دل مین زلزلہ ڈالتا ہی اور دل کو چاک کرتا ہی
اگر حیات ہی میری تو اس قصے کو انشاء اللہ تعالیٰ حاشیۂ پنجم مین جناب صدیقہؓ کے
حال مین لکھونگا **آیت تیرھویں** سورۂ بقرہ مین ہی قولہ تعالیٰ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ
الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ اور یہ قصہ اس صورت سے ہی کہ ابتدای اسلام مین
رمضان شریف کی راتون مین نماز عشا کے بعد یا نیند کے بعد صحبت بیبیون سے
حرام تھی حضرت عمرؓ سے یہ بات ہوئی کہ اُنھون نے صحبت اپنی بی بی سے کی رات
کو جب عرض کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ یعنی

حلال کی گئی تمکو روزے کی رات مین بے شرمی یعنی مجامعت اپنی بی بی سے وایت
کی احمد نے اپنی مسند مین سبحان اللہ حضرت عمرؓ کے قصور کے سبب سے تمام امت
پر یہ احسان قیامت تک ہوگیا ورنہ خدا جانے کیا فتور ہوتا امید قوی ہی کہ اللہ تعالی
اُنکی نیکیون کی برکت سے تمام امت کو قیامت کے دن بخشدیگا **چودھوین آیت**
بھی سورۂ بقر مین قولہ تعالی مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَ
مِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ یہ قصہ یون لکھا ہی کہ ملاقات ہوئی ایک یہودی کی حضرت
عمرؓ سے کہا اُسنے کہ تمھارا نبی جو کہتا ہی کہ جبرئیل مجھپر آتا ہی تو جبرئیل دشمن ہے ہمارا
حضرت عمرؓ نے کہا کہ جو کوئی دشمن ہی جبرئیل یا میکائیل کا اور اللہ تعالی کا اور اُسکے
فرشتون کا اور اُسکے رسولون کا تو اللہ تعالی دشمن ہی کافرون کا اُس مضمون کی
بعینہ آیت نازل ہوئی روایت کیا اِسکو ابن ابی حاتم نے عبد الرحمن ابن ابی لیلی سے
آیت پندرھوین سورۂ نون مین روایت کی ابی حاتم اور ابن مردویہ نے اسود
سے کہ جھگڑتے آئے دو شخص طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آپنے فیصلہ کردیا
اُن دونون کا جو اِنمین ہارا تھا اُسنے کہا کہ مین فیصلہ چاہتا ہون حضرت عمرؓ سے
جب اُنکے پاس دونون آئے تو کہا حضرت عمرؓ سے اُسنے کہ یہ مقدمہ سنا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یون حکم فرمایا یہ شخص نہین مانتا حکم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
اور اب آپکے پاس مجھے لایا ہی آپنے فرمایا اُس دوسرے آدمی سے کہ سچ ہی یہ بات کہا
اُسنے کہ ہان سچ ہی فرمایا توقف کرو مین آتا ہون گھر سے تلوار لاکر اُسکو قتل کیا وہ مقدمہ
پانے والا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ قصہ بیان کیا فرمایا آپنے مین نہین
گمان کرتا عمرؓ پر کہ وہ قتل کرے مومن کو پس نازل ہوئی یہ آیت فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا
یعنی قسم ہی تیرے رب کی نہین مومن ہونگے یہ لوگ کبھی جب تک تجکو نہ بنا لینگے
حکم اپنے جھگڑون مین اور پھر نہ پائینگے تیرے فیصلے سے حرج اپنے دلون مین اور جب تک
گردن نہ جھکا لینگے تیرے آگے اب ذرا ظاہر اور باطن اس آیت کا ترازو مین اپنے ایمان کے
تول لو کہ پورا ہی یا نہین اگر پورا ہی تو شکر کرو اس نعمت کا اور جو نہین ہی تو آج پورا
کرو مرنیکے بعد کیا کرسکوگے ؎ وقت پر قطرہ بہت اس پر خوش ہنگام کا +
جل گیا جب کھیت تب برسا تو پھر کس کام کا + **سولھوین آیت** سورۂ نور مین حکم ہین
پردے کے اور اذن کے امت کے واسطے حضرت عمرؓ سوتے تھے کہ غلام انکا اوپر چلا آیا
اسوقت یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ حَرِّمِ الدُّخُوْلَ اِلَّا اللّٰہُ یا اللہ حرام کردے تو داخل ہونا غیر مردون کا
گھرون مین پس اتری یہ آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ
حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا یعنی ای ایمان والو نہ داخل ہو تم بیگانہ گھرون مین
جبتک کہ اذن نہ لیلو اور سلام نہ کرلو باہر سے گھر والون پر ہذا کلہ فی تاریخ الخلفاء
للسیوطی باقی چار آیتین عوام فہم نہ تھین اسواسطے موقوف رکھا من شاء فلینظر
فی تاریخ السیوطی **فصل** بیان کرامات حضرت عمرؓ مین ابن عمرؓ سے روایت ہی
کہ بھیجا حضرت نے ایک لشکر جہاد کے واسطے اور سردار کیا اس لشکر کا ساریہ کو پھر
خطبے مین جمعے کے پکارا حضرت عمرؓ نے یَا سَارِیَۃُ الْجَبَلَ یَا سَارِیَۃُ الْجَبَلَ یَا سَارِیَۃُ
الْجَبَلَ یعنی ای ساریہ اپنے لشکر کو پہاڑ کی طرف کھڑا کر کہ پہاڑ کی پناہ ہوجاوے
اسکو کہا لوگون نے کہ ساریہ ہین نہاوند مین اور حضرت عمرؓ نے انکو خطبے مین یہان
پکارا کہا حضرت علیؓ نے کہ صبر کرو تمکو معلوم ہوجائیگا جب آیا قاصد ساریہ کا خط لیکر حضرت

عمرؓ کے پاس اُسنے بیان کیا کہ جمعے کے دن ہم مقاتلہ کرتے تھے کفار سے کہ غالب آئے ہمپر کفار ناگاہ سنی ہم سب نے آواز کہ پہاڑ کو پکڑا ای ساریہ تین مرتبہ اور نہ دیکھا ہمنے کسنے آواز دی جب پکڑ لیا ہمنے دامن پہاڑ کا تو مضبوط ہو گئے ہم اور غالب ہوے اُنپر یہان تک کہ فتح دی اللہ تعالی نے لشکر اسلام کو اور شکست ہوئی لشکر کفار کو روایت کیا اسکو بیہقی اور ابو نعیم نے دلائل النبوۃ مین اور لالکائی نے شرح السنۃ مین یہ روایت نافع نے ابن عمرؓ سے کی ہی کہ ایک شخص آیا حضرت عمرؓ کے پاس آپ نے فرمایا کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا انگارہ کہا تیرے باپ کا نام کیا ہی کہا شعلہ کہا کس بستی کا رہنے والا ہی کہا سوزش کا کہا کس قوم کا ہی تو کہا جلن کا فرمایا حضرت عمرؓ نے جا تو اپنے گھر کہ وہ جل گیا جب گیا تو گھر کو جلا ہوا پایا قیس بن حجاج سے روایت ہی کہ جب فتح ہوا مصر اور حاکم ہوے وہان کے عمرو بن عاص تو آئے اُنکے پاس لوگ وہان کے اور کہا دریای نیل کی یہ عادت ہی کہ گیارھوین تاریخ کو ہر مہینے کی ایک لڑکی کواری کو یا زیور اور کپڑون سے آراستہ کرکے اُسمین ڈالتے ہین جب وہ جاری ہوتا ہی اُنھون نے لکھا حضرت عمرؓ کو آپنے فرمایا کبھی نہین روا ہی یہ اسلام مین اور اسلام نے توڑ دین سب باتین جاہلیت کی پھر صبر کیا یہ سنکر مصر الون نے مگر دریای نیل جاری نہوا یہان تک کہ اجڑنے لگا مصر جب سنا آپنے یہ حال تو لکھا خط دریای نیل کو اور بھیجا عمرو بن عاص کو کہ ڈال دو خط میرا دریا مین جب دیکھا عمرو بن عاص نے تو لکھا تھا اسمین یہ خط ہی عبد اللہ امیر المؤمنین عمر کی طرف سے طرف دریای نیل کے بعد حمد و ثنا کے خبردار ہو ای نیل اگر تھا تو جاری اپنی طرف سے تو مت جاری ہو اور اگر تھا تو جاری اللہ کے حکم سے پس سوال کرتا ہون مین اللہ تعالی سے کہ جاری کریگا تجکو جب ڈالی یا وہ خط نیل مین تو جاری ہو گیا وہ ایسا کہ

کرامت

بر الفاظ کاغذ نمودن کرامت

چڑھ گیا پانی اُسکا اُسی رات کو سولہ گز یہ صدقہ حضرت عمرؓ کا ہی کہ ہزارون جانین لڑکیون
کی بچین اور شہر آباد رہا اور آج تک کبھی وہ دریا خشک نہوا **فصل** بیان مین آپ کی
معاش اور ترک لذات دنیوی کے اَحنف بن قیس سے روایت ہی کہ بیٹھے تھے ہم
دروازے پر حضرت عمرؓ کے کہ نکلی ایک عورت کہا ہمنے یہ لونڈی ہی حضرت عمرؓ امیر المومنین
کی فرمایا آپنے نہین ہی یہ لونڈی امیر المومنین کی اور نہین ہی حلال وہ مجکو وہ تو مال بیت المال
کا ہی پس کہا ہمنے کیا چیز حلال ہی تمکو ای امیر المومنین بیت المال مین سے فرمایا آپنے
کہ دو جوڑے کپڑے ایک جاڑے کا ایک گرمی کا اور خرچ حج اور عمرے کا اور خود اپنے
میری اور میرے اہل کی درمیانی نہ امیری کی نہ فقیری کی کیونکہ مین ایک بندہ مسلمان
ہون کہا خزیمہ بن ثابت نے حضرت عمرؓ حکم فرمایا کرتے تھے اپنے عاملون کو کہ نہ سوار
ہونا گھوڑے ترکی پر اور نہ پہننا عمدہ لباس اور نہ باریک اور نہ بند کرنا دروازے کو
حاجتمند پر اور اگر کریگا کوئی تم مین سے ایسا پس حلال ہوگا اُسپر عذاب کہا حضرت
خالد اور اصحاب نے حضرت ام المومنین حفصہ اور عبداللہ اُنکے بھائی سے کہ تم کہو حضرت
عمرؓ کو کہ کھانا عمدہ کھایا کرین کہ قوت ہو اُنکو دین کے کامون مین فرمایا تم سب کی یہی رائے ہی
کہا سب نے ہان فرمایا سنی مین نے نصیحت تمھاری لیکن کیا کرون نہین چھوڑ سکتا مین طریقہ
اپنے دونون صاحبون کا یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق کا اور اگر مین چھوڑ دون
طریقہ اُن دونون کا تو نہین پہونچ سکنے کا مین اُن تک قتادہ کہتے ہین کہ پیوند کرتے
حضرت عمرؓ حالت خلافت مین جبہ صوف کا کہ اُسپر پیوند ہوتے تھے چمڑے کے
اسی حال سے دُرّہ کندھے پر لیکر بازار مین جاتے اور جہان کہین سستے مین تاگا اور
گٹھلی دیکھتے تو اٹھا کر لوگون کے گھرون مین پھینک دیتے کہ نفع اٹھائین لوگ اُس سے

ترک معاش اور ترک لذات دنیوی

انس رض کہتے ہین کہ دیکھے مین نے حضرت عمر رض کے کرتے مین چار پیوند اُنکے شانون مین
ابو عثمان کہتے ہین کہ دیکھا مین نے حضرت عمر کے تہ بند مین پیوند چمڑے کا عبد اللہ بن
عامر بن ربیعہ کہتے ہین کہ حج کیا مین نے ساتھ حضرت عمر رض کے نہ خیمہ کھڑا ہوتا تھا اُنکے
واسطے نہ ڈیرا درخت کی شاخ پر چادر اپنی ڈال لیتے اور بیٹھ جاتے عبد اللہ بن عیسیٰ
کہتے ہین کہ حضرت عمر رض کے دونون رخسارون پر دو نشان ہر دم رونے سے پڑ گئے تھے
کہتے ہین عُبَید اللہ بن عمر بن حفص کہ اُٹھا لیتے حضرت عمر رض مشک کندھے پر جب
کوئی کہتا تو فرماتے نفس میرا مغرور نہو جائے محمد بن سیرین سے روایت ہی کہ حضرت عمر رض
کے خسر نے کہا کہ مجھے بیت المال سے کچھ دیدو آپ نے جھڑکا اُنکو اور فرمایا تو چاہتا ہی
کہ خیانت کرون مین اللہ تعالی کے مال مین پھر دیے آپنے اپنے پاس سے اُنکو دس ہزار
درم روایت ہی نخعی سے کہ حضرت عمر رض حالت خلافت مین بھی تجارت کرتے تھے انس رض
سے روایت ہی کہ حرام کر لیا تھا حضرت عمر رض نے اپنے اوپر گھی کھانا اور کھایا کرتے تھے
تیل زیتون کا اسلیے آپکے پیٹ مین قراقر ہوتا تھا سفیان ابن عیینہ سے روایت ہی
کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے وہ آدمی بہت پیارا ہی جو میرا عیب میرے سامنے کہے ابن عمر
سے روایت ہی کہ کیسا ہی غصہ آپکو ہوتا جب آیت قرآن شریف اُنکے سامنے پڑھی جاتی
فوراً جاتا رہتا **حلیہ** آپکا یہ ہی کہ قد دراز رنگت گوری بدن جسیم جیسا سرداروں کا ہونا
چاہیے والدہ کا نام ختمہ بنتی مغیرہ بن ہشام کی ہمشیرہ ابو جہل کی ہذا ما ذکرہ السیوطی فی تاریخہ

حلیہ آپکا

فصل بیان حال مختصر خلافت مین خلیفہ ہوے آپ بعد آخر حضرت صدیق رض مہینے
جمادی الاخری سنہ تیرہ ہجری مین زہری سے روایت ہی کہ خلیفہ ہوے آپ منگل کے دن
اُسی روز وفات پائی حضرت صدیق نے پس قائم رہے آپ خلافت پر نہایت مضبوطی سے

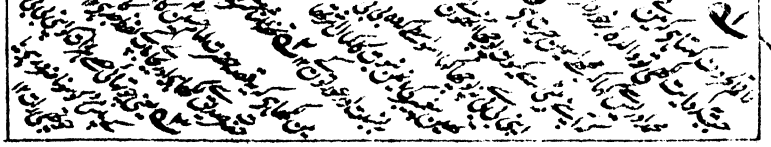
بیان خلافت

اور بڑے فتوح ہوے آپکی خلافت مین مسلمانون پر اور بڑی رونق ہوئی اسلام کی
چودھوین سال ہجرت کے فتح ہوا دمشق کچھ صلح کچھ قہر سے اور فتح ہوا حمص اور بعلبک
صلح سے اور فتح ہوا بصرہ اور اُبلہ قہر سے روایت ہی عسکری سے کہ اسی سال مین نماز تراویح
جاری ہوئی پندرھوین سال فتح ہوے اردن کے سب شہر جنگ سے مگر طبریہ صلح سے
اور اسی سال مین فتح ہوا یرموک اور قادسیہ اور اسی سال مین بسایا شہر کوفہ اور مقرر کیا
وظیفہ لوگون کا اور مقرر کیا دفتر اور سنہ سولہ مین فتح ہوا اہواز اور مدائن اور پڑھا گیا جمعہ قلعہ
کسری مین وہ پہلا جمعہ تھا جو پڑھا گیا عراق مین یعنی سعد بن ابی وقاص نے پڑھایا
اور اسی سال مین فتح ہوا جلولا اور شکست پائی یزدجرد نے اور بھاگا طرف ری کے اور
اسی سال مین فتح ہوا تکریت اور اسی سال مین تشریف لیگئے بذات خود حضرت عمرؓ
اور فتح کیا بیت المقدس کو اور خطبہ پڑھا جابیہ مین وہ خطبہ جو آپکا مشہور ہی اور اسی سال
مین فتح ہوا قنسرین قہر سے اور فتح ہوا حلب اور انطاکیہ اور منبج صلح سے اور سروج قہر
سے اور قرقیسا صلح سے اور اسی سال مین تاریخ شروع ہوئی ہجرت سے ساتھ مشورۂ
حضرت علیؓ کے سترھوین سال بڑھائی گئی مسجد نبویؐ اور پڑا قحط عرب مین اور نماز استسقا
پڑھی گئی اسوقت چادر مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آپ کے بدن پر تھی
اور پکڑا ہاتھ آپنے حضرت عباسؓ کا اور دعا کی خداوندا ہم وسیلہ لائے تیری درگاہ
مین تیرے رسول کے چچا کو کہ دور کر ہمسے سختی اور دے ہمکو بارش ابھی دعا مین تھے
کہ مینہ برسنا شروع ہوا اور کئی دن تک برستا رہا اٹھارھوین سال فتح ہوا جندیسابور
صلح سے اور حلوان قہر سے اور اسی سال مین طاعون عمواس ہوا اور اسی سال مین
فتح ہوا رہی اور سمیساط قہر سے اور حرّان اور رقیسین اور ایک جزیرہ قہر سے اور

موصل اور سب شہر اُسکے قہر سے انیسوین سال فتح ہوا قیساریہ قہر سے بیسوین سال
فتح ہوا مصر قہر سے اور بعضون نے لکھا ہی کہ فتح ہوا مصر اور سب شہر اُسکے صلح سے
مگر اسکندریہ قہر سے اور کہا علی بن رباح نے ملک مغرب مع اُسکے سب شہرون کے
فتح ہوا قہر سے اور اسی سال مین فتح ہوا تُستر اور ہلاک ہوا قیصر بادشاہ روم کا اور جلاوطن
کیے گئے یہود خیبر اور نجران کے اور تقسیم ہوا خیبر اور وادی القری اکیسوین برس فتح ہوا
اسکندریہ اور نہاوند قہر سے اور نہ رہی بعد اس سال کے عجمیون کے واسطے کچھ قوت
بائیسوین سال فتح ہوا آذربیجان اور دینور اور ماسبدان اور ہمدان قہر سے اور طرابلس
اور رَی اور عسکر اور قومس تیئیسوین سال فتح ہوا گرمان اور سجستان اور مکران
پہاڑی شہرون مین سے اور اصبہان مع سب اُسکے شہرون کے اِس برس کے
آخر مین آپکی شہادت ہوئی یہ خلاصہ لکھا مین نے مدت خلافت کا اگر شوق ہو کسی کو مفصل معلوم
کرنے حال خلافت کا تو مطالعہ کرے فتوح الشام کو کہ معلوم ہو شوکت اسلام کی اور شجاعت
صحابہ کی **فصل** بیان مین اُن کامون کے جنکی ابتدا حضرت عمرؓ سے ہی کہا عسکری نے
کہ اول لقب امیر المؤمنین حضرت عمرؓ کا لبید بن ربیعہ اور عدی بن حاتم نے کہا انتہی
یعنی حضرت صدیق کو خلیفۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اور یہ لقب اُنسے شروع ہوا
اور آپ ہی سے تاریخ ہجرت کی اور بیت المال تجویز ہوا اور اول تراویح رمضان
شریف کی اور چوکیداری رات کو شروع ہوئی اور اول آپنے ہجو کرنے والون کو ٹھیک
کیا اور اول حد شراب کی اسّی کوڑے آپنے جاری کیے اور اول متعہ آپنے حرام کیا اور
اول ام ولد کی بیع آپنے منع کی اور اول چار تکبیرین جنازے پر آپنے کہین اور اول دعا

عمر درازی کی آپ ہی نے دی اول دُرّہ آپ سے نکلا آپکے دُرّے کی دہشت تلوار
سے زیادہ تھی اول شہرون مین قاضی آپ ہی نے مقرر کیے اول کوفے کو شہر اور
بصرے کو شہر آپنے کیا یعنی آپ کے وقت مین یہ دونون بستیان شہر ہوگئین بلکہ مصر
اور موصل ایسے آباد ہوگئے کہ نام اُنکا شہر ہوگیا روایت ہی علی بن زیاد سے کہا کہ گذرے
حضرت علیؑ مسجدون مین رمضان شریف مین اور دیکھا قندیلین روشن ہین فرمایا
نور سے بھردے اللہ تعالی قبر حضرت عمرؓ کی جیسے روشن کردین اُنھون نے ہماری
مسجدین اول فرش بوریے کا مسجدون مین آپ ہی کے وقت سے ہی منزلون
مین سرائین اور دوکانین اور دکانون مین سب کھانے پینے کی چیزین آپکے
وقت سے ہوئین مقام ابراہیم دیوارِ کعبہ سے ملصق تھا آپنے وہان سے اُٹھاکر
مطاف سے دور لگوایا کہ طواف مین حرج نہو علم سیر کی کتابین آپنے ایک مہینہ تجارہ
کرکے لکھنے کا حکم دیا ابن معرور سے روایت ہی کہ آپکو شہد درکار تھا اور مشک شہد کی
بیت المال مین تھی آپنے فرمایا کہ مسلمان اگر اذن دین تو مجھے حلال ہی ورنہ حرام ہی
روایت ہی کہ آپ رات کو مدینۂ منورہ مین گشت فرمایا کرتے تھے ایک عورت اپنے
گھر مین اشعار شوقیہ پڑھ رہی تھی آپنے دریافت کیا کہ تجکو کسکا شوق ہی اُسنے عرض
کی کہ شوہر میرا کئی مہینے سے جہاد پر گیا ہی مین نے اُسکے اشتیاق مین یہ شعر
پڑھے تھے فرمایا کیا اب تو ارادہ کرتی ہی برائی کا اُسنے کہا معاذ اللہ فرمایا
صبر کر اور تھام تو اپنے دل کو مین قاصد بھیجکر تیرے شوہر کو بلاتا ہون
پھر دریافت کیا آپنے اپنی بیٹی حفصہ سے کہ ام المؤمنین ہین کہ عورت کتنے دن صبر
کرسکتی ہی بغیر مرد کے اُنھون نے کمال حیا سے تین یا چار انگلیان اٹھائین معلوم ہوا

کہ تین مہینے نہایت چار مہینے عورت صبر کرسکتی ہی حکم فرمایا کہ کوئی جہاد مین چار مہینے
سے زیادہ نہ رہے یعنی گھر مین رہکر پھر چلا جائے آب دنیا کے واسطے مسلمان برسون سفر مین
گزارتے ہین آپ تو کالا مونہ کرتے ہین مگر بیبیان یا تو بگڑین یا انپر صبر انکا پڑا جابر
ابن عبد اللہ آئے طرف حضرت عمرؓ کے اور شکایت کی اپنی بی بی کی فرمایا آپ نے
مجھے بھی ایذا پہونچتی ہی میری بی بی سے عبد اللہ بن مسعود نے کہا آپکو تو معلوم ہی کہ
حضرت سارہ کی شکایت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالی سے کی تھی حکم ہوا تھا
کہ عورت پسلی سے پیدا ہی پس سہار تو اُسکی ایذا کو جب تک نہ دیکھے تو اُسکے دین مین عیب
ابو البختری سے روایت ہی کہ حضرت عمرؓ منبر پر تھے کہ حضرت امام حسینؓ نے فرمایا کہ
اُتر و تم یہ منبر میرے باپ یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی فرمایا آپنے کہ واقعی تمھارے
باپ کا ہی نہ میرے باپ کا حضرت علی نے فرمایا مین نے نہین سکھایا اسکو آپ مین اسکو ادب
دونگا فرمایا تم سچے ہو تمنے نہین سکھایا اور نہ کچھ کہنا تم انکو انھون نے بات سچی کہی کہ
منبر اُنکے باپ کا ہی قتادہ اور شعبی سے روایت ہی کہ ایک عورت آئی آپکے پاس اور کہا
میرا شوہر دن کو روزے رکھتا ہی اور رات کو نماز پڑھتا ہی فرمایا تو نے بہت خوب بھلائی بیان
کی اپنے شوہر کی کعب بن سوار نے کہا کہ حضرت اِسنے نارضامندی اپنی اُس سے
بیان کی ہی کہ میرے کس کام کا ہی فرمایا اگر یہی ہی تو فیصلہ کردے تو ان دونون مین کہا
انھون نے کہ اللہ تعالی نے حلال کین مرد کے واسطے چار عورتین تو حصہ اسکا چار را تون
مین ایک رات ہی **فصل** بیان مین شہادت حضرت عمرؓ کے تیسوان سال تھا ہجرت کا



اور دسوان سال تھا خلافت کا کہ حج سے فراغت پاکر حضرت عمرؓ تشریف لائے مکہ معظمہ
مین اور چت لیٹے ہوے تھے کہ اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے طرف آسمان کے اور یہ
دعا کی خداوندا بوڑھا ہوا مین اور ضعیف ہوگئی قوت میری اور منتشر ہوگئی رعیت میری
پس قبض کر روح کو میری طرف اپنے پس نہ گذرا وہ مہینا ذی الحجہ کا کہ شہید ہوے
آپ ابو صالح سمان سے روایت ہی کہ کہا کعب احبار نے پاتا ہون مین تورٰیۃ مین کہ آپ
شہید ہونگے فرمایا کیونکر شہید ہونگا مین کہ عرب مین ہون یعنی یہان نام کافر کا نہین
کہ مجھے شہادت ہو روایت ہی اسلم سے کہ آپ یہ دعا کیا کرتے تھے خداوندا مجھے موت
شہادت کی دے اور میری موت اپنے رسول کے شہر مین کر معدان بن ابو طلحہ سے
روایت ہی کہ آپنے خطبے مین فرمایا کہ مجھے خواب مین مرغ نے ایک ٹھونگ یا دو ٹھونگین
ماری ہین مین نے اسکی تعبیر یہ دی ہی کہ قریب ہی اجل میری اور تم لوگ چاہوگے مجھسے
خلیفہ کرون مین اپنا کسی کو تحقیق اللہ تعالی نہین ضائع کرنے کا دین اپنا اور نہ خلافت
اپنے رسول کی اگر جلد آگئی موت مجکو تو شوری خلافت کا درمیان چھ شخصون کے ہی کہ راضی
تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُنسے ہذا کلہ فی تاریخ الخلفاء للسیوطی ریاض الاحباب
مین لکھا ہی کہ پوچھا گیا آپ سے کون ہین وہ چھ شخص فرمایا عثمان علی سعد طلحہ زبیر
عبد الرحمن بن عوف بعد اسکے وصیت فرمائی آپ نے کہ ای جماعت مسلمانون کی
خدمت اسلام کی جتنی مجھسے ہوسکی مین کرچکا اب آرام ہوگیا ہر طرح کا دین مین مگر خبردار
رہنا کوئی میرے بعد یہ نہ کہے کہ حد شراب کی اسّی کوڑے اور حد زنا کی رجم کرنا تو قرآن شریف
مین نہین ہی قسم ہی اللہ تعالی کی اسکا خوف کرتا ہون کہ لوگ کہینگے آیت قرآن مین
بڑھا دی ورنہ مین آیت رجم کی قرآن شریف مین لکھ جاتا اسواسطے کہ زمانہ رسول اللہ

دعای موت

خلافت کا

حد شراب اور رجم کی

صلے اللہ علیہ وسلم مین آیت رجم کی ہم قرآن شریف مین پڑھا کرتے تھے الشیخ
والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما یعنی بی بی والا مرد یا شوہر والی عورت جسوقت
زنا کرین تو پتھرون سے اُن دونون کو مار ڈالو پھر تلاوت اس آیت کی زمانۂ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مین منسوخ ہو گئی حکم جاری رہا اور مین حاضر تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے حد شراب کی اسّی کوڑے مارے اور زانی کو رجم فرمایا کہا لوگون نے کہ آپ خلافت
کو متعین ایک کے نام کر دیجیے کہ پھر جھگڑا نہو فرمایا کہ مین اس بوجھ کو اٹھا نہین سکتا ایک
آدمی نے کہا کہ بیٹا آپکا عبد اللہ مرد عالم متقی جاننے والا امورات خلافت کا ہی اُسکو
خلیفہ کر دیجیے فرمایا مار ڈالے تجکو اللہ تعالی تو نے یہ بات رضای خداوندی کے واسطے
نہین کہی روایت ہی کہ حضرت عمرؓ کا حکم تھا کہ بالغ غلام عجمی مدینے مین رہنے نہ پائے
مغیرۃ بن شعبہ جو کوفے کے عامل تھے اُنھون نے لکھا کہ یہ غلام کہ نام اِسکا ابو لؤلؤ فیروز ہے
بڑا دانا نجاری حدادی نقاشی تاجری سب کچھ جانتا ہی اور ہوا چکی بھی اِسکو بنانی آتی ہی
مین بھیجتا ہون اسکو حکم مدینے مین رہنے کا دیجیے کہ لوگون کو اس سے نفع ہوگا ایک
دن اُسنے آپ سے عرض کی کہ میرا مولی مجھسے چار درم روز لیتا ہی آپ میری سفارش
کیجیے کہ کچھ مجھے اسمین سے کم کر دے فرمایا تو اتنے کام جانتا ہی چار درم روز کچھ تجھپر زیادہ
نہین ہین اُس نابکار کو وہ بات آپکی نہایت بری لگی اور یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ عدل آپکا
سارے جہان کے واسطے ہی میرے واسطے نہین اور بھر گیا سینہ اُسکا کینے سے ایک
دن آپنے اُسکو بلوایا اور فرمایا کہ تو ہوا چکی بنا دے کہ تمام شہر کو آرام ہو اُسنے جواب دیا
کہ آپکے واسطے ایسی چکی بنا دونگا کہ مشرق سے مغرب تک اُسکا ذکر ہو آپنے فرمایا کہ
یہ غلام مجھے میرے قتل کی خبر دیتا ہی پھر فیروز نے تلوار دو سر والی ایجاد کر کے بنائی اور زہر کا

قاتل حضرت عمر ابو لؤلؤ فیروز مجوسی غلام مغیرہ بن شعبہ

پانی اُسکو دیا اور گھات مین رہتا تھا آپ غلس کے وقت یعنی آخر شب سے مسجد مین تشریف لایا کرتے تھے
اور جب کھڑے ہوتے تھے نماز مین تو اول صفین برابر کیا کرتے تھے اُس سے فارغ ہو کر نماز شروع
کرتے تھے اُس نماز مین سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یوسف شروع کیا کہ اُس غلام مجوسی نے آگے بڑھکر تین ضربین
مارین ایک شانے مین ایک پہلو مین ایک نیز اُسی جگہ آپ گر پڑے اور کثرت خون سے بیہوش ہو گئے
اُسی حال مین آپکو اُٹھا کر گھر مین لائے اُسوقت جو اُس نابکار کے سامنے آیا اُسنے حملہ کیا
یہان تک کہ چھ آدمی شہید اور سات زخمی ہوے ایک آدمی عراق کا رہنے والا جو وہان
حاضر تھا اُسنے اپنا خود سر کا اُسکے مونہ پر مارا کہ اُسکے صدمے سے وہ گرا وہ اُسکی چھاتی پر
چڑھ بیٹھا جب اُسنے دیکھا کہ بُرے حال سے مارا جاؤنگا اپنی چھری سے اپنا گلا کاٹ لیا
اور جہنم مین گیا عبد الرحمن بن عوف نے نماز سورۂ والعصر اور سورۂ کوثر سے تمام کی جب
آپکے پاس لوگ آئے اور نماز کے واسطے کہا جب آپ ہوش مین آئے فرمایا لوگون نے نماز پڑھلی
عرض کی ہان فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا اِسْلَامَ لِمَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ یعنی حمد ہی اللہ کی نہین مسلمان ہی
وہ جسنے ترک کی نماز بعد اُسکے وضو کیا اور نماز ادا کی پہلی رکعت مین سورۂ والعصر دوسری مین
قل یا ایہا الکافرون پڑھا بعد نماز کے فرمایا کہ کسنے یہ کام کیا کہا ابو لؤلؤ نے فرمایا الحمد للہ
میرا خون کسی مسلمان کے سر پر نہوا ہمیشہ مین تمکو کہا کرتا تھا کہ عجمی غلامون کو اپنے شہر مین
نہ رکھو تمنے نہانا فرمایا منادی کرو شہر مین کہ ابو لؤلؤ نے یہ کام آپ کیا یا تمھارے اشارے سے
ایکبارگی سب نے فریاد اور فغان کی کہ معاذ اللہ ہم سب آپ سے راضی تھے اللہ تعالیٰ
برکت کرے آپکی عمر مین اُسوقت عبد الرحمن بن عوف آئے فرمایا بیٹھو تم میرے پاس کہ جمع
کردن مین اُن لوگون کو کہ راضی گئے اُنسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھر بلایا حضرت عثمان
اور حضرت علیؓ اور حضرت زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ حاضر نہ تھے جو آئے فرمایا

مین نے نظر کی مسلمانون کے کام مین اور بہت تامل کیا مین نے تمکو مقتدا سب کا
پایا نہین لائق کہ سوای تمھارے منصب خلافت کا دوسرے کے واسطے ہو بعد میرے تین
دن کے اندر اس کام کا انجام کر لینا تاخیر روا نہ رکھنا اُسوقت سب لوگون کو فرمایا کہ جس
ان چھ آدمیون کا اتفاق ہو وہ خلیفہ ہی اُسکی اطاعت کرنا اور جو کوئی اُس سے
مخالفت کرے اُسکو قتل کرنا پھر فرمایا اے عثمان اگر خلافت تمکو ہو تو اپنے قرابت والون
کے سبب سے مسلمانون کو تکلیف نہ دینا اور قوم بنی اُمیہ کو مسلمانون کی گردن پر
نہ بٹھانا اے علی اگر خلافت تمکو ہو تو تم بھی خیال ان امور کا رکھنا اور بنو ہاشم کو لوگون
کے سر پر نہ بٹھانا اور جب تک مین جیتا ہون تو صہیب رومی نماز پنجگانہ پڑھائین اور
مشورۂ خلافت مین سوای اُن چھ آدمیون کے میرے بیٹے عبداللہ کو بھی داخل کرنا
مگر خلافت اُسکے واسطے نہین ہی اور مین نے تمکو اللہ تعالی کے سپرد کیا مین تمھارے واسطے
بڑی مضبوطی اسلام کی کر چلا ہون اگر رعایت قوانین شریعت محمدیہ کی کرتے رہوگے
تو تمھین کسی طرح کے زلزلے کا ڈر نہین اور مجھے دو شخصون کا خوف ہی ایک اُسکا جو
اپنے تئین اچھا اور اولی دوسرون سے جانے اور خلیفۂ وقت سے مخالفت کرے
مقاتلہ اور مجادلہ کرے دوسرا وہ آدمی جو کتاب اللہ کو اپنے مدعا کے موافق تاویل کرے
پھر دوات قلم طلب کیا اور یہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد عبداللہ عمر کی
طرف سے بعد سلام علیک کے کہ مین حمد کرتا ہون اللہ تعالی کی کہ کوئی معبود اسکے
سوا نہین وصیت کرتا ہون مین تقوے کی اور خوف کی اللہ تعالی سے اور تعظیم
حق مہاجرین اولین کی اور تکریم شان انصار کی اور عدل کے ساتھ عام مخلوق کی
اور رحمت ساتھ بندگان خدا کے اور وعظ کافی اور نصیحت شافی اُسمین لکھی اور پھر

وصیت نامہ حضرت عمر رض کا

مہاجرین کے حقوق کی رعایت کرنے کا حکم دینا اور انصار کے حقوق کی رعایت کرنے کا حکم دینا ظلم ہے ۱۲

خصال ایمان

آپنے عبداللہ کو وصیت فرمائی کہ لازم پکڑیو خصال ایمان کے اور ہمیشہ رہیو اُنپر اُنھون نے
کہا کہ خصال ایمان کے کیا ہین فرمایا روزہ رکھنا گرمی مین اور جہاد کرنا اعدای دین
کے ساتھ اور صبر کرنا مصیبت پر اور کامل کرنا وضو کا جاڑے مین اور میرے
قرضے کو ادا کرنا وہ چھیاسی ہزار درم ہین جو بیت المال کا ہی وہ بیت المال
مین خلیفہ کی معرفت داخل کرنا اور جو لوگون کا ہی وہ لوگون کو دینا حضرت
عبدالرحمن بن عوف نے کہا کہ آپکے ذمے جو قرض ہی وہ سب فقرا اور مساکینون
اور مہمانون کے خرچ مین ہی کچھ آپ نے دنیا کے کام مین تو صرف نہین کیا
ہم وہ سب بیت المال سے ادا کرینگے فرمایا معاذ اللہ بیٹا اس بات کو قبول
نہ کیجیو تو اپنے پاس سے ادا کیجیو پس آپ کے بیٹے عبداللہ نے اسی ہزار
درم بیت المال کے قرضے کے لدوا کر حضرت عثمان کے دربار مین روبرو جماعت
صحابہ کے حاضر کیے اور چھ ہزار درم لوگون کے تھے وہ بھی ادا کر دیے پھر اسکے
پھر فرمایا کہ بیٹا تم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاکر میرا سلام
کہو اور میرے واسطے جگہ پاس حضرت ابوبکر کے اُنسے چاہو جب یہ وہان گئے
اُنھون نے فرمایا کہ اب جگہ ایک قبر کی ہی وہ مین نے اپنے واسطے رکھی تھی
سو مین نے وہ عمر پر سے قربان کی حضرت عمر رض اس بات کو سنکر بہت خوش
ہوے اور شکریہ ادا کیا اور فرمایا مجھے اب خوشی اس سے زیادہ کوئی نہ تھی
فرمایا جب جنازہ میرا تیار ہو تو وہان لیجا کر پھر اُنسے اذن طلب کرنا اگر وہ اذن
دین تو سبحان اللہ ورنہ مقابر مسلمانان مین دفن کرنا یہ کہکر آپ نہایت روئے
کہا لوگون نے کیا آپ موت سے روتے ہین فرمایا موت سے کیون روؤن اب

جا کر اپنے حبیب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اُنکے حبیب ابو بکرؓ کی
زیارت کرونگا مگر قیامت اور دوزخ کے خوف سے روتا ہون ابن عباس نے
کہا قسم ہی خدای تعالی کی مجھے امید ہی کہ تم دوزخ کو نہ دیکھوگے مگر گذر پل صراط پر
ہوگا چنانچہ آیہ کریمہ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنی کوئی تم مین کا ایسا نہین کہ
اُسپر سے نہ گذرے آسواسطے کہ تم امیر المومنین اور امین المسلمین او مقتدائے
دین ہو اور بموجب کتاب اللہ کے تمنے حکم فرمایا اور مال غنیمت کا بڑی عدالت
سے تقسیم کیا اور تمسے اسلام اور مسلمانون کو عزت ہوئی اور تمھاری خلافت مین
ہزارون شہر کفار کے فتح ہوے اور روی زمین تمھارے عدل سے بھر گئی یہ
بات سنکر فرمایا کہ مجھے بٹھاؤ اور ابن عباس سے کہا کہ تم اس بیان کو پھر میرے
سامنے کہو اُنھون نے دوبارہ اسی طور سے بیان کیا فرمایا اسی طور سے قیامت
کے دن اللہ تعالی کے سامنے گواہی دینا اُنھون نے قبول کیا اور حضرت علیؓ
بھی وہان موجود تھے اُنھون نے فرمایا کہ مین بھی گواہی دونگا انشاء اللہ تعالی
فرمایا تم دونون مجھے لکھدو اور اپنی گواہی کردو اُنھون نے لکھدیا اور اپنی
گواہی کردی آپ نے فرمایا اس خط کو میری قبر مین رکھدینا بخاری کی حدیث
مین آیا ہی کہ فرمایا یہ سب اللہ تعالی کے احسان ہین مجپر اور یہ کہنا میرا تمھارے
اور تمھارے دوستون کے واسطے ہی انتہی یعنی مجھے خوف فتنون کا ہی بعد اسکے
فرمایا کہ لٹا دو مجکو اور بیہوش ہوگئے حضرت حفصہؓ رونے لگین آپ نے آواز سنکر
آنکھین کھولین اور صبر کی وصیت فرمائی حضرت حفصہ اور تمام گھر والون کو فرمایا
کہ کفن موقع کا دینا اسمین اسراف نکرنا جو خدا کو منظور ہی تو کفن اچھا مجھے پہنائیگا

خوف قیامت و دوزخ

وصیت کا غذ قبر مین رکھنے کی

ورنہ یہ بھی چھن جائیگا اور قبر مین بھی رعایت کرنا اسراف نہو جو خدا کو منظور ہی تو
اُسکو چمن جنت کا کر دیگا ورنہ وہ بھی تنگ ہو جائیگی اور میرے جنازے کی جلدی
کرنا اسواسطے کہ اگر مجکو خدا کے نزدیک قربت ہی تو وہ جلدی میسر ہو ورنہ تمھارے
کندھون سے بوجھ اُترے پھر شروع ہوئی آپ کو سکرات موت کی آخر ماہ ذی الحجہ
تیسوین ۳۰ سال ہجرت کے روز پنجشنبہ اٹھائیس تاریخ ماہ ذی الحجہ کو آپ کی روح
مقدس نے جنت الفردوس کی طرف پرواز فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن بخاری
اور مسلم مین روایت ہی فرماتے ہین حضرت ابن عباس کہ جب رکھا حضرت عمرؓ
کو تختے پر غسل کے واسطے تو اسوقت مین بھی موجود تھا انمین سے جو لوگ وہان
موجود تھے ایک شخص میرے پیچھے میرے کندھے سے لگا ہوا کہتا ہی رحمت کرے
اللہ تعالی تجپر مین امید رکھتا ہون کہ ملا دیگا اللہ تعالی تجکو تیرے دونون صاحبون
سے یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ سے اسواسطے کہ مین بہت سنا کرتا تھا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کرتے تھے تھا مین اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور
کیا مین نے اور ابو بکر نے اور عمر نے اور چلا مین اور ابو بکر اور عمر اور داخل ہوا مین
اور ابو بکر اور عمر اور نکلا مین اور ابو بکر اور عمر پس غور کیا مین نے تو وہ شخص
علی مرتضےؓ ہین آبی بن کعب سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے کہ کہا جبرئیل علیہ السلام نے اسلام روئیگا اوپر موت عمرؓ کے جب
جنازہ مہیا ہوا تو صہیب رومی نے بموجب آپکی وصیت کے نماز پڑھائی عبد اللہ بن
سلام کو نماز جنازے کی نہ ملی جنازے پر کھڑے ہو کر فرمایا کیا اچھا بھائی تھا تو مسلمانون
کا سخی تھا حق پر بخیل تھا ناحق پر برے کام سے غضبناک تھا بھلے کام سے خوش تھا

دروازے رحمت اور مہربانی کے کھول دیے تو نے لوگون پر خندہ پیشانی تھی
تیری اور تو اپنی مدح سے خفا ہوتا تھا جب جنازہ روضۂ مبارک کے دروازے
پر لائے بموجب وصیت کے اذن جدید حضرت صدیقہ سے لیا انھون نے فرمایا
اُدْخُلُوْہُ بِسَلَامٍ لاؤ تم سلامتی سے حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت
عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعد اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم
نے آپ کو قبر مین برابر قبر حضرت صدیقؓ کے رکھا فرمایا حضرت علیؓ نے رحمت
خدا کی ہو تم پر نہین پیدا ہوا کوئی آدمی کہ مجکو محبوب زیادہ ہو تمسے بعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت ہی کہ سعید بن زید نہایت روتے تھے کسی نے سبب
اسکا پوچھا فرمایا موت عمرؓ کی موت اسلام کی ہی ذہب بن منبہ کہتے ہین کہ عبداللہ
بن مسعود ایسا روتے تھے کہ زمین اُنکے آنسوؤن سے تر ہو جاتی تھی اور فرماتے تھے
کہ عمرؓ قلعہ تھے بڑے مضبوط کہ مسلمان اسمین امن سے تھے اُنکی موت سے رخنہ پڑگیا
اس قلعے مین اور ایسا ہی کہتے تھے حضرت علیؓ ابو طلحہ انصاری کہتے ہین کہ کوئی
گھر مسلمان کا نہ تھا کہ اُسمین کچھ خلل دین کا یا دنیا کا نہ پڑا ہو گا حضرت عمرؓ کی موت
سے راقم الحروف عبدہ عبدالرب کہتا ہی کہ دین کی رونق تو حضرت عمر سے ایسی ہوئی
کہ شمہ اُسکا بیان کیا مین نے اور دنیا کی آرام اور بہبودی کی یہ شکل تھی کہ تمام افلاس
صحابہ کا اُنکے خلافت مین ٹوٹ گیا بسبب حاصل ہونے مال بیحد کے جو فتوح کفار سے
ہوا ایک ایک انصاری اور ایک ایک مہاجر کے آپنے چار چار ہزار درم سالانہ مقرر
کیے اور حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے پانچ پانچ ہزار درم سالانہ اور واسطے
ازواج مطہرات کے دس دس ہزار درم اور واسطے جناب صدیقہؓ کے بارہ ہزار درم

تقریر فرائض صحابہ از ان مطہرات بیحد تحسین ہزار درم

اور حضرت عباسؓ کے لیے بارہ ہزار درم اور بدریون کے پانچ پانچ ہزار درم اور انصار عورتون اور مہاجرات کے تین تین سو چار چار سو چھ چھ سو اور ادنی درجے کے مہاجر اور انصار کے دو دو ہزار درم اور اُسامہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پوتی کے چار ہزار درم اور اپنے بیٹے عبداللہ کے تین ہزار درم کہا اُنھون نے کیون گھٹایا آپنے مجکو اُسامہ سے فرمایا کہ اُنکا باپ زید بن حارثہ زیادہ محبوب تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرے باپ سے اسی طرح چھتیس ہزار درم سالانہ سب کا مقرر کیا تھا سبحان اللہ کیون نہ لوہے کی لاٹ ہو ایسا شخص کہ دوسرون کو یہ کچھ دے اور اپنے واسطے ایک جوڑا جاڑے کا اور ایک گرمی کا اُسمین بھی جب چودہ چودہ پیوند لگ جائین تب اُسکو بدلے اور قدرے قلیل کھانا کھالے مصرعہ این کار از تو آید و مردان چنین کنند ۔ کما ہو فی ازالۃ الخفا شیخ الہند کعب احبار رض کہا کرتے تھے کہ آسمانی کتابون مین مین نے لکھا دیکھا ہے ای عمرؓ تم دروازے پر جہنم کے کھڑے ہوگے اور روکتے ہوگے لوگون کو جہنم مین گرنے سے اور دنیا سے رحلت کروگے تو ڈالینگے لوگ اپنے تئین جہنم مین قیامت تک واقعی یہ صدمہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کو یاد دلاتا تھا یہ قدرے حال مین نے آنجناب کا لکھا اپنے دل حزین کو صبر دیا کہ ایسے ایسے لوگ دنیا مین آئے اور چلے گئے امید رکھتا ہون اللہ تعالے سے کہ میری مرحومہ آسیہ بیگم کو اللہ تعالی جنت الفردوس مین مسکن دے اور بھائی مسلمانون کو اس کتاب سے قوت ہو اور میرے حال پر رحم فرما کر مجکو دعای خیر سے نہ بھولین اور برخوردار محمد ادریس کو علم و فضل اور عمر طبعی نصیب ہو ورنہ قسم ہے رب کعبہ کی کہ اُس جناب کے مناقب سے صدہا دفاتر مملو ہین اور سب سے زیادہ غور کا

مقام یہ ہی کہ حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے پر حد قائم کی اور مر گیا وہ آپکے حد مارنے سے
حضرت ابن عباسؓ کی مجلس مین ذکر فضائل صحابہ کا تھا حضرت صدیق اکبرؓ کے
ذکر کے بعد حضرت عمرؓ کا ذکر آیا اُسوقت رو دئے حضرت ابن عباسؓ نہایت
شدت سے یہان تک کہ بیہوش ہوگئے پھر فرمایا رحمت کرے اللہ تعالی اُس
آدمی پر جو پڑھے قرآن شریف اور عمل کرے اُسپر اور قائم کرے حدین اللہ تعالے
کی موافق حکم کے اور نہ ڈرے کسی کی ملامت سے البتہ دیکھا مین نے حضرت عمرؓ
کو کہ قائم کی اُنھون نے حد اپنے بیٹے پر پس مار ڈالا اسکو حد کے مارنے سے مین نے پوچھا
لوگون نے ای رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے بیان کردم تا ہیسر
یہ قصہ فرمایا تھا مین ایک دن مسجد مین حضرت عمرؓ کے پاس اور لوگ بیٹھے تھے
گرد اُنکے کہ اچانک آئی ایک لڑکی جوان اور کہا اُسنے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فرمایا آپ نے وَعَلَیْکِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہا تجھ مجھے کہنا ہی
تسے فرمایا کہ کہا یہ بیٹا ہی تمھارا میرے پیٹ سے فرمایا مین تو تجھے جانتا بھی نہین
پس روئی وہ عورت اور کہا اگرچہ تمھارا بیٹا نہین ہی پر تمھارے بیٹے کا تو بیٹا
ہی فرمایا کون سے میرے بیٹے کا کہا ابو شحمہ کا فرمایا حلال سے یا حرام سے
کہا میری طرف سے حلال کا اور اُسکی طرف سے حرام کا یعنی مین راضی نہ تھی
جبرًا زنا کیا مجھسے فرمایا کیونکر ہی یہ بات ڈر تو اللہ تعالی سے اور کہہ بات حق کہا ہی
امیر المؤمنین مین جاتی تھی رستے مین کہ پونہچی مین باغ بنی النجار تک اچانک
آگیا بیٹا تمھارا حالت نشے مین اور کھینچ لیگیا مجکو باغ مین اور زنا کیا مجھسے اور
بیہوش ہوگئی مین پھر چھپایا مین نے اپنے چچا اور ہمسایون سے اب جو وقت آیا

حد مارنا اپنے بیٹے کو

جگر گوشۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نور دیدۂ اسد اللہ بخت جگر جناب فاطمۂ زہرا رضی اللہ عنہا کے
کیا تھا سو آگئی جعدہ اُسکے دام مین اور کر گذری یہ کام پس بیمار رہے آپ چالیس دن اور سخت
تکلیف رہی آپکو اتنی مدت تک عرض کی حضرت امام حسین رضؓ نے کسنے کیا یہ کام آپکے ساتھ فرمایا مین
جانتا ہون اُسکو مگر اسواسطے نہین بتاتا مین تمکو کہ فقط میرا جاننا حجت شرعی اُسکے قتل کی نہین
اگر بے حجت اور بے خطا مارا گیا وہ تو نہین روا رکھتا مین اس امر کو اور سپرد کرتا ہون مین اس
مقدمے کو منتقم حقیقی پر اور دعوی کرونگا مین اپنے خون کا قیامت کے دن اپنے حاکم رب جلیل سے انتہی

جو کچھ بلا مرے رب کی ہی وہ سہو تو سہی	جو کچھ کرے مرا مولا چلے چلو تو سہی
حسین بھائی مرے جام صبر کا پی لو	ملیگی راحت عقبےٰ یہ رنج لو تو سہی

فصل آپکی وصیت مین فرمایا ای میرے بھائی حسینؓ جو حق میرا تم پر ہی وہ ادا کرنا کہ نہ کلام کرنا
تم میرے قاتل کے مقدمے مین کسی طرح کا اور قسم دیتا ہون مین تمکو کہ نہ خون بہانا تم میرے قصاص مین یوں کہ گناہ

واہ کیا حلم تھا اپنا تو جگر ٹکڑے ہو	تو بھی تکلیف ستمگر کے روادار نہین

اور طلب کرنا جگہ واسطے میرے روضۂ مبارک مین پہلو مین نانا صاحب کے حضرت کی نانی سے
سو اُنھون نے اجازت دی ہی مجکو جب غسل دے چکو تم مجکو اور کفنا چکو تم مجکو لیجانا جنازہ میرا
روضۂ مبارک کے پاس پھر دوبارہ اذن طلب کر لینا تم حضرت کی نانی سے پھر دفن کرنا مجکو وہان
اور اگر بلوہ کرین لوگ بنی امیہ کے اور دفن نہ کرنے دین مجکو وہان اور فساد کرین تو تم ہرگز
اُنسے نزاع اور پرخاش نکرنا وہان سے جنازہ میرا اُٹھا کر بقیع مین لیجانا جدۂ حضرت فاطمہ
بنت اسد کے قریب مجھے دفن کرنا اور فرمایا دیا گیا ہون مین زہر کئی مرتبہ بعض روایت مین
ہی کہ فرمایا آپنے تین بار بعض روایت مین چھ بار اور فرمایا کہ نہین پلایا گیا مجکو ایسا زہر
کبھی کہ کلیجا کٹ کٹ کر اور ٹکڑے ہو ہو کر گرتا ہی دستون مین کہ اُٹھا اُٹھا کے اُن ٹکڑون کو

لکڑی سے مین الگ ڈالتا ہون جب قریب ہوئی وفات آپکی خواب مین دیکھا آپنے کہ میری پیشانی مین سورۂ قل ہو اللہ لکھی ہوئی ہی خوش ہوئے آپ اور سب اہل بیت جب پوچھی گئی تعبیر اُسکی سعید بن المسیب سے کہا انھون نے قریب ہی وفات آپکی ہذا فی الصواعق المحرقہ حالت مرض مین آپ بہت رویا کرتے تھے عرض کی حضرت امام حسین رضؓ نے کیون اتنا رویا کرتے ہین آپ آخر جایئے گا تو جایئے گا آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اپنے باپ علی مرتضے کے پاس اور اپنی نانی حضرت خدیجہؓ کے پاس اور اپنی والدہ حضرت فاطمۂ زہرا کے پاس اور اپنے ماموں حضرت قاسم اور طاہرؓ کے پاس اور اپنے دادا حضرت حمزہ اور جعفر کے پاس فرمایا آپنے ای بھائی میرے حسین یہ بات تو سچ ہی مگر جانا ہی مجکو اُس رستے مین کہ نہین گیا مین اس رستے مین کبھی اور دیکھنا ہی مجکو اُس مخلوق کو کہ نہین دیکھی ہی مین نے وہ مخلوق کبھی یعنی فرشتے انتہی عرض کی حضرت امام حسین رضؓ نے کہ کیا کھایا آپنے اور کیا پیا آپنے اب جو یہ حال ہوا فرمایا کچھ کھایا نہین اس زورق سے پانی پیا تھا حضرت امام حسین رضؓ نے زورق کو اُٹھا لیا اور چاہا کہ چکھین اس پانی کو آپنے زورق اُنکے ہاتھ سے لیکر زمین پر پٹکدی اور فرمایا خدای تعالی قائم رکھے تمکو جونہی زمین پر وہ پانی گرا اُس زمین نے جوش مارا اور شق ہو گئی آپ شدت درد جگر سے زمین پر لوٹتے تھے اور ٹکڑے جگر کے حلق سے نکل کر طشت مین گرتے شمار کیا تو وہ ستر ٹکڑے تھے اور بعضی روایت مین وہ ایک سو ستر تھے ؎

اُسکو یون ہیرا پلائین جو ہو سب مین وہ حسن	ہو نسب مین وہ حسن اور ہو حسب مین وہ حسن
کسنے یہ ٹکڑے کیے اُسکے جگر کے ہای ہای	جسنے ایذا دی نہ ہرگز ہی عرب مین وہ حسن

پھر فرمایا آپنے سب زن و مرد جو میرے پاس ہین کنارے ہو جائین اور جعدہ کو میرے پاس بھیجدین خلوت مین آپنے جعدہ کو فرمایا ای بدکار جفا کار اور بی بی ناموافق تیرے حق مین مین نے کرم کیا اور بھائی بندون کو مین نے تیرے حال سے اطلاع نہ دی پردہ تیرا مین نے نہ کھولا اور تیرے ظلم کو

خوف موت

مین نے اللہ تعالی کے سپرد کیا قیامت کے روز میرا تیرا فیصلہ منتقم حقیقی کے ہاتھ ہی نظم

دوست کو دوست نے بھی قتل کیا ہی نادان	زہر بھی کسنے دیا ہاے جو ہو وے جانان
قتل دشمن بھی روا رکھتے نہین سب عاقل	قتل محبوب بھلا کب ہی روا ای شیطان

پھر روی مبارک اُسکی طرف سے پھیر لیا اور فرمایا جاجس مراد کے واسطے تونے یہ کام کیا ہی اُس مراد کو نہ پائیگی وہ چلی گئی اور سب اہل بیت خدمت شریف مین حاضر ہوے ہذا من الروضۃ جب سکرات موت کی آپکو شروع ہوئی فرمایا ای بھائی میرے حسین تحقیق تمھارے باپ کو خیال تھا خلافت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر پھیرا اللہ تعالی نے خلافت کو طرف ابو بکرؓ کے پھر پھیرا اُسکو طرف عمرؓ کے جب شورے مین چھوڑا عمرؓ نے خلافت کو تو تمھارے باپ کو یقین تھا کہ بعد عمرؓ کے خلافت مجکو ہوگی پھر وہ پھیری گئی طرف عثمانؓ کے جب شہید ہوے عثمانؓ بیعت کی گئی تمھارے باپ سے پھر کھینچی اُنکی خلافت مین تلوار قسم ہی اللہ تعالی کی نہین دیکھتا مین کہ جمع ہو ہمارے بیچ مین نبوت اور خلافت یعنی خلافت آل رسول مین نہین ہوگی پس جانتا ہون مین کہ خفیف کرینگے تمکو بیوقوف لوگ کوفے کے اور نکالینگے تمکو یعنی مدینہ منورہ سے انتہی مافی الصواعق تاریخ الخلفا یعنی تم ارادہ اپنی طرف سے خلافت کا نہ کرنا کسی کی چاہے سے کچھ نہین ہوتا جو خدا چاہتا ہی وہ کرتا ہی جب ہوئی رات پہنچے کی اور تاریخ اُنتیس صفر کی حال متغیر ہوا آپکا اور روح پرفتوح آپکی اعلی علیین کو پرواز فرما گئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۰ عمر شریف آپکی بقول مختار پینتالیس برس چھ مہینے کچھ دن کی ہوئی سات برس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گود مین گذرے تیس برس چھ مہینے کم حضرت علی کی حمایت مین منقضی ہوے آٹھ برس اور چند مہینے اللہ جل شانہ کی حفاظت مین کٹے آپکے فرزند حضرت محمد بن حنیفہ اور حضرت محمد بن عباس نے غسل دیا اور حضرت امام حسینؓ نے پانی دیا کذا فی التنقیح جب جنازہ آپکا تیار کر کے

ذکر حضرت حسین بعد حضرت حسن

عمر حسین

روضۂ مبارک کے آگے لیگئے بموجب وصیت کے جناب صدیقہ سے دوبارا ذن طلب کیا انھون نے
مثل سابق کے فرمایا ہان شوق سے یہان انکے نانا حضرت کے قریب دفن کرو مگر آپنے تو پہلے ہی فرمایا
تھا کہ بنی امیہ منع کرینگے اس کام مین وہی پیش آیا کہ منع کیا مروان نے اور مقابلے اور مقاتلے
پر آمادہ ہوا حضرت امام حسینؓ نے بھی ارادہ قتال کا کیا اور ہتیار باندھ لیے ابوہریرہؓ نے
سمجھایا کہ آپکے بھائی صاحب نے آپکو قسم دیکر قتال سے منع فرمایا تھا اور وصیت کی تھی کہ اگر منع
کرین دفن میرا روضۂ مبارک مین تو قسم ہی تمکو بھائی حسینؓ کہ تم مسلمانون کے خون پر کمر
نہ باندھنا اور مجکو بقیع مین پاس میری دادی فاطمہ بنت اسد کے دفن کرنا سو ایسا ہی کیا
حضرت امام حسینؓ نے اور نماز پڑھائی جنازے کی سعید بن العاص نے کہ وہ والی تھے مدینۂ منورہ
کے خلیفۂ شام کی طرف سے انتہی مافی الصواعق وتاریخ الخلفا **فصل** بیان مین حال مرافعال
جعدہ قاتلۂ حضرت امام حسنؓ کے آپکی وفات کے وقت مروان روتا تھا فرمایا حضرت امام حسینؓ
نے اُس سے تو ہی روز زہر دلواتا تھا کہا مروان نے کرتا تھا مین یہ امر یعنی بدی ساتھ ایسے
شخص کے کہ تھا وہ بردبار زیادہ پہاڑ سے یعنی حضرت امام حسنؓ پھر کہلا بھیجا مروان نے جعدہ
کو ایسونیہ کے ہاتھ کہ بھاگ مدینے سے جہان تک بھاگا جائے اور جلدی کر اس کام مین
جہانتک ہوسکے کہ امام حسین بڑے صاحب غیرت ہین اور بنی ہاشم بڑے بہادر لوگ ہین
وہ سب اُنکے ہمراہ ہین جعدہ کو اپنے بُرے دن سامنے دکھائی دیگئے تھے نہایت نادم تھی اپنے عمل
سے ڈر گئی اپنے گھر سے نکلکر مروان کے یہان آئی مروان نے دو غلام اور تین لونڈیان ساتھ کرکے
اُسکو ملک شام کی طرف روانہ کیا اور عرضی لکھی یزید کو اس امر کی کہ اس عورت کو جہان تک ہوسکے
چھپا دو اگر اُسکے وہان آنے کی خبر معلوم ہوگی تو فتنۂ عظیم برپا ہوگا اور بڑی خونریزی ہوگی
آپ کی وفات کی خبر تو پہلے ہی پہونچ گئی تھی حضرت معاویہ اور جو جو ادب سعادتمند اصحاب

حال جعدہ

تھے اُنکو اس امر کا نہایت رنج تھا اس حال مین جب جعدہ وہان پونہچی امیر شام نے اُسکو اپنے دربار مین طلب کیا اور حال پوچھا جعدہ نے کہا کہ تیرے بیٹے کے عشق مین مین نے جگر گوشۂ مصطفے نور دیدۂ مرتضے لخت جگر فاطمۂ زہرا کو قتل کیا اور خانۂ دنیا و دین کو مین نے برباد کیا امیر شام نے کہا کہ جب تو نے اُنکے ساتھ ایسا کیا یزید کیا تجکو پسند کریگا تو اُسکے ساتھ بھی ایسا ہی کریگی ؎

جز جور و جفا کے نہین امید ہی تجسے	جز فعل خطا کے نہین امید ہی تجسے
تجسے طلب مہر و وفا سخت ہی مشکل	جز رنج و جفا کے نہین امید ہی تجسے

وہ بیحیا دربار مین سر جھکائے کھڑی تھی اور زمانہ آپ کی محبت کا یاد کرتی تھی تقوی اور کرم اور علم اور حلم اور خلق اور زہد آپکا یاد کرکے روتی تھی کہ نہ مین دین کی رہی اور نہ دنیا کی تین دن تین رات اُسکی آنکھ سے آنسو خشک نہوا کاتب الحروف کہتا ہی ؎

وقت پر قطرہ بہت اس ابر خوش ہنگام کا	جل گیا جب کھیت تب برسا تو پھر کس کام کا
نظم خدا کرے کہ تو روتے ہی روتے مرجائے	زمین پھٹکے نوالہ ترا وہ کر جائے
خدا کرے ترا گھر بار سب ہی جل جائے	جلے تو آگ مین ایسی کہ دم نکل جائے
خدا کرے کہ تجھے قبر مین بھی سانپ ڈسین	ہو قبر تیری جہنم فرشتے پھر یہین
کہ نور دیدۂ زہرا کیا ہی تو نے ہلاک	کیا ہی شیر خدا کا کلیجہ تو نے چاک
رسول پاک کو ہی قبر مین یہ رنج دیا	تجھے خبر نہین محبوب تھا وہ اللہ کا
خدا ہی سمجھیگا تجھے جو کام تو نے کیا	کہ ساری امت نبوی کو تو نے رنج دیا

امیر شام نے تین دن کے بعد حکم دیا کہ اسکو گھوڑے کی دم سے باندھ دو اور گھوڑا بہگا دو پھر جزیرۂ فیل مین لیجاکر اسکے ہاتھ پانون باندھکر دریا مین ڈال دو کچھ رستہ جزیرے کا طی ہوا تھا کہ آندھی زور شور کی اُٹھی اور اُسکو اڑا کر لیگئی خدا جانے کس سرزمین پر پٹکا کس دریا مین اُسکو پھینکا ؎

جو کوئی دین دیوے دنیای دنی کے واسطے	اس نجس دو قطرۂ آب منی کے واسطے
اُسکا یہ دیکھو مزہ ہی کیسی ہون رسوائیان	اور ہو محشر مین فضیحت روسیاہ دو جہان

یہ کچھ بیان شہادت سری کا تھا جو بطور اختصار کے لکھا مین نے اب شروع کرتا ہون مین حال شہادت جہری کا اور اعتماد کرتا ہون مین اللہ تعالے پر وہو حسبی ونعم الوکیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ ھُوَ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالسَّلَامُ عَلٰی سِبْطَیْ رَسُوْلِ الثَّقَلَیْنِ اَعْنِیْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدَ الشُّھَدَاءِ الْاِمَامَ حُسَیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَمَّا بَعْدُ عرض کرتا ہی محمد عبد الربّ ابن محمد عبد الخالق حنفی قادری دہلوی کہ جب عنایت ہو چکا خلعت شہادت قسم اولی یعنی سری کا جناب رسالت مآب کو بواسطۂ حضرت امام حسنؓ کے جو بڑے فرزند ارجمند تھے آپکے تو اُسکے بعد عطا ہوا خلعت شہادت جہری کا بواسطۂ حضرت امام حسینؓ کے جو چھوٹے فرزند دلبند تھے آپکے اور جیسا شہادت سری بکمالہ آپکو نصیب ہوئی ویسے ہی شہادت جہری بھی خوب کمال کے ساتھ مرحمت ہوئی اب سنیے وجہ اسکے جہری ہونے کی پہلی خبر آئی اسکی آسمان سے بذریعۂ نزول وحی کہ لائے جبرئیل علیہ السلام دوسری اور فرشتے بھی آپ کو اسکی خبر دیگئے تیسری بار بار آنا وحی کا اس مقدمے مین چوتھی بنایا گیا مکان شہادت کا وحی مین کہ وہ کربلا ہی پانچویں بتایا زمانہ اُسکا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ سنہ ۶۱ مین ہوگا چھٹی یہ کہ حضرت علیؓ نے سفر صفین مین بوجہ الہام یا بسبب تعلیم حضرت نبوی کے خبر دی ساتوین خون اُبلا زمین سے آٹھوین خون برسا آسمان سے نوین جنات کے رونے کی

سبب شہادت جہری

آواز آئی دسویں شیرون نے حفاظت کی لاش مبارک کی گیارھویں داخل ہوے سانپ آپکے قاتلون کی ناک مین بارھویں چلا آتا ہی یہ غم امت مین وقت شہادت سے آج تک راقم کہتا ہی دلیل اسکی لکھنا علما کا ہی اس حالات کو ہر قرن مین آج تک اور باقی رہیگا یہ ذکر غم کے ساتھ قیامت تک هٰذَا كُلُّهٗ فِيْ سِرِّ الشَّهَادَتَيْنِ مِنْ اُسْتَاذِ الْكُلِّ ؎

آن یزید ناخلف از بہر مال	خون پور فاطمہ کردہ حلال
از قساوت با ضلالت آن شقی	در جہنم رفت خود آن بدفعال

پیدا ہوے آپ پانچوین تاریخ ماہ شعبان مین آپ کے حسن کا کیا بیان ہو شب تار مین چہرہ آپ کا مانند چودھوین رات کے چاند کے چمکتا تھا سبحان اللہ ؎

جو صورت ہو تو ایسی ہو جو سیرت ہو تو ایسی ہو	مقام کربلا مین پھر مصیبت ہو تو ایسی ہو
لڑے تنہا جماعت سے دران حالی کہ تھے پیاسے	شجاعت ہو تو ایسی ہو شہادت ہو تو ایسی ہو

شقاوت بڑھی تیری ظالم یہ ایسی	کہ کی اُن پہ تونے جفا کیسی کیسی
یزید شقی تجکو سب اہل دنیا	کہینگے قیامت تلک ایسی تیسی

جب پیدا ہوے آپ تو تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا دکھاؤ مجھے میرے بیٹے کو کیا نام رکھا تمنے اسکا عرض کی حرب فرمایا نہین بلکہ نام اسکا حسین ہی **فائدہ** شبر و شبیر ان دونون شاہزادون کے نام نہین بلکہ حسن کا ترجمہ زبان عبرانی مین شبر ہی اور حسین کا ترجمہ شبیر اور شبر اور شبیر دونون حضرت ہارونؑ کے بیٹون کے نام ہین فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین نے اپنے بیٹون کے نام ہارونؑ کے بیٹون کے نام پر رکھے ہین مگر اُن دونون کے نام ان لفظون کے ساتھ آپنے نہین رکھے پس ضرور کیا ہی کہ ہم لوگ آپکو شبر و شبیر لکھین یا پڑھین ساتوین دن آپکا عقیقہ ہوا اور نام رکھا گیا ام الفضل بنت حارث نے آپکو دودھ پلایا یہ حضرت عباسؓ کی بی بی تھین حضرت عبداللہ بن عباس اور فضل بن عباس

ف یہ عبارت کل شہادتین مین ہر مصنف نے اپنی اپنی طرح لکھی ہی

تحقیق لفظ شبر و شبیر

فضائل آپکے

آپکے رضاعی بھائی ہوے کنیت آپکی ابو عبداللہ اور لقب آپکا شہید اور سید الشہدا ہی انگوٹھی پر آپکی یہ کھودا ہوا تھا اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ جو فضائل آپکے کتب احادیث مین ہین وہ سب اس رسالے مین کہان درج ہو سکتے ہین مگر مشتے نمونہ خروارے چند حدیثین اُسمین سے لکھتا ہون فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حسین مجھسے ہی اور مین حسین سے ہون غور کرنے کا مقام ہی کہ آپنے جو اور لوگون کی شان مین یہ کلمہ فرمایا ہی تو اُنکو اس کلمے سے فضیلت ہوئی اور حضرت امام حسین کو تو اس کلمے کے فرمانے سے پہلے ہی یہ بات حاصل تھی اور مین دوست رکھتا ہون حسین کو یا اللہ تو بھی دوست رکھ اسکو اور دوست رکھ اُسکو جو دوست رکھے اسکو روایت کیا اسکو ترمذی نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن و حسین دونون میرے پھول ہین دنیا مین یہ دونون میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہین روایت کیا اسکو ترمذی نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سچا ہی اللہ تعالی اور رسول اُسکا مال اور اولاد تمھاری فتنہ ہین دیکھا مین نے ان دونون بچون کو کہ چلے آتے ہین گرتے پڑتے پس نہ صبر کیا مین نے یہان تک کہ موقوف کیا مین نے خطبے کو اور اُٹھا لیا مین نے ان دونون کو گود مین روایت کیا اسکو ابوداود اور ابن ماجہ اور ترمذی اور نسائی اور احمد نے غور کرنا چاہیے کہ کیسی محبت تھی آپکو انکی کہ خطبہ پڑھ رہے تھے اُن دونون کو دیکھا تو اس حال مین بھی آپ سے صبر نہو سکا خطبہ موقوف کیا اور دونون کو گود مین لے لیا اب غور کرنا چاہیے جور و ستم اہل کوفہ اور اہل شام کے اس صاحبزادے اور اُنکے اہل بیت پر کیا کیا کچھ ہوے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا میرے پاس ایک فرشتہ آسمان سے کہ نہ آیا تھا وہ میرے پاس کبھی سوا اس بار کہ دی اُسنے مجکو کہ تحقیق حسن اور حسین سردار اہل جنت کے ہین اور فاطمہ سردار جنت کی عورتون کی ہی روایت کی ابن عساکر نے ہذا فی التحریر تمام فضل روایت کرتی ہین کہ مین نے عرض کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ مین نے خواب بُرا دیکھا ہی کہ ایک ٹکڑا

لہ بیشک اللہ پہنچنے والا ہی اپنے امر کو

آپکے بدن مبارک سے کاٹ کر مین نے اپنی گود مین رکھ لیا فرمایا خواب بہت اچھا ہی انشاء اللہ تعالی میری بیٹی فاطمہ کے یہان بیٹا پیدا ہوگا تو اسکو پالیگی ام فضل کہتی ہین کہ یونہی ہوا ؎

یہ بات ام فضل کی تصدیق ہو گئی	جو بات خواب کی تھی وہ تحقیق ہو گئی

روایت ہی کہ ایک روز حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے داہنے زانو پر حضرت امام حسینؑ اور بائین زانو پر حضرت ابراہیم اپنے صاحبزادے کو بٹھایا تھا کہ جبرئیلؑ آئے اور عرض کی اللہ جل شانہ کو یہ دونون نعمتین جمع کرنی آپکے پاس منظور نہین جون سی چاہو اختیار فرماؤ فرمایا قضای آلہی سے کسی کو انکار نہین ابراہیم کے فوت ہونے کا تو فقط مجھپر صدمہ گذریگا اور حسین کے فوت ہونے سے مجھپر اور فاطمہ پر بھی صدمہ ہوگا تو مجکو فاطمہ کے صدمے سے اپنا صدمہ گوارا ہی تین ہی دن کے بعد صاحبزادہ ابراہیم کا انتقال ہوگیا پھر جب آپ حضرت امام حسینؑ کو پیار فرماتے تو فرماتے اَھْلاً وَّمَرْحَبًا بِمَنْ فَدَیْتُہٗ بِابْنِیْ یعنی شادرہ تو تجھپر قربان کیا مین نے بیٹا اپنا ایک دن آپکے رونے کی آواز حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سنی بیقرار ہو گئے اور اپنی گود مین آکر اٹھالیا اور پیار کیا اور فرمایا ای فاطمہ تو نہین جانتی کہ حسین کے رونے سے مجھے قلق ہوتا ہی اللہ اللہ جنکے لڑکپن مین رونے سے کہ بچے رویا کرتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ حال ہو انپر وہ مصائب اور شدائد کربلا مین گذرین کہ نہ گذرے ہون وہ کبھی کسی پر ؎ کہون کیا کہ کیا ہون صبر جمیل ٭ فصبر جمیل اور فصبر جمیل ٭ روایت ہی حضرت فاروق اعظم سے کہ آیا مین رسول اللہ صلعم کے پاس تو دیکھا مین نے آپکی بیٹھ پر حضرت امام حسینؑ سوار ہین اور تاگا آپکے دہن مبارک مین ہی اور دونون کنارے تاگے کے صاحبزادے کے ہاتھ مین ہین عرض کی مین نے کیا اچھا گھوڑا ہی ارشاد فرمایا کیا خوب سوار ہی بذا فی التتبع **فصل آپکی سخاوت کے بیان مین** روایت ہی کہ ایک مرد مفلس خدمت شریف مین حاضر ہوا عرض کی ای صاحبزادے رسول اللہ

سخاوت آپکی

صلے اللہ علیہ وسلم کے مین مفلس ہون بال بچے بہت رکھتا ہون خرچ سے نہایت تنگ رہتا ہون آپنے دلاسا فرمایا اور فرمایا صبر کیجیے کہ اُسوقت آپکے پاس کچھ بھی نہ تھا اسی فکر مین تھے کہ پانچ تھیلیان اشرفیون کی حضرت معاویہؓ کی یہان سے آپکے پاس آئین وہ سب آپنے اسکو دیدین اور عذر کیا کہ آپکو دیر ہوئی مجبور تھا ہذا فی التنقیح سبحان اللہ زر کثیر دینا اور اُسوقت مین کہ آپ خالی ہاتھ ہون اور سب کا سب دیدینا اور پھر عذر بھی کرنا مصداق آیت کریمہ کا ہی وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اپنا مال دیتے ہین دوسرون کو اگرچہ آپ حاجتمند ہون ؎

بیان اُس سخی کی صفت کیا کرون	سخاوت کو جس سے شرف ہو گیا
نہ حاتم کو حاصل تھا ایسا کمال	جو رتبے کو انکے شرف ہو گیا

فضل بیان مین آپکے خلق اور مروت کے ایک دن آپ مہمانون کو کھانا کھلا رہے تھے کہ غلام کے ہاتھ سے گرم گرم شوربے کا پیالہ آپکے سر مبارک پر گر کے ٹوٹ گیا آپ کو چوٹ بھی آئی اور بدن مین چھالے بھی پڑے آپنے اُسکی جانب دیکھا اُسنے ہاتھ باندھکر عرض کی الْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ متقی وہ ہین جو پی جاتے ہین غصے کو فرمایا پی لیا مین نے اُسنے عرض کی وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وہ ہین جو معاف کرتے ہین خطا لوگون کی فرمایا معاف کی مین نے اُسنے عرض کی وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی احسان کرنے والون کو آپ نے فرمایا آزاد کیا مین نے تجکو اور نفقہ لیا مین نے تیرا اپنے ذمے ہذا فی حکایات الصالحین ؎

یہی شبیر ابن فاطمہ ہی	سخاوت کا اسی پر خاتمہ ہی

فضل بیان مین تشریف لیجانے حضرت امام حسینؓ کے مدینہ منورہ سے طرف مکہ معظمہ کے روایت ہی کہ بائیسوین تاریخ ماہ رجب کے سنہ ساٹھ مین حضرت معاویہؓ کا انتقال ہوا یزید باپ کے تخت پر بادشاہ بنکر بیٹھا اطراف و جوانب مین فرمان بھیجے کہ میرے

حلیہ مبارک آپکی

انتقال حضرت معاویہؓ

والد مرحوم نے انتقال فرمایا مین جانشین اُنکا ہوا اب میری اطاعت مین سرگرم رہین ایک نامہ مدینہ منورہ مین بھی اپنے صوبدار ولید بن عقبہ کے نام روانہ کیا کہ ہر ہر شخص سے میری بیعت جدید لے خصوصًا ان چار شخصون سے کہ انھون نے میری بیعت ولی عہدی کی بھی نہین کی اور میری بیعت سے انحراف کیا بیعت لے خصوصًا امام حسین کو اور اُنکے رشتے دارون کو ذرا مہلت نہ دینا اور کشاکشی کرکے اُنسے میری بیعت لینا اور بیعت نامے کو مہر و دستخط سے مؤکد کرنا چونکہ اس بات مین انکو مہلت نہین ہی اور جو کچھ عذر اُنکا تھا سنا نہ جائیگا اگر مخالفت کرین تو اُنکا سر کاٹ کر میرے پاس دمشق مین روانہ کرنا تھوڑے لکھے کو بہت سمجھنا حکم ثانی کا انتظار نہ کرنا تو کہتا ہی

چڑھا ہی نشا ملک کا ای یزید	جہنم مین ڈالیگا یہ ای پلید
خبردار ہو کر تو کر جو کرے	محرم نہ کیجیو کہین اپنی عید

ولید بن عقبہ نے مروان کو بلایا نامہ یزید کا سنایا مشورہ پوچھا مروان تو برا دشیطان تھا اور دشمن قدیم اہل بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا بولا کہ تجھے اسمین بڑی کوشش کرنی چاہیے ہرگز ہرگز تاخیر نہ کرنا اور جہان تک ہو سکے جلدی کر اس کام مین کہ اگر امام حسین بیعت یزید کی نہ کرینگے تو اُنکی طرف ہجوم خلائق ہو جائیگا سلطنت مین فرق پڑیگا اس صورت مین قتل کرنا اُنکا ضرور ہی ولید بن عقبہ حق پرست آدمی تھے اور اہل بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جان و دل سے دوست رکھتے تھے اُسکی صلاح پر راضی نہوے مگر حضرت کے پاس آدمی بھیجا کہ آپ تشریف لائے کچھ آپ سے کام ہی جب اُنکا آدمی آپکے پاس گیا آپ اُسوقت مسجد نبوی مین حضرت ابن عباس سے یہ فرما رہے تھے کہ آج رات کو مین نے خواب دیکھا ہی کہ تخت شام کا اُلٹ گیا یقین ہی کہ معاویہ کا انتقال ہو اور یہ جو اُسوقت ولید نے بلایا ہی یقین ہی کہ وہ بیعت یزید کی مجھسے طلب کریگا ابن عباس نے کہا اگر یہ بات یون ہی

ہوئی تو آپ کی کیا صلاح ہی فرمایا کہ وہ شراب پیتا ہی زنا کرتا ہی ایسے کو امام بنانا کب جائز ہی
پھر آپ دہان سے اٹھکر مکان پر تشریف لائے اور ہتیار بدن پر لگائے اور تیس آدمیون مسلح
کے ساتھ مکان ولید بن عقبہ پر آئے لوگون کو دروازے پر چھوڑا فرمایا جب آواز بلند سنو تم
بے تامل اندر چلے آنا جب آپنے قدم مکان مین رکھا ولید نے دروازے پر آکے استقبال کیا اور
بڑی تعظیم اور حرمت سے اپنی مسند پر بٹھایا نامہ یزید کا آپکے روبرو رکھدیا آپنے اُسکو پڑھکر
فرمایا کل دن جمعے کا ہی جب انتقال معاویہ کی خبر اور تخت نشینی یزید کی عام وخاص معلوم
ہوگی تو علی الاعلان جو مناسب ہوگا وہ کہا جائیگا ولید نے عرض کی سَمْعًا وَطَاعَةً مروان نے
ولید کو اشارے سے کہا یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئیگا انکو قید کر جب تک بیعت نہ کرین مکان
سے نکلنے نہ دے کہ تجھے نیکنامی یزید کے یہان ہو اور تیری خیر خواہی پر نظر کرکے جاگیر پر کنہ تجھے
انعام مین دے ولید نے کہا وَیْلَكَ افسوس ای دشمن خدا تیرا پیٹ قتل فرزندان رسول
سے نہین بھرا ابھی تو ایک صاحبزادے کو زہر ہلاہل پلا چکا ہی دوسرے صاحبزادے کی طرف
متوجہ ہوا ہی مروان چپ ہو گیا آپ خفا ہو کر یہ کہتے ہوے اُٹھے ای ابن مرجانہ تیری کیا
مجال ہی کہ تو میری طرف ترچھی نگاہ سے بھی دیکھے اور اپنے مکان پر تشریف لائے دوسرے
دن جو خبر وفات حضرت معاویہ کی مشہور ہوئی بعد جمعے کے علی الاعلان آپنے فرمایا ہمین
دنیا اور حکومت دنیا سے کچھ غرض نہین نانا حضرت کی قبر پر بیٹھا ہون مجھے یہان بیٹھے رہنے دو
اور نہ مجھے بیعت سے انکار ہی مگر یزید دائم الخمر بدکردار ظالم جفاکار اور ہم آل اطہار کیونکر اُسکی
بیعت کرلین یہ فرمایا اور مجلس برخاست ہوئی آپ گھر مین تشریف لائے اور بنی امیہ کی
ایذا سے آپ کے دل مین یہ بات جم گئی کہ مدینہ منورہ سے نقل کرکے مکہ معظمہ جانا مصلحت ہی

اب آل مصطفے کا مدینے سے ہی سفر	جاتے ہین یا نسے کعبے کو گھر بار چھوڑ کر		

سنہ ۶۰ھ مدینے سے اور اطاعت کی بیعت کرنا ۱۲

بیت الحرم ہی وہ جگہ اور دارالامن بھی ہی		قسمت وہان سے دیکھیے لیجاتی ہی کدھر	

فصل وداع کرنے مین روضۂ مبارک کے جب راہ وہ آپکا مصمم ہوگیا کہ مکہ معظمہ مین کوئی دن چل کے اقامت کیجیے مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا کے سبب سے کوئی دن دشمن کے مکر سے بے غم ہوجیے رات کو بقیع الغرقد مین تشریف لیگئے والدۂ شریفہ کی قبر پر گئے سلام پڑھا رخصت ہوے پھر بھائی کے مزار پر آئے سلام پڑھا رخصت ہوے ایسا ہی حضرت عباس اور حضرت امیر حمزہ اور سب اقربا کی قبرون سلام پڑھکے روضۂ مبارک پر حاضر ہوے سلام عرض کیا قبر مبارک سے چمٹ کر روئے اور عرض کی یا رسول یہ آپکا حسین آپکا نور العین آپ سے جدا ہوتا ہی بے بس و ناچار ہی بے یار و مددگار ہی عالم تنہائی ہی دشمن مجھے آپ کے قدمون پر رہنے نہین دیتے بھائی صاحب کو یون ضائع کیا اب میرے خیال مین کمر باندھکر پڑا ہی ناچار مجھے در دولت کو چھوڑنا پڑا پر اپنے بس نہین جاتا دل و جان حضور مین چھوڑے جاتا ہون

گر مال بھی جائے ترا دیدار نہ چھوڑون	گر جان بھی جائے تری سرکار نہ چھوڑون
واللہ نہ کرون مال کا اور جان کا مونہ مین	گر رہنے دین مجکو ترا دربار نہ چھوڑون

کیا کرون دین پر آپنی فاسق فاجر ظالم شرابی امام مسند نشین آپکا بنا ہی مجھسے بیعت چاہتا ہی اور آپنے فرمایا جو تو قیر کرے ظالم کی یا بدعتی کی اُسنے ڈھایا اسلام کو ذرا قبر کے اندر سے ہاتھ نکالیے اور مجکو گلے لگا لیجیے رخصت دیجیے خدا جانے پھر قسمت مین آپ کی قبر شریف انور کا دیدار بھی ہی یا نہین مین کہان اور روضۂ شریف آپ کا کہان

نظم

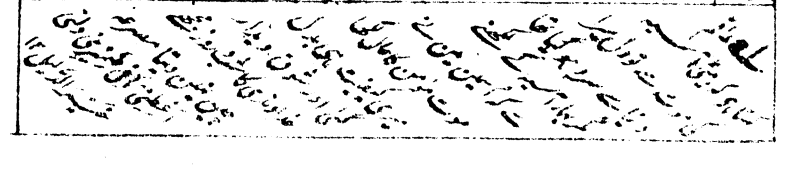
یون انبیا مین میرے پیمبر کے سامنے	آئے ہون جسطرح مہ انور کے سامنے	دیکھا ہی جسنے روضۂ اطہر وہ کہتا ہی
گلشن مین خاک جاؤن صنوبر کے سامنے	جس مردے کو نہ حضرت عیسے جلا سکین	لے آؤ اُسکو میرے پیمبر کے سامنے
گر مجھے بے نصیب دیدار ہو نصیب	کیا مال ہی یہ تمسے تو انگر کے سامنے	زاہد کو دار خلد مبارک ہوای ہی
بستر فقیر کا ہو ترے گھر کے سامنے	ای لطف اس دعا کو مدینے مین جا کے پڑھ	ہی قدر اُسکی صاحب کوثر کے سامنے

وداع

زیارت

لہ بجواب سوال برادر حسنین ہرگز ایسا نہ کرے ۱۲

پھر نماز تہجد آپنے وہان ادا کی رات وہین بسر کی بعد نماز کے آپ کچھ سوتے تھے کچھ جاگتے تھے دیکھا کہ
مین بچہ سا ہون کہ آپ تشریف لائے اور مجھے اپنی گود مین لیلیا اور چھاتی سے چمٹا لیا پھر مجھے گود مین
لٹا لیا میرے سر کو اپنے زانو پر رکھکے سر پر ہاتھ پھیر کر فرمانے لگے ای نور میری آنکھون کے ای ٹھنڈک
میرے کلیجے کے مرد مردانہ بنے رہو قریب ہی زمانہ تمھارے آنے کا میرے پاس مین نے عرض کی کہ مین
ابھی حاضر ہون بصد خوشی راضی ہون کہ مجھے آپ لے لیجیے فرمایا نہ بیٹا ایسا ارادہ نہ کرو ہمت کو بلند
رکھو بھوک پیاس کا غربت کربت کا اپنے بال بچون کا صدمہ دیکھکر بیبیون کو صحرای کربلا مین بیپردہ خدا
کرکے آنا کہ جو مرتبے اور درجے فردوس برین مین تمھارے واسطے تیار ہین وہ کسی شہید کے واسطے
نہین مگر وہ مرتبے بدون تکالیف صعب کے اور بغیر رنج شدید کے حاصل نہین ہو سکتے جب یہ واقعہ
آپنے عالم بیہوشی مین دیکھا ہوش مین آئے تو اپنے تئین عالم وجد مین پایا نشہ شہادت کا آنکھون مین
سمایا دیدار کے مزے ہر وقت آنکھون مین آنے لگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیار کا مزہ دل مین
رم گیا نانا حضرت کی گود کا خیال آنکھون مین جم گیا جناب کبریا سے بھی وہی اسباب ہونے شروع
ہوے کہ اس امر کے پہلے ارادہ سفر کا کم تھا اب عزم بالجزم ہو گیا چوتھی تاریخ شعبان المعظم کو مع
اہل و عیال اور یار و احباب لونڈی غلامون کے اہل مدینہ سے مل ملا کر روانہ ہوے جتنی خوشی اہل مدینہ
کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکے سے تشریف لانے کی ہوئی تھی ویسا آج گھر گھر غم ہوا جناب ام المومنین
ام سلمہ کا اس صدمے سے یہ حال تھا کہ دم الٹ گیا تھا رات دن انکی زبان پر یہی ندا تھی بیٹا حسین
کہان ہی تو نہین نانا حضرت یاد فرماتے ہین کبھی فرماتے حسن کہان ہین کبھی فرماتے حسین کہان
ہین تو کہتا ہی حقیقت مین بڑے صدمے کی بات ہی کلیجا پھٹ جائے دم نکل جائے اگر یہ خیال کرے



کہ مدینے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بیج بھی نہ رہا ✤ سدا دور دوران دکھاتا نہین ✤
کسی کا اسے وصل بھاتا نہین ✤ اسے پڑگئی ایسی خصلت یہ بد ✤ کہ دو دل کو اک جا بٹھاتا نہین ✤
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مروان شیطان نے یزید پلید کو لکھ بھیجا کہ ولید بن عقبہ کو اپنا
خیر خواہ نہ جان ہر چند مین تیری ہوا خواہی سے چاہتا تھا کہ امام حسین کو قتل کرون اُسنے اُنکا
بڑا ادب کیا اور اپنی مسند پر بٹھایا اب وہ تیرے قابو سے نکل گئے دار الامن مکہ مین داخل ہوگئے یزید
کو بڑا غم ہوا اُنکو موقوف کیا دوسرا عامل مدینہ منورہ مین بھیجا **فصل بیان مین داخل ہونے**
مکہ معظمہ کے اور متواتر عرضیان آنا کوفیون کی آپ کے طلب مین ✤ ارے کوفیو تم پہ
ہوگا غضب ✤ دغا سے کیا تمنے اُنکو طلب ✤ بلا کر یہ کی قدر دانی بڑی ✤ کری خون سے
میہمانی بڑی ✤ روایت ہی کہ حضرت امام علیہ السلام مدینہ شریف سے روانہ ہوکر دس بارہ دن مین
امن وامان سے دار الامن مکے مین داخل ہوے باقی دن شعبان کے اور ماہ مبارک رمضان اور شوال
اور ذی القعدہ آرام سے مکہ معظمہ مین بسر کیے دن رات اللہ تعالی کے کام مین مشغول رہے عبادت
مین مصروف رہے کوفیون نے سنا کہ آپ رنج اور تکلیف سے مکہ معظمہ مین داخل ہوے
شیعیان حضرت علی مرتضے سب ایک گھر مین جمع ہوے اور آپکے بلانے کا مشورہ کیا اسواسطے
کہ وہ تو امیر معاویہ کے زمانے مین بھی امیر معاویہ کی بیعت سے ناراض تھے حضرت امام حسن رض
سے بھی اسی واسطے خفا ہوے تھے حضرت امام حسین کو بہت اُبھارتے تھے کہ آپ کا امام ہونا
مناسب ہی کہ آپ فرزند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین مگر آپ نہ مانتے تھے اب تو اونکو
موقع ملا کہ یزید بسبب فسق وفجور کے اہلیت امامت کی نہین رکھتا پے در پے عرضیان اُنھون نے
آپ کے طلب کی بھیجین سب رئیسون نے جو عمائد شہر کے تھے اپنی جان نثاری اور جان فدائی
ظاہر کی قیس بن عمرو اور محمد بن عُمیر جو بڑے امیر کوفے کے تھے اُنھون نے سب کو جمع کیا

اور سارے رئیسون اور امیرون شہر کی طرف سے لکھا کہ یہ عرضی ہی کوفے والون کی طرف سے
جو شیعیان علی اور حسین ہین بخدمت جناب حضرت امام حسینؓ صاحبزادہ رسول اللہ کے بعد سلام علیک
کے عرض یہ ہی کہ ہم سب لوگ آپکے مطیع فرمان ہین اور شوق آپکی زیارت کا از حد رکھتے ہین جو کہ ہمکو
آپکے سوا کسی کی اطاعت اور بیعت منظور نہین ہی لہذا ہم غریبون اور عاجزون کی طرف نظر فرمائیے
اور بہت جلد یہان تشریف لائیے تھوڑی عرض کو بہت تصور کیجیے فقط والسلام سب کی مہرین
اور دستخط کرکے روانہ کیا اور ڈھائی سو عرضیان اس سے پہلے اہل کوفہ کی آپکی طلب مین آچکی تھین
یہ آخر عرضی آئی اُن عرضیون کا آپنے جواب لاونعم کا کچھ نہ دیا تھا مگر اس عرضی کا جواب لکھنا پڑا کہ
اُنھون نے یہ عرض کی تھی کہ یزید فاسق ہی قابل امامت کے نہین ہم بے امام ہین آپ فرزند رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین جب یہ آخر عرضی اُنکی آپکی خدمت مین پونہچی آپنے ارادہ کوفے کا کیا حضرت
عبداللہ بن عباس نے اور عبدالرحمن بن ابی بکرؓ نے اور عبداللہ بن عمرؓ نے اور حضرت جابرؓ نے
اور حضرت ابو واقد لیثیؓ نے جو بڑے بڑے کبرای زمانہ تھے سبھون نے ملکر یہ سمجھایا کہ کوفیون کے
قول و فعل کا کبھی اعتبار نہین ہی اُنکے کہنے پر خیال نہ کیجیے اور آپ سکونت مکہ معظمہ کی غنیمت
جانیے یہان سب آپکے اخلاصمند اور ہوا خواہ ہین آپنے فرمایا کہ مین اس بات سے لاجواب ہون
کہ وہ لکھتے ہین کہ ہم بے امام ہین آپ فرزند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین جو اپنی امامت
کو چھوڑ دینگے اور اُنسے کنارہ کرینگے قیامت کے دن کیا جواب آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو دینگے سب نے کہا اول آپ تشریف نہ لیجائیے ایک کو اپنے صاحبزادون مین سے اُسطرف
روانہ کیجیے اور دیکھیے کہ وہ لوگ اُنسے کس طرح پیش آتے ہین اگر اہل کوفہ راسخ اور وافق ہین
وہ صاحبزادہ آپکو لکھیگا پھر اطمینان سے تشریف لیجائیگا آپکی سمجھ مین یہ بات آگئی آپ نے
موافق مشورے انھی احباب کے اپنے چچازاد بھائی مسلم بن عقیل کو بلایا اور اُنکو کہا کہ تم کوفے جاؤ

اور دعوت کرو اُن لوگون کو اسلام کی اور توبہ کی اگر دیکھوگے کہ وہ اپنے لکھے پر ثابت قدم ہین تو معلوم ہوجائیگا کہ وہ سب کے سب بیعت کرینگے جب یہ حال اُنکا تم دیکھوگے تو لکھنا تم مجکو کہ تمھارے خط کے ملاحظے کے ساتھ مین روانہ ہونگا تمھاری طرف انشاء اللہ تعالی فصل بیان مین روانہ ہونے حضرت مسلم بن عقیل کے کوفے کو روایت ہی کہ جب آپنے بہت اصرار کوفیون کا اور شدت طلب اُنکی دیکھی تو بعد مشورۂ احباب اور اصحاب کے حضرت مسلم بن عقیلؓ کو کوفے والون کے ساتھ جو آپکو لینے آئے تھے روانہ کیا اور خط اس مضمون کا اہل کوفہ کو لکھا کہ ڈیڑھ سو خط تمھارے میری طلب کے تمھارے رئیسون کے ہاتھ آئے انسے اشتیاق تمھارا مجھپر ظاہر ہوا سو بالفعل مین اپنے چچازاد بھائی کو کہ نام اُنکا مسلم بن عقیل ہی اپنا نائب مقرر کرکے روانہ کرتا ہون اور تمکو دیکھتا ہون کہ تم اپنے قول مین مضبوط ہو یا نہین اور یہ بھائی میرا زیور علم و عمل اور تقوے کے ساتھ آراستہ ہی تمکو لازم ہی کہ انکو میرے قائم مقام سمجھکر میری بیعت اُنکے ہاتھ پر کرو اور اپنے عہد پر سرگرم رہو اگر وہ مضبوطی تمھارے قول کی اور اخلاص تمھارا واثق دیکھینگے تو مجکو لکھینگے مین فوراً آؤنگا انشاء اللہ تعالی فقط حضرت مسلم کو خط دیا اور روانہ کیا حضرت مسلم نے پہلی منزل مین یہ واقعہ دیکھا کہ ایک شکاری نے ہرن کو مارا آپ واپس آئے اور واقعہ عرض کیا فرمایا تم بزدل ہو اگر تمھارا ارادہ نہ تھا تو تمنے پہلے ہی کہا ہوتا کہ مین تمکو نہ روانہ کرتا اور کسی کو روانہ کرتا عرض کی ؎

نہ پھیرون سر ترے فرمان سے گر جان بھی جاے	اگر قربان ہون تم پر تو دم مین میرے دم آئے

مجھے آپکی اطاعت سے ہرگز انحراف نہین مگر مین نے چاہا کہ ایکبار آپکا جمال پھر دیکھ لون پھر خدا جانے دیدار نصیب مین ہی یا نہین آپ بھی اسوقت چشم نم ہوے اور گلے لگا کر رخصت دوبارہ فرمایا حضرت مسلم نے یہ عرض کی

نظم وداع اب تمکو کرتا ہون وداع آخری ہی اب	تمھارا حافظ و ناصر مرا شاہ زمان ہی رب
نہین مین دل سے جاتا بلکہ بیدل ہوکے جاتا ہون	دل مضطر بھلا منظور کرتا ہی یہ فرقت کب
ندارم طاقت دوری نیارم تاب مہجوری	عجب دردیست بے درمان عجب رنجیست دردآشوب

مکے سے روانہ ہو کر مدینے پونچھے مسجد نبوی مین دوگانہ نماز کا ادا کیا اور دونون چھوٹے صاحبزادون کو کہ
دد آپ سے بہت مانوس تھے اپنے ہمراہ لیا اور راہبر کو ہمراہ لیکر مدینۂ منورہ سے روانہ ہوے پہلے ہی
منزل مین یہ واقعہ ہوا کہ رات اندھیری تھی راہبر بھی رستہ بھول گئے بڑی دقت اور بڑی تکلیف اور صعوبت
راہ کی طے کر کے کوفے مین داخل ہوے اور مختار بن ثقفی کے یہان فروکش ہوے مشتاقان کوفہ آپ کی
آنے کی خبر سنکر جوق جوق اور جماعت جماعت حاضر ہوے اور نہایت خوشی کی آپنے نامہ حضرت
امام کا اُنکو پڑھکر سنایا سب نے آواز شوق کی بلند کی جماعت بڑے زور شور کی پنجگانہ مین ہوتی تھی اذان
کی آواز آسمان تک پونچنے لگی اور ایکدم بیعت ہونے لگی یہان تک کہ اہل کوفہ سے چالیس ہزار
مردان جنگی نے آپکے ہاتھ پر بیعت حضرت امام کی کی اور وہ سب کے سب بسرگرم بیعت پر ہو گئے اور
ہر طرح سے جان و مال اپنا نثار کرنے لگے حضرت مسلم نے اس مضمون کا نامہ حضرت امام حسین کی خدمت
مین لکھا یا ابن رسول اللہ اہل کوفہ اپنے عہد کے موافق اپنے قول پر قائم ہین اور مال و جان سے آپکے
ساتھ حاضر ہین اس تھوڑے عرصے مین چالیس ہزار مردان جنگی میرے ہاتھ پر آپ کی بیعت
کر چکے ہین آپ اس خط کے ملاحظہ فرماتے ہی تشریف لائین اور کوفیون کی طرف سے
یہ لکھا کہ سب کی زبان پر آپ کے نام مبارک کا ورد ہی اور ہر فرد بشر یہ کہتا ہی ؎

کیا خوب دن ہی وہ جو زیارت نصیب ہو	پای مبارک آپ کا ہمسے قریب ہو

خط اس مضمون کا خدمت عالی مین روانہ کیا گیا فصل بیان مین شہادت حضرت مسلم بن عقیل کے

؎ یہان کا تو قصہ یہ چھوڑا یہان	ذرا اب سنو کوفیون کا بیان

نعمان بن بشیر جو حاکم کوفے کے یزید کی طرف سے تھے کہ وہ اہل بیت نبی کے عاشق تھے اسواسطے
انھون نے فقط ظاہرداری مین اہل کوفہ کو دھمکایا اور زیادہ تشدد نہ کیا بلکہ در پردہ آپکے مددگار
رہے اور لوگون کو آپکی بیعت کی ترغیب دیتے تھے خفیہ نویسان اور جاسوسان کوفہ نے یہ سب

شہادت حضرت مسلم

حال بڑی شد و مد سے یزید کو لکھا وہ فرعون بے سامان دیکھتے ہی خط کے آگ ہو لا ہو گیا اور
انگارون پر لوٹنے لگا وزیرون اور مشیرون کو جمع کر کے وہ خط سنایا سب نے باتفاق یہ کہا کہ اس
کام کے لائق سوای عبداللہ بن زیاد کے کوئی نہین کیونکہ وہ دشمن ہی اولاد علیؓ کا اور نعمان بن
بشیر تو قدیم سے جان نثار اہل بیت کا ہی اُسکو معزول کرنا چاہیے عبداللہ بن زیاد کو اُسکی جگہ
مقرر کرنا چاہیے اور اس کام مین جتنا ہو سکے جلدی کیجیے نہین تو کوفہ اور بصرہ تو کیا سب ملک کو رو
بیٹھیگا یہ تھوڑی بات نہین ہی اسواسطے کہ فرزند پیغمبر کے ہوتے تم جیسے ناہموار کی بیعت ہر مسلمان
کو ناپسند ہو گی جب تک اُنمین سے کوئی نہ اُٹھا تھا سب مجبور تھے اب اس فتنے کو جلدی فرو کیجیے اور
آرام سے نہ سوئیے یزید پلید نے عبداللہ بن زیاد کے نام فرمان لکھوایا کہ اے عبداللہ تو جو سرکار کی طرف
سے حاکم بصرے کا ہی اپنی جگہ کوئی آدمی لائق حکومت صاحب سیاست اپنی ہی طور پر اپنی جگہ قائم
کر کے کوفے کی طرف جلدی روانہ ہو جو کہ وہان مسلم بن عقیل حسین بن علیؓ کی طرف سے آئے ہین اور
اُنکی طرف سے بیعت لے رہے ہین چالیس ہزار مرد جنگی اہل کوفہ سے اُنکی بیعت مین آچکا ہی شب و
روز اسی مین وہ مصروف ہین اور حسین بن علیؓ کو اُنھون نے بصد شوق بلایا ہی اگر وہ آگئے تو
بڑی بلا اُٹھ کھڑی ہو گی کہ اُسکا سنبھالنا مشکل ہو جائیگا اسواسطے تاکید لکھا جاتا ہی کہ دیکھتے ہی
فرمان عالی شان کے اُسی وقت تو اپنے کو کوفے مین داخل کر اور کسی حیلے سے اُنکی جماعت مین
تفرقہ ڈال اور جسطرح ہو سکے مسلم سے میری بیعت لے اور جو نہ مانے تو سر مسلم کا اور جو اُنکے ساتھ ہو
کاٹکر ہمارے پاس روانہ کر جب یہ فرمان عبداللہ بن زیاد بدنہاد کو پونہچا خوشی سے پھول گیا جہنم کو
بھول گیا بصرے مین اپنے بھائی کو قائم کر کے کوفے کو روانہ ہوا جب قادسیہ مین پونہچا فوج کو
وہین چھوڑا وہان یہ حیلہ کیا کہ رستہ بصرے کا چھوڑ کر مکہ معظمہ کے رستے سے ساتھ تھوڑے آدمیون
کے ارادہ کوفے کا کیا لباس عرب کا بدلا اپنے کو امام حسین بنایا بعد نماز مغرب کے کہ کوئی نہ پہچانے

نقاب مونہ پر ڈالکر داخل کوفہ ہوا کوفے مین خبر آمد آمد حضرت امام کی ہو رہی تھی سب نے جانا کہ آپ تشریف لائے ایک نے ایک کو خبر کی ہزارون آدمی استقبال کرتے ہوے رکاب کے ساتھ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہ اور خیر مقدم کا غلغلہ آسمان تک پونہچایا ؎ خدا نے تیری صورت ہی دکھائی ؎ ترا دیدار ہی سرّ الٰہی ؎ راقم کہتا ہی کہ ہاتف غیبی اُسوقت یہ کہتا تھا ؎

بڑا کذاب یہ ہی اور کیا تم اُس سے کم ہو جی	بلا کر سامنے کردو گے اور ہو گے تماشائی
اگر دیکھو تماشا تم فقط تو بھی خرابی ہی	مگر افسوس یہ ہی ہو تھی قاتل بڑے غضبی

ابن زیاد کیا دسبکے سلام کا جواب نرم آواز سے دیتا تھا اور سانپ کے سے بل کھاتا تھا اسی شان سے دارالامارۃ پر پونہچا نعمان بن بشیر نے دروازہ دارالامارت کا بند کروادیا اور کوٹھے پر چڑھکے آواز دی کہ اے فرزند رسول اللہ کے آپ اس خیال مین نہ پڑیے یزید آپکو یہان آرام سے رہنے نہ دیگا یون ہی فتنہ پڑیگا اہل کوفہ نعمان بن بشیر کو بُرا کہتے تھے کہ تو نے کیون دروازہ دارالخلافت کا بند کیا یہ فرزند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین انکی تعظیم نہین کرتا وہ بیچارے چاہتے تھے کہ فتنہ برپا نہو اسی حال مین عمرو بن باہلی نے ایک چیخ ماری کہ اے کوفیو خبردار ہو یہ امیر عبداللہ بن زیاد ہی حضرت امام کی صورت بناکر بصرے کا راستہ بدل کر مکہ معظمہ کے راستے سے آیا ہی سنتے ہی خلقت مین سناٹا ہو گیا اور سب نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی دروازہ دارالخلافت کا کھولا گیا عبداللہ بن زیاد اندر داخل ہوا رات کو سو رہا صبح کو جتنے رئیس کوفے کے تھے سب کو جمع کیا فرمان اپنی حکومت کا سنایا اور بہت دھمکایا کہ تم جانتے ہو کہ مین بیٹا ابن زیاد سفاک کا ہون اگر فتنے سے باز رہو گے امن دونگا تمکو ورنہ ایک ایک کو قتل کرونگا ان باتون کے سننے سے کوفی ایک دم حضرت مسلم سے چھٹ گئے حضرت مسلم پریشان اور حیران ہو کر ہانی بن عُروہ کے مکان پر گئے اور اُنسے امن چاہا ہانی صحابی تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

اُنھون نے آپکے قدمون کو اپنے سر آنکھون پر رکھا اور بہت عمدہ مکان مین آپکو مخفی کرکے اُتارا
شیعہ لوگ پوشیدہ پوشیدہ وہین آنے لگے اور محبت کا دم بھرنے لگے اور قسم کے ساتھ پھر بیعت
کو مضبوط کرنے لگے ابن زیاد نے سراغ لگایا پر اسکے ہاتھ نہ آیا ناچار ہو کر اُسنے اپنے غلام معقل کو
تین سو درہم دیکر کہا کہ تو جامع مسجد مین جا اور لوگون سے دریافت کر کہ حضرت مسلم خلیفہ حضرت
امام حسین کے جو اُنکی طرف سے کوفے مین آئے ہین کہان ہین مجھے اُنکا نشان دو کہ مین اُنسے
بیعت کرونگا اور یہ تین سو درم اُنکے نذر کرونگا وہ گیا اور اُسنے مسلم بن عوسجہ سے حال حضرت مسلم
کا دریافت کیا اُنھون نے کہا کہ تو نے خاص کر کے مجھسے ہی کیون پوچھا کہا تمکو جو مین نے بہت عشق
سے نماز پڑھتے دیکھا مجھے یقین ہوا کہ جان نثار آل نبی ہوا اُنھون نے کہا بھائی بات تو سچ ہی ہے مین
اُنکی خاک پا ہون وہ اسکو ساتھ لیکر حضرت مسلم کی خدمت مین گئے آپنے اُسکو قسم دی اُسنے قسم
کھائی کہ مین آپکا خادم جان نثار ہون اور بڑے ذوق و شوق سے آپکی بیعت کی اور بڑے اخلاص
سے وہ زر آپکے نذر کیا ایک رات دن آپکی خدمت مین رہا سب آنے جانے والون کے حال سے
مطلع ہوا دوسرے روز وہان سے رخصت ہو کر ابن زیاد کے پاس آیا اُسکو سب حال سے اطلاع دی
ابن زیاد نے محمد اشعث کے ہاتھ ہانی کو طلب کیا ہانی نے چلنے مین عذر کیا محمد اشعث نے کہا کچھ خوف
کی بات نہین ہی ہم سب تمھارے ساتھ ہین غرض ہانی دربار مین آئے ابن زیاد نے کہا کہ تمنے دشمن
سرکار کو اپنے گھر مین امن دی خفیہ خفیہ بغاوت کی قائم کی اُنھون نے انکار کیا ابن زیاد نے معقل کو
روبرو کیا ہانی نے جانا کہ یہ منافق تھا کہا قسم ہی رب کی مین نے اُنکو نہین بلایا وہ آپ سے میرے
مکان پر آئے اور امن چاہا مجھے جناب سالت مآب کی روح سے حیا آئی مین نے اُنکو جگہ دی کہا اب
خیر اسی مین ہی کہ اُنکو یہان بیٹھے بیٹھے بلوا دو ہانی نے کہا قسم ہی رب کعبہ کی اگر مسلم میری بغل مین
ہون اور تو طلب کرے تو بال بھی اُنکا تجکو نہ دکھاؤن نہین جانتا کہ مہمان کو دشمن کے ہاتھ مین دیدینا

یہ کوئی اسلام کی بات ہی اور مجھے قتل سے کیا دھمکاتا ہی مین ایک بوڑھا خادم ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اُنکی اولاد پر میری جان کا جانا میری سعادت ہی ابن زیاد نے ہانی اور اُنکے سب فیقون کو جو اُنکے اس کام مین شریک تھے ایک دم قید کردیا دوسرے دن ابن زیاد نے پھر ہانی کو بلایا اور بہت سمجھایا اور خوب دھمکایا اُنھون نے کہا کہ میری ننانوے برس کی عمر ہی سالہا سال مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گذارے اور برسون حضرت علی کی محبت مین رہا میرا مال اور جان سب اُنپر سے قربان ہی اُس بدنہاد نے حکم دیا جلاد کو کہ ہانی کو ایک ہزار کوڑے مارو پانسو کوڑے کی نوبت پونہچی کہ ہانی بیہوش ہوگئے جب یہ خبر حضرت مسلم کو پونہچی جوش اسلام کا دل مین آیا اپنے دونون فرزندون کو کہ نام ایک کا محمد تھا اور دوسرے کا ابراہیم قاضی شریح کے یہان روانہ کیا اور ہتیار باندھے شیعیان اہل بیت جوش و خروش مین آئے سب آپکے ساتھ کہ چالیس ہزار آدمی تھے مسلح ہوکر چلے دارالامارۃ کو گھیر لیا ابن زیاد کے ہوش گئے دیکھا تو فرزند رسول فوج جرار لیکر آگئے اُسنے اُن امیرون سے کہ اُسکے مصاحب تھے کہا کہ تم جاکر بآواز بلند کہو کہ لشکر جرار یزید نے ملک شام سے روانہ کیا ہی وہ صبح وشام آیا چاہتا ہی اُسوقت تمسے کچھ نہ بن پڑیگی مفت تمھاری جان جائیگی ہم تمھارے اپنے اور لگانے ہین ہم تمھاری رفاقت کی بات کہتے ہین اور سن لو کہ فرمان یزید کا امیر کو آچکا ہی کہ مخالفون کے گھر کھود ڈال اور سب کو ایک دم قتل کر اہل کوفہ سنتے ہی متفرق ہوگئے فقط پانسو آدمی آپکے ہمراہ رہگئے آپنے کسی مسجد مین جاکر مغرب کی نماز پڑھی بعد سلام نماز کے دیکھا تو ایک بھی نہ تھا اب آپنے ارادہ کیا کہ کوفے سے نکل جائین راہ مین سعید کوفی سے ملاقات ہوئی اُسنے کہا ای سید آپ کہان جاتے ہین فرمایا ارادہ ہی کہ کوفے سے باہر نکل جاؤن کہا ہرگز ہرگز یہ خیال نہ کیجیگا سب ناکون اور سب دروازون پر پہرہ لگا ہوا ہی آپکی تلاش ہی فرمایا پھر کہان جاؤن سعید کوفی آپکو محمد کثیر کے گھر لیگیا اُنھون نے بہت عزت سے آپکو تہ خانے مین چھپایا اور نہایت خاطر کی عبداللہ بن زیاد نے

اسکا سراغ پاکر فوج محمد کثیر کے یہان بھیجی ہر چند ڈھونڈھا انکا نشان نہ پایا ناچار ہو کر محمد کثیر اور انکے بیٹے کو گرفتار کر لائے اُن دونون کو ابن زیاد نے قتل کیا یہ خبر حضرت مسلم سنکر مایوس ہو گئے ہتیار باندھکر پھر ارادہ کوفے سے نکلنے کا کیا جدھر گئے وہین فوج ابن زیاد کی پائی اور آواز سنا کہ جو مسلم کا سر لائیگا انعام اور اکرام پائیگا ناچار ہو کر ایک گلی مین داخل ہوے اور گھوڑا وہین چھوڑا ایک مسجد ویران پائی اُسمین جاکر بیٹھ گئے مفارقت حضرت امام کی اور جدائی بچون کی یاد کرنے لگے آنکھون سے دریا آنسوون کا رواں تھا اور فرماتے تھے

وہ صورتین الٰہی کس ملک مین ہین بستی	ہین جنکے دیکھنے کو آنکھین مری ترستی

اور کوفیون کی بیوفائی اور بیحیائی سے آہ سرد پُر درد بھرتے تھے اور فرماتے تھے

نہ قاصد ہی نہ نامہ ہی نہ پیغام زبانی ہی	کرون کیونکر خبر تمکو بلای ناگہانی ہی
مرے آقا ترا خادم یہان پر مارا جاتا ہی	خدا حافظ ترا تو میری دولت کی نشانی ہی

جب رات ہوئی آپ مسجد سے باہر نکلے چلتے کہین تھے پانون پڑتا کہین تھا پیاس نہایت شدت کی تھی ایک دروازے پر ایک بڑھیا سوت اٹیر رہی تھی آپنے اُس سے پانی طلب کیا اُسنے پانی لاکر پلایا آپ نے پانی پیا اور اُسکی دیوار سے کمر لگا کر کھڑے ہو گئے بڑھیا کا نام اُسکا طوعہ تھا بولی کہ میان اپنے گھر جاؤ گلی کوچے مین نہ کھڑے رہو آپ نے فرمایا ؎

کہین گھر ہو تو جاؤن اور وہان آرام پاؤن مین	ملاقاتی بھی ہو کوئی تو وان بستر لگاؤن مین
کہین ہووے مرا بستر وہان جاکر کے سوؤن مین	کہین میرا ٹھکانا ہو تو جاکر کھانا کھاؤن مین

طوعہ نے کہا آپکا نام کیا ہی فرمایا ؎

ہون گھر خادم مین فرزند رسول اللہ کا	نام میرا کچھ نہ پوچھو نام ہی اللہ کا
مین یہان ہون بے وطن راہون مسافر راہ کا	کوفیون نے تھا بلایا بھیجکر کتنے ہی خط
بچھڑا ہون دوستون سے گم کردہ کاروان ہون	؎ کیا نام پوچھتی ہو بے نام و بی نشان ہون

طوعہ نے کہا آپ کیا مسلم بن عقیل

حال طوعہ

ہین بھائی حضرت امام حسین کے فرمایا ؎ ہون برادر سبط پیغمبر کا ہون ابن عقیل
دی دغا ہی کوفیون نے کہتا ہون صبر جمیل آی بندی اللہ کی باتون کی فرصت نہین اگر
ذرا سی جگہ دے تو رات گذارون اور احسان تیرا سامنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قیامت کے دن
بیان کردن طوعہ نے کہا ؎ اگر بر سر و چشم من نشینی نازت بکشم کہ نازنینی
مرے کلیجے کی ٹھنڈک تو آ مرے گھر مین تجھے بٹھاؤن مین آنکھون مین تو تو سر پہ ہے
پلاؤن پانی تجھے تو ہی ساقی کوثر تجھے کھلاؤن مین کھانا جو کچھ میسر ہی

پھر تو طوعہ بڑے تپاک سے آپکو گھر مین لائی اور جو میسر تھا کھلایا اور کمال خاطر داری کی اور مثل
مادر مہربان کے آپکے غم بھلانے مین مصروف ہوئی آپنے نماز ادا کی اور آرام فرمایا اتنے مین طوعہ
کا بیٹا جو محمد بن اشعث کا چیلہ تھا گھر مین آیا ماں کو عجیب ہی حال مین دیکھا کبھی ہنستی کبھی روتی ہی
کبھی اندر جاتی ہی کبھی باہر آتی ہی ماں سے سبب اسکا دریافت کیا اُسنے کہا خیریت ہی تو کھانا
کھا چکا جا کر سو رہ اُسنے اصرار کیا کہ ماں مجھے سبب اس پریشانی اور حیرانی کا بتا طوعہ نے بیٹے
کی بلائین لین اور کہا اگر تو قسم کھائے کہ اس حال کو کسی پر ظاہر نہ کرونگا تو خیر تجھے اطلاع دون
اُسنے قسم کھائی اُسنے کہا کہ حضرت مسلم بن عقیل بھائی حضرت امام حسین کے ہمارے گھر مین تشریف
رکھتے ہین کوفیون کی دغا سے حیران ہو کر ہمارے یہان پناہ ڈھونڈھی ہی کھانا کھا کر آرام فرمایا ہی
وہ سُنکر سو رہا آپ کی آنکھ کھل گئی بچون کی جدائی کا ملال اور کبھی حضرت امام کا خیال آتا تھا کہ
جو آپ میرے خط کے ملاحظے سے روانہ ہو گئے ہونگے تو اہل کوفہ اُنکے ساتھ کیا کرینگے کبھی
روتے کبھی ہنستے رضا کی اُنکو دولت نصیب تھی طوعہ کا بیٹا صبح کو گھر سے چلکر دربار مین آیا تو
معلوم ہوا کہ امیر نے منادی کی ہی کہ جو کوئی مسلم بن عقیل کو لائیگا یا اُنکی خبر پہنچائیگا دس ہزار
درم انعام پائے اور ترقی مرتبے کی اُسکو ہو اور جو کوئی اُنکو اپنے گھر مین چھپائیگا گھر اُسکا

جلا دیا جائیگا پسر طوعہ نے جو یہ وعدہ وعید سنا محمد اشعث کے پاس آیا اور تمام قصہ بیان کیا اُسنے بڑی خوشی سے اُس بدنہاد کو خبر پونہچائی اُسنے اُسی دم عمرو بن حریث کو توال کوفہ کو مع محمد اشعث اور تین سو سوارون کے روانہ کیا جب فوج شقی نے طوعہ کے مکان کا احاطہ کیا آپ بعد نماز کے متوجہ بقبلہ مصلے پر بیٹھے ہوے یاد الٰہی مین مصروف تھے کہ ناگاہ آواز نقارے کی اور گھوڑون کے ٹاپ کی آپکے گوش مبارک مین پونہچی شمشیر بران کھینچکر مثل شیر کے فوج باغی مین گھس گئے آپکی تلوار کی چمک اُنکی آنکھون مین ایسی پڑی جیسے بجلی کوند گئی آپ کو شجاعت صفدری اور حملہ حیدری نصیب روئی تھا جسکی گردن پر تلوار ماری ناف تک کھول دیا یا سر زمین پر آیا کسی شقی کا حوصلہ نہوا کہ آپ پر وار کرے جب نوبت یہ پونہچی کہ لاشون کے تودے لگ گئے تب اشقیا مارے خوف کے کوٹھون پر چڑھکے تیر مارنے اور پتھر پھینکنے لگے اللہ تعالی کے فضل سے آپ پر کسی کا پتھر اور تیر خطا آیا آخر دربار خداوندی مین آپکو سرخرو ہونا تھا ایک ظالم کا پتھر پیشانی مبارک پر ایسا لگا کہ خون کا فوارہ چھوٹا تمام چہرہ رنگین ہو گیا اس زخم سے کمال ہی ضعف ہو گیا نوبت غش کی پہونچنے لگی مگر کمال حوصلے سے آپنے اپنے کو گرنے نہ دیا اور دیوار بکر بن عمران سے پیٹھ لگا کر کھڑے ہو گئے اور مکہ معظمہ کی طرف مونہ کر کے بڑے افسوس سے یہ کلام فرمایا کہ ای فرزند رسول اللہ کے کچھ آپکو اپنے مسلم کی بھی خبر ہی کہ اُسپر کیا گذری خدا کرے کہ آپ ادھر مونہ نہ فرمائین اور کوفیون کو مونہ نہ لگائین دیکھیے مجھے تو اللہ تعالے نے سرخرو کیا اس بات کی حسرت ہی کہ آپ کو کیونکر خبر ہو جائے کہ آپ ادھر تشریف نہ لائین ؎

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ بر ے	کسے ز بیکسی ما نمیبرد خبر ے

اچانک بکر بن عمران نے ایک تلوار ماری کہ لب مبارک اوپر کا کٹ گیا اور لب نیچے کا اکٹ گیا آپنے اُسی حال مین یہ ہی وار مین اُسکو جہنم واصل کیا اور فرمایا ؎ مین مریض عشق ہون لاؤ محبت کا کفن

خبر دینا مسلم کی عبداللہ بن عباس اور اہل کوفہ کا بیعت کرنا

عشق کا مارا ہوا ہون اور ہون مین بیوطن	تشنگی سے روز محشر کے مجھے غم کچھ نہین
ساقی کوثر کا خادم ہون جو ہی شاہ زمن	پھر کوفیون کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا
شکر ہی ای کوفیو اللہ کی درگاہ مین	مین گلا اپنا کٹاتا ہون خدا کی راہ مین

فرمایا پیاس کے مارے گلا خشک ہوگیا ہی کوئی پانی پلا سکتا ہی کسی نے جواب نہ دیا طوعہ کا کلیجا کانپا اور دوڑ کر ایک جام پانی کا لائی آپنے مونہ لگایا ایک قطرہ خون کا چہرۂ مبارک سے گرا تمام پانی رنگین ہوگیا پھینک دیا طوعہ پھر جلدی دوبارہ لائی وہ بھی خون سے لال ہوگیا پھر جلدی تیسری بار لائی جو ہین آپ نے چاہا کہ پانی پیین کئی دانت گرکر پیالے مین آپڑے سب پانی خونا خون ہوگیا پیالہ ہاتھ سے رکھدیا اور فرمایا اب پانی پینا قسمت مین نہین ابن زیاد کو خبر پونہچی کہ ایک شخص نے اتنون کو قتل کیا اور اس حال کو پونہچا مگر جنگ سے باز نہین آتا اُسنے کوتوال کو حکم دیا کہ مسلم سے کہو کہ امیر ابن زیاد نے تمکو امن دی آپنے فرمایا کہ مین اُس سے امن نہین چاہتا جو کچھ وہ کرنا تھا کر چکا اب کیا امن ہی پیچھے سے ایک نابکار نے نیزہ پشت مبارک مین ایسا مارا کہ آپ اوندھے ہوگئے اُسوقت لشکریون نے آپ کو پکڑ کر امیر کے دربار مین پونہچایا ابن زیاد نے کہا کہ ای مسلم تمنے مجھے سلام نہ کیا فرمایا تیرے سلام مین نہ دنیا ہی نہ دین مجھے کیا سلام کرون راقم کہتا ہی کہ درحقیقت سلام مسلمانون کو کرنا آیا ہی اور مسلمان پیغمبر نے اُسکو فرمایا ہی کہ جسکے ہاتھ اور زبان سے امن مین ہون مسلمان اہل بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کرتا اور دعوی مسلمانی کا زیب نہین دیتا روایت ہی کہ جب حضرت مسلم کو اُسکے دربار مین لائے عبداللہ بن زیاد نے سر اپنا نیچے کرلیا اور دیر تک یون ہی رکھا پھر سر اوپر کرکے کہا ای مسلم تمنے کام سے مونہ موڑا سزا اپنی پائی آپنے فرمایا امام زمان میرا بھائی حسین بن علی ہی اور اُنھی کے فرمان سے مین اس شہر مین آیا ہون اور مین اسمین رضامندی اپنے مولی کی سمجھا

مگر بد نصیبوں نے وعدہ خلافی کی ؎ کبھی کو فیوں سے ہوئی ہی وفا + نہ ہوگی مگر ہو گی اُنسے جفا +
ظالموں نے نہ چاہا کہ حق حقدار کو پہنچے ای ابن مرجانہ مین جانتا ہون کہ تو مجھے قتل کریگا تو
چاہتا ہون کہ کوئی قبیلۂ قریش مین سے میرے پاس آئے کہ اپنا جانکر مین اُسکو وصیت کرون
عبداللہ نے اجازت دی آپنے عمر سعد کو کوفیون مین سے جو تماشا دیکھنے قتل کا آئے تھے اور وہی
شیعہ حضرت علی کے تھے جنھون نے ڈھائی سو خط بڑے اشتیاق سے لکھکر آپ کو بلایا تھا فرمایا اے
عمر تکو میرے ساتھ قرابت ہی اسواسطے مین تین وصیتین کرتا ہون اول یہ کہ اس شہر مین بہات
سو درہم میرے ذمے قرض ہین میرا گھوڑا نعمان حاجب کے پاس ہی اور یہ میرے ہتیار سب
بیچکر قرضہ ادا کر دینا عمر سعد نے قبول کیا وصیت دوسری یہ ہی کہ جب مجھے قتل کرینگے سر
میرا تنگاہ شام کو روانہ کرینگے مگر لاش میری نماز پڑھکر مکان مناسب مین دفن کرنا ابن زیاد
نے بھی اجازت دی کہ ان دونون وصیتون کو اجرا کرنا وصیت تیسری یہ ہی کہ میرا حال امام حسینؑ کو
لکھنا اور اُنکو یہان آنے سے منع کر دینا کہ اہل کوفہ کے قول پر ہرگز اعتماد نہ کرین اور ہو سکے تو میرا اِس
خون آلودہ اُنکو روانہ کرنا ابن زیاد نے کہا کہ نہ ہم اُنکو بلائینگے نہ منع کرینگے اگر وہ قتال نہ کرینگے
تو ہمکو اُنسے کچھ غرض نہین جب تک وہ دعوی خلافت کا نہ کرین اگر دعوی خلافت کا کرینگے تو ہم
اُنکو زندہ نہ چھوڑینگے جہان وہ ہون جب وصیت آپکی تمام ہوئی ابن زیاد نے کہا کہ کوئی ہی کہ مسلم
کو بام پہ لیجا کر قتل کرے بکر بن عمران کے بیٹے نے کہا کہ یہ کام میرا ہی مجھے دے کہ انھون نے
میرے باپ کو آج ہی قتل کیا ہی جب وہ حضرت مسلم کو لیکر بام پر چڑھنے لگا آپ ہر زینے پر
درود شریف پڑھتے تھے اور چڑھتے تھے کوٹھے پر گئے تو یہ آیت تلاوت کی رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا
وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ۝ خداوندا فیصلہ کر ہم مین
اور ہماری قوم مین ساتھ حق کے اور تو بہتر فیصلہ کرنے والا ہی پھر مونہ طرف مکہ معظمہ کے کیا اور کہا

وصیت حضرت مسلم

حکم دینا خلاف کو

السلام علیک یا ابن رسول اللہ کچھ مسلم کے حال کی بھی آپکو خبر ہی اور یہ اشعار پڑھے نظم

ای صبا تو ہی چلی جا اُسطرف	شاہزادہ ہو حرم مین جسطرف	جا کے کہنا اُنسے ای شاہ زمن
ہو گیا قربان مسلم بے وطن	کوفیون نے جو کیے جور و جفا	سب کے سب جا کر کہو بہر خدا
اب یہان ہرگز نہ آنا ای امام	کوفیون کا ہی فقط دھوکے کا کام	ے صبا گلشن اجاب مین اگر گذری

اذا اقیمت جنبی فقل لہ خبری جب نگاہ آپکی دار الامارۃ کے صحن پر پڑی دیکھا ہزارون کوفی تماشائی کھڑے ہین اور میرے قتل کے منتظر ہین اُنکو خطاب کرکے فرمایا نظم

ای کوفیو جو سر کو کرو تن سے تم جدا	پر لاش کو تو چاہیے کرنا دفن بھلا	جو قافلہ کہ جانب مکہ روانہ ہو
لیجا کے اُنکو دینا یہ کُرتا بھرا ہوا	شہزادے کو دکھانیں مرنیکا پیرہن	غمناک ہو کے حق مین مرے کچھ کرین دعا
اُنکی دعا سے رکھتا ہون امید مین قوی	محشر مین اُنکو پاؤن بہر بار مصطفی	میرے یتیمون کو جو خبر تم مری کرو
میری طرف سے کہنا او نہیدیں پیام و دعا	ای جان باپ کی کرو تم صبر ذرا	کچھ دن مین آملوگے جو سہلوگے تم جفا

جب آپ یہ مراتب تمام کرچکے ہاتھ دعا کا اُٹھایا اور درگاہ جناب باری مین عرض کی خداوندا مدد فرما بکر بن عمران کے بیٹے نے تلوار کھینچی چاہا کہ قتل کرے ہاتھ اُسکا خشک ہو گیا ابن زیاد نے اُسے طلب کرکے گھرکا اور کہا کہ تجکو کیا ہوا اُسنے بیان کیا کہ جب مین نے تلوار کھینچی ایک شخص دہشت ناک میرے سامنے آیا اور اُنگلی اُسنے دانتون مین لی اور ہونٹ اپنے دانتون مین دبائے ایسی دہشت ناک صورت مین نے تمام عمر نہ دیکھی تھی مین کانپ گیا اور ہاتھ میرا خشک ہو گیا ابن زیاد نے دوسرے کو بھیجا وہ گیا اور دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسلم کے پاس کھڑے ہین اُسکا کلیجا پھٹ گیا اور وہین مر گیا اللہ کیا قساوت قلبی ہی کہ یہ یہ کرامات اہل بیت نبوی کے دیکھین اور شیطنت سے باز نہ آئین صدق اللہ تعالی ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً آخر ابن زیاد نابکار نے ایک شامی کو بھیجا اُسنے

نظم کرنا حضرت مسلم کا امام حسین کو سلام

لہ پھر جب ہو گئے کانے کی دل ہوا کہ کیون روون ہانے پھر کے یا اور زیادہ وحشت ۱۲

آپکو شہید کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ نظم

کہ کوفے کی حکومت پر ہوا مردود دمشقی	کیا کیا تو نے یہ ظلم عظیم ای ابن مرجانہ
رہے دنیا مین تو جبتک رہے ہو کر کے ویرانہ	اُجڑ جائے وطن ظالم ترا اور ڈوبے پیمانہ
جو ہی وہ ہاویہ دوزخ ہمیشہ تو رہے اسمین	گئے مسلم تو اپنی جان سے فردوس اعلی مین
وہ بچے کیا کرین تجھ ہی بتا ای رند زندانی	ارے ظالم خدا کرے ترا بھی خانہ ویرانہ
اگر پوچھین وہ اپنے باپ کو پھر کیا بتائیگا	کیا کیا تو نے یہ ظلم عظیم ای ابن مرجانہ

فصل شہادت مین دونون صاحبزادون حضرت مسلم بن عقیل کے

ایک صاحبزادے کا نام محمد دوسرے کا نام ابراہیم تھا عمر ایک کی سات برس کی دوسرے کی آٹھ برس کی غمازون نے ابن زیاد کو خبر دی کہ مسلم کے دو بیٹے اس شہر مین پوشیدہ ہین شعر

کیا بتائین اُنکی صورت چودھوین کے چاند ہین	چاند سورج کیا حقیقت اونکی آگے ماند ہین

منادی کو حکم دیا کہ جو کوئی اُنکو سرکار مین لائیگا اُسکو ایک گھوڑا ایک جوڑا انعام ملیگا اور جو کوئی اپنے گھر مین اُنکو چھپائیگا اُسکا گھر لوٹا جائیگا وہ دونون صاحبزادے قاضی شریح کے گھر مین تھے حضرت مسلم نے اُنکے یہان بھجوا دیا تھا جب قاضی نے یہ منادی سنی صاحبزادون کی خدمت مین آئے اور اُنکو پیار کیا اور آنکھون مین بوسہ دیا صاحبزادون نے کہا قاضی آج خلاف عادت یہ پیار کیسا ہے کیا ہمارے باپ نے دنیا سے رحلت کی قاضی سے بسبب بیقراری کے یہ راز مخفی نہو سکا کہا کہ ہان اللہ تعالی کی یہی مرضی تھی جو ظہور مین آئی صاحبزادون نے آواز گریے کی بلند کی قاضی نے کہا صاحبزادہ یہ وقت رونے کا نہین ہے تمھاری تلاش ہے گھر گھر لوگ تمکو ڈھونڈھتے پھرتے ہین اللہ تعالی تمکو صبر جمیل اور اجر جزیل عنایت فرمائے مین چاہتا ہون کہ تمکو کسی قافلے کے ساتھ مدینہ منورہ روانہ کردون صاحبزادے بیچارے خاموش رہے قاضی نے اپنے بیٹے اسد کو کہا کہ آج ایک قافلہ عراق دروازے سے مدینہ شریف کو جاتا ہے اُنمین سے کسی معتبر صالح کے حوالے ان دونون صاحبزادون کو کر دینا کہ مدینہ شریف پونہچائے اسد دونون صاحبزادون کو لیکر گیا تو وہ قافلہ روانہ ہو گیا تھا دور سے

جاتا ہوا معلوم ہوتا تھا اسد نے دونون صاحبزادون سے کہا کہ وہ قافلہ جاتا ہی تم جلدی جلدی چلو
اور قافلے سے جاملو اور آپ گھر چلا آیا بچون سے دوڑا نہ گیا کہ قافلے مین ملجاتے اُسی جنگل مین پھر آگئے

اے گم شدگی دوڑین پس قافلہ کیا ہم	کانون مین اب آتی نہین آواز جرس کی

چوکیدار اُن دونون کو پکڑکر کوتوالی مین لیگیا کوتوال دشمن تھا اللہ اور رسول کا وہ رات ہی کو امیر
کے پاس لیگیا امیر نے اُن دونون کو قید خانے مین بھیجدیا اور عرضی یزید کو روانہ کی کہ مسلم کو مع اُنکے
احباب اور انصار مثل ہانی بن عروہ وغیرہ کے مین نے شہید کیا اور اُنکے بچون کو قید خانے مین بھیجدیا
حکم ہو سو کار مین روانہ کرون حکم ہو چھوڑدون حکم ہو قتل کرون ؎ خدا تو نے بنایا ہی یزید اپنا
آپ ظالم + نہین تو جانتا دنیا و دین کا ہی خدا حاکم + راقم کہتا ہی کہ قلم ہاتھ سے گرا پڑتا ہی کیونکر
لکھون کہ جب دونون صاحبزادے یتیم مسافر بیوطن قید خانے مین آئے نہین جانتے تھے کہ یہ کسکا
مکان ہی کون لوگ یہان رہا کرتے ہین بیٹھ گئے باپ کا خیال آیا تو رونے لگے ماں کا دھیان
آیا تو بیہوش ہوگئے داروغہ قید خانے کا مشکور نام بڑا دوست اللہ و رسول کا نیک مرد تھا جب
اُسکو معلوم ہوا کہ دو صاحبزادے فرزندان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آج قید خانے مین
آئے ہین جلدی آیا جب دونون کی شکل دیکھی دل و جان سے عاشق ہوگیا کبھی گلے لگاتا کبھی پیار کرتا
اپنے مکان مین لیجاکر بٹھایا بہت تحفہ کھانے کھلائے آرام سے سلایا رات بھر کے جاگے ہوے تھے
سو رہے نیند آگئی وہ اُنکی مکھیان جھلتا رہا تمام دن اُسنے اسی طور سے گذارا جب رات ہوئی کچھ
اشرفیان اُنکے جامے مین سی دین اور قید خانے سے باہر لایا قاد سیہ کا رستہ بتایا انگوٹھی اپنی
دی کہ قاد سیہ پہونچکر یہ انگوٹھی میری میرے بھائی کو دینا وہ تمکو مدینہ منورہ پونہچائیگا صاحبزادون
نے مشکور کو دعای خیر دی اور روانہ ہوے راقم کہتا ہی لَا رَادَّ لِقَضَائِہٖ قضای الٰہی کو کون روک
سکتا ہی مرضی الٰہی تو یون تھی کہ دونون صاحبزادے غم کربت اور رنج غربت اٹھاکر اسی عمر مین

اسی شہر مین اپنے باپ سے جا ملین رستہ بھول گئے رات بھر پھر پھر کے دیکھا تو صبح کو اسی جگہ
تھے ایک چشمہ وہان پانی کا پایا رات بھر کے پیاسے تھے خوب سیر ہوکر نہا رمونہ پانی پیا دشمنون کے خوف
سے کنارۂ چشمہ پر ایک درخت جو جڑ مین سے کھوکھلا تھا اُسکے اندر گھس گئے جب وقت ظہر کا آیا ایک
لونڈی حبشی آفتابہ لیکر پانی کو آئی دیکھا کہ پانی مین دو پرچھائیان پڑتی ہین نظر نہین آتین دائنے بائین
دیکھا تو ایک درخت کے اندر دو لڑکے خوبصورت ایک صورت کے کاریگر قدرت نے دونون کو ایک سانچے مین ڈھالا ہے

ایک دل کھتا ہون دو دلدار کسکا ہو رہون
دو طبیبون مین مین ک بیمار کسکا ہو رہون
سرگمین ہین اسکی آنکھین شرگمین ہی اوسکی چال
ایک مین اور طالب دیدار کسکا ہو رہون
راقم بھی حیران ہی اور کہتا ہی ؎
یہ ہین فرزندان مسلم ایک مائل ایک سے
ایک دل کس کس کو دون ہین دونون سائل ایک سے

نظم

دیکھا اُس لونڈی حبشی نے کہ دو گل ہین گلشن جنت سے پیدا دو ٹکڑے چاند سے ہینگے چمکتے
نظر آتے ہین پانی مین چمکتے اگر الیاس جانین ایک کو ہم خضر سے دوسرا ہرگز نہین کم

حبشی نے کہا تم کون ہو جو چھپے ہو فرمایا ہم قوم عرب سے ہین یہان مسافر غریب الوطن ہین
باپ ہمارا یہان مارا گیا ہمارے پکڑنے کا حکم ہی حبشی نے کہا معلوم ہوا تم مسلم کے فرزند ہو باپ
کا نام سنکر بیتاب ہوگئے فرمانے لگے یہ بتا تو دوست ہی یا دشمن ہی حبشی نے کہا مین تمھاری لونڈی
ہون اور میری بی بی اہل بیت کی جان نثار ہی آؤ میری بغل مین چھپ جاؤ کہ مین تمکو اُسکے
پاس لیچلون کہ وہ تمپر نثار ہی چھپا کر جسطرح ہو سکا گھر کے دروازے مین دونون کو لیکر داخل
ہوئی وہین سے بی بی کو آواز دی وہ دوڑی اور کہا کیا لائی کہا بچے مسلم کے اُسنے مارے خوشی کے
اُسکو آزاد کیا اور دونون صاحبزادون کو گھر مین لیجا کر ایک ایک کو گلے لگایا پیار کیا آنسو پونچھے
جلدی کھانے کی تیاری کی شام سے پہلے کھانا کھلا کر تہ خانے مین بستر کرکے اُنکو چھپا دیا اور کہا

میری جان پکار کر نہ باتین کرنا اور جو رونا آئے تو چپکے چپکے رو لینا آواز سے نہ رونا کہ گھر والا اس گھر کا محرم نہین اسی واسطے مین تمکو اس اکیلے مکان مین جدا سلاتی ہون نہین تو مین تمکو اپنی چھاتی سے لگا کر سلاتی یہ کہکر باہر آگئی تہ خانے مین قفل لگا دیا راوی کہتا ہی کہ جب مشکور داروغۂ زندان نے انکو واسطے رضای اللہ اور رسول کے چھوڑا عبداللہ بن زیاد کو خبر پونہچی مشکور کو بلوایا اور کہا حاضر کر فرزندان مسلم کو مشکور نے کہا کہ مین نے انکو واسطے حرمت روح مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چھوڑ دیا کہا تجھے ہمارا اور اپنی جان کا کچھ خوف نہوا کہا جو رضا مولی کی طلب کرتے ہین وہ مخلوق کا خوف نہین کرتے اور اپنی جان کو قربان رضای مولی پر کرتے ہین جیسا کہ تو سنگدل ہی ویسا اورون کو بھی جانتا ہی نہ تجھے خیال ہوا کہ یہ اولاد ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ یہ خیال ہوا کہ یہ یتیم ہین نہ یہ خیال ہوا کہ یہ مسافر ہین نہ یہ خیال ہوا کہ یہ چھوٹے چھوٹے بچے بیگناہ ہین انکا قید کرنا اور قتل کرنا کسی دین مین روا نہین ابن مرجانہ غضب مین ہوا اور پانسو کوڑون کا حکم دیا جب پہلا کوڑا مارا مشکور نے کہا بسم اللہ علے محبۃ اہل بیت رسول اللہ صلعم جب دوسرا لگا کہا خداوندا صبر دے جب تیسرا لگا کہا خداوندا مجھے بخش دے پھر خاموش ہو گئے جب سب کوڑے لگ چکے پانی مانگا عبداللہ بن زیاد نے کہا اسکو پانی نہ دینا آخر عمر بن حارث انکو اٹھا کر انکے گھر لائے آنکھین کھولین پانی حاضر کیا فرمایا حوض کوثر کا پانی پلایا گیا مین اور جان جان دینے والے کو سونپی انا للہ وانا الیہ راجعون ۰

جانش مقیم روضۂ دار السرور باد	گلشن سرای مرقد او پر ز نور باد

راوی کہتا ہی کہ جب اس مومنۂ صادقہ نے صاحبزادون کو آرام سے تہ خانے مین سلا دیا کچھ رات گذری تھی کہ اسکا خاوند آیا عورت نے کہا کہان گیا تھا تو اور کہان پھرتا ہی تو حیران پریشان کہا مسلم کے بچے مشکور نے چھوڑ دیے امیر کا حکم ہی کہ جو کوئی لائے اسکو ایک گھوڑا اور

اور ایک جوڑا ملیگا بہت لوگ اُنکی تلاش مین گئے ہین مین بھی اسی جستجو مین گیا تھا کہین نشان نہ ملا عورت کا ماتھا ٹھنکا اور کہا کہ بھلا تم کس خیال مین پڑے ہو سوچو تو باپ انکا ابھی ہمارے شہر مین مارا گیا اب اُنکے قتل کا خیال ہی حارث نے کہا اری نادان امیر نے وعدہ خلعت اور انعام کا کیا ہی اور گھوڑا اور جوڑا دینے کا اقرار کیا ہی عورت نے کہا یہ تو بڑی ناجوانمردی کی بات ہی کہ واسطے طمع مال کے اہل بیت رسول کے بچون کو قتل کرنا اور دشمنون کے ہاتھ مین دینا کہا تجکو سمجھ نہین ہی کھانا لا کہ مین جلدی کھا کر سو رہون مجھے بڑی رات سے اُنکی تلاش مین جانا ہی اُسنے ڈرتے ڈرتے کھانا اُسکے آگے رکھدیا اُسنے زہر مار کیا اور سو رہا آدھی رات کو بڑے بھائی نے جنکا نام محمد تھا خواب دیکھا جاگے اور چھوٹے کو کہ نام اُنکا ابراہیم تھا جگایا اور کہا کہ بھائی اُٹھو ہمارا وقت بھی آگیا کیونکہ مین نے ابھی خواب مین دیکھا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہ زہراؑ اور حضرت امام حسنؑ جنت مین سیر کرتے پھرتے ہین اور ہمارے باپ بھی وہان موجود ہین اور ہم دونون دور کھڑے ہین اور دور سے ان صاحبون کو دیکھ رہے ہین ناگاہ نگاہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہم دونون پر پڑی ہمارے باپ سے فرمایا اے مسلم کیونکر تیرا دل سہارا کہ تو نے ان دونون بچون کو ظالمون مین چھوڑا میرے والد نے ہمین دیکھکر عرض کی یا رسول اللہ یہ دونون حاضر ہین چھوٹے بھائی نے کہا کہ بھائی مین نے بھی یہی خواب دیکھا ہی پھر دونون آپس مین ایک دوسرے کے گلے لگ گئے اور رونا شروع کیا بیتاب ہو گئے آواز رونے کی بلند ہوئی حارث مردود کے کان مین پونچی گھبرایا کہ یہ آواز لڑکون کے رونے کی گھر مین کہان سے آئی بی بی کو آواز دی وہ ایسی چپ ہوئی کہ گویا جانے مر گئی آخر وہ نابکار آپ اُٹھا چراغ روشن کیا تہ خانے کی طرف آیا قفل پایا بی بی سے کنجی مانگی اوسنے جواب بھی نہ دیا قفل کو توڑا اندر آیا دیکھا دو لڑکے ہین جیسے چاند سورج ایک برج مین جمع ہین مکان اُنکے نور سے منور تمام تہ خانہ اُنکی خوشبو سے معطر ہی

روئے چگو نہ روئے روئے چو آفتاب — موئے چگو نہ موئے ہر حلقہ پیچ و تاب

صاحبزادے اُسکی صورت خوفناک سے کانپ گئے جان لیا کہ پیغام اجل آگیا اور رات ہی رات
مین خواب کا ظہور ہوگیا پوچھا تم کون ہو فرمایا کہ ہم دونون مسلم کے بچے ہین بولا کہ مین تمھاری طلب
مین کل سارا دن خاک اُڑاتا رہا جنگل جنگل شام تک مارا مارا پھرا یہ میرا اقبال ہی کہ تمکو اپنے
گھر مین پایا بچون نے سر جھکا لیا وہ بے شرم پتھر کا دل ہاتھ اُنکا کھینچکر باہر لایا راقم کہتا ہی

تو نے جن آنکھون سے دیکھا تیری آنکھین پھوٹ جائین — اور جن ہاتھون سے پکڑا ہاتھ تیرے ٹوٹ جائین

عورت یا تو دم سادھ گئی تھی یا اُٹھکے بھاگی اور حارث کے پانون پڑی کہ خدا کے واسطے کیا کرتا ہی

پیغمبر کا چمن اُجاڑتا ہی آباد اب تو کر — ظلم کر ان یتیمون پر خدا کے واسطے — رحم فرما تو یہ ہین مضطر خدا کے واسطے
اس ہمارے شہر مین مارا گیا ہی انکا باپ — ان پہ بھی ظالم ترحم کر خدا کے واسطے — یہ اگر چیخین تو پونہچے چیخ انکی عرش پر
کھینچ لیا نیزہ تو خنجر خدا کے واسطے — اُس سیہ رو نے ایک نہ مانی صبح تک اُنکو یون ہی

بٹھا رکھا صبح کو اُٹھا نماز کے بدلے تلوار ہاتھ مین لے دونون صاحبزادون کو لیچلا

چلا کہان ہی جہنم مین اب وہ جاتا ہی — وہ جیتے جی ہی جہنم مین اب سماتا ہی

دریاے فرات کی طرف مونہ کیا عورت پیچھے دوڑی اور ہاتھ جوڑ جوڑکے یہ کہتی تھی شعر

یتیم ہین یہ مسافر ہین بیوطن ہین یہ — نبی کے باغ کے دونون ہرے چمن ہین یہ
نہ کر نہ کر تو ستم ان پہ دیکھ بہر خدا — کریگا قہر تو ہوئیگا تجپہ قہر خدا

دونون صاحبزادون کو واسطے قتل کے لیجانا

اُسکو تو نشہ شراب قہر خدا کا چڑھا ہوا تھا کوئی بات نہ سمجھا عورت کو تلوار ماری کہ وہ زخمی ہوکر گری اُٹھنے
سے معذور ہوئی مگر پڑے پڑے او ہایلا مچاتی رہی ؎ عورت کا وای ویلا عرش برین کو پونہچا ہ افسوس
بھی نہ ہرگز پر اُس لعین کو پونہچا ہ کنارے دریاے فرات کے پہونچکر اپنے غلام کو کہ اُسکی بی بی نے اُسکو
دودھ پلا کر پالا تھا حکم کیا کہ لے تلوار اور کاٹ ان دونون کے سرون کو غلام نے کہا کسکا دل ہوگا

کہ ان بچون کی طرف تلوار اٹھاؤن حارث نے کہا ؎ بندے کو چون وچرا سے کام کیا ✤ جو کہے
مولی وہی لائے بجا ✤ غلام نے کہا نہ یہ کام کرونگا اور نہ تجکو کرنے دونگا حارث نے غلام کے سر کے
بال پکڑے اُسنے اُسکی داڑھی پکڑی کچھ دیر تک دونون نے اپنا اپنا وار کیا آخر حارث نے غلام
کو قتل کیا پھر بیٹے سے کہا کہ جلدی اس کام کو کر بیٹے نے کہا ؎ جفاکار اور ظالم تو بہت ہین ✤
مگر تجسا نہین بد دیکھا ہرگز ✤ ای باپ ظالم تو نے میری مان کو زخمی کیا میرا یہ غلام ضعای بھائی
تھا تو نے اسکو قتل کیا اب تو میرے دوزخ مین ڈالنے کی تجویز کرتا ہی ؎ چلا ہی تو تو دوزخ
مین نجائین ساتھ تیرے ہم ✤ تجھے کھا جائے گر دوزخ نہ کھائین ہم ذرا بھی غم ✤ حارث نے کہا
بیٹا باتین کم کر اور جلدی کر اس کام مین کہ وقت ہاتھ سے جاتا ہی بیٹے نے کہا کہ ای باپ اگر تجکو
غرض دنیا ہی تو انکو زندہ امیر کے پاس لیجا تجھے تو انعام ملیگا اور تو اُنکے خون سے بچیگا اور شاید انکی
جانین بچ جائین حارث نے کہا کہ مجھے خوف ہی کہ راہ مین کوئی مجھسے انکو چھین لے اور گھوڑا جو بڑا
اسکو ملجائے پھر حارث نے آپ حملہ کیا کہ قتل کرے بیٹا لپٹ گیا حارث نے بیٹے کو بھی قتل کیا جب صاحبزادون
نے دیکھا کہ اب کوئی اسکو روکنے والا نہین فرمانے لگے کہ ای حارث ہمکو بیچ ڈال اور مال حاصل کرلے
اُسنے یہ بھی نہ مانا فرمایا کہ ہمکو مہلت وضو اور نماز کی دے اُسنے یہ بھی قبول نہ کیا جب بڑے بھائی نے
دیکھا کہ یہ کوئی بات نہین مانتا تو پھر محمد نے کہا کہ اچھا تو اول مجھے قتل کر کہ مین ابراہیم کو نہ دیکھون ابراہیم
نے کہا اول قتل کر مجکو کہ مین بھائی کو مقتول نہ دیکھون اُس سنگدل نے اول بڑے صاحبزادے کو قتل
کیا چھوٹے صاحبزادے نے سر بھائی کا اٹھا کر گلے سے لگا لیا اور کہا جلد کر کام میرا مجھسے اب سر کٹا ہوا
بھائی کا دیکھا نہین جاتا اُسنے اُنکو بھی شہید کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؎

تجکو جو کرنا تھا حارث تو وہ سب کچھ کرچکا	کسکا گھوڑا کسکا جوڑا اپنا اب تو سر کٹا
خانہ بربادی تری دنیا مین تو اب ہو چکی	خانہ بربادی جنت ہوگی اب تیری ذرا

تشہید صاحبزادون کا

دونون لاشین صاحبزادون کی دریای فرات مین ڈال دین اور دونون سرون کو توبڑون مین رکھکر
ابن زیاد کے پاس لیگیا اور اُسکے آگے رکھا اُسنے حکم دیا کہ سرون کو غسل دیکر طباق مین
رکھکر سامنے اُسکے لائے دیکھا پوچھا یہ کسکے سر ہین حارث نے کہا مسلم کے بچون کی وہ دونون
کھڑے چاندسورج کیسے دیکھکر آنسو بھر لایا مگر جھوٹا تھا ۵ وقت پر قطرہ بہت اِس ابر خوش
ہنگام کا ۵ جل گیا جب کھیت تب برسا تو پھر کس کام کا ۵ پوچھا کہان پایا تونے ان دونون کو کہا اپنے
گھر مین تہ خانے مین میری بی بی نے اِنکو کھلا پلا کر سُلا رکھا تھا رات کو یہ دونون آپ ہی آپ رونے
لگے مین نے ان دونون کو پکڑا باقی رات اپنے سرہانے بٹھا رکھا صبح کو دریای فرات پر لایا بی بی نے
انکی حمایت کی اُسکو زخمی کیا وہ وہین پڑی ہی غلام نے حمایت کی اُسکو قتل کیا وہ بھی وہان پڑا ہی
بیٹے نے حمایت کی مین نے اُسکو بھی قتل کیا وہ بھی وہین پڑا ہی امیر نے کہا مین نے یزید کو لکھا ہی کہ
وہ دونون زندہ گرفتار ہین جو حکم ہو سو کرون اگر وہ زندہ طلب کرے تو مین کیا جواب دون تو
زندہ کیون نہ لایا کہا یہ بچے دونون مست کرکے کہتے تھے کہ ہمکو زندہ لیچل مین نے خوف کیا
کہ کوئی مجھسے راہ مین نہ چھین لے کہ انعام سے محروم رہون کہا پھر تو انکو کہین چھپا آتا مین وہان
سے اُنکو طلب کر لیتا حارث کو کچھ جواب نہ آیا شرم سے سر جھکا لیا ابن زیاد نے مقاتل کو طلب کیا
وہ مصاحب تھا اُسکا اور بڑا دوست اہل بیت کا تھا مگر جو کہ قابل مصاحبت کے تھا عبداللہ بن زیاد
اُسکو اپنے سے جدا نہ کرتا تھا اسکو حکم دیا کہ حارث کو مع دونون سرون کے دریای فرات کے کنارے
لیجا جہان یہ دونون قتل ہوے اسکو بھی وہان قتل کر اور سرون کو دریا مین ڈال دے مقاتل
نے اسکا ہاتھ پکڑا اور دارالامارۃ سے باہر لایا اور خوشی کرکے کہنے لگا اگر امیر مجکو کتنا ہی مال دیتا
مگر مجکو اتنی خوشی نہ ہوتی جیسے اسکے دینے سے ہوئی حارث نے کہا اے مقاتل دس ہزار دینار مجھسے
لے اور مجکو چھوڑ دے کہ مین یہان سے کہین چھپ کر چلا جاؤن مقاتل نے کہا اگر بادشاہی بھی

مجکو ملے تو مین تجکو نہ چھوڑون گدھے پر سوار روسیاہ نیلے ہاتھ پانون کرکے تمام بازارون مین
پھرآیا ہر طرف سے اُسپر لعنت اور پتھر برستے تھے اسی کیفیت سے کنارۂ فرات تک پہونچے دیکھا کہ
ایک عورت زخمی پڑی ہی مگر جیتی ہی اور دو جوان مرے پڑے ہین پوچھا یہ کون ہین عورت نے کہا
مین اسکی بی بی ہون ہزار ہزار بار رو رو کر اسکو منع کرتی رہی اُسنے نہ سنا اور یہ میرا بیٹا اور یہ میرا
غلام ہی اسکو مین نے دودھ پلایا تھا ان دونون نے بہت منع کیا مگر اسنے ان دونون کو بھی قتل کیا

لے بتا حارث کہان ہی وہ نشا | آہ نے جلدی سے اُنکی کھودیا | ہی کہان وہ گھوڑا اور جوڑ اترا
سامنے تلوار آئی سر جھکا | مقاتل نے پہلے صاحبزادون کے سرون کو دریا مین ڈالا اُسی وقت

دونون لاشین موجود ہوئین دونون کے سر دونون کی لاشون سے مل گئے سبحان اللہ یہ کرامت
ہی اہل بیت نبوت کی اور کنارے دریای فرات کے نماز جنازہ پڑھکر دونون صاحبزادون کو دفن
کیا آج تک وہ مقبرہ زیارت گاہ خلائق ہی کذا فی الروضۃ پھر غلامون کو مقاتل نے حکم دیا کہ حارث
کے ہاتھ پانون اور دونون کان کاٹین اور دونون آنکھین نکالین اور اُسکے پیٹ کو چاک کرکے
اُسکے اندر بھرین اور دریا مین پھینک دین جب دریا مین پھینکا تو اُسنے نہ قبول کیا تین دفعہ ڈالا
موج نے باہر ڈالدیا پھر گڑھا کھود کر اُسکو گاڑا زمین نے بھی اُگل دیا جب حکم کیا کہ لکڑیان
جنگل کی جمع کرو آخر اُسکو جلا دیا خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ ذٰلِکَ ھُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ۝

واسطے دنیا کے دین کو جو کرے عقبیٰ خراب | اسکا ہی یہ حال ہوئے دین و دنیا کا عذاب

فصل بیان مین روانہ ہونے حضرت امام حسین رضؓ کے

حضرت مسلم نے جو عرضی آپکی خدمت مین بھیجی تھی اُسمین یہ مضمون تھا کہ مین کوفے مین
داخل ہوا تو یہان کے لوگون کو بڑا اخلاصمند اور محبت والا پایا چنانچہ آج کی تاریخ تک چالیس
ہزار آدمی میرے ہاتھ پر آپکی بیعت کر چکے ہین اور روز بروز ترقی ہی رات دن آپ ہی کا شوق

لطیفہ بیان کرنا ابن زیاد کے ظلم و ستم کا اور قتل کرنا مسلم کا

روانگی حضرت امام حسینؓ کی مکہ معظمہ سے طرف کوفے کے

لگا ہوا ہی اب مناسب ہی کہ بغور ملاحظہ عرضی اسطرف کو روانہ ہو جیئے جب یہ عرضی آپنے ملاحظہ فرمائی
ارادہ مصمم کوفے کا ہو گیا اسباب باندھنے کا حکم دیا بیاسی مرد احباب اور اقارب اور غلام اور چند
عورتین آپکے ساتھ جانے پر آمادہ ہوے تمام اہل مکہ نے آپکو سمجھایا مگر اُس خواب کا مزہ آرہا تھا ایک
کی نہ مانی پھر رفیقون نے عرض کی عورتون کو اپنے ہمراہ نہ لیجائیے اگر ایسا ہی ہی تو وہان جاکر بلا لیجیگا
فرمایا یہ دم تک میرے ساتھ ہین انکو کہان اور کس پر چھوڑون تیسری تاریخ ماہ ذی الحجہ سنہ ساٹھ
ہجری کو کہ جس روز حضرت مسلم شہید ہوے تھے اُسی روز آپ مکہ معظمہ سے طرف کوفے کے روانہ
ہوے اور محمد بن حنفیہ اپنے بھائی علاتی کو اپنی طرف سے خلیفہ کرکے مکہ معظمہ مین چھوڑا اسرار باطنی جو
آپکو جناب رسالت مآب حضرت شاہ ولایت سے نصیب ہوے تھے اُنکو تلقین فرمائے اور اُنکو آپکی جدائی
کا سخت صدمہ ہوا عمرو بن سعید جو حاکم مکہ تھا وہ بھی بہت روکتا رہا کہ ظاہر مین روکنا حکومت تھا مگر
باطن مین اخلاص اور محبت کے سبب سے روکتے تھے اور آپکی جدائی پسند نہ کرتے تھے مگر آپنے اُنکی بات
بھی نہ مانی اور اُنکے سپاہیون کو گھرک دیا اور روانہ ہو گئے آپکو تو معلوم تھا اسوجہ سے شہادت کا مزہ
سونہ مین آتا تھا پھر کیا کسی کی بات کو آپ سنتے قطعہ تو نے سمجھایا اور مین سمجھا ٭ پر مراد دل بھی ہاتھا
سمجھے ٭ اپنی تدبیر سب سمجھتے ہین ٭ ہو مقدر مین یون تو کیا سمجھے ٭ جب آپ بطن رملہ مین پونہچے
ایک نامہ لکھکر عبداللہ بن یقطین کے ہاتھ اہل کوفہ کو روانہ کیا یہ حضرت امام کے رضاعی بھائی تھے اُدھر
ابن زیاد نے آپکی آمد آمد کی خبر سنکر حُصین بن نُمیر کو کچھ فوج کے ساتھ سرحد قادسیہ پر بھیجا اُسنے
آتے ہی قادسیہ پر قبضہ کیا اور ہر چہار طرف سے ناکہ بندی کرلی جب عبداللہ بن یقطین قاصد
حضرت امام کے قادسیہ پر پونہچے حُصین بن نمیر نے اُنکو پکڑکے کوفے کو روانہ کیا عبداللہ بن زیاد نے
بغیر سوال و جواب کے بے قصور انکو شہید کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝ پہلے حضرت امام
صاحبہ کی طرف سے یہ شہید ہوے جب آپ بطن رملہ سے آگے بڑھے حضرت عبداللہ بن عمر نے

شہادت عبداللہ بن یقطین قاصد حضرت امام حسین رضی

آپکا روانہ ہونا مدینہ منورہ مین سنا شوق ملاقات کا نہایت تھا آپ سے ملنے کو آئے اس منزل مین
آکر ملاقات ہوئی بعد مزاج پرسی کے آپکو انھون نے بہت روکا اور کہا نہین جمع کریگا اللہ تعالی نبوت
اور بادشاہت کو آپنے فرمایا میرے اُس طرف جانے مین مشیت الٰہی ہی میرا چارا نہین آخر جو کام اللہ
تعالی کو جس سرزمین پر کرنے ہین اُسکے سامان تو وہ کریگا ۔ اُٹھ جا طبیب یا تیرے ہاتھ سے کام ہو چکا
مت کر میری دوا مجھے آرام ہو چکا ۔ ناچار دونون صاحب ملکر بہت روئے اور پاک نے دوسرے کو وداع
فرمایا جب وہان سے کوچ ہوا تو زہیر بن قیس بیت اللہ شریف سے بعد حج کے منزل طی کر کے
آپ سے آملے جب آپ منزل ثعلبیہ مین پونہچے بکر اسدی کوفے سے آتا تھا اُس سے کوفے کا
حال پوچھا اُسنے کہا مین جب کوفے سے چلا ہون کہ جب مسلم بن عقیل اور ہانی بن عروہ شہید ہو گئے
اور سر اُنکے دروازون پر شہر کوفے کے لٹکائے گئے اور سب حقیقت مفصل بیان کی آپ نے فرمایا
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ بعضے لوگون نے یہ صلاح دی کہ اب کوفے جانا مناسب نہین ہی
مکہ معظمہ کو واپس چلیے آپنے بھی بظاہر اس بات کو پسند کیا کہ لوگون کا امتحان ہو جائے یہ سنتے
ہی حضرت مسلم کے بیٹے خدمت شریف مین حاضر ہوے اور عرض کی کہ ہمارا دل واپس چلنے
پر راضی نہین ہی آپنے فرمایا لَا خَیْرَ فِی الْحَیٰوۃِ بَعْدَکُمْ ۔ یعنی مزہ زندگانی کا تمھارے بعد
کیا ہی وہان سے بھی آپنے کوچ کیا اُس منزل مین فرزدق شاعر ملا آپنے کوفے والون کا حال
استفسار فرمایا عرض کی دل اُنکے آپ کے ساتھ ہین تلوارین اُنکی بنی امیہ کے ساتھ ہین اور
حضرت مسلم اور ہانی بن عروہ کا شہید ہونا بیان کیا آپ آنکھون مین آنسو بھر لائے وہان سے
آگے چلے مقام زبالہ مین مقام ہوا وہان سے کربلا قریب ہی وہان سے بھی کوچ فرمایا جب
دو منزل کوفہ باقی رہا مقام سراۃ مین عمر بن یزید رباحی سے ملاقات ہوئی اُنکو عبید اللہ بن
زیاد نے ہزار سوار دیکر روانہ کیا تھا کہ جہان پائے حضرت امام کو گرفتار کرے اور جانے نہ دے

حضرت کا مکہ سے کوفے کو متوجہ ہونا اور مسلم کی شہادت کی خبر سننا

ملاقات فرزدق شاعر

اور مکہ معظمہ کی طرف واپس نہونے دے حرنے عرض کی کہ ابن زیاد کا مجکو حکم ہی کہ مین جب
آپ سے ملون گرفتار کرکے کوفے لیچلون اور کہین نہ جانے دون قسم ہی اللہ تعالی کی مین اس کام
مین مجبور ہون میرا دل ہرگز راضی نہین ہی اس بات پر کہ آپکو اس طرح ابن زیاد کے ہاتھ مین
دون اور یہ بھی نہین ہو سکتا کہ آپ کو چھوڑ دون اور آپ کوفے کو چلا جاؤن آپنے فرمایا اے حر
وقت ظہر کا آگیا تو اپنی قوم مین نماز پڑھ مین اپنی قوم مین نماز پڑھون حر نے عرض کی آپ
امام ہر دو جہان ہین مین آپکی اقتدا کرونگا ۵ ہمیشہ رہون آپکا مقتدی ٭ قبول خدا ہو
مری بندگی ٭ بچاے خدا مجکو اس لوث سے ٭ کرے دور مجھسے یہ سب گندگی ٭ بعد نماز کے
آپنے فرمایا کہ اہل کوفہ نے میری طلب مین متواتر خطوط ڈیڑھ سو بھیجے جب مین آیا ہون اگر
تم قائم رہو اپنے قول و قرار پر تو مین کوفے مین داخل ہون ورنہ مکے واپس چلا جاؤن حر نے
دست بستہ عرض کی کہ واللہ مجھے ان خطوط کی خبر نہین مین دیہات کوفے مین تھا کل ہی شہر
کوفے مین آیا ہون جو امیر نے مجھے یہان روانہ کیا مگر حر کے لشکر مین وہ لوگ تھے انھون
نے اپنے دستخط اور مہر امیر دیکھکے سر جھکا لیے اور شرم سے سر نہ اٹھائے اتنے مین ایک
سانڈنی سوار آیا اور پروانہ امیر کا حر کو دیا اسمین لکھا تھا کہ جہان پائے تو انکو گرفتار کر لیجیو اور
شہر کوفے مین نہ لائیو بلکہ ایسے جنگل مین اتار جہان دانہ گھاس پانی کچھ نہو حر نے وہ خط
آپکو دیا اور کہا دیکھیے امیر کو کیا اصرار ہی اور کیا تشدد ہی آپکے ساتھ اب مجکو یہ مشکل ہی کہ اگر آپکو چھوڑ دون
تو سب لشکر والے اور یہ سانڈنی سوار ابن زیاد کو اطلاع دینگے مجکو سخت مشکل ہوگی اور جو آپ کو
اسکے حکم کے بموجب لیچلتا ہون اور حراست مین رکھتا ہون تو خدا اور رسول کو کیا منہ دکھاؤنگا
بعد نماز مغرب کے حر نے تخلیے مین یہ عرض کی کہ اگر حر تلوار آپ پر کھینچے تو کٹ جائین ہاتھ حر کے
اگر آپ مجکو یہ پیغام بھیجیگا کہ ہمارے ساتھ زنانی سواریان ہین تم لشکر اپنا ہمسے دور اتارو کہ عورتون کو

تکلیف نہو مین بموجب آپکے فرمان کے لشکر اپنا دور اُتارونگا پھر جب رات کو سب سو جائین تو آپ کوچ فرمائیے اور مکہ معظمہ کو واپس جائیے مین صبح کو واہنے بائین تلاش کرکے واپس چلا جاونگا آپنے اُسکے حق مین دعاے خیر فرمائی اور ایسا ہی کیا تمام رات چلا کیے صبح کو ایک زمین پر آپکا قدم پڑا کہ وہان سے آپکا پانوُن نہ چلا اور جانوران سواری کے قدم بھی وہان سے آگے نہ بڑھ سکے یہ دوسری تاریخ محرم ۶۱ سنہ اکسٹھ ہجرے کی تھی کہ آپنے کنارۂ دریاے فرات زمین کربلا مین نزول اجلال فرمایا خیمے کھڑے کیے گئے اونٹ بٹھائے گئے کجاوے اُتارے گئے گھوڑے باندھے گئے ہتیار کھولے گئے مخدرات عصمت کے خیمون مین اُتاری گئین قدرت الٰہی سے اُس صحرا کے ذرے ذرے مین جانوران موذی نے آپس مین اہتمام کیا کہ کوئی ہم مین سے ان مسافران جنت کو ضرر نہ پہنچائے اور ہوا نے بھی آپس مین بندوبست کیا کہ پردہ خیمے کا نہ اوڑنے پائے

اِسمین گذر ہی عترت عصمت پناہ کا	پردہ نہ اوڑنے پائے در بارگاہ کا

سب آثار شہادت کے اُس صحرا مین نظر آنے لگے جہان میخین گھوڑون کی گاڑی جاتین وہان سے خون تازہ نکلتا درخت کی اگر ٹہنی توڑی جاتی تو اُسمین سے بوند خون کے ٹپکتے اس حال کو دیکھکر سب عورتون اور مردون کے چہرے اُداس اور دل مین وحشت تھی حضرت زینب رام کلثوم نے امام صاحب سے کہا کہ یہ جنگل وحشت ناک ہی کہ دل اُڑا جاتا ہی دم گھبراتا ہی یہان سے اُٹھکر کہین اور مقام کرنا چاہیے آپکو آثار اور اخبار سے معلوم ہوچکا تھا دونون بہنون کو صبر تلقین فرمایا اور باہر خیمے سے آکر اُس زمین کا نام دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اس زمین کا نام کربلا ہی آپکو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے اور حضرت علی کی زبان سے معلوم ہوچکا تھا کہ میرا مقتل زمین کربلا ہی فرمایا

اسی جگہ کا نبی نے دیا تھا سب کو پتا	یہین پر آل محمد کا خون ہوگا	یہی جگہ ہی جو ہمپر ستم کریگا
اسی جگہ پہ ہو ہمپہ ہزار جور و جفا	اسی جگہ پہ چڑھائی کریگا ہمپہ عدو	اسی جگہ پہ مقابل ہمین سے آئیگا

اسی جگہ پہ ستائینگے ہمکو بدا طوار — اسیر ہوگا اسی جا پہ میرا زین عبا — اسی جگہ نہ ملیگا حسین کو پانی
ہمین تڑپیگا پیاسا رسول کا کنبا — ہمین پھریگا مرے خشک حلق پر خنجر — ہمین تو آکے وہ لوٹینگے بس یہ خیمہ مرا
ہمین پہ آئینگے خیر الورا بدیدۂ نم — وہ خون میرا بہائینگے اور بچون کا — ہمارے قتل کا شہرہ جہان مین ہوگا
کریگا ذکر جو اُسکا کلیجا تڑپیگا

جب آپنے کنارے فرات کے مقام کیا ابن زیاد نے آپکو خط لکھا کہ آپ یزید کی بیعت کیجیے اقبال پر آمادہ ہوجیے آپنے خط اُسکا پڑھکر پھینک دیا اور قاصد سے فرمایا

جاکے کہدے ابن مرجانہ سے اے مردک خراب — سن لے تو اب گوش دل سے مالک[1] عندی جواب

اُس بدنہاد کو اس بات سے سخت غصہ آیا عمرو بن سعد کو جو یزید کی طرف سے حاکم ولایت خراسان مین ملک رَی کا تھا بلا کر اس مہم کے واسطے سردار لشکر کا کیا اُسنے اس سرداری سے انکار کیا ابن زیاد نے کہا کہ یا تو یہ کام قبول کر ورنہ حکومت رَی سے ہاتھ دھو اور گوشے مین بیٹھ رہ تو نہ سنتا تھا مگر اُس بدنہاد نے اُسکو لالچ دیکر اندھا کر دیا کہ اُسکو کچھ نہ سوجھا کہ کہان جاتا ہون اور

کسکے مقابلے پر جاتا ہون ۵ — صاحب معراج کا ہی نور عین — نور دیدہ فاطمہ کا ہی حسین ؓ

اُس بدنہاد کے اغوا سے وہ سپہ سالار لشکر کا بنکر مع لشکر کے آپکے مقابلے مین آیا اور خط کے ذریعے سے کیفیت آپکے آنے کی طلب کی آپنے جواب لکھا کہ کوفیون نے سیکڑون خط متواتر اور قاصد بے شمار میری طلب مین بھیجے جب مین آیا ہون تو میرا قرابت دار ہی اگر کوئی اب میری پرخاش نہ کرے تو مین واپس جاؤن تنبیہ یہان سے کوئی یہ نہ جانے کہ آپ بے ہمت ہوگئے تو یہ کلمہ زبان سے نکالا بلکہ آپ سب جانتے تھے وحی حضرت مصطفےٰ اور الہام حضرت مرتضےٰ اور اپنے خواب سے آپکو معلوم ہوگیا تھا کہ میری شہادت اس سرزمین پر ہونیوالی ہی مگر آپ حجت تمام کرتے تھے کہ قیامت کے دن میرے ذمے خون مسلمانون کا نہ لکھا جائے عمر سعد نے ابن زیاد کو [illegible] اُسنے عمر سعد پر سخت غصہ کیا اور لکھا کہ ہمنے تجکو جنگ کے واسطے بھیجا ہی

[1] مالک عندی جواب ۔ یہ شعر کسی واسطے نہیں سمجھ مین آیا کہ کیا جواب ہے

ساتوین محرم

صلح کے واسطے سوا بیعت کے ہم کچھ اور کہنا اُنکا قبول نہ کرینگے پھر ابن زیاد نے شمر ذوالجوشن اور شبیث بن ربعی اور اور ظالمون کو فوج دیکر عمر بن سعد کی مدد پر بھیجا اور جو جو فوجین شام وغیرہ سے آتی گئین وہ سب عمر بن سعد کی مدد پر روانہ کین پھر آپکے لشکر پر پانی کی روک تھام کی ساتوین محرم کو ابن سعد کی فوج نے کہ بیاسی ہزار سوار اور پیادہ تھے پانی دریا کا آپکے لشکر پر بالکل بند کر دیا اور یہ سب وہی شیعہ حضرت علیؓ اور حضرت امام حسینؓ کے تھے کہ جنھون نے خط مہری لکھ لکھکر آپ کو ہزار شوق بلایا تھا اور حضرت مسلم کے ہاتھ پر جان نثاری کی بیعت کی تھی پھر تو عمر بن سعد نے اشکارا کہلا بھیجا کہ اگر آپکو بیعت قبول ہو تو فبہا ورنہ خیمہ اپنا دریاے فرات سے دور نصب کیجیے ہر چند مین نے چاہا کہ مین آپکے قتل مین شریک نہون مگر آپ میرا کہنا تعلق مانتے ناچار ہون آپ نے رفع فساد کے واسطے یہ بھی کیا کہ خیمہ اپنا دریاے فرات سے دور نصب کر لیا حضرت عباس علی نے عذر کیا کہ ان بیحیاؤن کا کہنا قبول کر کے کیا بچون کو پیاس سے تڑپانا ہی آپنے سمجھایا تو وہ بھی سمجھ گئے

شعر خوف خدا و پاس پیمبر بھلا دیا	سبط نبی کا نہر سے خیمہ اُٹھا دیا	سبحان اللہ تیری قدرت مین دم مارنے کی مجال نہین کہ ان تین دن تک ساقی کوثر کو مع ننھے ننھے بچون اور عورتون کے ایک بوند پانی کی نہ ملے
در زمین کربلا از بس کہ قحط آب بود	آب در چشم یتیمان گوہر نایاب بود	

آٹھوین محرم

نوین محرم

جب خیمے مین پیاس کا غل ہوا اور بچون کی آواز واعطشاہ کی آسمان پر پونچی آپنے حضرت عباس علی کو بیس سوار اور تیس پیادہ ساتھ کر کے پانی کو روانہ کیا وہ دشمنون سے مقابلہ کر کے مشکین بھر لائے ساتوین تاریخ تو یون بسر ہوئی آٹھوین کو آپنے ایک کنوان کھدوایا کچھ پانی نکلا تھوڑا تھوڑا سب نے پیا پھر وہ کنوان بھی خشک ہو گیا آٹھوین یون گذری نوین کو پھر پیاس کی شدت ہوئی بریر ہمدانی جو آپکے رفیق تھے آپ سے اجازت لیکر عمرو بن سعد کے پاس گئے اور اُنسے اوسکی ملاقات تھی وہان جا کے بے سلام کیے بیٹھ گئے عمرو بن سعد نے کہا ای بھائی کیا مین مسلمان نہین جو تو نے

مجکو سلام نہ کیا بریر نے کہا زوف ہو تیرے دعوے اسلام پر کہ اہل بیت رسول کو دریا کے پانی سے روکے اور اُنکے اہل و عیال پیاس سے ہلاک ہون ابن سعد نے کہا سچ ہی لیکن کیا کرون مجسے حکومت اسکی چھوڑی نہین جاتی اس سے ناچار ہون بریر نے کہا حضرت امام نے فرمایا ہی کہ یا تو پانی دے کہ میرے اہل و عیال اور ہمراہی میرے سب سیر ہون یا مجکو چھوڑ دے کہ مکے چلا جاؤن یا کہو تو اور طرف چلا جاؤن یا مجکو یزید کے پاس بھیجدے کہ وہان سمجھ لونگا ابن سعد نے کہا کہ اگر بیعت کر لین تو ابھی فساد مٹ جائے ورنہ مجھے اختیار نہین کہ مین صلح کی بات کرون یا بیعت کیجیے یا جنگ کے آمادہ ہو جیے نوین تاریخ ظہر تک تو یہ کلام پیام رہے بعد نماز ظہر کے آپ قرآن شریف کی تلاوت کر رہے تھے اور آنسو آنکھون سے جاری تھے اُس وقت کسی مسافر خدا پرست کا وہان گزر ہوا اُسکو آپ پر نہایت رحم آیا آپ سے پوچھا کہ آپ کون ہین آپ نے فرمایا

مسافر سیدآوارہ وطن ہون	غریق قلزم رنج و محن ہون
ستم مجپر کیا ان کوفیون نے	نبی کی آل ہون تشنہ دہن ہون
سید بھی ہون فقیر بھی ہون بوطن بھی ہون	خانہ بدوش مورد رنج و محن بھی ہون
بے یار و آشنا ہون فقط غم رسیدہ کیا	مین خستہ حال خستہ جگر خستہ تن بھی ہون

دن گذرا رات آئی راقم کہتا ہی کہ وہ قیامت کی رات تھی تمام عالم مین اُسکی صبح کا غم تھا

میرے نبی کی آل کا برباد گھر نہ ہو	یارب یہ ایسی شب ہو کہ جسکی سحر نہو

شب ماہتاب تھی کھانے پینے کا تو کچھ سامان موجود نہ تھا آپنے وعظ فرمایا صبر و رضا کے جو درجات ہین سب کو تلقین فرمائے پھر تو سب مرد عورت مصلے بچھا بچھا کر عبادت اور راز و نیاز مین مشغول ہوئے جب کچھ رات باقی رہی آپکو استغراق کا حال ہو گیا اور ایسی بیہوشی ہوئی کہ دنیا و مافیہا کا خیال اُٹھ گیا اسی حال مین دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مع جماعت ملائکہ کے تشریف لائے

خلاصہ بیان تشریف فرما ہونا رسول اللہ صلعم کا مع ملائکہ کے

اور دیکھا مین بچہ سا ہون مجھے گود مین لیکر آپنے خوب پیار کیا اور فرمایا ای میرے دل کی چین نور عین پیارے حسین مین خوب جانتا ہون کہ دشمن تیرے درپے جان ہین تیرے قتل کا ارادہ رکھتے ہین پس تو صبر کرنا اور رضا سے ہاتھ نہ اُٹھانا اور تجکو بڑے بڑے درجے شہادت کے حاصل ہوا چاہتے ہین اور قریب ہی کہ تو ان مصیبتون سے نجات پائے اور بہشت تیرے واسطے آراستہ کی گئی ہی اور تیرے مان باپ بہشت کے دروازے پر تیرے منتظر کھڑے ہین پھر آپنے دست مبارک اپنا انکے سر اور سینے پر رکھا اور دعا کی اَللّٰھُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْرًا وَّ اَجْرًا خداوندا میرے حسین کو صبر اور اجر عطا فرما پھر آپنے اُسی عالم مین یہ بھی دیکھا کہ بہت سے کتون نے مجھے گھیر لیا اور اُنمین سے ایک ابلق کتا مجسے آگے بڑھگیا پھر آپ نے یہ تعبیر بیان فرمائی کہ میرا قاتل ابلق ہوگا پھر آپ بیدار ہوے اور اہل بیت سے یہ سب ماجرا بیان کیا اور فرمایا ؎

تمنای شہادت کھینچ لائی ہی مجھے یان تک	یہان سے اب جو پونچا ہی تجکو کوی جانان تک
وداع اب تمکو کرتا ہون مین ای بیچارہ بیکس	خدا لیجائیگا تمکو مدینے صاحب شان تک

اب قلم لکھنے سے انکار کرتا ہی اور ہاتھ قلم پکڑنے سے تھکا جاتا ہی ناچار لکھتا ہون کہ شب شہادت رخصت ہوئی اور روز شہادت نمودار ہوا دسوین محرم کی تھی نماز صبح کی جماعت سے پڑھکر ابھی آپ مصلے پر تھے کہ لشکر ناہنجار دشمن نابکار کا سامنے سے نمودار ہوا اور ڈنکے کی آواز آئی یہان بہادران باتمکین اور شجاعان فرزندان سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کلمۂ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بآواز بلند کہکے کھڑے ہو گئے آپ سانڈنی پر سوار ہو کر لشکر مخالف کے سامنے آکر کھڑے ہوے اور بڑی فصاحت اور بلاغت سے خطبہ پڑھا اور فرمایا ای اہل کوفہ اور ای اہل شام تم مجکو خوب جانتے ہو اور پہچانتے ہو کہ مین بیٹا اُسی نبی کا ہون جنکا تم کلمہ پڑھتے ہو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اُسی نبی کی بیٹی فاطمہ کا مین بیٹا ہون جسکو پیغمبر نے

خطبہ حضرت امام حسین علیہ السلام در روز عاشورا

فرمایا ہی کہ فاطمہ ٹکڑا ہی میرے بدن کا اور وہی آل پیغمبر کی ہون مین جسپر تم درود شریف پڑھتے ہو
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے اور میرے بھائی
کے حق مین فرمایا ہی اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ پھر کیا حال ہی تمھارا کہ

پانی عزیز کرتے ہو دو دن کے پیاسے سے	تقصیر کیا ہوئی ہی نبی کے نواسے سے

اور باپ میرا حیدر کرار صاحب ذوالفقار علی مرتضے ساقی کوثر شفیع روز محشر ہی جسنے قلعہ خیبر کو فتح کیا

علی کے حق مین فرمایا نبی نے تمھارے	ذرا دیکھو تو رتبہ غور سے شاہ ولایت کا

اور میرا اور میرے بھائی کا کندھون پر بیٹھنا اور بیٹھ پر چڑھنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور
آپکا ہمکو گود مین کھلانا اور ہمارے سر اور مونہ کو چومنا تم سب کو معلوم ہی جیسی محبت رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کی تمپر فرض ہی ویسا ہی محبت ہماری بھی تمپر فرض ہی پھر کیا حال ہی تمھارا کہ محبت تو درکنار
تم دشمن ہماری جان اور اپنے ایمان کے ہوگئے یہ کیا انصاف کی بات ہی کہ تمنے مجھے بیٹھے بٹھائے
یہان بلایا مکہ مدینہ جو دارالامن ہین وہ مجھے چھوڑائے اور بڑے ذوق وشوق سے مجکو بلایا اور بلاکر یہ مزہ دکھایا

بلاکر گھر سے کی یہ تم نے مہمانی	ہماری خون سے کی میہمانی

اب نوبت یہان تک پونہچی کہ تین دن سے پانی مجپر بند کیا اور میرے اہل وعیال
کو پانی سے ترسایا جسکے نانا کا کلمہ پڑھتے ہین اُسکے نواسے کی یہی خدمت کرتے ہین

کس بات پہ تم مجکو کہو قتل کرو گے	کیونکر بھلا پھر قعر جہنم سے بچو گے
پانی جو نہ دو ساقی کوثر کو یہان تم	اللہ اگر چاہے تو پیاسے ہی مرو گے

قیامت کی دھوپ اور پیاس کا خوف نہین کہ آفتاب ایک نیزے پر ہوگا زمین مثل تانبے کے گرم ہوجائیگی
میرے نانا حضرت کے نشان کے سوا کہین امن نہوگا مجپر جو مصیبت ڈالوگے تو وہ گذر جائیگی

صابر ہون بردبار ہون مین کینہ ور نہین	یارو مرے مزاج مین واللہ شر نہین

۱۲ حسن اور حسین دونون سردار ہین جوانان اہل جنت کے
۱۲ تو درست ہے مگر یہ بھی تو ہے کہ وہ خفا ہوگئے

قیامت کے دن جب میری ماں حضرت فاطمہ زہراؓ اور میرے باپ حضرت علی مرتضےٰ تمہارا دامن پکڑینگے
تو تم کیا جواب دوگے اب بھی اپنے ارادے سے باز آؤ غنیمت جانو تم میرا ہونا اپنے درمیان مین

واقف ہو تم بھی خوب کہ ابن بتول ہون — فرزند مرتضےٰ ہون مین سبط رسول ہون
جب یہ خطبہ آپ تمام کر چکے سب نے سر جھکا کہا — کیسے نہ کچھ کہ اس سے سوا جانتے ہین ہم
پر قتل بھی تمہارا روا جانتے ہین ہم — بس فیصلہ اسی پر ہی کہ یا بیعت یزید کیجیے

یا قتل پر آمادہ ہو جیسے یہ سب کلام آپنے اتمام حجت کے لیے کیا — آپ نے اتمام حجت کے لیے

جب کہ آیا لشکر اُس بدکار کا — اُنسے فرمایا کہ مین ای کو فیو — ہون بھتیجا جعفر طیار کا
فاطمہ زہرا ہین میری والدہ — ہون مین بیٹا حیدر کرار کا — نام ہی میرے برادر کا حسن
ہون نواسا احمد مختار کا — اُنکے کندھے پر چڑھا کرتا تھا مین — لاڈلا ہون سید ابرار کا
سنکے وہ کہنے لگے ہان سچ ہی یہ — فائدہ کیا آپ کے اظہار کا — آپ نے سُنکر یہ فرمایا اُنھین
کیا مطابق قول ہی جبار کا

ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ

فصل بیان مین قتال حضرت امام صاحب کے لشکر مخالف کے ساتھ جب دیکھا آپنے کہ وعظ اور نصیحت اسوقت کچھ انکے کام نہین آتا ناچار خیمے مین تشریف لائے اور ارادۂ قتال دل مین مصمم کیا راقم کہتا ہی کہ ہان یون ہی مناسب تھا کہ جب اُن نابکارون کو یہ خیال نہوا کہ اُنکی ڈیوڑھی پر ملائکہ بھی بے اذن نہ آسکتے تھے خصوصاً جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام بھی طالب اذن ہوتے تھے وہ کتے دنیا کے ایسے شخص کو مطیع اور فرمانبردار ایسے فاسق فاجر نابکار یزید پلید کا بناتے ہین آپنے اپنے ساتھ والون کو ارشاد فرمایا کہ ای جماعت شیران خدا اور دلیران ہیجا کے دکھاؤ اب تم مردانگی اور بہادری اپنی اہل نفاق کو اور پونچاؤ دوزخ مین اہل شقاق کو اور کرد بھروسا اللہ تعالےٰ پر اور درود پڑھو تم سرور انبیا صلے اللہ علیہ وسلم پر شعر

سر جھکانے کی سعادت حکم ربانی مین ہی | پیش آئیگا وہی جو کچھ کہ پیشانی مین ہی

پہلے حکم دیا آپنے کہ خیمے کے گرد خندق کھودین اور ایمین آگ بھردین اور سب کو اذن عام دیا کہ جہان جسکا دل چاہے چلا جائے میرے ساتھ ناچار ہو کر سر نہ کٹائے مین خوشی برضا سب کو اجازت دیتا ہون سب نے ایک زبان ہو کر عرض کی اب جو اسوقت مین آپکو ہم اس میدان کربت مین اور اس تکلیف مین چھوڑ کر چلے جائین قیامت کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا مونہ دکھائین اول اپنا گلا کٹائینگے جب آپ کی نوبت آنے دینگے **شعر**

موج خون سر سے گذر ہی کیون نہ جاے | اب ترے دربار سے اُٹھ جائین کیا

آپ نے یہ کلام اُنکا سنکر اور یہ ارادے اُنکے دیکھکر جزاکم اللہ خیرا فرمایا

مبارک جام کوثر حور عین ہو | صلہ اسکا تمھین خلد برین ہو | خدا راضی ہی تمسے اور تم اُس سے
تمھین سبط شفیع المذنبین ہو | آپ نے سواران بنی ہاشم کو صف اولی مین اور پیادگان

مدل قائم کو صف ثانی مین کھڑا کیا حضرت عباس علی کو نشان جنگ کا دیا سوا اے اہل بیت کے جو بہتر دلاور آپ کے ساتھ جان نثاری پر قائم ہوے اُنکے نام تبرکاً لکھتا ہون کہ وہ سب کے سب راہ مولے مین قربان ہو کر جنۃ الفردوس مین داخل ہوے

نام جان نثاران اہل بیت کہ کربلا مین شہید ہوے

زُہیر بن قَین بجلی	سَعد بن حنظلہ تمیمی	بریر بن خضیر ہمدانی	وَہب بن عبداللہ کلبی	عمرو بن خالد صیداوی
خالد بن عمرو نمری	عبداللہ بن عمرو کلبی	عمرو بن عبداللہ صائدی	حماد بن انس محمدی	وقاص بن مالک احمری
شریح بن عبید نمری	مسلم بن عوسجہ اسدی	ہلال بن نافع بجلی	مرہ بن ابی مرہ غفاری	قیس بن منبہ مدنی

صورتیا خندق کا

لہ یہ نوجوان تھے انکی شادی ہوئی تھی والدہ کی تاکید سے آکر شہید ہوے ۱۲

ہاشم بن عتبہ ۱۶ مکی	بشیر بن عمرو ۱۷ حضرمی	نعیم بن عجلان ۱۸ انصاری	زہیر بن قین ۱۹ بجلی	انس بن کاہل ۲۰ اسدی
حبیب بن مظاہر ۲۱ اسدی	قیس بن ربیع ۲۲ انصاری	عبداللہ بن عروہ ۲۳ بن خراق غفاری	عبدالرحمن بن عروۃ ۲۴ ابن خراق غفاری	حرہ بن صہر ۲۵ غلام آزاد ابوذر غفاری
شبیث بن ۲۶ عبداللہ بہشتی	قارط بن زہیر ۲۷ ثعلبی	کردوس بن زہیر ۲۸ ثعلبی	کتابہ بن عتیق ۲۹ انصاری	ضرغامہ بن مالک ۳۰ انصاری
جوبر بن ۳۱ مالک انصاری	عمر بن ۳۲ صبیعہ صنیعی	یزید بن ۳۳ مشہل قیسی	عبداللہ بن ۳۴ مشہل قیسی	عامر بن ۳۵ مسلم انصاری
عبداللہ بن ۳۶ مشہل قیسی	قعنب بن ۳۷ عمرو نمری	سالم ۳۸ غلام آزاد عامر بن مسلم	سیف بن ۳۹ مالک انصاری	زہیر بن ۴۰ بشیر جعفی
بدر بن ۴۱ مغشل جعفی	حجاج بن ۴۲ مروق مؤذن لشکر شام	مسعود بن ۴۳ حجاج انصاری	مجمع بن ۴۴ عبداللہ عائذی	عمار بن ۴۵ حسان مدنی
حسان بن ۴۶ حارث سلیمانی اسدی	جنوب بن ۴۷ حجر خولانی	یزید بن ۴۸ زیاد بن مظاہر کندی	طاہر ۴۹ غلام آزاد دین الحق خزاعی	حبلہ بن علی ۵۰ شیبانی
اسلم بن ۵۱ کثیر اعرج ازدی	زہیر بن ۵۲ سلیم ازدی	قاسم بن ۵۳ حبیب ازدی	عمرو بن ۵۴ جندب حضرمی	ابوثمامہ ۵۵ انصاری
عمرو بن ۵۶ عبداللہ صائدی	حنظلہ بن ۵۷ اسعد شیبانی	عبداللہ بن ۵۸ عبداللہ ابن کندن ارحبی	عمار بن ۵۹ ابی سلامہ انصاری	عابس بن ۶۰ حبیب شاکری
شوذب ۶۱ غلام آزاد شاکر انصاری	شبیب بن ۶۲ حارث انصاری	مالک بن ۶۳ سریع انصاری	محمد بن ۶۴ انس انصاری	مقداد ۶۵ انصاری
سلمان ۶۶ غلام آزاد جناب امام	قارب ۶۷ غلام آزاد جناب امام	عروہ ۶۸ غلام آزاد حر ابن یزید بن رباحی	مصعب ۶۹ برادر حر رباحی	علی بن ۷۰ حر بن یزید بن رباحی
حر بن ۷۱ یزید رباحی	سعد بن ۷۲ عبداللہ اطبقی	یہ شخص رشتہ دار والدہ حضرت محمد بن حنفیہ کا ہے		

یہ پہلوانان دین اور جان نثاران اولاد حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ چاہتے تھے کہ ہم کس طرح آگے بڑھین اور اپنی جان آپ پر قربان کرین پس ایسی بہادری اور جوانمردی سے صف جماکر کھڑے ہوے کہ كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ کسی نے قدم پیچھے نہ ہٹایا جس کسی نے انمین سے دشمن پر وار کیا جہنم کے اندر اُسکو پونچا دیا جب یہ مردان خدا خوب داد جوانمردی کی دے چکے دھوپ کی حدت سے اور پیاس کی شدت سے نہایت بیتاب ہوے اُسوقت آپنے اپنا لعاب دہن سب کے ہونٹون پر لگایا سب کی پیاس بجھ گئی پھر میدان مین آکر گھوڑے چمکائے اور اپنے حملے دکھائے اور جگہ جگہ پشتے لاشون کے لگائے ابن سعد نے دیکھا کہ جنگ کا ڈھنگ بگڑا جاتا ہی لشکر حسینی کے تو کل بیالیس گنتی کے آدمی ہین یزیدی لشکر کے بیاسی ہزار آدمی ایک کا مقابلہ بھی ہزار آدمی سے نہین ہوتا حکم کیا کہ جب حسینی لشکر کا ایک بہادر میدان مین آئے ہمارے لشکر کے ہزار آدمی ملکر اُسکو گھیر لین اور قتل کرین جب اُنھون نے یہ طور شروع کیا ادھر پیاس کی شدت نے تنگ کیا باوجود اس کشاکشی کے پھر بھی ایک آدمی جب پچاس پچاس اور سو سو آدمیون کو قتل کر چکتا تھا تب جام شہادت کا پیتا تھا یہ غازیدیون کی آپنے دیکھکر حکم دیا کہ لشکر حسینی بھی یزیدیون پر دھاوا کرین ایکبارگی جو ہمین دھاوہ لشکر حسینی کا ہوا پرے کے پرے اور دیوارین کی دیوارین یزیدیون کی دور ہٹا دین تماشا یہ تھا کہ ہر ایک غازی اپنا مکان جنت مین سامنے سے دیکھتا تھا اور اُسکے شوق مین قدم آگے کو بڑھاتا تھا اسی طرح یہ سب مشتاقان مولی جنت کو گئے مگر باغیون سے جہنم کو بھی بھر گئے اب آپکے صبر اور تحمل اور بردباری کو دیکھنا چاہیے کہ باوجودیکہ گلا پیاس کی شدت سے خشک تھا اور پھیریان بندھی جاتی تھین اور سامنے دیکھتے تھے کہ جو شہید ہوا اُسکو حوض کوثر کے جام پلائے جاتے تھے پھر آپ بھی خیال فرماتے تھے اور مرتبہ ایثار کا اختیار کرتے تھے کہ اور بھائیون مسلمانون کو شربت کوثر سے سیراب کرلون بعد سب کے آپ اُس جام کو

نوش کردن اِسکی ایسی مثال ہی کہ ایک شخص تین دن کا بھوکا پیاسا ہو اور مہمانون کو طرح طرح کے کھانے کھلاوے اور آپ بھوکا رہے اور سب کے بعد آپ کھائے اُدھر اُن غازیون کا حوصلہ دیکھنا چاہیے کہ تلوارون کی چمک سے امام صاحب کو بچانا اور اپنی جان کو جھوک دینا پھر چھوٹے بڑے اپنے بیگانے اولاد تک کا آپکے ساتھ یہی حال تھا آیمین حکمت الٰہی یہ تھی کہ جیسے مرتبہ ختم نبوت کا جناب رسالت پر کیا ویسا ہی رتبہ ختم شہادت کا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر ہو جائے ؎

ہوا گر خاتمہ نانا پہ دنیا مین نبوت کا	نواسے پر ہوا ہی ختم یہ رتبہ شہادت کا

روایت ہی کہ جب پچاس غازی ظالمون کے ہاتھ سے شہید ہو چکے تو آپنے ایک نعرہ مارا یعنی آواز کڑک کی کوفیون کی طرف مونہ کرکے کی اَمَا مِنْ مُغِیْثٍ یُغِیْثُنَا بِوَجْہِ اللّٰہِ اَمَا مِنْ ذَابٍّ یَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بالظلم

کوئی ہی فریادرس ہم بیکسون کا جو سُنے	
اب ہماری یہ پریشانی خدا کے واسطے	جو بچا لیوے رسول اللہ کی اولاد کو
روک دے ظالم کی طغیانی خدا کے واسطے	
مین ہون فرزند نبی اور گود مین اُنکی پلا	کوئی دے مر خدا اپنی خدا کے واسطے
کوئی ہو ایسا کرے ان ظالمونکی لوٹ سے	
میرے خیمے کی نگہبانی خدا کے واسطے	

حاشا اللہ یہ کلام آپکا بے صبری سے نہ تھا بلکہ اسمین حکمتین ہین **ایک حکمت** یہ ہی کہ تمام ہو جائے حجت میری اللہ تعالی کے سامنے کہ نہ پکڑے وہ مجھے قیامت کے دن مسلمانون کے خون مین **دوسری حکمت** یہ کہ مغضوبان خدا کو جو شراب قہر الٰہی کے نشے مین چور ہو رہے تھے سخت تر عذاب قیامت کے دن ہو **تیسری حکمت** یہ کہ کوئی بھولا بھٹکا محب اہل بیت ان ظالمون کے ساتھ ہو گیا ہو وہ دوزخ کے عذاب سے بچے چنانچہ آپکے نعرہ مارتے ہی حُر بن یزید ریاحی جو آپکے گرفتار کرنے کو کوفے سے باہر گیا تھا اور اب واسطے جنگ کے لشکر یزید مین شریک تھا بزدل ہوا اُسکے بھائی مصعب نے کہا کہ ای حُر تو بڑا بہادر مردانہ آدمی ہی اور کبھی ہر اس تجھمین نہین دیکھا مین نے جیسا کہ آج اس تھوڑے سے لشکر کے سامنے دیکھتا ہون

حُرنے کہا کہ مین نے رات کو اپنے باپ کو خواب مین دیکھا ہی کہ مجسے پوچھا ای حُران دنون مین تو کہان گیا تھا مین نے کہا امام حسین کو گرفتار کرنے گیا تھا میرے باپ نے کہا کچھ جواب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تیار کرلیا ہی کہ دن قیامت کے پوچھینگے مین نے سر جھکا لیا کہا جو ہوا سو ہوا اب کل میدان کربلا مین دو صفین کھڑی ہونگی ایک جنتی ہی اور ایک دوزخی ہی اگر تو جنتی صف مین ہو جائیگا تو اگلے پچھلے گناہ سب معاف ہو جائینگے یہ کہکر کہا کہ بھائی میرا دل تو جنت قبول کرتا ہی مصعب نے اور حُر کے بیٹے علی بن حُر نے اور عُروہ غلام آزاد حُر نے کہا کہ ہم بھی تمھارے ساتھ جنت کا ارادہ رکھتے ہین یہ کلام کہتے ہی امام صاحب کے لشکر مین گھوڑے دوڑاتے ہوے چلے آئے اور حُر نے آپکے قدمون پر سر رکھا اور عفو تقصیر چاہی اور اجازت میدان کی درخواست کی آپنے اسکو گلے لگایا اور فرمایا تم ہمارے مہمان ہو ہر چند روکا مگر وہ پیاسے حوض کوثر کے تھے اجازت حاصل کرکے چارون ایک دم میدان مین آئے اور خوب ہی حملے فوج ابن سعد پر کیے اور ہزارون بدبختون کو دوزخ مین پہنچایا اور کوفیون اور شامیون کو کھیرے ککڑی کی طرح کاٹ کاٹ کر ڈالا آخر کار اُن چارون نے بھی شربت شہادت کا پیا اور اہل بیت نبی پر جان قربان کی

چو کام تھا شجاعون کا وہ کام کر گئے	چارون بہادری مین غرض نام کر گئے

فصل بیان مین شہادت حضرات اہل بیت رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے جب بہتر تن جو سوائے اہل بیت کے تھے شاہزادۂ والا تبار پر جان نثار کر چکے اب نوبت اہل بیت پاک پر آئی وہ امام صاحب سمیت اکیس آدمی ہین اُنکے نام مبارک لکھتا ہون اور امید رکھتا ہون اللہ تعالی سے کہ نام ان حضرات کے جو قربان کر گئے جانین اپنی محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین اور تین دن کے بھوکے پیاسے بڑی سختی کھینچکر جنت فردوس کو تشریف لیگئے وقت ذکر شہادت کے تلاوت کیے جائین تو قبول کرے اللہ جل شانہ دعا اپنے بندون کی اور ایسا ہی معمول میرا ہی

جیسے کہ خاصیت لکھی ہے علمانے اسمای اصحاب بدر اور اسمای اصحاب کہف کی وہ نام مبارک یہ ہیں

اسمای مجاہدین اہل بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

۱ حضرت عبداللہ بن عقیل بن ابی طالب	۲ حضرت عبدالرحمن بن عقیل بن ابی طالب	۳ حضرت جعفر بن عقیل بن ابی طالب	۴ حضرت محمد بن سعد بن عقیل بن ابی طالب
۵ حضرت عبداللہ ابن مسلم بن عقیل بن ابی طالب	۶ حضرت محمد بن عبداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب حقیقی بھانجے امام صاحب کے حضرت زینب کے بیٹے	۷ حضرت عون بن عبداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب حقیقی بھانجے امام صاحب کے حضرت زینب کے بیٹے	۸ حضرت ابوبکر بن حسن بن علی بن ابی طالب امام صاحب کے بھتیجے اور حضرت امام حسن کے بیٹے
۹ حضرت عمرو بن حسن بن علی بن ابی طالب حضرت امام حسن کے بیٹے	۱۰ حضرت عبداللہ بن حسن بن علی بن ابی طالب امام حسن کے بیٹے	۱۱ حضرت قاسم بن حسن بن علی بن ابی طالب امام حسن کے بیٹے	۱۲ حضرت محمد بن علی بن ابی طالب بھائی علاتی امام صاحب کے
۱۳ حضرت عثمان بن علی بن ابی طالب بھائی علاتی امام صاحب کے	۱۴ حضرت عبداللہ بن علی بن ابی طالب بھائی علاتی حضرت امام صاحب کے	۱۵ حضرت جعفر بن علی بن ابی طالب بھائی علاتی حضرت امام صاحب کے	۱۶ حضرت عباس بن علی بن ابی طالب بھائی علاتی حضرت امام صاحب کے اور علم بردار لشکر کے
۱۷ حضرت علی اکبر بن حسین بن علی بن ابی طالب بڑے بیٹے امام صاحب کے	۱۸ حضرت علی اصغر بن حسین بن علی بن ابی طالب شیر خوار بیٹے حضرت امام صاحب کے	۱۹ حضرت امام حسین بن علے بن ابی طالب سید الشہدا	۲۰ فیروز غلام امام صاحب کے
			۲۱ سعد غلام جناب حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے

ے سوائے ان دو شخصوں کے باقی سب اولاد امجاد حضرت علی بن ابی طالب کی ہیں

شعر رسول اللہ کے پیارونکی نوبت آئی اب ای دل | تڑپ کر لکھ جو لکھنا ہی کہ مضطر مضطرب ہی دل

جب عاشقان اہل بیت آگے پیچھے اپنا اپنا کام کرکے اور داد شجاعت دیکے تشریف فرما جنۃ الفردوس کو ہوے میدان سنسان ہوگیا دیکھنے والے کا کلیجہ مونہ کو آنے لگا آپ کو خیمے کا خیال ہوا کہ کبھی کوئی ظالم خیمے مین گھس نہ آئے پس حکم کیا آپنے کہ گرد خیمے کے خندق کھودو اور اُسمین آگ بھردو فقط ایک ہی رستہ خیمے مین جانے آنے کا رہے بال بچون کو کوئی موذی ایذا نہ دے مالک بن عُروہ گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا اور کہا ای حسین دوزخ سے پہلے ہی دنیا کی آگ مین جلنے لگے آپنے مونہ طرف آسمان کے کیا اور آنکھون مین آنسو بھرلائے عرض کی خداوندا یہ نالائق مجھے دوزخی جانتا ہی آپکا یہ عرض کرنا تھا کہ پانؤن اُسکے گھوڑے کا پھسلا اور اُسکو اُسی آگ مین ڈالدیا وہ اُسی وقت فی النار والہستقر ہوا

کرامت خندق کی تیاری کا

دیکھو کرامت آپ کی پانؤن پھسل گیا | دل مین مرے غبار تھا سو وہ نکل گیا

پھر آپنے باواز بلند فرمایا خداوندا یہ ظالم ناحق فرزند رسول کو ستاتے ہین اُسوقت ابن اشعث سامنے آیا اور کہا تمھارا کیا رشتہ ہی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے جو ہر وقت تم رشتہ جتاتے ہو آپنے پھر مونہ آسمان کی طرف کرکے عرض کی خداوندا یہ میرا رشتہ تیرے رسول سے توڑتا ہی تو بھی ہی ابھی اسکو مزہ چکھادے اُسی وقت اُسکے پیٹ مین درد ہوا پیشاب کے واسطے گھوڑے سے نیچے اُترا پیشاب کرنے مین ایک سیاہ بچھو نے اُسکے عضو تناسل پر ڈنک مارا وہ وہین پیشاب مین لوٹتا لوٹتا مرگیا اور داخل جہنم ہوا پھر جعدہ فرنی نے آکر کہا کہ یہ دریای فرات حق تعالی نے ہمارے قبضے مین کیا ہی اور تمھین ایک قطرے پانی کو ترسایا ہی اُسی وقت گھوڑے سے گرگرا اور پیاس کی ایسی شدت ہوئی کہ العطش العطش کہتا کہتا مرگیا اور ایک بوند پانی کی اُسکے حلق مین نہ اُتری فصل بیان مین تیاری فرزندان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جنکے نام مین نے

کرامت

کرامت

جدول مین لکھے ہین اب انیس آدمی اہل بیت کے مع امام صاحب کے باقی رہے حضرت عبداللہ بن مسلم جو اپنے پدر بزرگوار اور برادران خرد سال کے صدمے مین بھرے ہوے تھے ایکدم مسلح ہو کر چچا صاحب کی خدمت مین حاضر ہوے اور اجازت میدان کی چاہی آپنے ہر چند روکا کہ تمھاری والدہ کو ایک وہ صدمہ سخت ہی اور تمھارے نظر نہ آنے سے صدمہ تازہ ہوگا مگر آپ نہ رکے اجازت لیکر میدان مین آئے بڑی بہادری سے گھوڑا چمکاتے تھے اور فوج باغیہ کے لاشون کے پشتے لگاتے تھے شیر کے مانند جب اُنپر حملہ کرتے وہ لومڑیون کے مانند سب سامنے سے بھاگ جاتے تھے قوم ظالم اس حیرت مین تھی کہ یہ جوان تین دن کا بھوکا پیاسا اسکا گھوڑا تین دن سے بے دانہ گھاس پیاسا نہایت نڈھال ہی اُسپر یہ حال ہی جو سامنے آتا وہ زندہ نہ جاتا آخر زخمون سے چور ہوے جام شہادت نوش فرما کر جنت اعلی مین تشریف لیگئے بعد انکے تینون فرزند ارجمند حضرت عقیل کے بھائی حضرت مسلم بن عقیل کے عبداللہ بن عقیل عبدالرحمن بن عقیل جعفر بن عقیل تینون ایکدم میدان مین آئے خوب سا ارمان دل کا نکالا اور بہت سے ظالمون کو تہ تیغ کیا اور جہنم مین پونچایا آخر شربت شہادت پیا انکے بعد حضرت زینب جو آپکی ہمشیرہ ہین اُنھون نے اپنے دونون فرزندون کو کہ محمد بن جعفر اور عون بن جعفر ہین بُلایا اور فرمایا کہ تم دونون میرے بیٹے ہو مگر مجکو تم دونون بھائی سے زیادہ عزیز نہین ہو جاؤ تم مامون صاحب کے پاس اور مدد کرو تم اُنکی کہ وہ لخت جگر رسول مقبول کے ہین اُنکی مدد کرنی لازمی ہی کہ جیسے مدد کی تمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جب وہ دونون اجازت لینے کو حاضر ہوے فرمایا کیون نکرا ون دون مین تمکو اور کیونکر تمھارے بھائیون مین اپنی بہن کے صدمے کو جب نہ تاب لا سکی اُنھون نے ناچار اذن دیا آپنے انکو اول محمد بن عبداللہ بن جعفر نے حملہ کیا فیل کے سوار پر اور اُسکو قتل کیا اور لشکر عمر سعد کو درہم برہم کیا جسطرف یہ نواسہ حیدر کرار کا اور پوتا جعفر طیار کا رخ کرتا سیکڑون کو جہنم مین داخل کرتا۔

شہادت حضرت عبداللہ بن مسلم بن عقیل

شہادت حضرات عبداللہ و عبدالرحمن و جعفر فرزندان عقیل

شہادت حضرات محمد و عون پسران عبداللہ بن جعفر

شہادت عون بن عبداللہ بن جعفر شہادت حضرت ابوبکر بن حسن شہادت حضرت قاسم بن حسن

اور جدھر یہ شیر للکارتا صدہا لومڑیون کو بھگاتا آخر پیاس کی شدت سے گھوڑے سے گرے اور شربت شہادت کا پیا بعد انکے عون بن عبداللہ بن جعفر میدان کارزار مین آئے اور گھوڑے کو جولان دیا اور صدہا اشقیا کو عدم کا راستہ بتایا یہ بھوک یہ پیاس یہ نازک بدنی اوٹھتی جوانی جہان تک ہوسکا کام اللہ ورسول کا دیا آخر لہو لہان ہوکر جنت کو راہی ہوے بعد انکے حضرت عبداللہ صاحبزادے حضرت امام حسنؑ کے اجازت لینے کو آئے فرمایا کہ تم میرے بھائی کے یادگار ہو آپنے منت کرکے اجازت لی اور میدان مین آئے ایک ہی حملے مین بیاسی اشقیا کو جہنم مین پونچایا عمر سعد گھبرایا اور نجختری نابکار کو ہزار سوار کے ساتھ اُنکے مقابلے مین بھیجا چارون طرف سے سب نے نرغہ کیا آپنے بھی اُنکی مدد پر فیروز نام غلام کو اپنے بھیجا فیروز نے اکسو تیس کو فیون کو تیر سے ہلاک کیا اور بیس کو شمشیر سے ہلاک کیا عمر سعد کے لشکر مین کھلبلی پڑی آخر فیروز زخمون سے چور ہوکر زمین پر گر پڑے حضرت عبداللہ نے اُنکو اٹھاکر خیمے مین پونچایا اور آپ پھر میدان مین آئے گھوڑا آپکا تین دن سے بھوکا پیاسا تھا ابکی دھاوے مین چل نہ سکا آخر کار آپنے شربت شہادت پیا پھر آپکے بعد حضرت ابوبکر بن الحسن اور حضرت عمر بن الحسن بھی میدان مین گئے اور جام شہادت نوش فرمایا بعد انکے حضرت قاسم صاحبزادے چوتھے حضرت امام حسنؑ کے چچا صاحب کی خدمت مین حاضر ہوے اور اذن طلب کیا آپنے فرمایا کہ تم ایک ایک کرکے میرے سامنے سے جاتے ہو اور مجھے اپنی صورتون سے ترساتے ہو اُنھون نے دست بستہ ہوکر عرض کی کہ مجھے رخصت دیجیے آپنے فرمایا کہ تم ابھی لڑکے ہو اور فقط تمھین اب یادگار میرے بھائی کے ہو تمکو مین نہین اذن دیتا یہ غمناک ہوکر خیمے مین چلے گئے اور خاموش ہو بیٹھے اُسی وقت یاد آیا کہ حضرت والد ماجد نے ایک تعویذ اپنے ہاتھ سے لکھکر میرے بازو پر باندھا تھا اور فرمایا تھا کہ ای قاسم جب تجکو کوئی صدمۂ عظیم پیش آئے تو اسکو کھولکر پڑھیو تو اس سے زیادہ

کونسا صدمہ ہوگا کھولکے دیکھا پڑھا اُسمین لکھا تھا کہ ای قاسم جب دیکھے تو میرے بھائی حسین کو کربلا
مین مبتلا دشمنون کے ہاتھ مین تو اسوقت جان کو دریغ نہ کیجیو اور اُنکی مدد کیجیو وہ تعویذ خوشی خوشی
لاکر آپکو دکھایا آپنے دیکھا رونے اور فرمایا مرضی خدا مین ہمین کیا چارہ ہی اذن دیا آپ میدان
مین تشریف لائے اول لشکر عمر سعد کو وعظ فرمایا کہ ای گروہ اشقیا اور ای ظالمان بے وفا
تمکو خوف خدا کا نہین تمنے تین دن سے فرزند پیغمبر اور اُنکے اہل وعیال کو پانی سے ترسایا ہی یہ
گرمی اور یہ ریت تپتی ہی بے مکان بے آرام پانی سے دور ہمکو جگہ دی ہی گرمی قیامت سے
تمکو خوف نہین ہی ای عمر سعد کل جنت مین ہم عیش کرینگے اور تو جہنم کی طیش مین ہوگا آب
بھی بارہ آور تھوڑا سا پانی دے کہ دو گھونٹ پیکر فرزندان رسول حلق کو تر کرین عمر سعد نے کہا
جب تک بیعت یزید کی نہ کروگے قطرہ پانی کا نہ دیا ہی اور نہ دینگے آپنے فرمایا کہ ای بے حیا آمیرے
مقابلے مین آپ کی شجاعت تو آپکے لشکر سے نمایان تھی عمر سعد تو ہٹ گیا ارزق نامی پہلوان
شامی سے کہا کہ تو دس ہزار دینار ہر سال سرکار سے پاتا ہی اس جوان ہاشمی کے مقابلے مین جا ایک ہزار
سوار اور پیادے اپنے ساتھ لیلے ارزق نے کہا ای امیر بڑی حیا کی بات ہی کہ جسکی شجاعت کا شہرہ مصر
اور شام مین ہو وہ ایک لڑکے نوجوان سبزہ آغاز کے سامنے جائے تو کیا بہادری کی بات ہی عمر سعد
نے کہا انکے لڑکپن پر نہ جا یہ شیرون کے شیر ہین امام حسن کے بیٹے جناب رسالت مآب کے نواسے علی
مرتضی کے پوتے ہین واللہ اگر انکو بھوک پیاس کی مار نہوتی تو یہ لوگ ہمسے لڑنے مین شرم کرتے ارزق
نے کہا اگر تو میرا بدن مقراض سے بھی پرزے پرزے کرے تو بھی مین اس لڑکے کے سامنے نہ جاؤن
مگر خیر تیرے اصرار سے مین اپنے ایک بیٹے کو بھیجتا ہون وہ ابھی اس جوان کا سر اُتار لائیگا ارزق
کا بڑا بیٹا گھوڑے تیز رفتار پر سوار ہوا شمشیر ابدار قیمتی ایک ہزار روپیہ کی وہ بھی زہر دار ہاتھ مین لیکر
بادل کی طرح گرجتا ہوا میدان مین آیا حضرت قاسم نے ذرا بھی اُس سے خوف نہ کیا گھوڑ چمکا کر اُنکی

طرف خنجر خونخوار چلایا وہ خناس زخمی ہو کر گرا آپنے جھپٹ کر اُسکی تلوار ہاتھ سے وہ ہزار روپیہ کی چھین لی اور اُسکے سر کے بال پکڑ کے گھسیٹتے ہوے لائے اور اُسمین جان اُسکی نکل گئی پھر دوسرا بیٹا ارزق کا آیا آپنے پہلے ہی حملے مین ایک نیزہ اُسکو مارا کہ وہ دو پار ہو گیا پھر تیسرا بیٹا ارزق کا آیا آپنے اُسکو بھی نیزے سے ہلاک کیا چوتھے بیٹے نے ارزق کے جو لاشین اپنے تینون بھائیون کی دیکھین اور باپ کو غضب ناک پایا بے دھڑک گھوڑا دوڑا کر آپکے سامنے آیا آپنے وہی تلوار زہردار اُسپر چلائی کہ ہاتھ اُسکا کٹ کر گر پڑا اور سینہ پھٹ گیا وہان سے بھاگ کر اپنے لشکر مین آیا اور گر کے مر گیا بعد اُسکے ارزق آگ غم مین جلتا ہوا اور سر دھنتا ہوا میدان مین آیا اور نہایت طیش سے حضرت قاسم سے کہا کہ ای ظالم تو نے میرے چارون بیٹون کو مجھسے جدا کیا اور تجھے افسوس نہ آیا اور تلوار تیرے پاس کہان سے آئی فرمایا بیٹون کا کیا افسوس کرتا ہی اور تلوار کو کیا پوچھتا ہی مین اب تجھے بھی اُنکے پاس پونچاتا ہون اور یہ تلوار تیرے بیٹے کی یادگار ہی اسی سے تیرے بھی دو ٹکڑے کرتا ہون انشاء اللہ تعالی یہ سنکر وہ سانپ کی طرح بل کھاکر آپ پر آیا اوسکے حملے سے لشکر حسینی مین غلغلہ پڑا اور خیمے مین مستورات کو بھی سخت صدمہ ہوا آپنے فرمایا کہ ای ارزق تجسا جوانمرد پہلوان اور ایسا نادان کہ گھوڑے کا تنگ کھل گیا اور تجھے خبر نہین اوسنے جو ہین جھک کر نیچے دیکھا آپنے وہی تلوار زہردار اُسکی کمر پر اس زور سے ماری کہ آدھا دھڑ اوپر کا نیچے دھڑ سے گر گیا اور آدھا دھڑ نیچے کا گھوڑے پر رہا لشکر حسینی مین سب نے باواز بلند تکبیر کہی اور لشکر یزید مین کھلبلی پڑی اور سناٹا ہو گیا آپ سوار ہو کر امام صاحب کی خدمت مین آئے اور عرض کی کہ حضرت پیاس سے سخت حیران ہون ورنہ انکو دکھاؤن کہ تلوار بنی ہاشم کی کیا شان ہی آپنے فرمایا کہ بیٹا غصہ پی لو اور پیاس بانو نانا حضرت اور جناب بھائی صاحب تمھارے منتظر و بیدار کے ہین اب قریب ہی کہ حوض کوثر کے پانی سے لب تر کرنا پھر آپ میدان مین آئے

قتل ہونا چار بیٹون ارزق کا

قتل ہونا ارزق کا

جو سامنے آیا اُسکو جہنم مین پونہچایا اس حملے مین تیس پیادے اور پچاس سوارون کو راستہ عدم کا بتایا لشکر یزید مین غلغلہ ہوگیا اور رعب انکا سب پر چھا گیا عمر سعد نے بڑے غصے سے للکارا پھر تو شامیان سیاہ رو بادل کی طرح آپ پر گھر گئے اور تیر برسانے آپ پر اُسوقت ستائیس زخم آچکے تھے زخمون سے بدن چور ہوگیا تھا شیث کے نیزے سے آپ زمین پر گرے اُدھر گھوڑا بھی زخمون کی کثرت سے زمین پر گرا اور آواز دی یا عَمَّا اَدْرِکْنِیْ چچا صاحب مجکو یہان سے لیجائیے

خون مین نہا چکے ہین کہ پُرزے ہوا بدن	یہ غسل ہی شہیدون کا ایسا ہی کچھ کفن

شہادت حضرت امام حسن

امام صاحب تشریف لائے اور اُنکو اٹھا کر خیمے مین لیگئے اُنکی والدہ کا اور چچا حضرت کا جو اُنکے غم مین حال تھا وہ کیا لکھنے مین آتا ہی آپنے سر اُنکا اپنی گود مین لے لیا اور اُسی وقت روح مبارک اُنکی اعلی علیین کو پرواز کر گئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۔ پھر اُنکے بعد اولاد حضرت علی مرتضےؓ نے کمر قتل اعدا پر باندھی حضرت محمد بن علی عثمان بن علی عبداللہ ابن علی جعفر بن علی چارون بھائی امام صاحب کے آپ سے اجازت لیکر ایک ایک نے بعد ایک کے اپنی اپنی شجاعت کا رخدا وندی مین خوب دکھائی اور بہت اشقیا کو واصل جہنم کیا اور پھر آپ بھی جنت اعلی مین مقیم ہوے جب حضرت عباس بن علی نے چارون بھائیون کا یہ حال دیکھا سخت غمناک ہوے اور نشان لشکر کا آپ کے سامنے کھڑا کیا اور کہا ؎

ابا بھائی برادر کہان گئے اب ۔ کہ وہ اک کربلا مین گم ہوے سب ۔ اور اجازت طلب کی آپنے فرمایا اے بھائی تو میرا لشکر کا علم بردار ہی اگر تو گیا تو پھر کیا رہگیا عرض کی مین کیا میدان مین قتال کے واسطے جاتا ہون عورتون اور بچون کی پیاس اب مجسے دیکھی نہین جاتی پیاسون کو پانی پلانا اجر عظیم جانتا ہون کندھے پر مشک لی ہاتھ مین نیزہ لیکر گھوڑے پر سوار ہوکر پانی کے لیے دریای فرات کی طرف متوجہ کیا آپنے فرمایا پہلے اُن لوگون کو وعظ کہنا اور نرمی سے

پانی طلب کرنا پھر جیسا موقع بنے وہ کرنا آپ میدان مین آئے اور نیزہ کھڑا کیا اور فرمایا نظم

تین دن سے ساقی کوثر ہی پیاسا بیقرار	جو کہ ہی میرے پیمبر کا نواسا ذی وقار
ہی علی مرتضے کا نور دیدہ اور بھی	فاطمہ زہرا کی ہی آنکھون کا تارا مدار
کیا کہوگے تم قیامت کو جو پوچھیگا خدا	دشمنی کرکے نبی سے کس سے ہوا امیدوار
ہی فرات آب روان پیتا ہی اس سے ہر کوئی	پر نہین بوند اسکو جو ہی شاہ دین والا تبار
پانی دیتے ہو تو دیدو ورنہ تو دریا پر آب	یہ چلا سقا نبی کا آئے کوئی نابکار

ایک نے جواب نہ دیا حضرت کے پاس آکر اطلاع دی آپنے اُنکی قساوت قلبی سے سر جھکا لیا اتنے مین خیمے سے آواز بچون کی ہای پیاس ہای پیاس کی آئی پھر تو حضرت عباس بن علی روتے ہوے گھوڑے پر سوار ہو کر بجلی کے مانند دریای فرات پر چلے پانسو آدمی دریای فرات پر مقرر تھے اور اُسی وقت پانسو اور متعین کیے گئے کہ ایک بوند پانی کی ہرگز ہرگز خیمۂ اہل بیت مین نہ پہونچے

تنبیہ غور کا مقام ہی کہ یہ سب سختی اور کرختی جو کوفیون اور شامیون کو نصیب تھی اُسکا سبب سوای حب ریاست اور ترقی مراتب دنیا اور ازدیاد جاہ وحشم اور مال کے اور کوئی نظر نہین آتا بس عاقل اس سے پرہیز کرے اور بقدر ضرورت طلب مال کی کافی ہی ورنہ دیکھو اسی بھنور مین ہمارے مسلمان بھائی اب کیا نہین پڑکر ہلاک ہوتے ہین سچ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میری امت کا فرعون مال ہی دیکھو تو وہ بھی دعوی اسلام کا کرتے تھے جب حضرت عباس علی نے اُنسے سوال کیا کہ تم مسلمان ہو یا کافر انھون نے جواب دیا کہ ہم مسلمان ہین کیا تم نہین جانتے فرمایا آپنے کہ فرمایا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ یعنی مسلمان وہ ہی کہ نجات پائے مسلمان اُسکے ہاتھ سے اور اُسکی زبان سے بندر سور اور سب جانور حیوان اور انسان دریای فرات سے سیراب ہو کر پانی پیتے ہین مگر بچے

وعظ

امت کا فرعون مال ہی

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور عورتین اُنکی اُنسے تمنے یہ پانی بند کر رکھا ہی ؎

نبی کی آل کو دو تم نہ بوند پانی کی	بلا کے گھر مین غرض خوب میہمانی کی

اب بھی خدا و رسول سے حیا کرو قیامت کی پیاس دوزخ مین جلنے کو یاد کرو یہ سُنکر کوفیان دغاباز اور شامیان حیلہ ساز نے لاجواب ہو کر آپ پر یورش کیا اور ابر کی مانند چارون طرف سے گھر آئے اور نیزہ اور تیر اور شمشیر کا مینھہ برسانے لگے آپکو جو شجاعت حیدر کرار کی نصیب تھی اُس ابر کو پھاڑتے چیرتے دریاے فرات پر پہنچے اور گھوڑا پانی مین ڈال دیا اور مشک بھر کے کندھے پر رکھلی اور چاہا کہ ایک چلو پانی کا بھر کر پی لون جو ہین پیاس ننھے ننھے بچون اور رنجور تون اور بھائی کی یاد آئی پانی پھینکدیا ایک قطرہ بھی نہ پیا

دیکھا کہین ہی یہ بھی کہ بھوکا ہو شیر نر	پائے شکار پھر بھی نہ کھائے کہ سیر ہو
تشنہ ہو تین روز کا نہر فرات ہو	پیوے نہ یاد کر کے وہ بچون کی پیاس کو
اللہ کیا رضاے خدا و رسول ہی	لب خشک پانی لانے کی کیا کچھ ہو جستجو

جو ہین گھوڑا آپنے دریاے فرات سے باہر ڈالا اور ارادہ کیا کہ جھپٹ کر مشک پانی کی خیمے مین پونچاؤن ایک دم جماعت ظالمون نے گھیر لیا تو مثل سیاہ رونے پیچھے سے آکر ایک تلوار آپکے دست مبارک پر ماری کہ ہاتھ کٹکر نیچے گر پڑا کمال پھرتی سے مشک بائین کندھے پر رکھلی ایک شیطان نے اسی طرح بائین ہاتھ پر تلوار ماری بایان ہاتھ بھی کٹکر گر پڑا پھر بڑی جرأت سے مشک دانتون مین پکڑ لی اسی حال مین رستہ خیمے کا طے کرتے تھے کہ ایک موذی نے ایسا تاک کر تیر مارا کہ مشک مین آکر لگا اور سارا پانی بہ گیا اسوقت آپنے اللہ اکبر آواز بلند سے کہکر آسمان کی طرف دیکھا اور کہا خداوندا کیا حکمت ہی کہ تشنگان آل رسول کو پانی نہین پہونچتا مین اس آرزو سے سقاے آل نبی کا بنکر آیا کہ تیرے رسول کی ذریت پر مشک پانی کی پونچاؤن اور تیرے رسول کے پیارے نواسے کے حلق کو تر کرون افسوس ارمان دل کا دل مین رہا تقدیر سے بس نہ چلا

گرے گھوڑے سے یہ کہکر الٰہی | خبر عباس کی لے جلد بھائی | آپکے کان مین جو آواز حضرت
عباسؑ کی پونچی جلد تشریف لائے | دیکھا کہ ہاتھ دونون نہین جسم پر رہے | زخمون سے چور مین وہ زمین پر پڑے تھے
فرمایا الآن انکسر ظہری | آگیا میری کمر مین خم جو تھا اصلا نہین | سامنا تقدیر کا بندے سے ہو سکتا نہین

اور فرمایا دل کیا کہ بس اب جان سے قابو نہین اپنا | عباس ساجب قوت بازو نہین اپنا

شہادت حضرت عباس علیہ السلام

آپ اُنکی نعش کو خیمے مین اٹھا لائے حضرت عباس علی پہلے ہی جنۃ الفردوس مین پہونچ چکے تھے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ حضرت عباس علیؑ کے بعد تین صاحبزادے آپکے باقی رہے منجھلے صاحبزادے حضرت زین العابدین کہ بیماری سے اُٹھ بھی نہ سکتے تھے بڑے حضرت علی اکبرؑ چھوٹے حضرت علی اصغر شیر خوار تھے امام صاحب نے دیکھا کہ اب ہر چہار طرف سے کوئی یار و مددگار نہ رہا بذات خود ارادہ میدان کا کیا اور ہتیار اپنے طلب فرمائے حضرت علی اکبر نے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ خدا نہ کرے وہ دن کہ مین بغیر دیکھے آپ کے ایک گھڑی بھی دنیا مین رہون ارادہ رکھتا ہون کہ مین آپ پر اول قربان ہون بعد میرے پھر تو یہ وقت رکھا ہی آپنے فرمایا کہ اے جان باپ کی باپ کا بیٹے کے سامنے جانا خوب ہوتا ہی اور تم ارادہ میرے سامنے جانے کا کرتے ہو کیون میرے دل دردناک کے ٹکڑے کرتے ہو عرض کی کہ اگر مین جان اپنی آپ سے دریغ کرون تو نانا حضرت کو قیامت کے دن کیا مونہ دکھاؤن اور جو بیحد غصہ فرمائین تو کیا جواب دون بس اب خدا کے واسطے آپ مجکو اول جانے دیجیے آپنے فرمایا اگر مرضی خداوندی یون ہی ہی تو مین کیا کرونگا آپنے اپنے دست مبارک سے اُنپر ہتیار لگا کے بھیجا حضرت شیر خدا کا اُنکی کمر پر باندھا اور خود فولادی اُنکے سر پر رکھا اور گھوڑے عقاب پر انکو سوار کیا اُسوقت گرد پیش اُنکی والدہ اور پھپھیان اور بہنین سب کھڑی تھین اور اس غم مین جو حال حضرت امام علیہ مستورات عفت کا تھا اُسکو قلم کیا لکھ سکے راقم کہتا ہی کہ یہان قلم اور زبان کو شہادت نصیب ہی اور جو دعوی تقریر اور تحریر کا کرین تو انکو وحشت قریب ہی جب رخصت ہو کر آپنے گھوڑے کو جولان دیا

تو کوفی اور شامی سب کے سب حیرت مین رہگئے اسواسطے کہ عمر شریف آپکی بائیس برس کی تھی حسن صورت کی دمک سے آفتاب شرمندہ اور حسن سیرت کی چمک سے ماہتاب بندہ کیون نہو کہ آپ صورت مین مشابہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سب صحابہ کو جب غلبہ شوق دیدار جناب رسالت کا ہوتا تھا تو انکو دیکھکر دل سونان کو تسکین دیتے تھے اور جب شوق سرور کونین کے قرآن شریف سننے کا ہوتا تھا تو آپ کا قرآن شریف سنا کرتے تھے دیکھتے ہی سپاہ لشکر یزید کی یون بول اٹھی ؎

کون ہی یہ کون ہی جو ناگہان یان آگیا	ہی سوار جنتی یا ماہ تابان آگیا
یوسف و یعقوب ہی یا خضر یا الیاس ہی	آسمان سے یا کہین خورشید رخشان آگیا

عمر سعد نے کہا کہ خبردار ہو یہ بیٹا امام حسین کا اور پوتا حضرت علی شیر خدا کا ہی فقط یہی ایک شخص مرد میدان کربلا مین رہگیا ہی کمر ہمت کی باندھو اور دل ہاتھ سے نہ دو جو اسکو مار لیا تو پھر فتح ہی آپنے نیزہ میدان مین آکر کھڑا کیا اور فرمایا شعر اَنَا عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ ۔ نَحْنُ بَیْتُ اللّٰہِ اَوْلٰی بِالنَّبِیِّ ؎ علی ابن حسین ابن علی ہون ۔ قسم اللہ کی سبط نبی ہون ۔ آؤ کون شقی میدان مین آتا ہی کہ اوسکی جوانمردی دیکھون اور مین بھی اپنی دلیری سرکار خداوندی مین دکھاؤن کوئی سامنے نہ آیا کبھی آپ میسرہ پر کبھی قلب پر کبھی جناح پر کبھی میمنہ پر غلبہ کرتے اور کشتون کے پشتے لگاتے پھر آپ کی خدمت مین آتے اور کہتے وَاَبَتَاہُ قَتَلَنِی الْعَطَشُ ای والد بزرگوار پیاس نے مار ڈالا قسم ہی حق کی اگر ذرا سا پانی حلق تر کرنے کو بھی ملے تو انکو کافی ہون آپ نے فرمایا ای جان باپ کی میرے پاس آؤ انگوٹھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی انکے مونہ مین رکھی اور چوسی تسکین ہوئی پھر میدان مین تشریف لائے اور شدت غصے سے اُن بداعمالون کو گھرکا ؎ یہ چمک ہی دھوپ کی اور بھوبلا ہی کربلا ۔ ساقی کوثر پیاسا ہی تمہین کھوئے خدا ۔ خاک اُڑتی اور وہ بھی

گرم ہی شدت کے ساتھ ٭ یہان بلاکر خوب ہی تمنے چکھایا ہی مزا ٭ اے دغاباز وخدا کو مونہ
دکھاؤگے نہین ٭ کرتے ہین جسکو امام اسکو ستاتے ہین بھلا ٭ اس دفعہ عمر وسعد نے طارق
ابن شیث کو بلایا اور کہا جاتو اور اس جوان ہاشمی کی شر سے ہمکو بچا مین وعدہ کرتا ہون کہ ابن زیاد
سے کہکر تجکو حاکم موصل کا بنادونگا اُسنے کہا کہ یہ ہم اور تم خوب جانتے ہین کہ انکے قاتل کو سوای
دوزخ کے کہین بھی جگہ نہین ایسا نہو کہ تو جھوٹ وعدہ کرے عمر سعد نے اپنی انگوٹھی مہر کی اسکو
دی طارق نے انگوٹھی پہنی اور ہتیار بدن پر لگائے میدان مین آیا اور حکومت موصل کے شوق
مین بھرا ہوا تھا نیزہ شاہزادے پر پھینکا آپنے نیزہ اُسکا رد کیا اور نیزہ اپنا اُسکے سینے پر مارا کہ پیٹھ کی
طرف نکل آیا وہ تو جہنم رسید ہوا اور ارمان حکومت موصل کا دل مین لیگیا اُسکا بیٹا عمر بن طارق
میدان مین آیا وہ بھی باپ کے پاس پونہچا دوسرا بیٹا طلحہ بن طارق میدان مین آیا اور اپنے
باپ بھائی کے غصے مین جلکر اُسنے آپ پر حملہ کیا آپنے کمال شجاعت سے گریبان اُسکا پکڑ کر گھوڑے
سے نیچے پھینکدیا کہ اُسکے ہاتھ پانون سب ٹوٹ گئے لشکر یزید مین ایک شور ہوا قریب تھا کہ سب
بھاگ جائین عمر سعد نے جلدی اسکا تدارک کیا مضراع بن غالب کو کہ وہ بڑا پہلوان شیطان تھا
آپکے مقابلے مین بھیجا جب وہ سامنے آیا آپنے ایسا ایک نعرہ مارا کہ میدان کربلا مین زلزلہ ہوگیا
پھر شمشیر براں کا اُسپر وار کیا اُسنے آپکا وار نیزے سے رد کا نیزہ اُسکا کٹ گیا اُسنے چاہا کہ آپ پر
اپنا وار کرے آپنے جھپٹ کر اُسکے سر پر ایسی تلوار ماری کہ سر چرتا ہوا سینے تک چلا آیا پھر دوبارہ
لشکر یزید مین غلغلہ ہوا کہ یہ آدمی ہی یا شیر ہی اس جوانی مین ایسا دلیر ہی پھر عمر سعد دغاباز نے
دو ہزار سپاہ روسیاہ ایک دم آپ پر بھیجدی آپکا یہ حال تھا کہ جتنی بھوک پیاس تھی اُتنی طاقت
خداوندی موجود تھی آپنے دو ہزار پلٹنون مین گھسکر قتال شروع کیا بہتون کو اُنمین سے اجل کھائی
پھر رخصتی ملنے کو حضرت امام کے پاس آئے اور زبان کے کانٹے اور خشکی دہن کی دکھائی آپ نے

چشم پرنم ہوکے فرمایا اے جان باپ کی اب قریب ہی کہ حوض کوثر کا پانی نانا حضرت تمکو اپنے ہاتھ سے پلائینگے اب دوپہر قریب ہی پیاس کی شدت مجھے بھی نہایت ہی پر مین جب پیونگا کہ تم سب کو پہلے پلالون اس بیان سے آپکو طمانیت بدرجۂ غایت ہوئی میدان مین تشریف لائے ازبسکہ زخمون سے چور تھے اُس حال مین بھی جو مقدور مین تھا کام دیا آخر ابن نمیر مردود نے ایک نیزہ ایسا مارا کہ آپ زین عقاب سے زمین پر گرے اور آواز دی یَا اَبَتَاہُ اَدْرِکْنِیْ آپ آواز کے سنتے ہی تشریف لائے اور اُنکو خیمے مین لیگئے اور سر مبارک اُنکا آپنے اپنی گود مین رکھ لیا آنکھ کھولی اور فرمایا حوران جنان جام کوثر لیے کھڑی ہین اور بعض روایت مین آیا ہی کہ آپنے آنکھین کھولین اور فرمایا حضرت مین دیکھتا ہون کہ حوران جنان برابر کھڑی ہین اور نانا حضرت کے ہاتھ مین دو جام ہین ایک مجھے عطا فرمایا مین نے عرض کی کہ دوسرا بھی مجھے دیجیے آپنے کہا بیٹا باپ تمھارا بھی ابھی آتا ہی یہ اُسکو دو لگا یہ کہا اور روح مبارک آپ کی بہشت برین مین پونہچی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

نہین کچھ ہی تقدیر مین گفتگو	کہ بیٹا مرے باپ کے روبرو
مین تکتا رہا وہ روانہ ہوئین	مرے سامنے آسیہ مرگئین

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ اُسوقت والدہ صاحبہ اور بھوپیون کا اور بہنون کا اور حضرت امام کا اور حضرت زین العبا کا جو کچھ حال گذرا وہ خدا کو علم ہی کہ ہر ایک پر کیا گذری **فصل** بیان مین شہادت حضرت علی اصغر کے اب آپ تنہا رہگئے سوای علی اصغر شیرخوار اور سجاد بیمار کے کوئی اُس میدان خونخوار مین نظر نہ آتا تھا قدر اس حال کی وہی جانتا ہی کہ جسکا دل ہلا ہوا ہو کلیجا جلا ہوا ہو وہ سوچتا ہی کہ اللہ اللہ یہ لاڈلا حضرت کے کندھے کا سوار حضرت فاطمۂ زہرا کا شیرخوار حضرت علی کے دل کا چین نام کا امام حسین پیدا اور پلا ہوا مدینۂ منورہ مین آپھنسا کربلا مین ہزار شوق اور طلب سے بلایا گیا ہو اور بھوکا اور پیاسا ہو

شہادت حضرت علی اکبر کی
سننا اُنکا اپنے باپ سے مرنے کا

تین دن کا اٹھارہ درخت اُسکے باغ کے ہوای جفا سے اُکھڑ کر اُسکے سامنے پڑے ہون باقی
بال بچے بھوکے پیاسے ہون بی بی کا رانڈ ہونا بچون کا یتیم ہونا سامنے نظر آتا ہو خیمے
کا لٹنا اہل وعیال کا قید ہو کر ملک شام کو جانا عین الیقین ہو بدن مبارک زخمون سے چور ہو
امت کا بے وارث ہونے کا غم سر پر کھڑا ہو اللہ کے بندون کا ایک ظالم کے پھندے مین
ہو جانا حق الیقین ہو پڑی در پی مدینۂ مبارک اور مکۂ معظمہ کا خطرہ شدید ہو

نظم

کسنے دیکھا ایسا غمگین اور سنا کسنے بھلا
نور دیدہ فاطمہ زہرا کا اور دلبر بھی ہو

ہو حسن کا وہ برادر نام ہو اُسکا حسین
اور وہ ہو سردار جنت ساقی کوثر بھی ہو

اُسکا کنبہ قتل ہو یون بے گنہ واحسرتا
سامنے اُسکے پڑی نعش علی اکبر بھی ہو

خیمے کا خیمہ ہو پیاسا تین دن اور رات سے
تشنگی سے جان بلب مضطر علی اصغر بھی ہو

سامنے اُسکے یتیمی اور رنڈاپا ہو کھڑا
حضرت زین العبا بیمار کا بستر بھی ہو

سامنے لاشین پڑی ہون کوئی دفناتا نہو
دم بدم ہو تیر باران نیزہ و خنجر بھی ہو

جسطرف دیکھے نظر آتا نہوا وسکو کوئی
منتظر اک جان کے لینے کو وان لشکر بھی ہو

سامنے آتا ہو خولی شمر ظالم عمر و سعد
یہ گروہ اشقیا آمادہ یون شر پر بھی ہو

یا الٰہی ان سبھون کو بھیجدے دوزخ مین تو
تا کہ راحت اور تسکین دل مضطر بھی ہو

ایسا بھی مظلوم اور معصوم اور بے کس کہین
ہی کسی نے بھی سُنا اور آل پیغمبر بھی ہو

یا الٰہی رحم کر اُنپر جو ہین پتھر کے دل
آنکھ مین دے اُنکے آنسو اور چشم تر بھی ہو

اللہ اللہ وہ وقت کہ بیبیون کو یہ دھڑکا تھا کہ اب آپ بھی جائینگے ہم پیچھے کیا کرینگے اور
کسکے سائے مین اور زمین مین بیٹھینگے آپ اُنکو وعظ اور نصیحت فرماتے تھے اور ہر ایک کی
تسلی جدا جدا کرتے تھے حضرت سکینہ کو گلے لگایا پیار کیا بہنون سے فرمایا کہ اس سے کبھی خفا

ہو کر نہ بولنا کہ دل یتیم بچے کا نہایت نازک ہوتا ہی اسکی آہ سے عرش معلے ہلتا ہی یہ مجھسے نہایت ہی ہوئی ہی میرے بغیر کبھی ایکدم نہین رہتی ہی راقم کہتا ہی نظم

وہ نہوتی تھی کبھی مجھسے جدا	جنۃ الفردوس مین وہ جا بسین
خواب مین آتی ہین ترسا کر کبھی	اسمین بھی راضی ہون اے رب العلا

آسیہ بیٹی کا بھی یہ حال تھا
لاکھ ڈھونڈون اب نہین ملتا پتا
پھر فرمایا تمھین جیتے جی سب کو

اللہ تعالی کے سپرد کیا وہ تمکو مدینۂ منورہ مین نانا حضرت کے روضۂ مبارک پر پونہچائیگا اور ہمیشہ عزت اور حرمت کے ساتھ رکھیگا جون ہی خیمے کے باہر تشریف لائے اور ارادہ گھوڑے کے سوار ہونے کا کیا کہ ناگاہ خیمے سے آواز رونے کی بلند ہوئی تشریف لائے فرمایا اے مستورات عفت کی اور اے حرم نبوت کی پھر اور کیا تازہ زخم ہوا حسین تمھاری آواز خیمے کے باہر نکل گئی عرض کی کہ علی اصغر کا پیاس سے حال تباہ ہو گیا دودھ سوکھ گیا دم آخر ہی زبان باہر آپڑی ہی آپنے فرمایا کہ اسکو میری گود مین دو کہ اسکو بچہ معصوم جانکر شاید پانی دیدین اُنکو میدان مین لائے اور فرمایا کہ یہ بچہ شیر خوارہ ہی پیاس کے مارے اسکا یہ حال ہی اسکی ماں کے پیاس کی شدت سے دودھ بھی نہ رہا اگر مین تمھارا مجرم ہون یہ تو معصوم ہی واجب الرحم ہی اگر میرے خیال سے پانی نہین دیتے حضرت فاطمہ کا پوتا سمجھکے دو اور جو وہ خیال نہین کرتے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد سمجھکر دو چار قطرے پانی کے اسکے حلق مین ٹپکا دو اُن سنگدلون نے جواب دیا کہ یہ ممکن نہین کہ بغیر حکم عبداللہ بن زیاد کے تمکو اور تمھارے بال بچون کو ایک قطرہ بھی پانی دین اور بڑھکے یہ کام کیا کہ حرملہ بن کاہل نے ایک تیر ایسا تاک کے بچہ معصوم کی حلق پر مارا کہ حلق سے تجاوز کر کے آپکے بازو مین پونہچا آپنے بزور تمام وہ تیر کھینچا اور حلق سے فوارہ خون کا اُچھلا اور بچہ جان بحق ہوا آپ صاحبزادے کو خیمے مین لائے اور اُنکی والدہ کو دیا اور فرمایا لو بچے شہید کو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ اے حرملہ بتا تو ترا اسنے کیا کیا + بچے کو فاطمہ کے نشانہ بنا لیا + دوزخ تجھے نصیب ہو اے سنگدل پلید

شہادت حضرت علی اصغر کی

دوزخ مین تو نے اپنا تو بستر جما لیا	پوچھینگے روز حشر کہ جب حضرت رسول	انکا بھی کچھ جواب ہی تو نے بنا لیا

فصل بیان مین تنہائی امام صاحب کے اور ارادہ کرنے جنگ کے آپ کے پاس مردون مین سوائے عابد بیمار کے کوئی نر ہا آپ کو اُسوقت سخت صدمہ تھا کہ عورتین تنہا رہگئین اور میدان کربلا مین دشمنون کا ہجوم اور مستورات کا یہ حال تھا کہ آنکھون سے تار آنسوون کا برابر جاری تھا دم مین دم نہ تھا کلیجا الٹا جاتا تھا پیغمبر جمیل اُنھی کا منصب اور اجر جزیل کی مستحق بھی وہی تھین **نظم**

ای دریغا دیدۂ انصاف گر ہوتا کھلا	سبط پیغمبر نہ ہوتا کربلا مین یون کھڑا
کیون نہ غم کرتے غریبی بیکسی پر آپ کے	گر وہان موجود ہوتے حضرت خیر الورا
کیون نہ روتے کیون نہ غم کھاتے اگر ہوتے وہان	حضرت شیر خدا یعنی علی مرتضے
کیا تڑپتین کیا بلکتین ہوتین گر وان فاطمہ	کیا کلپتے گر حسن ہوتے امام مجتبے

حضرت امام زین العابدین تنہائی والد بزرگوار کی دیکھکر بیتاب ہوے اور اپنی بیماری کا کچھ خیال نہ کیا نیزہ ہاتھ مین لیکر کانپتے کانپتے مثل بید کے میدان مین مقابلے کو آئے اور مقابل طلب کیا ناگاہ پھوپھی نگاہ اُنپر پڑی دوڑ کر اُنکو پکڑا اور خیمے مین لائے اور فرمایا اللہ اللہ ای بیٹا کیا میری نسل کٹجائیگی امید رکھتا ہون کہ تجسے جاری رہیگی نسل میری قیامت تک اور تو باپ ہوگا شہیدون کا نفخۂ صور تک اور فرمایا **نظم**

شفقت والفت ہے میری جتنی اہل بیت پہ	بعد میرے تم بھی رکھنا بلکہ اُس سے بیشتر
یہ امانت اب تجھین دیتا ہون ای جان حسین	پیروی سنت کی کرنا تم مرے ای نور عین
بے پدر ہونے کا غم دل پر سکینہ کے نہو	رنج تنہائی نہ آئے زینب و کلثوم کو
پنجۂ اعدا سے آخر صبر مین ہی مخلصی	رفتہ رفتہ تا وطن تم لوگ پہونچوگے کبھی
واقعات کربلا کرنا حضور حد بیان	آئے جب نوبت ہماری اسطرح کہنا وہان
گو بہ تن از یار گاہت بسکہ دور افتادہ ام	لیکن از جان ہم چنان سر بر درت بنہادہ ام

تن مرا ظاہر مین شاہا گو کہ ہی قربت سے دور | جان و دل سے ہون مگر دربار کے اندر حضور

اور تجھے وصیت کرتا ہون تقوے اور طہارت کی اور دیتا ہون تجکو قرآن شریف مان حضرت فاطمہؑ کا انکو خیمے مین بٹھایا اور آنکھون کو انکی بوسہ دیا اور فرمایا حضرت زینب سے میرے ہتیار لاؤ **نظم**

اب تو نوبت آئی مجھپر الوداع | الوداع او لاد مضطر الوداع | الوداع ای اہل بیت مصطفے
الوداع آل پیمبر الوداع | الوداع ای میری بہنو بیکسو | الوداع ای جان حمیدہ الوداع
اور گلے چمٹا کے عابد سے کہا | ای مرے بیمار دلبر الوداع | پھر گلے لگ کر سکینہ سے کہا
ای مری مظلوم دختر الوداع | شہر بانو سے یہ فرماتے تھے شاہ | ای مری غمخوار مضطر الوداع
سب کھڑے تکتے تھے مونہ کو آپکے | جسگھڑی کہتے تھے سرور الوداع | ہی خدا حافظ تمہارا بیکسو
پھر چلے خیمے سے کہکر الوداع | دیکھکر لاشین یہ حضرت نے کہا | ای مرے عباس و اکبر الوداع
سب شہیدون سے جو رخصت ہو چکے | پھر کہا قاسم اور اصغر الوداع | تھا اسی دن کا مجھے بھی انتظار
آگیا وقت مقرر الوداع | اب دعا کر اپنے رب سے ای حسین | ہو ترا سر اور خنجر الوداع

بعد وداع کے لباس جنگ کا بدن پر راست کیا قبای خز مصری پہنی اور عمامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک پر باندھا ڈھال حضرت امیر حمزہ سید الشہدا کی پشت پر لگائی ذوالفقار حضرت حیدر کرار کی ہاتھ مین لیکر اسپ ذوالجناح پر سوار ہوے چوہین چاہا کہ باہر تشریف لائین ایک دم سب مستورات عفت گھبرا گئین فرمایا الصبر جمل متین صبر کی رسّی کو مضبوط پکڑو کہا عرض یہ ہی کہ آپنے ہمکو اس میدان وحشت مین تنہا کس پر چھوڑا فرمایا وکفی باللہ شہیدا یہ کہکر میدان مین تشریف لائے اور نیزہ زمین پر گاڑ کر کیا اور بیان فخر حسب و نسب جسے عادت عرب کی وقت جنگ کے ہی شروع کیا

جد مرے خیر الورا افاضلترین انبیا | آفتاب اوج و عزت شمع جمع اصفیا
والدہ ہی کون میری اور رتبہ اُسکا کیا | فاطمہ خاتون جنت دخت خاص مصطفے

بھائی میرے جانتے ہو نام ہی اُنکا حسن
وہ ہین سبط مصطفےٰ اور نور چشم مرتضےٰ

جعفر طیار ہی میرا چچا فردوس مین
طائر جنت ہی وہ در آشیان کبریا

سید الشہدا ہی حمزہ باپ کا میرے چچا
ایسا تم حسب و نسب اپنا بتاؤ تو بھلا

ای ستمگاران سنگین دل یہ تمنے کیا کیا
ہی تمھارا شیوہ غداری جو کی جور و جفا

سب مرے فرزند بھائی بند کے یان سر کٹے
اب بھی باز آتے نہین تم ہی ارادہ جنگ کا

قتل پر میرے کمر باندھی ہی تمنے ظالمو
جان لو ہی قتل میرا موجب قہر خدا

تشنہ لب کیے سب اور مین بھی جاتا ہون ابھی
ہی تمھارا اور ہمارا فیصلہ روز جزا

بعد اسکے وعظ فرمایا کہ ڈرو تم ای ایمان والو قیامت کے دن سے کہ پیاس اُس دن کی سخت ہوگی اور حوض کوثر ہمارے قبضے مین ہوگا اُس دن کیا مونہ دکھلاؤ گے تم نانا حضرت کو جب پوچھینگے تمسے تو کیا جواب دوگے مین آپ سے نہین آیا تمنے مجھے بُلایا اور بلاکے میرے بال بچے بھائی بند سب مار ڈالے اب میرے درپے ہو اگر قتل کرنا اسطے ملک کے ہی تو مجھے ملک سے کچھ سروکار نہین چھوڑ دو راہ میری کہ چلا جاؤن حبشہ یا ترکستان کو اور کچھ پانی دو میرے اہل وعیال کو کہ جگر اونکے پیاس سے سوختہ ہوگئے اور جو کوئی بات بھی نہین مانتے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَرَضِیْنَا بِرِضَاءِ اللّٰہِ شامی اور کوفی جو نشہ محبت مال مین سرشار تھے آپکے حسب و نسب کو گویا بھولے ہوے تھے اب جو آپ کی زبان مبارک سے سنا کچھ خیال آیا اور پھر آپنے وعظ فرمایا اُسکا بھی گو نہ اثر ہوا ایکدم سب کی آنکھون سے آنسو رواں تھے اور آپ اپنے کیے ہوے سے پشیمان ہوتے تھے کہ سرداران فوج نے جلدی اِسکا تدارک کیا کہ تمیمی بن ربیعہ اور شیث بن ربعی اور شمر ذی الجوشن یہ تینون رسالدار نابکار سامنے امام نامدار کے آکر بایں الفاظ بولے کہ ای بیٹے ابو تراب کے بات بڑھاؤ نہین اور قصہ کوتاہ کرو اور غرور سر سے باہر کرو اور جب تک یزید سے بیعت نہ کروگے نہ بوند پانی کی ملیگی اور نہ کہین جانے

لہ ہم اللہ کے ہین اور اللہ کی رضا پر راضی ہین

پاؤگے آپنے سر مبارک اُنکی بیحیائی سے نیچا کر لیا عمر سعد امیر لشکر نے جو حال لشکر کا ایسا دیکھا
نہایت گھبرایا اور ایک چنگھاڑ لشکر پر ماری کہ خبردار انکو بات کرنے کی مہلت نہ دو اور جتنے تیر انداز
ہین ایکدم سب کے سب آپ پر تیرون کا مینھہ برسائین پندرہ ہزار تیر انداز تھے سب نے ایک ہی
مرتبہ آپکی جانب تیر پھینکے مگر قدرت الٰہی سے آپ پر ایک بھی نہ آیا سب نے خطا کی وہ سب شرمندہ
ہوے اور آپ خیمے مین تشریف لائے دیکھا قطعہ عورتین اور عابد بیمار ہی ✤ اور اُن سب کا
بس اللہ یار ہی ✤ صبر کی تلقین کی اور یہ کہا ✤ صبر کرو تم تو بڑا یار ہی ✤ ارادہ میدان مین
آنیکا کیا کہ ناگاہ اندھیرا زمین و آسمان مین ہو گیا اور آدمی کو آدمی نظر نہ پڑا اُسمین سے ایک
دہشت ناک عجیب شکل کا ایک شخص گھوڑے پر بیٹھا ہوا آپکے سامنے آیا دیکھا کہ سر اور ہاتھ اُسکے
گھوڑے کے سے ہین اور پانون اُسکے اونٹ ایسے ہین آپکو سلام کیا ان کلمات کے ساتھ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَجَدِّكَ وَاَبِيكَ وَعَلٰى اُمِّكَ سلام تم پر اور تمھارے
نانا پر اور تمھارے باپ پر اور تمھاری ماں پر فرمایا آپنے کون ہی تو ای بندے اللہ کے کہ ایسے
وقت مین ہم ایسے بیکسون کو ایسی محبت اور اخلاص کے ساتھ سلام کہتا ہی اُسنے کہا ای فرزند
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مین بادشاہ پریون اور جنون کا ہون نام میرا جعفر زاہدی ہی
مع لشکر کے حاضر ہوا ہون جب آپکے جاہ بیر العلم مین تشریف لائے تھے جنون کو ضرب
ذوالفقار سے مسلمان کیا تھا میرے باپ کو بادشاہی جنون کی دی تھی میرا باپ مر گیا اب مین
بادشاہ جنون کا ہون مجھے حکم دیجیے کہ اس جماعت ظالم سے مقابلہ کرون اور اُنکی سب بغاوت
اور عداوت خاک مین ملاؤن ✤ دوستون کو شاد کردون مین بتوفیق الٰہ ✤ ان ستمگاران
سنگین دل مین ڈالون زلزلہ ✤ آپنے فرمایا ای جعفر خدائے تعالیٰ تمکو جزای خیر دے جنون کو حکم
نہین ہی کہ آدمیون سے قتال کرین کہ وہ تمکو نہین دیکھتے اور تم اُنکو دیکھتے ہو اُسنے عرض کی کہ جناب

آنا شاہ جنون کا آپکے پاس سے

رخصتی بہ لشکر جہاد و خبر ات سے

مین ملائکہ نے آدمیون سے قتال کیا فرمایا کہ وہ حکم خداوندی تھا مجھے معاف کرکہ آج مجھے اپنی عمر کا خاتمہ نظر آتا ہی اور آج ہی بہار جمال نانا صاحب کی قسمت مین معلوم ہوتی ہی آپنے اُسکو رخصت کیا پھر وہ غبار رفع ہوگیا دیکھا کہ فوج اعدا کی قتال پر آمادہ ہی آپنے مقابل طلب کیا تمیم ابن قحطبہ ایک امیر شام کا تھا اور شجاعت مین بڑا نامدار تھا سامنے آیا اور کہا کب تک خصومت کروگے تم ہماری سرکار سے اور اس حال کو پہونچ گئے کہ خویش و اقربا تمھارے سب ہلاک ہوے فرزندون مین سے کوئی باقی نہین رفیق بھی سب تباہ ہوے اب تم ایک تن تنہا ہو اور بیس ہزار آدمی اتنے کہان تک بسر آؤگے آپنے فرمایا ای شامی تم میری طرف جنگ کو آئے یا مین تمھاری طرف جنگ کو آیا تمنے میرا رستہ گھیرا یا مین نے تمھارا رستہ گھیرا اب جب خویش و اقربا کی پہونچ گئی اب میرے تمھارے درمیان سوای جنگ کے اور کیا ہی یہ کہکے آپنے ایک نعرہ مارا اور حملہ تلوار کا تمیم پر کیا ایک ہی حملے مین سر اُسکا پچاس قدم پر گرا اس شجاعت اور جوانمردی سے دل یزیدیون کا ہل گیا اور منتشر ہوگئے یہ حال دیکھتے ہی یزید البطحی نے اپنے لشکر کو آواز دی کہ سب متفق ہو جاؤ اور بے ہمتی نہ کرو دیکھو مین خود جاتا ہون اور کام انکا تمام کرتا ہون ہتیار لگا کر آپکے سامنے آیا اور وہ شجاعت مین تمام عراق اور مصر اور روم مین مشہور تھا عمر سعد اور اُسکے لشکر نے جب البطحی کو آپکے مقابلے مین دیکھا نہایت خوش ہوے اور خیمے مین اُسکا نام سنکر صدہ عظیم ہوا آپنے اُسکو غصے سے فرمایا کہ ای البطحی تو مجھے نہین جانتا کہ گستاخانہ آگے چلا آتا ہی اُسنے تکبر سے آپکو جواب نہ دیا اور تلوار آپکی طرف پھینکی آپنے اُسکے وار کو دفع کیا اور ایک تلوار اُسکی کمر پر ایسی زور سے ماری کہ مانند کاہ کے دو ٹکڑے ہوا پھر ارادہ دریاے فرات کا کیا کہ شدت پیاس سے حلق مین کانٹے پڑگئے تھے شمر نے لشکر کو آواز دی کہ خبردار ہو انکو پانی تک نہ پہونچنے دینا اگر یہ پانی سے حلق اپنا تر کرلین گے تو پھر انسے مقابلہ دشوار ہو جائیگا پس سارا لشکر بیس ہزار سوار و پیادہ آپ کے اور دریاے فرات کے بیچ مین حائل ہوگئے آپنے ذوالفقار حیدر کرار

شجاعت امام صاحب

کی کھینچی اور اسپ ذوالجناح کو جولان کیا اور دریا کی طرف اُڑایا راقم کی عقل دنگ ہی کہ کیا شان صاحب ذوالفقار کی کہ بیس ہزار سوار و پیادہ چیرتے ہوے دریای فرات پر پہونچے اور کیا وصف ذوالجناح کا بیان کروں کہ ایک پلک جھپکنے مین بجلی سی آنکھون مین کوند گئی کہ دم کے دم مین کنارہ دریا کا پکڑا

آفرین شمشیر جوہر دار کو	ذوالفقار حیدر کرار کو	آفرین جوہر فشانی پر تری
آفرین ہی تجکو تیری دھار کو	برق رفتار آفرین ای ذوالجناح	آفرین تجکو تری رفتار کو
آفرین ای شیر صولت کوہ کن	رعد ہیبت برق سی جھنکار کو	آفرین ای چابک صورت پر تری
آفرین اُس کیسوے خمدار کو	کیا سوار اور کیا ہی گھوڑا ذوالجناح	آفرین اُن دونون کے کردار کو
غیب سے آتی تھی ہر دم یہ صدا	آفرین اُس جنتی سردار کو	بیس ہزار فوج کا پرا جو سامنے بندھا

ہوا تھا سب کو چیر چار کر آپ فرات پر پونہچے اور گھوڑا پانی مین ڈال دیا ایک چلو پانی اٹھایا چاہا کہ پیین ایک نابکار نے آواز دی کہ تم یہان پانی پیتے ہو وہان خیمہ لٹنے لگا آپنے غیرت سے اُس پانی کو پھینک دیا اور آکر دیکھا کہ کذابون نے جھوٹ اڑایا تھا سبحان اللہ منظور یون تھا کہ روزہ آبکا دنیا کے پانی سے نہ کھلے اُس عرصے مین کہ آپ دریای فرات پر پونہچے اور وہان سے خیمے کی طرف آئے چار سو نابکارون کا گھیت رستے مین ڈالدیا جب خیمے مین پونہچے مستورات اہل بیت کی خدمت شریف مین حاضر ہوئے آپنے وصیت فرمائی کہ سوای صبر کے اور کچھ علاج نہین یتیمان شہدا کو خوش رکھنا کسی طرح سے اُنکی آزردگی روا نہ رکھنا حضرت زین العبا کو گلے لگایا اور بوسہ دیا اور فرمایا نظم

مری جان اب وداع آخرین ہی	رہے جینا کہ تو مسند نشین ہی	جو ہونا تھا ہوا مرضی خدا کی
یہی ایمای ختم المرسلین ہی	گلے سے آ تجھے عابد لگاؤن	کہ تیری بو مری جان کے قرین ہی
لے اب جاتا ہون تجکو حق کو سونپا	کہ میرا منتظر لشکر لعین ہی	حضرت شہربانو نے عرض کی ای

سید ای سرور مین اگرچہ بیٹی یزدجرد بادشاہ ایران کی ہون کہ وہ پوتا نوشیروان عادل کا تھا مگر

اس ملک مین غریب مسافر ہون آپکی بہنین اور بیٹیان تو اولاد حضرت فاطمہ خاتون جنت کی ہین اُنکی تو حرمت لوگ اُنکے واسطے سے کرینگے بیچارا اگر کسی نے ہاتھ ڈالا تو مین حرمت آپکی ہون اِسکا مجکو بڑا خیال ہی آپنے مونہ طرف آسمان کے کیا اور آنکھون مین آنسو بھر کے کہا ای شہر بانو مین اللہ تعالی کے کام مین ہون وہ میری حرمت کا حافظ ہی اور علاوہ اسکے یہ بھی سمجھ لو کہ اگر بیٹیان پوتیان خاتون جنت کی ہین تم بہو اُنکی ہو اور بہو بیٹیان تو ایک ہی مرتبے مین ہوتی ہین

پھر آپ سوار ہوے اور فرمایا	ای میرے ہمدم و میرے غمخوار دوستو
تختہ اُلٹ پڑے ابھی ابن زیاد کا	خون حسین درد سے فریاد گر کرے

آونگا یاد تمکو کوئی یاد گر کرے
جب ایکی بار آپ میدان مین تشریف

لائے عمر سعد نے لشکر سے کہا کہ یہ شخص تنہا رہگیا اور پیاس کی شدت سے اسکا جگر کباب ہی تم ایک ایک کرکے اسکے سامنے نہ جاؤ بلکہ سب دھاوہ کرو اور اُنکو بیچ مین گھیر لو جب کتون نے شیر بیچارہ کو گھیرا آپنے ایک آواز ڈپٹ کی دیا کہ اَنَا ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ زلزلہ اُنمین آگیا اور ایک بجلی سی اُنکی آنکھون مین چمک گئی پھر آپنے اپنے تئین دریای فرات تک پونہچایا چاہا کہ ایک گھونٹ پانی بیبون عورتون اور بچون کی پیاس یاد کرکے پانی اُلٹا پھینک دیا پھر فوج اعدا نے آپ پر حملہ کیا یہان تک کہ زخمون سے آپکا بدن چور ہوگیا اور طاقت مین فرق آگیا اور گھوڑا بھی تھک گیا اوسی حال مین عمر سعد سامنے آیا آپنے فرمایا تو ارادہ میرے قتل کا رکھتا ہی اُسکو شرم آگئی اُلٹا چلا گیا شمر نے پیادون سے کہا کہ تم انکو چارون طرف سے گھیر لو اُس حال مین آپ تلوار سے کسی کو اپنے پاس نہ آنے دیتے تھے اُسوقت شمر نے چاہا کہ خیمے کو لوٹین آپنے فرمایا کہ جب تک صاحب لشکر زندہ ہو اُسکا مال لوٹنا کونسے دین کی بات ہی مین یہان موجود ہون آؤ مجسے قتال کرو یہ سنکر وہ شرائے اور غارت کرنے سے خیمے کے باز آئے عمر سعد نے لشکر والون سے تاکید کی کہ جو مردانگی کرنی ہی اُنکے مقابلے مین کرو اُسوقت آپ حیران پریشان چارون طرف دیکھتے تھے اور فرماتے تھے قطعہ

لہ مین بیٹا رسول کا ہون ۱۲

جدھر دیکھتا ہون نہین دوست کوئی | نہ آتا نظر ہی کہین دوست کوئی
کہان جاؤن کسکو بلاؤن مین یارب | نہین یان دم واپسین دوست کوئی

آخر ظالمون نے تیرون کا مینھہ برسایا بہتر زخم تیر اور نیزے اور تلوار کے آپ کے بدن مبارک پر آئے شدت تیر بارانی سے آپ گھوڑے سے اُتر آئے اور طاقت کھڑے ہونے کی نہ رہی زمین پر بیٹھ گئے اُسوقت ایک غبار زمین سے آسمان تک پونہچا کہ فرزند رسول جگر گوشۂ بتول گھوڑے سے زمین پر گرا

گرے جب زمین پر امام حسین | علی اور نبی اور زہرا کی چین | زمین مین و مین زلزلہ آگیا
کہ وہ پھول جنت کا کمھلا گیا | ہوا آسمان پر یہی غلغلہ | کہ وہ ماہ تابان زمین پر گرا
کہون کیا کہ خیمے مین کیسا تھا غم | کہ ہی ہی ستم اور ہی ہی ستم | کہ اُس شاہ والا کا یہ حال ہو
جناب محمدؐ کی جو آل ہو | تو یاد آتا ہی مجکو وہ وقت اب | کہ حضرتؐ کے کندھے پہ چڑھتے تھے جب
تو سجدے سے بس آپ اُٹھتے نہ تھے | کہ ایسا نہو وہ کہین گر پڑے | گرے اسطرح سے وہ اب ہائے ہائے
کہین دل سے کیونکر نہ سب ہائے ہائے | راقم کہتا ہی کہ وہ وقت یاد آتا ہی کہ جب یہ بیٹھے پر رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم کی حالت نماز مین بیٹھ گئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سر نہ اُٹھایا یہان تک کہ ستر بار تسبیح سجدے مین کہی اور جب سر اٹھایا تو آہستہ آہستہ کہ گر نہ پڑین اسوقت کو اگر دیکھتے رسول اللہ صلعم

تو کیا حال آپ کا ہوتا ؎ | نہین تاب دل کو کہ اب کیا کہون | کلیجا پھٹا جاتا ہی کیا کرون

اس حال مین ہر ایک شقی سر کاٹنے کے ارادے سے آگے جاتا تھا مگر شرم وحیا سے اُلٹا چلا آتا تھا اور

اس کار سخت مین کسی کی ہمت نہ پڑتی تھی ؎ | کیا سہل کام ہی کہ کٹے سر حسینؓ کا
احمد کے نور چشم کا زہرا کے چین کا | شمر نے لشکریون کو للکارا کہ توقف کیا ہی ایک

آدمی کا قتل اگرچہ بہادر ہو مگر ایسے وقت مین کہ زخمون سے پور ہو گیا مشکل ہی ایک نابکار ظالم نے ایک تیر ایسا زور سے پیشانی مبارک پر مارا کہ ایک کھپر پیشانی مبارک کا اُکھڑ گیا اور وہان سے فوارہ خون کا

چھوٹا آپنے اُس خون کو تمام روی مبارک پر مل لیا اور فرمایا کہ اسی رنگ سے قیامت کے دن نانا حضرت
کے سامنے جاؤنگا سلمان بن انس نے نیزہ پشت مبارک پر مارا کہ آپ زمین پر گر گئے خولی بن یزید
گھوڑے سے نیچے اُترا اور چاہا کہ سر مبارک کو جدا کرے ہاتھ اُسکا کانپا وہ ہٹ گیا شمر ظالم آپ کے
سینۂ مبارک پر چڑھ بیٹھا آپنے آنکھ کھولی اور فرمایا کون ہے تو بولا کہ شمر ذی الجوشن ہوں مین آپنے
اُسکے دونوں دانت باہر نکلے ہوے دیکھے فرمایا سینہ کھول اُسنے سینہ کھولا سینے پر داغ کو ڈھ کے
دیکھے فرمایا صَدَقَ جَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی سچ
فرمایا میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ای حسین تیرا قاتل کتا ابلق ہے سو وہ کتا ابلق تو ہی ہے آج
مین نے خواب مین دیکھا ہے نانا حضرت کو فرماتے ہین ای حسین کل نماز جمعہ کے وقت تو میرے پاس
ہوگا ای شمر آج کیا دن ہے کہا عاشورا اور جمعہ فرمایا کیا وقت ہے کہا نماز جمعہ کا کہا لوگ اسوقت کیا
کر رہے ہین کہا نماز جمعہ پڑھ رہے ہین خطیب منبرون پر خطبہ پڑھ رہے ہین فرمایا اسوقت منبرون پر
حمد خدا اور ثنا رسول کی بیان ہو رہی ہے اور تو اس سینے پر کہ جسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بوسے
دیا کرتے تھے اسوقت چڑھا بیٹھا ہے اب مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی داہنی طرف اور حضرت
یحییٰ علیہ السلام کو بائین طرف اپنے دیکھتا ہون اور وقت نماز کا پایا مین نے اگر نہ ادا کرون مین
نماز کو تو میرے ذمے رہیگی اُٹھ کھڑا ہو کہ مین نماز ادا کرون شمر اُٹھا آپنے نماز کی نیت کی شمر نے مین
حالت نماز مین سر مبارک تن سے جدا کیا اور روح پرفتوح آپکی نیچے عرش بریں کے اعلے علیین مین
پرواز فرما گئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ ؎ دیکھو شاہ کربلا کو قتل کے میدان مین
سامنے تھے موت کے بیٹھے نہ چھوڑی پر نماز ۔ عمر شریف آپکی چھپن برس اور پانچ دن کی تھی **فصل**
اُن واقعات کے بیان مین جو بعد آپکی شہادت کے ظہور مین آئے حضرت ابن عباسؓ روایت
کرتے ہین دیکھا مین نے خواب مین وقت دوپہر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پریشان اور غبار آلودہ

واقعات متعلقہ بعد شہادت — شہادت جناب سید الشہدا

ہاتھ مین شیشہ خون کا لیے ہوے عرض کی مین نے کیسا ہی یہ شیشہ یارسول اللہ فرمایا خون حسین
اور اُسکے ہمراہیون کا ہی کہ اچنبا ہون مین یہ خون آج صبح سے پھر مطابق کیا مین نے یہ خواب تو تھا
وہ دن آپ کی شہادت کا روایت کیا اسکو بیہقی نے اور روایت ہی حضرت ام المومنین ام سلمہؓ سے
کہ فرماتی ہین دیکھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین ایسے حال مین کہ آپ کی
ریش مبارک اور سر مبارک پر غبار تھا عرض کی مین نے یہ کیا حال ہی آپکا یارسول اللہ فرمایا مین
مقتل حسین مین موجود تھا روایت کیا اسکو حاکم اور بیہقی نے غور کا مقام ہی کہ جب آواز دردناک
حضرت عباسؓ سے آپکو رات کو تکلیف تھی اور نیند نہ آتی تھی اور رونے کی آواز حضرت امام حسینؓ کی حالت طفولیت
مین آپکو بیچین کرتی تھی کہ فرماتے تھے آپ اے فاطمہ نہین جانتی ہی تو کہ حسین کے رونے کی آواز سے
مجھے صدمہ ہوتا ہی اب اس حال مین تشریف لاے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کربلا مین اور خون
حضرت امام اور اُنکے بھائی بندون اور فرزندون کا سمیٹ سمیٹ کر شیشے مین بھرنا اور گرد و غبار کربلا
کا آپ کے چہرۂ مبارک پر ہونا یہ کیا بعید بات ہی

نظم

کہ بیچین ہین قبر مین مصطفے	ارے شمر ظالم کیا تو نے کیا
خدا کے ہین پیارے محمد نبی	اُنھین تو نے دی قبر مین کھلبلی
یہ روے مبارک پر کیون گرد ہی	یہ صدمہ ہی کیسا یہ کیا درد ہی
یہ خاتون جنت کو صدمہ دیا	کہ وہ پوچھتی آئین ہین کربلا
علی مرتضے کو دیا یہ قلق	تو سالا تھا اُنکا بجالا یا حق
تو ماون تھا سبطین کا اے لعین	خدا دیوے تجکو عذاب الیم
تو پیدا مسلمانون مین کیون ہوا	کہ اسلام مین تجھے دغا لگا

نظم

تجھے بھی کچھ خبر ہی کیا ہوا تھا	اندھیرا ہو گیا کون و مکان مین
نبی کا لعل جب مارا گیا تھا	زمین مین زلزلہ سا آگیا تھا

روایت ہی بصرۂ ازدیہ سے کہ
جب شہید ہوے حضرت امام حسینؓ تو خون برسا آسمان سے پس صبح کو اُٹھے ہم تو ہمارے برتن
خون سے بھرے ہوے تھے روایت ہی زہری سے کہ روز شہادت حضرت امام حسینؓ کے جو پتھر اٹھایا

بیت المقدس مین اُسکے نیچے خون تازہ سرخ نمود ہوا روایت کیا ان دونون حدیثون کو بیہقی اور ابو نعیم نے نظم

آسمان سے خون برسا تین دن	آسمان اس رنگ سے رنگین ہوا	کربلا مین آئے ہین حضرت نبی
دے جواب انکو بھلا دیتا ہی کیا	فاطمہ زہرا بھی شش در مین کھڑی	دیکھتی ہین سر کٹا فرزند کا
پوچھتی ہین سر کہان ہی ای حسین	دے جواب ای شمر ملعون کچھ ذرا	پوچھتے ہین وان کھڑے شیر خدا
کیا کیا تو نے بتا ای بیحیا	دے جواب ای کلب ابلق اسکا تو	کیون بھلا آدم سے تو کتا ہوا
یا الٰہی اُسکا ہو خانہ خراب	از پئی آل نبی مصطفے	روایت ہی ابن حبان سے

کہتے ہین جسدن شہید ہوے حضرت امام حسین رض اندھیرا رہا ہم پر تین دن اور جسنے ملی زعفران لٹی ہوئی اُس لشکر کی منہ پر اسکا مونہ جل گیا روایت کی یہ حدیث بیہقی نے روایت ہی جمیل بن مرہ سے کہا انھون نے آپکے اونٹ جو یزید کے لشکر والے پکڑ لیگئے سو جو اونٹ ذبح کیا اُنھون نے تو ایسا کڑوا ہوا گوشت اُنکا جیسے اندرائن کا پھل سو اُسکو کوئی نہ کھا سکا روایت کی بیہقی نے اور سفیان نے اپنی دادی سے کہ دو شخص جو حاضر تھے لشکر یزید مین ایک کا ذکر اتنا لبنا ہو گیا کہ وہ لپیٹ لیتا تھا اُسکو اپنی کمر سے اور دوسرا سارا کچھال پی جاتا تھا اور پیاس اُسکی نہ بجھتی تھی روایت کیا اس حدیث کو ابو نعیم نے اور روایت ہی حبیب بن ثابت سے کہا سنا مین نے رونا جنون کا کہ یہ کیکے روتے تھے شعر مَسَحَ النَّبِيُّ جَبِيْنَهٗ فَلَهٗ بَرِيْقٌ فِي الْخُدُوْدِ + اَبَوَاهُ فِي عُلْيَا قُرَيْشٍ جَدُّهٗ خَيْرُ الْجُدُوْدِ + ے نبی نے اُسکی پیشانی چھوئی تھی + کہ روشن جسکا چہرہ چاند سا تھا + علی تھا باپ گرا علی قریشی + تو نانا اونکا تھا سرور جہان کا + روایت ہی حضرت ام سلمہ ام المؤمنین فرماتی ہین کہ نہین سنی تھی مین نے آواز جنات کے رونے کی بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مگر آج کی رات تو جانا مین نے کہ میرا بیٹا حسین شہید ہوا پھر فرمایا حضرت ام سلمہ نے اپنی لونڈی سے کہ باہر جاکے

ترجمہ احادیث و روایات شہادت

دریافت کرکہ کیا واقعہ ہوا اُسنے خبر دی کہ امام حسین کی خبر شہادت آئی اور جن یہ کہکے بھی روتے تھے ؎

اَلَا یَا عَیْنُ فَابْتَهِلِی بِجَهْدٍ	وَمَنْ یَّبْکِی عَلَی الشُّهَدَاءِ بَعْدِی
عَلٰی رَهْطٍ تَعَوَّدُهُمُ الْمَنَایَا	اِلٰی مُسْتَجْبَرٍ فِی مُلْکِ عَهْدِی

؎ ہے سکے جنکا رولے تو ای چشم ✤ کون روئیگا پھر شہیدون کو ✤ پاس ظالم کے کھینچی لائی ✤ موت ای وای ان عزیزون کو ✤ روایت کیا اسکو ابو نعیم نے روایت ہی منہال بن عمرو سے کہا انھون نے قسم ہی اللہ تعالی کی دیکھا مین نے سر مبارک حضرت امام حسین کا نیزے پر شہر دمشق مین اور ایک شخص سورۂ کہف کی یہ آیت پڑھتا تھا اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَهْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ۝ اُسوقت سر مبارک بولا زبان فصیح سے کہ قصہ میرا اصحاب کہف کے قصے سے بھی زیادہ عجیب ہی یعنی مجھے قتل کرنا اور میرا سر نیزے پر لیے پھرنا اصحاب کہف کے قصے سے زیادہ تعجب خیز ہی روایت کیا اسکو ابن عساکر نے روایت ہی ابی قبیل سے کہ کہا انھون نے جب سر مبارک کا مکر کوفے کو چلے تو پہلی منزل مین ایک لوہے کا قلم نکلا اور لکھی اُسنے ایک سطر خون سے

اَتَرْجُوْ اُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَیْنًا	شَفَاعَةَ جَدِّهٖ یَوْمَ الْحِسَابِ
حسین ابن علی کو قتل کرے امت اور رکھے	شفاعت اُنکے نانا سے بروز حشر امید

روایت ہی حضرت عباس رض سے کہ وحی کی اللہ تعالی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ مین نے قتل کیے یحیے بن ذکریا کے قصاص مین ستر ہزار آدمی اور بیشک مین قتل کرونگا تیرے نواسے کے قصاص مین ستر اور ستر ہزار یعنی ایک لاکھ چالیس ہزار آدمی خون حسین کے بدلے مین اور ایسا ہی ہوا مختار کی جنگ مین **فصل** بیان مین اُن حدیثون کے کہ جو جبرئیل نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے خبر دی حضرت امام حسین کی شہادت کی مولانا شاہ عبد العزیز سر الشہادتین مین لکھتے ہین کہ وہ حدیثین درجۂ تواتر اور شہرت کو پہونچ چکین

ترجمۂ احادیث شہادت

ع یا خواننده کتاب کو تحقیق نماند مگر بعد از مطالعه کردن دو صد کتاب

پہلی حدیث حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خبر دی مجکو جبرئیل علیہ السلام نے کہ بیٹا میرا حسین شہید ہوگا بعد میرے زمین طف[1] مین اور لائے میرے پاس مٹی وہان کی اور کہا اس زمین مین وہ شہید ہوگا روایت کیا اسکو ابن سعد اور طبرانی نے دوسری حدیث ام الفضل کی ہی انمین یہ فرق ہی کہ وہ مٹی سرخ تھی روایت کیا اسکو ابو داؤد اور حاکم نے تیسری حدیث روایت ہی احمد سے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا البتہ داخل ہوا مجپر ایک فرشتہ کہ وہ نہین آیا تھا میرے پاس کبھی کہا اُسنے آپکا یہ بیٹا یعنی حسین شہید ہوگا اور اگر چاہین آپ تو مین دکھاؤن آپکو مٹی وہان کی جہان شہید ہونگے آپ پس دکھائی مٹی سرخ چوتھی حدیث حضرت انس روایت کرتے ہین کہ اذن طلب کیا مینھ کے فرشتے نے رب العالمین سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا پس وہ اذن لیکر آیا اُسوقت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ام سلمہ کے گھر مین تھے فرمایا آپنے ام سلمہ سے دروازے کی خبرداری کرو اور کسی کو میرے پاس آنے نہ دو پھر ام سلمہ خبرداری کرتی تھین دروازے کی کہ آئے حسنین علیہ السلام اور زبردستی کرکے چلے گئے اندر پھر کودنے لگے اور رسول اللہ صلعم انکو گود مین لیکر چومنے لگے پس کہا اُس فرشتے نے کہ آپ اس بچے کو دوست رکھتے ہین فرمایا ہان کہا فرشتے نے قریب ہے کہ امت آپکی قتل کریگی انکو اور اگر چاہین آپ تو مین دکھاؤن آپکو وہ مٹی جہان قتل ہونگے وہ پس لایا وہ فرشتہ ایک مٹھی بالو کی پس لیلیا اُس بالو نو ام سلمہ نے اپنے کپڑے مین روایت کیا اسکو نووی نے اپنی معجم مین پانچوین حدیث روایت ہی ام فضل سے کہ گئی مین پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن امام حسین کو لیکر پھر دیدیا مین نے اُنکو آپکی گود مین پھر جو مین نے دیکھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دو آنکھون سے آنسو جاری ہین فرمایا آئے میرے پاس جبرئیل اور خبر دی مجکو کہ یہ بیٹا میرا شہید ہوگا اور لادی مجکو مٹی سرخ روایت کیا اسکو حاکم اور

[1] نام زمین کربلا کا ہی ۱۲

بیہقی نے چھٹی حدیث روایت ہی ام سلمہؓ سے کہ فرماتی ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کروٹ سے سوتے تھے ایک دن پس بیدار ہوے آپ اور تھے آپ غمگین اور ہاتھ مین سرخ مٹی تھی اُلٹ پلٹ کرتے تھے اُسکو آپ عرض کی مین نے کیا ہی یہ یارسول اللہؐ فرمایا خبر دی مجکو جبرئیل نے کہ حسین میرا شہید ہوگا زمین عراق مین اور یہ مٹی اُسکی ہی روایت کیا اسکو ابو نعیم اور بیہقی نے ساتوین حدیث روایت ہی ام سلمہ سے کہ فرمایا مجکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہو جائے یہ مٹی خون تو جان لیجیو میرا بیٹا شہید ہوا پھر رکھ لیا مین نے اُس مٹی کو شیشے مین روایت کیا اسکو ابو نعیم نے آٹھوین حدیث روایت ہی حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ مین نے شب شہادت امام حسینؓ کے غیب سے یہ آواز سنی

اَیُّھَا الْقَاتِلُوْنَ جَھْلًا حُسَیْنًا	اَبْشِرُوْا بِالْعَذَابِ وَالتَّنْکِیْلِ
قَدْ لَعَنْتُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ	وَمُوْسٰی وَحَامِلِ الْاِنْجِیْلِ
جاہلو ابن علی کے قاتلو	ہو مبارک تمکو ذلت اور عذاب
تم پہ لعنت کی غرض داود نے	اور کیا موسی و عیسی نے عتاب

کذا فی تحریر الشہادتین والصواعق نوین حدیث روایت ہی محمد بن عمر بن حسنؓ سے کہا ہمارے باپ نے کہ تھے ہم ساتھ امام حسینؓ کے پس دیکھا امام حسین نے طرف شمر ذی الجوشن کے اور فرمایا سچا ہی اللہ اور رسول اُسکا غرایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ گویا مین دیکھتا ہون طرف کتے ابلق کے کہ مونہ ڈالتا ہی میرے اہل بیت کے خون مین اور تھا شمر کوڑھی روایت کیا اسکو ابن عساکر نے دسوین حدیث روایت ہی یحیے بن حضرمی سے کہ تھا مین سفر صفین مین ساتھ حضرت علی مرتضےؓ کے جب پونہچے آپ نینوے کے برابر تو فرمایا اے ابو عبداللہ صبر کیجیو کنارے پر فرات کے مین نے عرض کی حضرت یہ کیا بات ہی کہا کہ فرمایا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خبر دی مجکو جبرئیل نے کہ حسینؓ شہید

یہ صفحہ بلیک موضح ہو رہا ہی کوشش جاری ہی

ہونگے کنارے فرات کے گیارھوین حدیث اصبغ بن نباتہ کہتے ہین کہ آئے ہم ساتھ حضرت علیؑ کے اور پر جگہ قبر حسینؑ کے فرمایا یہان اونٹ اُنکے بیٹھینگے اور یہان کجاوے رکھے جائینگے اور یہان خون اُنکے بہینگے وہ ایک جماعت ہو آل محمد سے کہ بسے جائینگے اس میدان مین روینگے اُنپر آسمان و زمین روایت کیا اسکو ابو نعیم نے بارھوین حدیث انس بن حارث سے روایت ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ میرا بیٹا شہید ہوگا کربلا مین جو کوئی حاضر ہو مدد کرے اُسکی پس انس بن حارث شہید ہوے آپ کے ساتھ تحریر مین لکھا ہو کہ یہ خبر آحاد ہو جسنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا اُسکو واجب ہوا عمل اُسپر سو انس بن حارث نے سنا تھا اُنھون نے مدد کی اور شہید ہوگئے اس باب مین حدیثین کثیر آئی ہین واسطے اختصار کے اِنھی پر اکتفا کیا مین نے اب لکھتا ہون کچھ حال باقی ماندگان آل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بتوفیقہ تعالیٰ مفصل بیان مین واقعات بعد شہادت کے سبحان اللہ آپنے سر دیا مگر یزید پلید کے ہاتھ مین ہاتھ نہ دیا

سر داد و نداد دست بر دست یزید	واللہ کہ بنائے لا الہ است حسینؑ

واقعات بعد شہادت

اُسوقت کا کیا حال لکھون کہ لکھا نہین جاتا اسپ تو اجناح نے سر اپنا آپ کے خون مین رنگین کر لیا اور خیمے کے قریب آیا حضرت امام زین العبا کے قدمون پر سر مار مار کر وہین مرگیا عورتون کا کیا حال بتاؤن کہ کوئی مراتب اعلےٰ نہ چھوڑے اللہ جل شانہ نے مگر سید الشہدا پہ ختم کر دیے اور مسلمانان امت نے وہ کام کیا کہ کافر کو بھی وہ کرتے ہوے حیا آئے کہ داخل ہوے بعد شہادت حضرت امام صاحب کے خیمے مین اور لوٹ لیا وہان جو اسباب تھا

اہل جفا نے لوٹ لیا گھر بتول کا	سر کاٹا ہای راکب دوش رسول کا

شمر نے جب حضرت امام زین العبا کو خیمے مین دیکھا ارادہ قتل کا کیا حضرت زینب نے ہاتھ اُسکا پکڑ لیا اور کہا کسی مذہب مین عورتون اور لڑکون کا مارنا روا نہین ہو

مسکین ہی فاقہ کش ہی یتیم اور اسیر ہی	ہان تاجدار دین بشیر و نذیر ہی

اور قید کیے بارہ لڑکے نوجوان بنی ہاشم مین سے ایک انمین سے حضرت امام زین العابدین دوسرے محمد بن عمر بن الحسن اور دس کے نام مین نے کسی کتاب مین نہین پائے اور قید کیا پردگیان حرم نبوت اور پردہ نشینان خاندان رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کو ؎

ارے ظالم نہین ڈرتا خدا سے	نہین آتا ہی باز اپنی جفا سے

حضرت زینبؓ اور حضرت کلثومؓ نے فرمایا کہ تم ہمسے دور رہو جو کچھ ہمارے پاس تُم چھلے ہی ہم تمکو آپ اُتارے دیتے ہین تم نہین جانتے کہ ہم بیٹیان شیر خدا علی مرتضے اور جناب فاطمہ زہرا کی ہین پھر حکم کیا عمر سعد اور شمر ذی الجوشن نے کہ روند دو گھوڑون سے لاشین شہدا کی لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **قطعہ**

دل چاک چاک ہو گیا جاے رفو نہین	اب اسکے بعد ہوش نہین گفتگو نہین
ای آب خاک ہو کہ تری آبرو نہین	تشنہ گئے ہین ساقی کوثر جہان سے

فصل بیان مین روانگی اہل بیت سید طہر کے کوفے کو روایت ہی کہ ابن سعد نے عاشورے کے دن بعد شہادت کے آپکے سر مبارک کو اپنے سامنے طلب کیا اور بعد دیکھنے کے خولی بن یزید کو حکم دیا کہ یہ سر اور سر دن کے اور مع عورتون اور لڑکون کے ابن زیاد کے پاس لیجاؤ وہان سے دمشق روانہ ہو گا خوب احتیاط کرو دوسرے دن صبح گیارھوین تاریخ کو اپنی طرف والون کی لاشین دفن کر آئین تیسرے دن بارھوین کو سب شہیدون کے سرون کو نیزون پر چڑھا کر میدان کربلا سے مع اہل بیت کے بشیر بن مالک اور خولی بن زید کے ساتھ کوفے کو روانہ کیا پہلی منزل مین پونہچے تو ایک تبخانے کی دیوار پر یہ لکھا دیکھا

روانگی اہل بیت طہر کی سر مبارک کربلا سے طرف کوفے کے

شعر اَتَرْجُوْ اُمَّۃٌ قَتَلَتْ حُسَیْنًا	شَفَاعَۃَ جَدِّہٖ یَوْمَ الْحِسَابِ
حسین بن علی کو قتل کر دے امت اور رکھے	بروز حشر امید شفاعت اُنکے نانا سے

یزیدیون نے بتخانے کے پجاری سے پوچھا کہ یہ شعر کسنے لکھا ہی اور کب سے لکھا ہی اُسنے کہا مجکو کچھ معلوم نہین پر اتنا اپنے بڑون سے سنتا ہون کہ یہ شعر اس دیوار پر تمھارے نبی سے پانسو برس پہلے سے لکھا ہوا ہی جب اُس پجاری کو یہ قصہ بخوبی معلوم ہوا تب اُسنے یزیدیون کو دس ہزار درم دیے کہ یہ سر مجھے آج کی رات دیدو صبح لے لینا وہ راضی ہوگئی پجاری نے سر مبارک کو عطر اور کافور اور مشک لگا کے صندل کی چوکی پر رکھا اُسکے سامنے شمع رکھی اور تمام رات جمال مبارک دیکھتا رہا دیکھا کہ ستون کے ستون نور کے آپکے سامنے کھڑے ہین اور زمین سے آسمان تک نور کا عجب جلوہ ہی وہ پجاری صبح ہوتے ہوتے مسلمان ہوا اور باقی عمر خدا و رسول کی محبت مین گذاری یہ قدرت خداوندی ہی

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم	ز خاک مکہ ابو جہل این چہ بوالعجبی ست

دوسرے دن کوفے مین پونہچے اہل کوفہ حال اہل بیت کا دیکھکر روتے تھے جناب ام کلثوم فرماتی تھین

تمھین تو باعث جور و جفا ہو	تمھین سب قاتل آل عبا ہو
تمھین نے تو ہی لوٹا گھر نبی کا	کیا برباد سب کنبہ علی کا

ابن زیاد نے سر کو اور اہل بیت کو اپنے دربار مین طلب کیا اور کہا شکر ہی خدا کا کہ ہمنے اپنے دشمن پر فتح پائی حضرت امام زین العابدین کو دیکھکر حکم قتل کا دیا حضرت زینب و ام کلثوم نے انکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ اول تو ہم سب عورتون کو قتل کر بعد ہمارے اس ہمارے وارث کو قتل کرنا تو نہین جانتا کہ بغیر محرم کے عورتون کو سفر درست نہین اگر یہ بچہ بھی مارا جائیگا تو پھر کسکے ساتھ ہم عورتین مدینہ منورہ کو جائینگی اُسنے درگذر کی پھر کہا اُن دونون بہنون سے اے ابن زیاد تیری عورتین کہان ہین کہا محل مین فرمایا تیری عورتین تو محل مین ہون اور سردار عالم کی نواسیان تیرے دربار مین کھڑی ہون ؎ موت کو کیا مونہ دکھائیگا نہین + قبر مین کیا مر کے جائیگا نہین

پھر عبید اللہ بن زیاد نے سب رؤسای کوفہ کو جمع کر کے خطبہ پڑھا اسمین یزید کی توصیف کی اور

دربار ابن زیاد بعد شہادت

کہا کہ یزید حق پر تھا جب اللہ تعالی نے اُسکی فتح کی امام حسین ناحق پر تھے تو اُنکی شکست ہوئی سب
اہل کوفہ سنا کیے کسی نے دم نہ مارا مگر عبداللہ بن عفیف حق پرست آدمی تھے اُنسے ضبط نہو سکا
اُس مجلس سے اُٹھ کھڑے ہوے اور کہا اے دشمن خدا تو جھوٹا ہے اور تیرا امام یزید بھی جھوٹا ہے
تو نے فرزند رسول کو قتل کیا اب انتظار کر عذاب دوزخ کا پھر حکم کیا کہ سید الشہدا کا تین دن
دروازۂ کوفہ پر لٹکائین بعد اسکے شمر ذی الجوشن کو پانچ ہزار سوار دیکر سر شہدا کے مع
اہل بیت طرف دمشق کے یزید کے پاس روانہ کیا جب دمشق مین داخل ہوے یزید نے شہر کی
آراستگی اور دربار کا حکم دیا جب سارے شہر کی بازارون مین سر مبارک کو پھرا چکے تب دربار
مین طلب کیا آپ تخت سلطنت پر بیٹھا اور سب سر شہدا کے اُسکے سامنے رکھے گئے وہ اُس
وقت بھی شراب پیتا جاتا تھا اور سب سرون کو دیکھتا جاتا تھا بعد فراغ کے نگاہ اُسکی حضرت
زین العابدین پر پڑی پوچھا یہ کون ہین شمر نے بتایا کہ بیٹا امام حسین کا ہے یزید نے کہا کہ
تو مجھے لکھ چکا ہے کہ اُنکے بیٹے مارے گئے کہا تیسرے بیٹے نہایت بیمار تھے اس سبب سے اُنکو نہین
مارا زندہ حاضر کیا کہا انکو بھی قتل کرو حمید بن مسلم اور ابن سعد نے خود حمایت کی اور
قتل سے بچا لیا سبحان اللہ تیری قدرت جب تجھے بچانا ہو تو یون بچائے شمر کے ہاتھ سے
خیمے مین بچایا عبداللہ بن زیاد سے کوفے مین بچایا اور یزید کے ہاتھ سے دمشق مین
بچایا یہ قصہ بھی مثل قصۂ موسےؑ کے ہے ؎ جو تھا سادات کا رکھنا خدا کو ۔ بچایا
ہر جگہ زین العبا کو ۔ اُسوقت یزید سر مبارک کو جو طشت زرین مین رکھا تھا دیکھکر بہت خوش
ہوا اور رخت خیزران کی چھڑی اُسکے ہاتھ مین تھی وہ حضرت کے ہونٹون پر لگاتا تھا اور کہتا
تھا اے حسین اسی مونہ سے تم کہتے تھے کہ ہم یزید کی بیعت نہ کرینگے اب کہو تمھارا یہ حال ہے
ایسا ہی کچھ کچھ بکتا تھا اُس مجلس مین سُمرہ بن جُندب صحابی موجود تھے اُنھون نے اُسوقت

یزید کا حضرت زین العابدین کے ساتھ اور اہل بیت کے ساتھ دمشق مین سلوک کرنا اور سُمرہ بن جندب صحابی کا یزید کے دربار مین

ایک نعرہ مارا اور کہا قَطَعَ اللّٰہُ یَدَکَ کاٹے اللہ تعالیٰ ہاتھ تیرے مین نے بارہا دیکھا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ ان ہونٹون کو چوما کرتے تھے اور اب تو ان ہونٹون مین لکڑی لگاتا ہی ای ظالم تو خاندان نبوت پر اتنا ظلم کر چکا اب تک تجھے بس نہین ہی یزید اس بات سے بہت غصہ ہوا اور کہا ای سمرہ مجھے تیرے صحابی ہونے کا خیال ہی ورنہ مین تجکو اس گستاخی کی سزا دیتا انھون نے فرمایا تف ہی تیری اس فہم پر کہ تجھے صحابیت کا تو خیال آئے اور اُسکا ادب نہ کرے اور نبی کے جگر گوشون کا یہ حال کرے اسوقت ہر طرف سے یزید پر لعنت اور ملامت ہونے لگی اُسنے جھنجلا کے اُسوقت کتنے صحابی قتل کیے روایت ہی کہ ایک یہودی سوداگر بھی مہمان حاضر تھا اُسنے یزید سے پوچھا یہ سر کسکا ہی اُسنے کہا اُس شخص کا ہی جسنے ہمارے مذہب سے انکار کیا تھا سوداگر نے کہا کہ یہ شخص قوم کا بڑا شریف معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے تمھارا مقابلہ کیا کہا یہ شخص قوم بنی ہاشم سے ہی کہا اسکے باپ کا کیا نام ہی کہا علی اور مان کا نام فاطمہ کہا فاطمہ کسکی بیٹی ہین کہا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُسنے کہا تو یہ تمھارے نبی کا نواسا ہی یزید نے کہا ہان اُس سوداگر نے نہایت سر دُھنا اور ہاتھ اپنے دانتون سے کاٹے اور کہا بڑا غضب کیا تمنے کہ جسکا تم کلمہ پڑھو اُسکے نواسے کا سر کاٹکر اپنے سامنے رکھکر خوشی کرو یہ بھی جرأت تمھاری ہی اور کسی سے یہ کام کب ہو سکتا ہی پھر سوداگر نے کہا کہ میرے اور داؤد علیہ السلام کے درمیان مین ستر پشت کا واسطہ ہی سو میری ابتک اُنمین عزت اور حرمت ہی وای افسوس ابھی کل کی بات ہی کہ تمھارے نبی نے دنیا سے انتقال کیا تمنے اُنکے خاص نواسے کے ساتھ یہ معاملہ کیا یہ کہا اور وہ دربار سے اُٹھ کھڑا ہوا اور بولا ارے مردود لعنت ہی خدا کی نبی کی آل پر تونے جفا کی اسی طرح ایک نصرانی قاصد قیصر روم کا دربار مین تھا اُسنے بھی یہ بے ادبیان دیکھکر کہا عیسیٰ علیہ السلام کی سواری کے گھر کا نشان ہم مین ہی ہم سب ابتک

قصہ سوداگر یہودی کا یزید کے دربار مین

قصہ نصرانی کا یزید کے دربار مین

اُسکی عظمت اور حرمت کرتے ہین اور جواہر و مال اُسپر قربان کرتے ہین حیف ہی کہ تمنے اپنے نبی کے ایسے پیارے نواسے کو مار ڈالا اور سنا ہی کہ بڑی بھوک پیاس سے مارا معلوم ہوا کہ تم سب بڑے ظالم لوگ ہو اسپر یزید خفا ہوا اور کہا کہ تو قاصد ہی سلطان روم کا ورنہ تجکو سزای شدید دیتا اُسنے کہا یہ اور افسوس کی بات ہی کہ روم کے قاصد کا پاس آیا اور نبی کے فرزند کے قتل مین کچھہ وسواس نہ آیا روایت ہی کہ حضرت زینب اور حضرت ام کلثوم اور حضرت امام زین العابدین کو دربار مین بیٹھنے کا حکم دیا اور کہا ای لڑکے تیرے باپ نے دعوی خلافت کا کیا خدای تعالے نے اُسکو جھوٹا کیا حضرت زینب نے فرمایا خدای تعالی منافقون کو جھوٹا کہتا ہی کہ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ ۔ اور اہل بیت رسول نفاق سے پاک ہین انکی شان مین فرمایا ہی وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ۔ حضرت ام کلثوم نے فرمایا اپنی عورتون کو تونے محل مین بٹھایا ہی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عورتون کو سر دربار بلایا ہی ذرا عذاب قیامت سے ڈر یزید انکی باتون سے جھنجلایا اور عورتون کے قتل سے تو تا چار تھا یہ غصہ حضرت امام زین العبا پر نکالا اور کہا جلاد سے کہ اسکو قتل کر دو حضرت ام کلثوم نے ہاتھ انکا پکڑ لیا اور کہا ابھی پکارتی ہون مین رسول اللہ کو

اُنَادِیْكَ یَا جَدَّاهُ یَا خَیْرَ مُرْسَلٍ	حُسَیْنُكَ مَقْتُوْلٌ وَّنَسْلُكَ ضَائِعٌ
کہتی ہون تمسے ای نانا میرے خیر الرسل	بھائی تو ارا گیا اب نسل بھی کٹنے لگی

یزید کو اس کلام سے لرزہ ہوا اور حضرت امام زین العابدین کو اپنے پاس بٹھایا اور کہا ای علی بن حسین میرا بیٹا تھارا ہم عمر ہی اُس سے کشتی کروگے فرمایا کشتی تو سہل ہی ایک خنجر اسکے ہاتھ مین دے ایک میرے ہاتھ مین پھر دیکھ کون غالب آتا ہی فرمایا ای یزید انصاف کر قرآن شریف ہمارے گھر مین اُترا یا تیرے گھر مین وحی جبرئیل علیہ السلام تیرے یہان لاتے تھے یا ہمارے یہان آیت تطہیر اور سورہ دہر تیرے حق مین نازل ہی یا ہمارے حق مین آیت مَوَدَّةً فِی الْقُرْبٰی تیرے حق

کلام حضرت زینب و ام کلثوم کا یزید سے بحال غصہ کے ساتھ

کلام حضرت امام زین العابدین کا یزید سے بحال

مین نازل ہوئی یا ہمارے حق مین یزید کو سنکر ان کلام سے رعشہ بدن مین پڑا اور حمائل کو
اور باتون مین لگایا اور کہا کوئی حاجت اپنی مجھسے طلب کیجیے وہ مین ادا کرون فرمایا میرے باپ کے
قاتل کو مجھے دے کہ مین اُسکو قتل کرون یزید نے سب لشکریون کو جمع کیا اور کہا کہ قاتل حسین
کون ہی سب نے کہا کہ خولی ہی خولی نے کہا سنان بن انس ہی سنان بن انس نے کہا بشیر بن مالک ہی
اُسنے کہا کہ شمر ہی شمر نے کہا مین نہین ہون یزید نے کہا سب کا اتفاق تجھپر ہی اچھا تو بتا کون ہی شمر نے
کہا قاتل حسین وہ ہی جسنے حکم قتل کا دیا اور لشکر اور فوج واسطے قتل کے بھیجی یزید اس بات سے
شرمندہ ہوا اور کہا دور ہو جاؤ تم تمپر لعنت ہو خدا کی پھر کہا آپ اور کچھ حاجت طلب کیجیے فرمایا سر میرے باپ
کا اور باقی شہدا کا مجھے دے کہ مین انکو دفن کرون کہا یہ حاجت مین نے پوری کی اور کچھ طلب کیجیے فرمایا
کل روز جمعہ ہی خطبے کا مجھے حکم دے کہا اچھا یہ بھی حاجت مین نے پوری کی اور کچھ طلب کیجیے فرمایا
مجھے مع اہل بیت کے مدینہ منورہ پونہچا دے کہا یہ بھی منظور کیا جب دن دوسرا ہوا یزید نے خوف
سے اپنے خطیب کو حکم خطبے کا دیا آپنے فرمایا اے یزید تو نے وعدہ خلافی کی یزید نے کہا کہ اب تو اسکو
پڑھانے دیجیے اہل شام نے یزید سے درخواست کی کہ انکا خطبہ سننے کو ہمارا دل چاہتا ہی یزید نے
کہا انکے خطبے سے شور و غل اور فتنہ ہو جائیگا لوگون نے کہا کہ یہ ابھی لڑکے ہین اسکا خوف نہ کریے
نے ناچار حکم خطبے کا دیا آپنے کمال فصاحت اور بلاغت سے خطبہ پڑھنا شروع کیا اول حمد جناب باری
اور صلوۃ جناب رسالت پناہی کو ادا کیا اسمین لوگون کا یہ حال ہوا کہ پرنالے آنسوون کے جاری ہو گئے
پھر جب آپنے فرمایا اَنَا ابْنُ رَسُوْلِ الْمُجْتَبٰی اَنَا ابْنُ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی
مین بیٹا رسول مجتبے کا ہون مین بیٹا محمد مصطفے کا ہون یعنی مین بیٹا سُبْحٰنَ الَّذِیْ
اَسْرٰی کا ہون مین بیٹا صاحب قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کا ہون مین بیٹا صاحب
فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی کا ہون فاطمہ لخت جگر پیغمبر کی میری دادی ہین کہ جنکے

حق مین پیغمبر نے فرمایا مَنْ اَذَاهَا فَقَدْ اَذَانِیْ اس خطبے سے شور و غل اور گریہ وزاری
تمام مسجد مین برپا ہوا یزید نے اشارہ مؤذن کو کیا کہ تکبیر کہے آپنے بعد نماز کے فرمایا اے اہل کوفہ
تمنے میرے باپ کو مکۂ معظمہ سے بلایا اور اپنا امام بنایا پھر آپ ہی اُنکو قتل کیا یزید نے کہا
لعنت ہی خدا کی اُنکے قاتلون پر عبداللہ بن زیاد اگر زندہ میرے پاس بھیجدیتا تو مین اُنکی
بہت حرمت اور عزت کرتا آخر آپ بھی بدنام تمام ملکون مین ہوا اور مجھے بھی تمام روی زمین مین
بدنام کیا راحتم کہتا ہی کہ واقعی یہ کام موجب لعن کا ہوا قیامت تک **نظم**

نہین ہی کھیل حق کا کٹنا سر ایسے سرور کا	کہ جبریل امین اُس ماہ کا گہوارہ جنبان ہو
نہین آسان ہی نیزے پہ رکھنا سر کو ایسے کے	کہ بوسہ گاہ احمد کا وہ ہر دم روی رخشان ہو
نہین ہی سہل کھلانا گل آل محمد کا	خصوصا اُسکا جو اس باغ کا سرو خرامان ہو
یقین ہی کربلا مین یہ صدای غیب آتی ہو	کہ نفرین خدا ہو شمر پر لعنت کا شایان ہو

یزید نے بسبب خوف بگڑ جانے رعایا کے اہل کی بہت خاطر اور تعظیم کی مستورات عفت کو عمدہ محل
مین اُتارا اور کوئی دقیقہ اُنکی خدمت مین باقی نہین رکھا اور حضرت فاطمہ صغری کی حکایت کہ انھون
نے شام مین انتقال کیا غلط ہی **فصل** بیان مین روانگی اہل بیت نبوت کے طرف مدینہ منورہ
کے مؤرخین فن نے لکھا ہی کہ جب نشہ یزید پلید کا ہلکا ہوا تو اپنے کردار سے نادم ہوا صاحبزادے
امام زین العابدین کو اپنی مسند پر اپنے پاس محبت سے بٹھایا کرتا تھا اور ہمیشہ استفسار کیا کرتا تھا کہ
میرے گناہون کی بخشش کا بھی کوئی علاج ہی آپ اُسکے جواب مین فرمایا کرتے تھے کہ ہم رحمۃ
للعالمین کی آل ہین ہمارا شیوہ معافی کا ہی لیکن سرکار خداوندی اس خون کی مدعی ہی یزید
نے کہا اُسکا بھی کوئی علاج فرمائیے آپنے ایک نماز کی ترکیب اُسکو بتائی مگر قدرت الٰہی جب وہ اُس
نماز کا ارادہ کرتا تھا اُسکو مرگی آجاتی تھی گر پڑتا تھا بیہوش ہوجاتا تھا کبھی وہ نماز اُس سے ادا نہوئی

ذکر شہادت حسین مظلوم و بیان روانگی اہل بیت نبوت کے طرف مدینہ منورہ کے

امام صاحب نے اُس سے فرمایا کہ تو مجھسے وعدہ کر چکا ہی کہ مدینۂ منورہ پونہچا دونگا یزید نے سامان سفر اہل بیت نبوی کا مہیا کردیا نعمان بن بشیر کے ساتھ کچھ فوج دیکر اہل بیت کو روانہ مدینۂ منورہ کو کیا اسمین بھی اس خبیث کو اپنی ہیبت اور شوکت اہل مدینہ پر جتانی منظور تھی مگر نعمان بن بشیر نے ایسی عزت اور حرمت اور آرام اور چین سے پونہچایا کہ کوئی دقیقہ خدمت کا باقی نہین چھوڑا الغرض جب یہ قافلہ باقی ماندگان آل نبی کا مدینۂ منورہ مین داخل ہوا تو کیا لکھون حال اس روز کا کہ وہ دن قیامت کا تھا کہ تمام اہل مدینہ چھوٹے بڑے استقبال کے واسطے شہر سے باہر نکلے اُسوقت عورتون اور بچون بیکسون کو دیکھکر پتھر کے بھی آنسو نکلتے تھے قطعہ

سبھی جانتے تھے دغا کوفیون کی	سبھی جانتے تھے ستم شامیون کا
کہ تھے دیکھتے صبر آل نبی کا	غضب دیکھتے تھے وہ شیطانیون کا

کیا حال لکھون اسوقت کا کہ جب صاحبزادہ مع اہل بیت چند عورتون کے روضۂ منورہ پر حاضر ہوا اور بحال زار یہ عرض کی

یا رسول اللہ تربت سے نکالو سر ذرا	دیکھو اہل بیت کو کیا حال ہی اُنکا ہوا
اپنے والد کا سلام ای حضرت خیر الانام	آپکی خدمت مین پونہچا تا ہون مین بیکس کھڑا
کوئی بھائی اور چچا میرے نہین واں سے بچے	حضرت عباس کا بھی لو سلام ای مصطفے
دو پھوپھی ہین تین بہنین ایک ماں اور یہ غلام	خدمت عالی مین انکو لیکے مین حاضر ہوا
آپکا کنبا کٹا سب کربلا مین ای نبی	آپکی امت نے بلوا کر یہ کی ہم سے دغا
کربلا مین تین دن ہم بھوکے پیاسے ہی رہے	آپ کا لخت جگر بھی بھوکا پیاسا ہی گیا

راقم کہتا ہی کہ اسوقت مین نہین جانتا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا قبر مین کیا حال ہوا ہوگا وجود پاک آپکا واسطے عالم کے رحمت ہی بنایا گیا تھا روضہ اُس دن جتنا عذاب نازل ہوتا ہوگا حضرت رسالمآب ام المؤمنین کا حال کیا لکھون کہ کیا تھا جس دن حضرت امام حسین مدینہ منورہ

حاضر ہونا حضرت امام زین العابدین کا مع اہل بیت اطہر کے روضۂ مبارک پر

سے مکہ معظمہ کو روانہ ہوے تھے تو اُنکو یہ صدمہ ہوا تھا کہ گھر کے کونے کونے مین پکارتی پھرتی تھین کہ حسین بیٹا تو کہان ہی اب اسوقت مین جو حضرت امام زین العابدین اور عورتون اور بچون کو دیکھا اور امام صاحب کو نہ دیکھا بیتاب ہوکر ایک ایک کو گلے لگاتی تھین اور بیہوش ہو ہو جاتی تھین اس حال سے کلیجا پھٹا جاتا ہی سچ کہا جلال الدین سیوطی نے وَفِیْ قَتْلِہٖ قِصَّۃٌ فِیْھَا طُوْلٌ لَا یَحْتَمِلُ الْقَلْبُ ذِکْرَھَا فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ یہ جہری شہادت جو تھی باکمال مفصل بیان ہو چکا اُسکا حال ۔ فصل بیان مین تاراج مدینۂ مبارک کے جب یزید پلید تباہی اہل بیت نبوی سے فارغ ہو چکا اور اپنا گھر جہنم مین بنا چکا تو اُس گناہ کی شومی سے دل اسکا بالکل سیاہ ہو گیا مُسلم بن عقبہ کو بارہ ہزار سوار دیکر سپہ سالار کرکے مدینۂ منورہ کی بربادی کے واسطے بھیجا ۔ قلم کیا کہے جو کہ اُسنے کیا ۔ مگر کیا کرون کچھ تو لکھنا پڑا سات سو صحابی جلیل الشان اور سب ملاکر دس ہزار کو قتل کیا اور تین دن تک اُس شہر مقدس کو لوٹا اور ننھے ننھے بچون اور عورتون کو قید کر لیا حضرت ام المؤمنین ام سلمہؓ کا گھر جو گھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا لوٹ لیا اور حضرت کی مسجد مین ستونون سے گھوڑے باندھے منبر اور روضۂ مبارک مین جو ٹکڑا زمین جنت کا تھا اُسکو گھوڑون کے پیشاب اور لید سے ناپاک کیا اور تین دن تک اُس مسجد مین نماز نہ ہوئی فقط سعید بن مُسیّب دیوانہ بنکے وہان سے نہ ٹلے اب جو اور حرکتین اُس بقعہ متبرکہ مین اُس لشکر نے کین وہ مجسے لکھی نہین جاتی ہین ۔ جو جو وہان نہ ہونا تھا سب کچھ ہی ہو گیا ۔ بیدار فتنہ ہو گیا ایمان سو گیا اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ کُلِّ بَلَاءِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ جب یزید یہ عمل بد بھی کر چکا اور نقصان ظاہری اُسکا اس گناہون کی شامت سے کچھ ظہور مین نہ آیا مال وجان اولاد سب سلامت رہے تو اُسکے ایمان ہی پر اور زیادہ تباہی آئی کہ قلب اُسکا نہایت درجے کا سیاہ ہو گیا اب اُسنے مکہ معظمہ کی بربادی کے واسطے لشکر

تاراج کرنا مدینہ منورہ کا یزید پلید

لشکر کا یزید پلید کا واسطے بربادی مکہ معظمہ کے

روانہ کیا وہان پہونچکر اُسنے گوپھنون سے خانہ کعبہ پر پتھر برسائے ایسا کہ جای طواف سب پتھرون سے بھر گئی اور مسجد الحرام کے کئی ستون بھی ٹوٹ گئے اور پردہ خانہ کعبہ کا تنور مین جلادیا

اللہ ری قساوت قلبی کہ اپنا دل	پتھر بنا لیا ہی کہ آہن بنا لیا
یہ ظلم اور خانۂ کعبہ مین ہای ہای	دوزخ مین تو نے اپنا تو مسکن بنا لیا

اور وہان بھی بہت صحابیون کو قتل کیا سبحان اللہ جس شہر کے حق مین خداوند کریم فرمائے مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا اسکی ایسی ایسی بے ادبیان وہ نابکار جائز رکھے جبکہ مدینہ زادہما اللہ تعظیمًا الی یوم القیمۃ بھی وہ خبیث فتح کرچکا اب شریعت محمدی کی تبدیل اور تغیر کی فکر مین ہوا نماز روزہ زکوۃ خیرات تقوی بالکل موقوف کیا علی الاعلان شراب کا پینا اور زنا و اغلام کرنا شروع کیا علاوہ اُسکے سگی بہن بھائیون کا نکاح جائز کردیا اب بھی اُسکے کفر مین اہل تقوی کو تردد ہی اصل بات یہ ہی کہ یہ فقط اُنکا تقوی ہی کہ زبان اُنکی محفوظ ہی ورنہ اُسکے اسلام کا کام تو ہوچکا تھا اہل مکہ اور مدینہ نے بیعت اُسکی توڑدی تھی کذا فی تاریخ الخمیس طبری مین لکھا ہی کہ نہین شک ہی یزید کے کفر مین کہ اُسنے غزوہ کیا نبی پر اور قیامت کے دن مخاصمت کرینگے رسول اللہ صلعم اُس سے اور مخاصمت کرنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا غضب ہی خدا کا **حکایت** ایک عالم سے کسی نے یزید کی بخشش کا حال پوچھا اُنھون نے جواب دیا کہ اور تو صورت اُسکے غفران کی نظر نہین آتی مگر ہان یہ بات ہی کہ مدعی خون کے سب کریم ہین سو جواب اُسکا یہ ہوسکتا ہی کہ مدعی خون کے سب کریم ہین مگر سرکار مدعی ہی وہ نابکار علاوہ قتل اہل بیت کے مرتکب ایسے امورات منکر کا ہوا تو اللہ جل شانہ کا اُسنے مقابلہ کیا آخر اُسکو اختیار ہی وہ مالک ہی اگر اُسے نہ بخشیگا تو ہمارے دل کو چین ہی اور اُسکو بخشیگا تو ہمین بڑا ہی سہارا ہی ؎ اگر دو دہد یک صلای کرم ✣ عزازیل گوید نصیبے برم ✣ تفسیر روح البیان مین لکھا ہی کہ دوزخ مین آگ کے صندوق کے اندر

لہ ہوا داخل ہوا جسکے مین ہو گیا امن مین ۱۲

تبدیل کرنا احکام شریعت کو یزید خبیث کا

حکایت عجیب

یزید بند ہی اور نصف عذاب دوزخ کا اُسکو اور نصف اور سب اہل دوزخ کو ہی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اسی تباہی کے ساتھ وہ تین برس سات مہینے تخت سلطنت پر رہا آخر پندرھوین تاریخ ماہ ربیع الاول کی سنہ ۶۴ ہجری مین شہر حمص مین کہ ایک شہر بلاد شام سے ہی انتالیس برس کی عمر مین نامراد مرگیا اور قدرت خداوندی یہ ہی کہ جس دن بیت اللہ شریف پر اُسنے پتھر برسائے اُسی دن اُسپر پتھر موت کا پڑا ؎ نہ ظالم رہا اور نہ سرور رہے ✤ اک افسانہ بیکسی رہگیا ✤

فصل بیان مین تخت نشینی معاویہ بن یزید

کے یزید کے بیٹے کا نام معاویہ تھا اُسکو اگرچہ یزید نے اپنی زندگی مین ولی عہد کردیا تھا مگر وہ مرد دیندار اور خوف کرنے والا تھا اللہ سے اُسکو جب تخت پر بٹھایا اُسنے کچھ عرصے کے بعد خطبہ پڑھا بعد حمد و نعت کے تمام اہل شام کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ یہ تخت نامبارک ہی میرے دادا نے مقابلہ حضرت علی مرتضے سے کیا وہ بھی بُرا تھا اسواسطے کہ حق خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا تھا اور میرے باپ نے تو نہایت ہی بدکام کیا کہ اس تخت کے غرور مین اہل بیت رسالت کو قتل کیا مین اس تخت اور اس بادشاہت کو نہین قبول کرتا ہون جسکا دل چاہے آل ابوسفیان سے وہ اس تخت نامبارک پر بیٹھے یہ کہکر تخت سے اُتر آیا اور گوشۂ عافیت مین بیٹھ گیا اُسنے بھی تیس برس کی عمر مین انتقال کیا مگر کسی سے کچھ غرض نہ رکھی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؎ گئے یا چنین گوہر خانہ خیز ✤ چو بو طالبے راکنی سنگریز ✤ اب کچھ حال بطور اختصار کے عبداللہ بن زیاد اور عمر سعد اور شمر اور خولی کا لکھتا ہون کہ کچھ تو دل مضطر کو چین آئے اور جان بیچین کل پائے

فصل بیان مین یزیدیون کی بربادی

کے جب مختار بن ابی عبیدہ ثقفی عبدالملک کی سلطنت مین کوفے پر غالب آیا اول عمر سعد کو طلب کیا اُسکا بیٹا حفص نامے حاضر ہوا پوچھا کہ تیرا باپ کہان ہی کہا خانہ نشین ہی کہا اب کیونکر حکومت رے سے دست بردار ہو کر گھر بیٹھا ہی چھ حکم دیا کہ عمر سعد اور اُسکے بیٹے اور شمر کا تلوار سے سر اُڑا مین

تخت سلطنت پر بیٹھنا معاویہ بن یزید کا اور چھوڑ بیٹھنا اُسکا

قتل عمر سعد و شمر

اور اُن سرون کو حضرت محمد بن حنیفہ کے پاس جو بھائی حضرت امام حسین کے مدینہ شریف مین
تھے روانہ کیا حکم دیا جو جو کربلا مین مقابل امام حسینؑ کے تھا اسکو جہان پاؤ گردن اُڑاؤ یہ حکم
سنکے کوفے والے بصرے کو بھاگے لشکر مختار نے اُنکا پیچھا کیا جسکو پایا قتل کیا اور اُسکی لاش
کو جلایا اور شمر کا گھر تو اول ہی برباد ہو چکا تھا کہ نطق المفہوم مین لکھا ہی کہ جب شمر سر مبارک کو
لیکر کوفے کو جاتا تھا رات کو اپنے گھر رہا اور سر مبارک کو اپنی چارپائی کے نیچے رکھکر سو گیا اُسکی
بی بی کہ نہایت عابدہ تھی تہجد کے واسطے اُٹھی کیا دیکھتے ہی کہ سارا گھر نور سے منور ہی اور ایسا
نظر آیا کہ اب قریب ہی کہ دیوارین گھر کی شق ہو جائین اُسنے غور کیا کہ نور شروع کہان سے ہی
دیکھا کہ شمر کی چارپائی کے نیچے سے شرارے نور کے نکل رہے ہین نیچے جھک کر دیکھا کہ ایک
سر رکھا ہی اور اس نور کا ظہور وہی ہی سر مبارک کو وہان سے نکالا اور گلاب سے دھویا اور شمع
روشن کرکے دیکھا تو پہچانا کہ سر مبارک شاہزادۂ امام حسین کا ہی گلے لگایا نہایت پیار کیا اور
شمر کو جگایا کہ ارے بدبخت یہ تو کیا کر لایا وہ اُٹھکر کہنے لگا کہ تو اس خیال مین نہ پڑ عورت نے
کہا ارے کم بخت انکی محبت تو ایمان کا نشان ہی تو ایمان کی محبت میرے دل سے دور کرتا ہی
شمر نے گھرک کے کہا کہ رکھدے سر کو ورنہ تیرے سر کو تلوار سے کاٹونگا عورت نے کہا کہ جب
سر میرا زمین پر گریگا جب یہ سر مبارک مجھسے جدا ہوگا شمر کو نشہ شراب قہر الٰہی کا چڑھا ہوا تھا
ایک تلوار عورت کو ماری دونون سر ایکدم زمین پر آ پڑے گھر تو اپنا وہ آپ کھو چکا تھا اب
مختار نے اُسکو سخت عذاب سے مارا جب خولی بن یزید گرفتار ہوکے آیا اُسکا گھر بھی برباد
پہلے ہی ہو چکا تھا وہ قصہ روضۃ الشہدا مین یون لکھا ہی کہ خولی بھی اپنی باری مین سر مبارک
لیکر کوفے کی راہ مین اپنے گھر آیا اور سر مبارک کو تنور مین رکھدیا اور سو رہا اسکی بی بی بھی
تہجد خوان تھی وہ تہجد کے واسطے اُٹھی اُسنے تمام گھر کو نورانی دیکھا حیرت مین کھڑی ہی دیکھا

قصہ خولی بن یزید کا جو سر مبارک کو گھر لیگیا تھا اور اُسکی بی بی کا حال جو اُسنے دیکھا

کہ ایک تخت غیب سے اُترا اُسپر سے چار بیبیان نورانی اُتر کر کنارۂ زمین مین بیٹھ گئین ایک بی بی
نے سر مبارک کو تنور سے نکالا اور گلے سے لگایا اور نہایت پیار کیا اور رونا شروع کیا اُنکے ساتھ
وہ تینون بیبیان بھی رونے لگین کچھ دیر کے بعد وہ سر تنور مین رکھدیا اور تخت پر بیٹھکر وہ
بیبیان چلی گئین یہ اُٹھکر تنور کے پاس گئی اور سر مبارک کو تنور سے نکالا کپڑے اور گلاب سے
دھویا شمع روشن کی پہچانا کہ سر مبارک حضرت امام حسین کا ہے نہایت پیار کرکے اور آنکھون سے
لگا کر رویا کی اور روتے روتے بیہوش ہوگئی ہاتف غیب نے آواز دی کہ تو کچھ خوف نہ کر
جو کریگا وہی بھریگا اُسنے کہا ای ہاتف غیبی یہ سر تو مین نے پہچانا مگر یہ معلوم نہین کہ یہ چارون
بیبیان کون تھین ہاتف نے آواز دی وہ بی بی کہ جسنے سر مبارک کو تنور سے نکالا تھا وہ
حضرت فاطمۂ زہرا بیٹی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تھین اُنکے پاس اُنکی والدہ حضرت
خدیجۂ کبری محل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تھین اُنکے پاس حضرت مریم والدہ حضرت عیسیٰ
کی تھین اُنکے پاس حضرت آسیہ والدہ حضرت موسیٰ کی تھین عورت کو اس بات سے رونا زیادہ آیا
صبح تک سر مبارک کو چومتی رہی اور روتی رہی صبح کی نماز پڑھکر خولی کو جگایا اور کہا ای بدنصیب
یہ کیا کام کرآیا دیکھ تو تجھپر آسمان سے لعنت کا مینھ برس رہا ہے لے اپنے گھر کو سنبھال مین جاتی
ہون خولی ہر چند پیچھے دوڑا اور کہا تیرے نکلنے سے گھر برباد ہو جائیگا عورت نے کہا خدا کرے
تیرا خانہ جلدی خراب ہو اور تیرے بچے سب تباہ ہو جائین کہ تو نے گھر خاتون جنت کا اُجاڑا
یہ کہکر چادر اوڑھکر صحرا کو سیدھی چلی گئی پھر کسی نے نشان اُسکا نہ پایا کہ وہ کہان گئی یہان مختار
نے خولی کے واسطے یہ حکم دیا کہ اُسکے چارون ہاتھ پانون کاٹکر سولی پر چڑھاؤ اور اُسکی لاش
کو جلاؤ اسی طرح سب لشکر عمر سعد کو طرح طرح کے عذاب سے مارا صواعق محرقہ مین روایت ہے کہ
مختار نے چھ ہزار اہل کوفہ کو جو کربلا مین مقابل امام صاحب کے تھے انواع انواع عذاب سے قتل کیا

قتل کرنا خولی کا عمر سعد کے سر کے ساتھ

قتل ابن زیاد بدنہاد

فصل قتل ابن زیاد بدنہاد مین جب مختار قتل عمر سعد اور خولی وغیرہ سے فراغت پاچکا تو ارادہ کیا اُسنے قتل عبداللہ بن زیاد کا اور وہ اُن دنون موصل مین جارہا تھا اور اُسکے ساتھ تیس ہزار سوار اور پیادے تھے ابراہیم بن مالک اشتر کو فوج دیکر ابن زیاد کے مقابلے مین بھیجا جب ابراہیم سرحد موصل مین پونہچا تو ابن زیاد نے یہ خبر سنکر پندرہ کوس موصل سے باہر آکر مقابلہ کیا ایکدن شام تک جنگ ہوئی قریب شام کے لشکر ابن زیاد کو شکست ہوئی جب فوج ابن زیاد کی بھاگی تب ابراہیم نے تعاقب کیا اور جسکو پایا اُسکو قتل کیا اور ابن زیاد بھی مارا گیا اُسکا سر کاٹکر ابراہیم کے سامنے لائے ابراہیم نے وہ سر کوفے کو مختار کے پاس بھیجدیا جب سر ابن زیاد کا کوفے مین آیا مختار نے دربار کا حکم دیا سب اہل کوفہ جمع تھے سب کے سامنے اُسکے سر کو طشت مین رکھکر اپنے سامنے طلب کیا اور کہا ای اہل کوفہ غور کرو خون ناحق امام حسین نے ابن زیاد کو نہ چھوڑا اور سر اُسکا اسی جگہ منگالیا مورخین نے لکھا ہی کہ مختار کی جنگ مین ستر ہزار اہل شام اور اہل کوفہ مارے گئے اور یہ واقعہ ۶۷ سنہ ہجری مین واقع ہوا صحیح ترمذی کی روایت ہی کہ جب سر ابن زیاد کا مع سر اُسکے سرداروں کے مختار کے روبرو رکھے گئے یکایک ایک اژدہا ظاہر ہوا کہ لوگ اوسکو دیکھکر ہٹ گئے وہ سانپ سب سروں کو چھوڑکر عبداللہ بن زیاد کی ناک کے نتھنون مین گھسا اور تھوڑی دیر ٹھہر کے اُسکے مونہ مین سے نکل آیا پھر اُسکے مونہ مین گھسا نتھنون سے نکل آیا اسی طرح سانپ نے تین بار آمد و رفت کی پھر غائب ہوگیا خلاصہ یہ کہ ابن زیاد اور ابن سعد اور شمر ذی الجوشن اور قیس اشعث بن کندی اور خولی بن یزید اور سنان بن انس اور عبداللہ ابن قیس اور یزید بن مالک اور باقی اشقیا طرح طرح کی عقوبتون سے ہلاک ہوے اور اُنکی لاشون کو گھوڑون کی سمون سے ایسا روندا کہ ہڈیان چور چور ہوگئین غرض جو حاکم کی قوت ستر ہزار اور ستر ہزار شقی مارے جائینگے ہی سو محقق ہوئی آخرکار مختار کو یہ خبط ہوا کہ مجکو وحی آتی ہی

دربار مختار مین سر عبداللہ بن زیاد کا

گھسنا سانپ کا ابن زیاد کی ناک مین

اور حضرت محمد بن حنیفہ وہی مہدی موعود ہین جب قبضہ اُسکا کوفے اور اُسکے اطراف اور جوانب پر خوب ہوگیا تو اُسکو خیال جنگ کا عبداللہ بن زبیر کے ساتھ ہوا حضرت عبداللہ بن زبیر چونکہ اُسوقت خلیفہ تھے اُنھون نے یہ حال سنکر اپنے بھائی مُصعب بن زبیر کو مختار کے مقابلے مین بھیجا مصعب اور مختار مین خوب قتال و جدال ہوا آخر فتح مصعب کو ہوئی مختار مارا گیا اور مُصعب کوفے پر غالب ہوے پھر عبدالملک بن مروان جو ملک شام مین خلیفہ ہوا وہ مصعب پر چڑھ آیا اور مصعب کو قتل کیا اور اُنکے ساتھ ابراہیم بن مالک اشتر بھی قتل ہوے یہ واقعہ ۷۱ سنہ ہجری مین واقع ہوا **حکایت** عبدالملک بن عمر لیثی کہتے ہین کہ عجب اتفاق ہی کہ مین نے دارالامارۃ کوفے مین پہلے سر مبارک حضرت امام حسین کا عبداللہ بن زیاد کے سامنے رکھا دیکھا پھر عبداللہ بن زیاد کا سر اُسی جگہ مختار کے سامنے رکھا دیکھا پھر مختار کا سر مصعب کے آگے اُسی جگہ دیکھا پھر مصعب کا سر اُسی جگہ عبدالملک بن مروان کے آگے دیکھا یہ حال پر ملال عبرت خیز دردا میز عبدالملک کے سامنے ذکر کیا عبدالملک نے کہا کہ خدا تجکو پانچوان سر یہان نہ دکھائے اسی خوف سے عبدالملک نے اُس دارالامارۃ کو جسمین کھڑے ہوا تھا جب عبدالملک نے مصعب بن زبیر پر فتح پائی تو چاہا کہ عبداللہ بن زبیر پر فوج بھیجے لوگون نے خانہ کعبہ کے خیال سے مکہ معظمہ کے جانے کی جرات نہ کی کہ حرم محترم مین قتال حرام ہی اس عرصے مین ایک دن حجاج بن یوسف نے کہ وزیر ثانی اہل امت کا ہی خواب دیکھا کہ مین نے عبداللہ بن زبیر کا سر کاٹ لیا اور یہ خواب عبدالملک کے سامنے بیان کیا اُسنے جانا کہ اسکو جرأت ہی کہ مکہ معظمہ مین جاکر عبداللہ بن زبیر سے قتال کرے اُسنے ایک لشکر جرار حجاج کے ساتھ کرکے مکہ معظمہ کو روانہ کیا حجاج رہنے والا طائف کا تھا اُسنے وہان آکر اور فوج جمع کرکے مکہ معظمہ مین داخل ہوا اور آداب مکہ معظمہ کا اول سے اٹھا کر عبداللہ ابن زبیر سے سرگرم قتال ہوا اور حرم شریف مین تمام خونریزی کی اور مکہ معظمہ کے باشندون کو مسجد حرام مین ہی قتل کیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر کو کہ جناب عائشہ صدیقہ کے حقیقی بھانجے

ذکر عبدالملک مصعب مقتول ہونا مختار کا

ذکر عبدالملک بن زبیر کے قتل کرنے کا واسطے حجاج کا

ہین اور حضرت اسما بنت ابی بکرؓ کے بیٹے ہین عین خانہ کعبہ کی دیوار کے نیچے قتل کیا
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ یہ واقعہ ۷۳ھ مین ہوا یہ وہ واقعہ ہی جسکی خبر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی کہ ایک دنبہ حرم مین ذبح کیا جائیگا اُسکے سبب سے بیحرمتی خانہ
کعبہ کی ہوگی اسی وجہ سے حضرت امام حسینؓ نے بوقت جانے کوفے کے کسی کی نہ مانی اور خوف
کیا کہ وہ دنبہ کہین مین نہون کہ میرے باعث سے بیحرمتی خانہ کعبہ کی ہو اسواسطے کہ دھاوا جو ان
کی حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی پر وہ کعبہ پر پڑی تھی اُسکے بعد پھر حکومت مروانیون کی
ملک عرب اور شام مین جم گئی اور ہمیشہ ہر ایک بادشاہ انمین کا اہل بیت کے امام کو جو جو سکے
وقت مین تھے بہت بہت تکلیف دیتا رہا کہ اُنکے نشو ونما ہونے سے میری سلطنت مین فرق
نہ آجائے چنانچہ مطالعہ کروگے تم اب بقیہ ائمہ اہل بیت نبوی کا حال بنام **التتمہ فی حال بقیۃ الائمہ** لکھتا ہون
اَللّٰھُمَّ اٰجِرْنَا فِیْ مُصِیْبَتِنَا وَاخْلُفْ لَنَا خَیْرًا مِّنْھَا وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی
خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ مصباح الزیت فی مناقب اہل البیت مین اکتیس باب اہل بیت کے بیان
مین لکھ چکا ہون بتیسوین باب مین تمام ہوا یہ رسالہ مرج البحرین فی ذکر شہادۃ الحسنین آپ
لکھتا ہون تینتیسوین باب سے حال باقی مامون اہل بیت نبوی کا بتوفیقہ تعالی **باب**
تینتیسوان بیان مین حضرت امام زین العابدینؓ کے آپ چوتھے امام ہین اہل بیت کے
نام اُنکا علی کنیت ابو محمد اور لقب آپکا سجاد اور زین العباد ہی مدینہ منورہ مین آپ اڑتیسوین
سال ہجرت کے پیدا ہوے والدہ شریفہ آپکی حضرت شہربانو بیٹی یزدجرد بادشاہ ایران کی ہین
کرامت رات کو تہجد مین شیطان نے سانپ بنکر آپکے پانون مین کاٹا اگرچہ شدت درد کی تھی
مگر آپنے نماز نہ توڑی بعد نماز کے آپ پر واضح ہوا کہ یہ شیطان ہی آپنے اُسکو طمانچہ مارا وہ دھواں دھار

شہید ہونا عبداللہ بن زبیر کا

ذکر حضرت امام زین العابدین

کرامت

ہوگیا اور آواز دی کہ ای زین العابدین **خوف الٰہی** جب آپ وضو کرتے تو رنگ چہرۂ مبارک کا زرد ہوجاتا جب لوگون نے سبب پوچھا فرمایا حاکمان دنیا کے سامنے جانے سے جب آدمی کو خوف آتا ہی تو حاکم حقیقی کے سامنے جانے سے کیونکر نہ خوف ہو ایک مرتبہ آپ نماز گھر مین پڑھتے تھے گھر مین آگ لگ گئی آپ ویسا ہی نماز مین مشغول رہے جب گھر جل چکا نماز تمام کی لوگون نے کہا کہ نماز کو اتنا طویل کیا فرمایا دوزخ کا ڈر اس آگ پر غالب تھا **کرامات اور رضا بالقضای الٰہی** زہری سے روایت ہی کہ عبدالملک بن مروان نے جب آپکو قید کیا بیڑی پانون مین ہتکڑی ہاتھون مین ڈالکر مجلس مین بھیجا اور سپاہی پہرے دار ساتھ تھے مین نے بڑی خوشامد سے دروازے والون سے اجازت حاصل کی جب مین آپکی خدمت مین پونہچا آپ کا حال دیکھکر مجھے سخت بیتابی ہوئی اور مین نے رونا شروع کیا اور عرض کی مین نے کاشکے یہ حال میرا ہوتا آپ ہنسے اور فرمایا یہ دولت ہماری موروثی ہی اور اس مصیبت سے ہمین کچھ ایذا نہین پہونچتی اگر چاہین ہم تو ابھی یہ سب دور جائین میرے دیکھتے دیکھتے بیڑیان اور ہتکڑیان سب دور ہوگئین فرمایا ای زہری تو جا اور ہمارا کچھ غم نہ کھا اور چار دن کے بعد مین نے سنا کہ آپ بیڑیان وغیرہ مجلس مین ڈالکر غائب ہوگئے اور کسی نے نہ دیکھا ایک دن مین عبدالملک بن مروان کے دربار مین گیا اور مین نے آپکا حال اُس سے پوچھا اُسنے کہا کہ وہ سید ہین اولاد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور مقبول خداوندی ہین ایک دن مجلس سے غائب ہوکر میرے زنانے مکان مین آئے تھے اور فرماتے تھے کہ تو درپی آزار اولاد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوا ہی اور پھر نظر نہ آئے **کرامت** بعد آپکی وفات کے آپکی سواری کی اونٹنی آپکی قبر پر سے ڈالکر پڑگئی اور آنکھون سے اُسکی آنسو جاری تھے حضرت امام محمد باقر نے ہر چند اُسے اُٹھایا نہ اُٹھی فرمایا یہ اسی جگہ جان دیگی آخر یونہی ہوا **کرامت** بعد شہادت حضرت امام حسین رضؓ کے حضرت محمد

ابن حنیفہؒ نے دعوی امامت کا کیا یہ مقدمہ حجر اسود کے سامنے پیش ہوا حجر اسود نے جواب دیا
کہ امامت حق علی بن حسین کا ہی اٹھارویں ماہ محرم ۹۴ سنہ ہجری مین آپنے بسبب دینے زہر کے
وفات پائی اور جنت اعلی مین تشریف لیگئے ہذا من شواہد النبوۃ **باب چونتیسوان**
بیان مین حضرت امام محمد باقرؒ کے آپ پانچوین امام اہل بیت نبوی کے ہین کنیت آپکی ابو جعفر
اور لقب آپکا باقر والدہ آپکی حضرت فاطمہ بنت حسن بن علی ہین جمعے کے دن تیسری ماہ صفر
۵۶ سنہ ہجری مین آپ پیدا ہوے روایت ہی کہ آپ فرماتے ہین کہ مین واسطے زیارت
حضرت جابر بن عبداللہ صحابی کے گیا اُسوقت کہ وہ کپڑا اوڑھے ہوے تھے مین نے سلام
کیا اُنھون نے جواب دیا پھر پوچھا کہ تو کون ہی مین نے کہا محمد بن علی بن حسین بن علی ہون
میرے ہاتھ چومے اور کہا ای فرزند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہو تجکو سلام
پیغمبر علیہ السلام کا کہا مین نے السلام علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مین نے قصہ پوچھا
انھون نے بیان کیا کہ مجھسے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو ملاقات کریگا ایک میرے
فرزند سے کہ نام اُسکا محمد ہوگا روایت ہی کہ آپ دار الامارۃ ہشام بن عبد الملک مین اس حال
مین کہ وہ بڑی شان سے بنا ہوا تھا فرمایا یہ عمارت توڑی جائیگی اور خاک بھی اُسکی یہان سے
اُٹھائی جائیگی لوگون نے تعجب کیا ہشام کا انتقال ہوا اُسکے بیٹے ولید نے وہ عمارت
مسمار کردی وفات آپکی دوشنبے کے دن ساتوین ماہ ذی الحجہ کو ایک سو باون ہجری مین
ہوئی ستاون برس کی آپکی عمر تھی بقیع مین آپ دفن ہوے ہذا فی شواہد النبوۃ **باب پینتیسوان**
بیان مین حضرت امام جعفر صادقؒ کے آپ بیٹے اور سجادہ نشین ہین حضرت امام محمد باقرؒ کے کنیت آپکی
ابو عبداللہ اور لقب آپکا صادق والدہ آپکی اُم فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر کی ہین اور نانی آپکی اسماء بنت
عبد الرحمن بن ابی بکر ہین پیدائش آپکی مدینہ منورہ مین ۸۰ سنہ ہجری تیرھوین ماہ ربیع الاول دن دوشنبے کے

ذکر حضرت امام باقرؒ کا

ذکر حضرت امام جعفر صادقؒ

ہوئی آپ چھٹے امام ہین اہل بیت نبوی مین اور آپ ہی سے تعلیم پائی امام اعظم رحمہ اللہ نے
اور آپ اُنکے ہم عمر ہین روایت ہی کہ منصور خلیفۂ وقت کو لوگون نے آپکا دشمن بنایا اُسنے آپ
کو طلب کیا اور دربان سے کہا کہ جب وہ آئین تو تو انکو قتل کر دیجیو جب تشریف لائے اور
منصور کے پاس آکر بیٹھ گئے منصور حیران ہوا اور دربان کو بُلایا اور کہا کہ تونے تعمیل حکم
کی نہ کی اُسنے کہا کہ مین نے انکو نہین دیکھا ایسی ایسی اور کتنی کرامتین اُنکی دیکھکر وہ معتقد ہوا
نقل ہی کہ ایک شخص آپکو دس ہزار درم دیکر حج کو گیا کہ میرے واسطے حویلی خرید کر رکھنا آپنے
وہ سب صرف فی سبیل اللہ کر دیے جب وہ آیا اور حال پوچھا فرمایا مکان مین نے تیرے واسطے
خرید رکھا اور قبالہ اُسکا یہ ہی اُسمین لکھا تھا کہ یہ مکان کہ ایک دیوار اسکی ملحق ہی ساتھ مکان
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ایک دیوار اسکی ملصق ہی ساتھ دیوار حضرت علی مرتضی کے
اور ایک دیوار اسکی متصل ہی ساتھ مکان امام حسنؓ کے اور ایک دیوار اُسکی چسپ ہی ساتھ دیوار
امام حسین کے اُس آدمی نے وصیت کی کہ یہ قبالہ میری قبر مین رکھدینا دوسرے دن بعد اُسکے دفن
کے لوگون نے دیکھا کہ قبالہ قبر پر رکھا ہی اور اُسکی پشت پر لکھا ہی کہ وفا کی امام جعفر صادق نے
وفات آپکی روز دوشنبہ پندرھوین رجب سنہ ۱۴۰ ہجری مین ہوئی بقیع مین نزدیک قبر
اپنے والد شریف کے دفن ہوے **باب چھتیسوان** بیان مین حضرت امام موسیٰ کاظم
کے آپ صاحبزادے اور جانشین ہین حضرت امام جعفر صادق کے کنیت آپکی ابوالحسن اور لقب
آپکا کاظم نام والدہ کا حمیدہ پیدائش آپکی مقام ابوا کہ مدینے کے بیچ مین اتوار کا دن ہا ۷ صفر
سنہ ۱۲۸ ہجری مین آپ پیدا ہوے مہدی بن منصور نے آپکو قید کیا رات کو حضرت
علیؓ مہدی کے خواب مین تشریف لائے اور فرمایا ای مہدی فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ
أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝ ربع کہتے ہین کہ آدھی

رات کے وقت مہدی نے مجھے طلب کیا مین آیا تو سنا کہ مہدی اس آیت مذکورہ کو خوش الحانی
سے باواز بلند پڑھ رہا ہی مجھسے کہا کہ جا موسی بن جعفر کو مجلس سے لے آجب وہ تشریف لائے اُنسے
مہدی نے معانقہ کیا اور نہایت عزت سے بٹھایا اور حال خواب کا اُنسے بیان کیا اور کہا
مجھے اطمینان کر دیجیے کہ آپ مجھسے باغی تو نہونگے آپنے فرمایا کہ مین نے تجھسے ابتک مقابلہ کیا اور
نہ اب کرونگا ربیع کو حکم دیا کہ انکو دس ہزار دینار دیکر رخصت کرو اور مدینۂ منورہ تک پونچاؤ
ربیع کہتے ہین کہ مین نے رات ہی رات سامان سفر کا کر دیا اور دس ہزار دینار دیکر اونکو
رخصت کیا کہ مبادا پھر وہ آپ کو ایذا پونچائے مدینۂ منورہ پہونچکر آپ بآرام تمام مشغول عبادت
ہوے پھر ہارون رشید نے بغداد مین بلاکر آپکو قید کیا اور دو بار زہر دیا پانچوین رجب کو
صدمۂ زہر سے کہ یحیے بن خالد نے کھجورون مین ملاکر کھلایا دن جمعے کے ۱۸۳ سنہ ہجری
مین وفات پائی اور بغداد مین دفن ہوے اسی زمانے مین حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تھے

باب سینتیسوان بیان مین حضرت امام علی رضا بن موسی کاظم کے آپ صاحبزادے حضرت امام موسی کاظم کے ہین اور آٹھوین امام ہین خاندان اہل بیت سے پیدائش آپکی مدینۂ منورہ روز پنجشنبہ گیارھوین ربیع الاول ۱۵۳ سنہ ہجری مین ہی والدہ کا نام تکفیہ ہی آپ صاحب کرامات اور کرامات ہین مامون خلیفۂ وقت نے آپکو اپنا ولی عہد بنایا تھا حاسدون نے کہا کہ تو نے غضب کیا کہ اولاد علی مین سے ایک شخص کو تو نے حاکم بنایا تیرے بڑے
انکو اور اُنکے بزرگوارون کو قید اور ذلت دیتے رہے تو نے اُنکو پھر سر چڑھایا مامون نے کہا کہ اسمین
مین نے بڑی حکمت کی ہی کہ لوگ انکو سبب ولادرسول ہونیکے اپنا حاکم نہ قرار دین اب مین رفتہ رفتہ
انکا علاج کرونگا ہر چند وہ چاہتا رہا کہ آپکو ذلت دے آپ فضل خداوندی سے کبھی ذلیل نہوے
آخر مامون نے انکو زہر سے ملک طوس مقام سنایا نوین رمضان ۲۰۳ سنہ مین آپکی وفات

سنہ ۱۸۳ ہجری مین زمانہ امام شافعی رحمہ اللہ کا تھا

ہوئی اور وہین آپ دفن ہوے **باب اڑتیسوان** بیان مین حال حضرت امام محمد بن علی رضا بن موسی کاظم رحمۃ اللہ کے کنیت آپکی ابو جعفر ثانی اور لقب آپکا تقی والدہ شریفہ کا نام سبیکہ تھا قوم ماریہ قبطیہ سے ہین آپ نوین امام ہین اہل بیت نبوی کے پیدائش انکی روز جمعہ دسوین رجب مدینہ منورہ ۱۹۵ سنہ ہجری مین ہی عمر آپکی پچیس سال کی ہوئی ایک دن مامون کی سواری جاتی تھی رستے مین سب لڑکے بھاگ گئے آپکی عمر اسوقت گیارہ برس کی تھی آپ رستے مین سے نہ ہٹے جب مامون نزدیک آیا آپ سے پوچھا سب لڑکے بھاگ گئے تم کیون نہ بھاگے فرمایا رستہ تنگ نہین تو ظالم نہین مین چور نہین پھر کیون بھاگتا مامون کو یہ بات نہایت پسند آئی پوچھا نام تیرا کیا ہی کہا محمد کسکا بیٹا کسکا کہا علی رضا کا کہا الحق تو بیٹا علی رضا کا ہی اس ندامت سے کہ مامون نے اُنکے والد کو زہر دیا تھا اپنی بیٹی سے انکا نکاح کر دیا اور اُنکے ساتھ مدینہ منورہ کو روانہ کیا مامون کا جب انتقال ہوا اور خلافت معتصم باللہ پر مقرر ہوئی اُسنے انکو زہر دلوایا چھٹی تاریخ ماہ ذی الحجہ ۲۲۰ سنہ ہجری مین آپکی وفات ہوئی اسی زمانہ مین حضرت امام احمد حنبل تھے **باب انتالیسوان** بیان مین حضرت امام علی نقیؑ کے آپ صاحب زادے امام محمد تقی کے اور سجادہ نشین اُنکے ہین اور آپ دسوین امام ہین اہل بیت نبوی کے کنیت آپکی ابو الحسن اور لقب آپکا ہادی والدہ آپکی شمانہ ام فضل بیٹی مامون خلیفہ بغداد کی ہین پیدائش آپکی مدینہ منورہ تیرھوین رجب ۲۱۲ سنہ مین ہی نقل ہی کہ ایک دن ایک اعرابی آپکے پاس آیا اور عرض کی کہ میرے ذمے قرض گران ہوا اسکے ادا سے مین عاجز ہون اپنے اقرار نامہ اپنے نام کا کہ مجکو اس شخص کے تیس ہزار درم دینے ہین لکھدیا اور فرمایا کہ جب میرے پاس جماعت گون کی ہو اسوقت آکر مجپر تقاضا سخت کیجیو وہ اعرابی دوسرے دن ایسے وقت آیا کہ آپکے پاس خلیفہ وقت کا بیٹا بیٹھا تھا اور تقاضا سخت شروع کیا اور کلمات ناسزا آپکی نسبت زبان پر لایا

اور اقرار نامہ آپکا پیش کیا متوکل خلیفہ حاضر تھا اُسنے اپنے خوانے سے اتنا ہی مال طلب لڑکے
نذر آپکی کیا آپنے اُسکو حوالے کر دیا نقل ہی کہ متوکل کی ران مین دنبل نکلا جراح اور اطبا اُسکے
علاج سے عاجز ہوے خلیفہ کی ماں نے آپ سے دعا چاہی آپنے کچھ دوا بھیجی کہ دنبل پر لیپ کرو
اطبا اور جراح ہنسے آخر جب لیپ کیا بفضلہ تعالی تین دن مین شفای کامل ہو گئی متوکل کی ماں نے
تھیلی ایک ہزار اشرفی کی نذر گذرانی اُسی ایام مین حاسدون نے غمازی کی کہ امام نے مال و ہتیار
بہت جمع کیے ہین ارادہ اخذ خلافت کا تجھے رکھتے ہین خلیفہ نے اپنے مصاحب سعید کو کہا کہ رات کو
پیغمبر اُنکے مکان مین جا اور جو اسباب اور ہتیار ہون لے آوہ کمند ڈالکر مکان مین اُترا تو اندھیرا تھا
آپنے چراغ روشن کر دیا اور اپنے مصلے پر عبادت مین جیسے مشغول تھے مصروف رہے تمام گھر تلاش کیا
ایک توڑا دینار کا اور ایک شمشیر خاص آپکی نکلی سعید نے لاکر خلیفہ کے آگے رکھدی خلیفہ شرمندہ ہوا
اور جانا کہ توڑا تو وہی ہی جو میری والدہ نے ارسال خدمت کیا ہی اور یہ شمشیر خاص آپکی ہی دونون چیزین
واپس کین اور عذر چاہا آپنے فرمایا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ
وفات شریف آپکی زمانہ خلافت مستعصر باللہ خلیفہ بغداد موضع سامرہ مین دوشنبے کے روز ماہ
جمادی الثانی سنہ ۲۵۴ ہجری اکتالیس برس کی عمر مین ہوئی **باب چالیسوان** بیان مین حضرت
امام حسن عسکریؑ کے آپ بیٹے ہین حضرت امام علی نقی کے کنیت آپکی ابو محمد اور لقب آپکا زکی اور عسکری
ہی والدہ شریفہ کا نام سوسن تھا آپ گیارھوین امام اہل بیت کے ہین پیدائش آپکی سنہ ۲۵۴ مین ہوئی صاحب صوعق نے
قصہ اعرابی کا جسنے تیس ہزار درم طلب کیے تھے آپکے حال مین لکھا ہی روایت ہی کہ آپکے وقت مین قحط
ہوا خلیفہ معتمد باللہ سب لوگون کو ساتھ لیکر صحرا مین استسقے کو گیا منہ نہ برسا پھر نصاری کا پادری
قوم نصاری کو لیکر استسقے کو گیا منہ برسا اس امر سے مسلمانون کو ذلت ہوئی جب خلیفہ نے آپکو
بلایا اللہ یہ امر کہا آپنے فرمایا کل مین استسقے کو جماعت مومنین کے ساتھ جاؤنگا انشاء اللہ تعالی

ذکر امام حسن عسکری کا

آپ دوسرے دن صحرا کو گئے اور فرمایا اس بادری سے طلب کر بارش کو وہ آیا اور اُسنے ہاتھ اپنا
طرف آسمان کے دراز کیا آپنے ہاتھ پکڑلیا دیکھا کہ اُسکے ہاتھ مین ہڈی آدمی کی ہی وہ اُسکے ہاتھ مین
سے لیلی اور فرمایا کہ اب بارش طلب کر اُسنے بہت عاجزی سے بارش طلب کی ایک قطرہ بھی نہ برسا
بلکہ جو برآیا تھا وہ بھی کھل گیا اور دھوپ نکل آئی خلیفہ کو اور تمام مسلمانون کو بہت خوشی ہوئی خلیفہ نے
آپسے سبب اسکا دریافت کیا فرمایا اسکے ہاتھ مین ہڈی بنی کی تھی کہ اُسکے باعث سے اللہ تعالیٰ نے
مینھہ برسایا تھا خلیفہ انعام واکرام سے بہت پیش آیا اور مدفن آپکا سرمن رای ہی عمر آپکی چالیس
برس کی تھی ۲۹۴ھ مین آپ کی وفات ہوئی بارھوین امام اہل بیت کے حضرت امام مہدیؑ
ہین جو کہ پیدا ہونا اُنکا آثار قیامت سے ہی بس حال اُنکا مع اور علامات قیامت کے بطور اختصار
کے خاتمۃ الکتاب مین لکھتا ہون بتوفیق اللہ تعالیٰ **خاتمۃ الکتاب** بیان مین حضرت امام
مہدی علیہ السلام اور علامات قیامت مین جاننا چاہیے کہ آپ کی پیدائش مین اختلاف شیعہ و
سنی کا ہی شیعہ کہتے ہین کہ آپ اولاد امام حسینؑ مین سے حضرت امام عسکری کے بیٹے ہین صغیر
سن مین باپ کی حیات مین انکو امامت ہوئی اور آپ دنیا سے غائب ہوگئے قریب قیامت
کے ظہور فرمائینگے اہل سنت والجماعت کے بعض علما بھی مثل عبدالوہاب شعرانی وغیرہ کے اسطرف
گئے ہین مگر جمہور اہل سنت کا مذہب یہ ہی کہ اولاد حضرت امام حسن کی ہین اور آپ کو یہ ثمرہ اسکا
ملا کہ آپ نے واسطے اصلاح بقای حیات مسلمانون کے خلافت سے ہاتھ اُٹھایا اللہ سبحانہ
نے اُنکی اولاد مین سے ایک شخص کو ایسے وقت مین خلافت اور امامت دی کہ بہت ہی بڑا کام
دین کا اُنسے نکلیگا اور آپ کو قیامت کے علامات کبری سے گردانا حلیۂ مبارک آپکا یہ ہی
قد مائل بدرازی قوی الجثہ رنگ سفید سرخی مائل کشادہ پیشانی بینی باریک بلند دہان ہین
قدرے لکنت کہ وقت کلام کرنے کے آپ تنگ ہونگے تو ہاتھ اپنا زانو پر ماریںگے اور علم آپکا

لڑکی ہوگا چالیس برس کی عمر مین ظاہر ہونگے بعد ظہور کے سات برس یا آٹھ برس جینگے
نام آپکا محمد والد کا نام عبداللہ مان کا نام آمنہ ہوگا مدینہ منورہ مین پیدا ہونگے آپ کے
حال مین بہت حدیثین وارد ہین ترمذی اور ابوداود نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ دنیا تمام نہوگی جب تک میرے اہل بیت مین کا ایک شخص عرب مین سے مالک
نہوگا تمام دنیا کا کہ نام اُسکا میرا نام ہی اور اُسکے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہی اور اوسکی
مان کا نام میری مان کا نام ہی اس حدیث سے رد ہوا مذہب شیعہ کا کہ وہ کہتے ہین اُنکے
باپ کا نام حسن عسکری تھا جو پیدا ہو چکے حضرت امام حسین کی اولاد مین اور جسکو شیعہ امام حسین
کی اولاد مین کہتے ہین وہ وفات پا چکے روایت ہی ابوداود سے کہ حضرت علیؓ نے حضرت
امام حسن کو فرمایا کہ یہ میرا بیٹا موافق فرمانے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سید ہی اور پیدا کریگا اللہ
تعالیٰ اُسکی اولاد سے ایک شخص تمھارے نبی کے مشابہ اخلاق مین اور صورت مین اور
بھر دیگا وہ دنیا کو اپنے عدل اور انصاف سے اس قول سے حضرت علی کے بھی رد ہوا مذہب
شیعہ کا اور بھی رد ہوتا ہی مذہب شیعہ کا اس بات سے کہ باوجودیکہ ایسی بڑی بڑی سلطنتین اسلام
مین ہوتی چلی آتی ہین اگر ہوتے تو کسی وقت مین ظہور فرماتے الحاصل حضرت امام مہدی مدینہ منورہ
سے مکہ معظمہ کو آئینگے تمام لوگ اُنسے بیعت کرینگے اور اُسوقت غیب سے یہ آواز آئیگی ھٰذَا
خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ فَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا کہ یہ مہدی ہی خلیفہ اللہ کا تم سنو اُسکے قول
کو اور اطاعت کرو اُنکی اور آپ کی علامت یہ ہوگی کہ جس سال مین آپ ظہور فرمائینگے اُس رمضان
شریف مین چاند گہن اور سورج گہن دونون ہونگے یہ قیامت نامے مین مولانا رفیع الدین
مرحوم کے ہی اُنھی کے وقت مین دجال نکلیگا اور انھی کے وقت مین عیسیٰؑ آسمان سے نزول
فرمائینگے اور نماز امام مہدی کے پیچھے پڑھینگے اور حکم احکام سب شرع محمدی پر بدستور قائم رہینگے

وہ زمانہ نہایت عمدہ ہوگا اور بڑی برکت اُس زمانے مین ہوگی کہ ایک انار کا پانی ایک گھر والے پیٹ بھر کر پینگے اور کوئی کسی سے بغض اور حسد نہ رکھیگا بعد اسکے حضرت امام مہدی پینتالیس ۴۵ برس یا ستالیس ۴۷ یا اچاس برس کی عمر مین دنیا سے انتقال فرمائینگے عیسے علیہ السلام اُنکے جنازے کی نماز پڑھکر انکو دفن فرمائینگے پھر عیسےؑ کو وحی ہوگی کہ میرے بندون کو کوہ طور کی طرف لیجا کہ مینے ایک مخلوق ایسی پیدا کی ہے کہ اُنکے مقابلے کی طاقت کسی کو نہوگی روایت کیا اسکو مسلم نے پھر یاجوج ماجوج کہ دو قومین ہین یافث بن نوحؑ کی اولاد ہین وہ بسبب سد سکندری کے دنیا سے بند ہین اسوقت برآمد ہونگے تمام دنیا کا پانی پی جائینگے اور دانہ گھاس کھا جائینگے اُسوقت عیسےؑ غار مین مسلمانون کو لیے ہوے چھپ رہینگے پھر کچھ عرصے کے بعد اُنمین وبا آئیگی وہ سب مرجائینگے انکے تیر کمان کا مسلمان سات برس تک ایندھن جلائینگے پھر عیسیٰؑ دنیا سے انتقال فرمائینگے اور روضہ مبارک مین دفن ہونگے بعد اُنکے جحجاہ نام بادشاہ خلیفہ آپ کا بھی عدل اور انصاف سے گذریگا مگر کفر و شرک روز بروز بڑھتا جائیگا پھر اُس زمانے مین ایک زمین مشرق مین اور ایک مغرب مین جہان منکران تقدیر رہتے ہونگے دھس جائیگی پھر زمین و آسمان مین ایک دھوان اٹھیگا مومنون کو اسمین تکلیف ہوگی جیسے زکام مین ہوتی ہے اور کافرون کو سخت تکلیف ہوگی اسی وقت مین ایک رات ایسی طویل ہوگی کہ وہ کئی راتون کے برابر ہوگی کہ بچے اور لوگ سب بلبلا جائینگے اُسکی صبح کو آفتاب تھوڑی چمک سے مغرب سے طلوع ہوگا اسوقت دروازہ توبہ بند ہوجائیگا کسی کافر اور مسلمان کی توبہ نہ قبول ہوگی پھر دوسرے روز دابۃ الارض مکہ معظمہ مین صفا کی پہاڑی شق کرکے نکلیگا وہ جانور ہوگا صورت اُسکی آدمی کی پانون اونٹ کے گردن گھوڑے کی دم گاے کی سینگ گینڈے کا ہاتھ بندر کے بڑی فصاحت سے کلام کریگا ایک ہاتھ مین اُسکے عصا دوسرے مین انگوٹھی سلیمانی ہوگی تمام ملک مین پھریگا مومن کی پیشانی پر ایک نور

عصا کا کھینچ دیگا اس سے تمام چہرہ اُسکا نورانی ہو جائیگا اور کافر کی پیشانی پر انگوٹھے سے مہر کریگا
کہ تمام بدن اسکا سیاہ ہو جائیگا پھر کچھ مدت کے بعد ایک ٹھنڈی ہوا ملک شام کی طرف سے چلیگی
یمان والے سب کے سب اُس وقت مر جائینگے اگر کوئی مومن اسوقت نماز مین بھی ہوگا اسکو بھی ہوا
لیگی وہ بھی مر جائیگا پھر تمام کافر رہجائینگے اور خیر و شر مین تمیز نہ رہیگی اسکے بعد حبشہ کے
کارو دی زمین پر غلبہ ہوگا وہ لوگ حبشی خانہ کعبہ کو ڈھائینگے پھر تو ہر گلی کوچے مین علانیہ
ت بہن سے زنا ہوگا قرآن شریف سے حروف اُٹھ جائینگے کاغذ سفید ہو جائیگا پھر ایک
ت کے بعد جنوب کی طرف سے ایک آگ اُٹھیگی اور لوگون کو گھیر کر حشر کی زمین پر لائیگی بعد
کے سو پھوکا جائیگا سب مر جائینگے قیامت ہو جائیگی مجھے مقصود یہ ذکر یہان لکھنا تھا
حضرت امام مہدیؑ کے ذکر مین یہ ذکر بھی بطور اختصار کے لکھا گیا جسکو کیفیت حضرت امام مہدی
ں اور قیامت کے علامات کبری کی تفصیلا دیکھنی منظور ہو تو وہ بڑی بڑی کتابون کی
سے تمام ہوئی یہ کتاب حواس خمسہ کہ مقصد اول ہی کتاب فردوس آسیہ کا اللہ تعالے
قبول فرمائے اسکو اور میری بیٹی آسیہ بیگم کو اپنے فضل سے جنۃ الفردوس عطا فرمائے اور میری
خواہر رقیہ مرحومہ اور میرے والدین کو شریک کرے اسکے ثواب اور جزا مین اور میرے
بیٹے محمد ادریس کی عمر دراز کرے اللہ تعالی اور علم نافع روزی کرے اُسکو آمین یا رب
العالمین وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً
وَّھَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا اب لکھتا ہون مین کتاب اربعۂ عناصر فی بیان
ایمۃ الاکابر یعنی ایمۂ بزرگان دین مین کہ وہ مقصد دوسرا ہی کتاب فردوس آسیہ کا مع رسالۂ
عشرۂ کاملہ بیان مین دس شاگردون امام صاحب کے اور مع ستہ ضروریہ کے بیان مین اصحاب صحاح ستہ کے
اور مع تحفۂ اثنا عشریہ کے بیان مین بارہ امامون حضرات غیر مقلدین کے بتوفیقہٖ تعالیٰ و

بِتَیْسِیْرِہٖ وَتَسْہِیْلِہٖ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

مناجات بقاضی الحاجات

فضل کر مجپر خدایا مصطفے کے واسطے
بخشدے صدیق اکبر باصفا کے واسطے

صدقے مین فاروق اعظم کے مجھے ایمان دے
اور ذی النورین عثمان باحیا کے واسطے

کوئی مشکل بھی نہوئے دین و دنیا مین مجھے
حیدر کرار حضرت مرتضا کے واسطے

کیجیو مقبول محنت کو مری ای کبریا
شاہزادے شہ حسن اہل دعا کے واسطے

آسیہ بیٹی کو میری جنۃ الفردوس دے
بخت پیغمبر شہید کربلا کے واسطے

اور مری خواہر رقیہ کو بھی مولی بخشدے
سبط شاہ کربلا زین العبا کے واسطے

اور مرے ماں باپ کو جنت دے مولی قبر مین
بوحنیفہ حامی دین ہدا کے واسطے

صدقے مین ان سب کے کر مقبول میری یہ کتاب
غوث اعظم پیر مرشد رہنما کے واسطے

اور مرا ادریس بھی ہو اس سے مولی فیضیاب
حضرت قرآن کتاب کبریا کے واسطے

عمر طبعی پائے یہ فرزند میرا اور رہے
چین سے دونون جہان مین اولیا کے واسطے

جیتے جی محتاج دنیا مین کسی کا ہو نہ وہ
تیرے محبوب محمد مصطفے کے واسطے

نزع مین ہو نام تیرا ورد میرا ای کریم
سید ابرار شاہ دوسرا کے واسطے

مبتلا عصیان مین ہون ایسا کہ علمی کے بقول
ہاتھ اٹھاتے شرم آتی ہی دعا کے واسطے

ہی تجھی کو شرم میری تیرا کہلاتا ہون مین
جز ترے در کے کہان جاؤن خدا کے واسطے

عبد بے ہنر نام کا فی تیری رحمت کے لیے
ہی بڑا یہ آسرا روز جزا کے واسطے

قطعۂ تاریخ مصنف

لکھتے لکھتے جب قلم بھی تھک گیا | یون کہا ہاتف نے ای مرد خدا | آسیہ بیگم بفضل کبریا
جنۃ الفردوس مین ہی غم نہ کھا | ہی وہ گلدستون مین اور گلزارون مین | کامران ہی وہ بافضال خدا
دمبدم اُسکو وہان دیدار ہی | کہتی ہی ای قبلہ گاہی مرحبا | آپکی محنت یہان مشکور ہی
سب ہی ا جور آپنے جو کچھ لکھا | جو صحیفہ آپکا آتا ہی یان | ہوتا ہی مقبول درگاہ خدا
ہو گئی مقبول گلزار و بہار | اور فردوس اور گلدستہ نیا | بارگاہ کبریا مین رات دن
ای مرے غمگین پدر ہی یہ دعا | میرے والد کو خوشی اور چین ہو | زار ہو اُنکا مخالف برملا
کر میرے ادریس بھائی کو نصیب | علم و فضل و زہد و تقوی بے ریا | حافظ قرآن بھی ہو اور باعمل
اور دنیا مین رہے خرم سدا | اک ہزار اور تین سو دو کم مین اب | مین حواس خمسہ ہون لکھ چکا
مقصد اول تھا یہ فردوس کا | اب ہوا آغاز مقصد دوسرا | یعنی وہ اربعہ عناصر جسکا نام
اس سے بھی فایز تو کر ای کبریا | یہ دعا مین میری مولی ہون قبول | از پے اصحاب و آل مصطفے
اور صحیفے میرے سب مقبول ہون | عبد رب کی بس یہی ہی التجا | **خاتمۃ الطبع** الحمد للہ کہ یہ

کتاب لاجواب موسوم بہ **فردوس آسیہ** مصنفۂ جناب افاضت مآب عالم علوم عقلی و نقلی مولوی **محمد عبد الرب** صاحب جبر اللہ مضجعہ بہ تصحیح خلف صالح مصنف علام عمدۂ علمای کرام واقف احادیث و آیات جامع الفضائل و الکمالات واعظ خوش بیان حافظ قرآن مولوی **محمد ادریس** صاحب دام بالفیوض الوہابیہ بعد درستی اعراب عبارات عربیہ و اصلاح اشعار اردو و فارسیہ بصحت تمام مطبع نظامی واقع کانپور مین چھپکر جلوہ ظہور مین آئی

وجہ مہر و دستخط

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب مطبع نظامی کانپور مین چھپی ہی مہر و دستخط مہتمم کے ثبت ہوے

محمد [illegible] خان حنفی
محمد عبد الرحمن بن جا

یہ کتاب مطبع ۲۸۔۱۰ نمبر ۱۸۷۱ء مین چھپکر طیار ہوئی۔

جدول اغلاط فردوس آسیہ موسوم بہ عروس خمسہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۵	جَعَلْنَاهَا	جَعَلَهَا
۶	۳	بَنِي النَّضِيرِ	بَنِي النَّضِيرِ
۷	۵	اِقْتَدَوْا	اِقْتَدُوْا
۱۰	۱۴	زیادہ	زیارہ
۱۰	۱۹	مِنْ مُحْتَهَا	مِنْ تَحْتِهَا
۱۱	۱۶	لِلتَّقْوٰى	لِلتَّقْوٰى
۱۲	۱	وَلَا نَصَارٰى	وَلَا نَصَارٰى
۱۰	۱۰	مَا بَلَغَ	مَا بَلَغَ
۱۴	۱۴	ابوہریرہ	ابوبردہ
۱۴	حاشیہ	اور اوس کے انصار	اور انصار
۱۶	۷	شَعْبَہ	شُعْبَہ
۱۷	۱۶	محذورہ	محذورہ
۱۸	۹	قریضہ	قریظہ
۱۹	۱۲	او لکو	اور لکو
۱۷	۱۷	الزَّیت	الزَّیت
۱۷	۱۷	حاشیہ	حاشیہ
۳۲	۱۰	اُوس	اَوس
۳۴	۶	زراو	زیارہ
۱۰	۸	خرنج	خزرج
۳۵	۶	ارحام	ازدحام
۱۰	۱۲	اِنْ كُنْتُمْ	اَنْ كُنْتُمْ
۴۱	۵	مَعْنًا	مَعَنَا
۴۸	۳	السَّكِيْنَةَ	اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ
۵۶	۹	حنیفہ	حنیفہ
۶۵	۱۰	الوفاق	الوفات
۱۰	۱۰	اسامیہ	اسامہ
۶۸	۱۵	سکے	سکے
۶۹	۱	قراری	فراری
۷۱	۸	خِطَاب	خَطَّاب
۷۱	۱۷	ایمان	ایمان
۷۲	۱۸	بیکا	بیکا
۷۳	۱۶	حصری	حصری
۷۸	۴	مُنْقَلِب	مُنْقَلَب
۹۱	سطر ۲	خطیہ	خطبہ
۹۴	۸	عبدالربیعہ	عبدالرب
۸۸	۱۶	طِبْرَانی	طَبَرانی
۹۲	۱۱	مَخْزُومی	مَخْزُومی
۹۹	۱۵	قَنْبَتْ	قَنْبَتْ
″	″	سَلْكِهَاتٍ	سَاكِهَاتٍ
۱۲۶	۹	ذہب بن	وہب بن
″	″	منہہ	مُنَبِّہ
۱۴۱	۵	جَهْرَ	جَحْشَ
″	۱۰	آٹھا	آسے
۱۴۹	۳	خلفا	خلفای
۱۵۴	۱۰	وَلَا دَهَاهُمْ	وَلَا دَهَاهُمْ
۱۵۵	۹	لیزا	سیرا
۱۵۶	۱۸	آئی	کوئی
″	۱۹	سی	سنجی
۱۵۹	۱۵	شُعْرَ	شُعَرَ
۱۶۰	۱۳	حضر	مضر
۱۶۳	۷	انتھی	انتہا
۱۷۱	۲	اَدْبَارَ	اِدْبَارَ
۱۷۴	۳	فراری	فراری
۱۸۰	۱۳	کی موت	موت کی
۱۹۲	۵	قریضہ	قریظہ
۱۹۴	۶	الخلفاء	الخلفاء
۱۹۶	۱۲	حی بن خطب	حیی بن اخطب
۱۹۸	۷	″	″
″	۱۷	قریضہ	قریظہ
۱۹۹	۱۷	قریضہ	قریظہ
۲۰۰	۱	″	″
″	۸	نظیر	نضیر
۲۰۱	۱	قریضہ	قریظہ
۲۰۴	۱۵	الخلفاء	الخلفاء
۲۰۷	۲	عَادٍ	عَادٍ
۲۰۸	۱۴	اِنِّیْ	اَنِّیْ
۲۰۹	۳	ثَمَادَ	ثَمُوْدَ
″	۱۴	مین	یمن
۲۱۹	۱۴	سَیِّد	سَیِّد
″	۱۳	یَضِیْحُ	یُضِیْحُ
″	۱۵	اِبْنَائِیْ	اِبْنَائِیْ
۲۱۷	۲	سے انکو	انکو
″	۱۳	مُتَحَجِّدِ	مُتَهَجِّدِ
۲۱۵	۱۶	فرمایا	فرمایا مین
″	۱۸	عباس	بن عباس
۲۲۳	۱	یعنی	بنی
۲۲۶	۴	حنیفہ	حنیفہ
″	۱۷	حنیفہ	حنیفہ
″	۱۹	سے	کو سے
۲۲۹	۵	الکرب	الکرب
″	″	السَّقِیْم	السَّقِیْم
۲۳۲	۸	اَنْقَضَاء	اَنْقِضَاء
۲۳۵	۳	بَنِیْتِ	بَنِیْتِ
۲۳۷	۱۷	خواصون	خواصہ
۲۴۵	۱۴	جزاک	جزاک
۲۴۸	۱۲	کریہ	یہ کہ
۲۵۴	۱۴	نَقْد	نَقْد
۲۵۵	۱۷	تعالی	تعالی
۲۵۷	۱۵	بعضا	بعض

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵۸	۱	اِتبَاعَ	اِتبَاعَ
〃	۲	مربع	مُرَبَّع
۲۵۹	۱۲	سات	ساتھ
۲۶۲	۱۰	خرزج	خزرج
〃	〃	〃	〃
〃	۱۲	〃	〃
〃	〃	جفر	حضیر
۲۶۳	۱۱	اودان	روبان
۲۶۶	۱	کا	کو
۲۷۲	۱	او	اوہ
۲۷۳	۷	رِیحُ	رِیحُ
۲۷۴	۸	آخَرُ	اخَرَ
۲۷۵	۱۹	کرانسے	کر
۲۷۶	〃	مَبَا	مَبَا
۲۷۸	۵	مُحَدَّبِہ	مُحَدَّثِیہ
۲۸۰	۱۲	مربسع	مربسیع
۲۸۲	۱۶	اَطِیعُ	اُطِیعُ
۲۸۴	۱	ذاکت	ذات
〃	۸	عَلَکَۃَ	عَلَیکَۃَ
۲۸۵	۱۵	صحابے	صحابے
۲۸۷	۱۸	مَنی	مُحیی
۲۸۹	۳	رضی اللہ عنہا	رضی اللہ عنہما
۲۹۰	۱۳	اَلجَنَّۃِ	اَلجَنَّۃَ
۲۹۳	۴	لے	لے آ
۲۹۷	۳	میرے	میرے
۳۰۹	۷	لِشَقِّی	لِشَقِّی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰۹	۱۵	بن سفیان	بن ابی سفیان
۳۱۴	۸ حاشیہ	نہین	نہین پونچا
۳۱۶	۴	پر	پہ
〃	۱۲ حاشیہ	وعبداللہ	عبداللہ
〃	۳ حاشیہ	یکونون	یکونون
〃	۸ حاشیہ	ما صحبت	منحت
۳۲۱	۵	انتقام	انتقامکم
〃	۹	اللہ	اللہ
۳۲۲	۹	لا یوخر	لا یوخر
〃	۱۹	کرنے	کرنے پر
۳۲۸	۱۶	شہات	شہادت
۳۳۱	۴	کے	سے
۳۳۲	۱۱	الکاظمین	الکاظمین
۳۳۵	۱	بھی ہو	بھی
〃	۹	پڑا ہو	پڑے ہین
۳۴۰	۱۷	بشر	بشیر
۳۴۱	۳ حاشیہ	عبداللہ بن زبیر	عبداللہ بن زبیر
۳۴۹	۱۸	الفلیطین	الفارتین
۳۵۹	۱۶	وبرین	وبن
۳۶۴	۲	یمین	یمین یہ
۳۶۴	۳ حاشیہ	عمرو بن سعد	عمر بن سعد
۳۶۸	۳	سیدا	سیدا
۳۷۱	۱۵	آفاد	آزاد
〃	۱۳	خضری	حضری
۳۷۶	۱۶	جعدہ فزنی	جعدہ فزنی
〃	۱۷	گھوڑے	گھوڑے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۷۹	و ہر جگہ	ارزق	ازرق
۳۸۱	۱۵	ابا	ایا
〃	〃	کہان	کان
〃	۱۶	[illegible]	[illegible]
۳۸۴	۳	[illegible]	[illegible]
۳۸۵	۹	جنتی	جنتی
۳۸۹	۱	یہان	[illegible]
۳۹۰	۱۴	وہ	اوسکا
۳۹۸	۵	ہوا	ہو
۳۹۹	۱۸	فرما	فرمایا
۳۹۲	۲	فردرس	فردوس
۴۰۱	۱۵	ذکریا	زکریا
۴۰۲	۱۵	نو	کو
۴۰۴	۱	اضیع	اضیع
۴۰۹	۱۹	مودۃ	مودۃ
۴۱۱	۱۱	اہل	اہل بیت
۴۱۴	۷	تغیر	تغیر
۴۱۶	۱	حنیفہ	حنیفہ
۴۱۸	۳۶	اشعث بن	بن اشعث
〃	۱۹	جا پہنچے	جا پہنچی
۴۱۹	۱	حنیفہ	حنیفہ
۴۲۲	۱	حنیفہ	حنیفہ
۴۲۳	۱۹	وتقطعوا	وتقطعوا
۴۲۹	۱۱	منقلب	منقلب
۴۳۰	۴	تمیر	تمیر

ترجمۂ اردوی تفسیر فتح العزیز پارۂ تبارک الذی

ہر سورت کے پہلے ایک تمہید ہے جسمین فضائل اوس سورت کے احادیث شریف
اور ربط پہلی سورت سے اور وجہ تسمیہ اور ضروری فوائد جن سے مطلب اوس سورت
کا اچھی طرح سمجھ مین آجاوے لکھے ہین اسکے بعد ہر سورت کی تفسیر نہایت تفصیل سے
لکھی ہے اور جن آیات مین یا احادیث و آیات مین تعارض معلوم ہوتا ہے اونکو عمدہ طور
سے تطبیق دی ہے اور آیات قرانی جو اونکے مضمون کے مطابق ہین اونکو بھی سمجھایا ہے قصص
انبیائی عظام و امم سابقہ جنکا تھوڑا بہی ذکر اس پارہ مین ہے اونکو پورے طور سے بیان
کیا ہے اگرچہ ایک پارے کی تفسیر ہے مگر جو کوئی سمجھ کے اسکو پڑھلے اوسکو استعداد ترجمۂ قرآن شریف
سمجھنے کی بخوبی ہوسکتی ہے اعمال و وظایف جو احادیث شریف مین مذکور ہین اور بزرگان
دین سے منقول ہین بیان کیے ہین غرض یہ تفسیر عجب مجموعہ مفیدہ ہے اور کیون نہو اسکے
مصنف خاتم المفسرین تاج المحدثین ماہر علوم عقلی و نقلی واقف رموز مخفی و جلی حضرت مولانا
محمد عبدالعزیز صاحب دہلوی قدس سرہ کی ترجمہ اسکا نہایت حسن و خوبی سے بامحاورہ
سلیس کیا گیا ہے اسکا مطالعہ ضروری و مفید ہے مسلمانون کو چاہیے کہ اسکو اچھی طرح سے
پڑھلین اور اس نعمت سے مالامال ہون قیمت اسکی مع محصول ڈاک روپیہ آٹھ آنہ ہے

المشتہر

محمد عبدالرحمن خان مہتمم مطبع نظامی واقع کانپور محلہ چمکا پور

اعلان

واضح ہو کہ

اس کتاب منافع نصاب یعنے فردوس آسیہ

جسمیں حسب تفصیل لوح عنوانی کے سات کتابیں ہیں

واعظ خوش بیان حافظ القرآن جناب مولوی محمد ادریس

صاحب بن مولانا مصنف موصوف العنوان سے تحریر دساویز

رجسٹری شدہ مصدقہ ۱۹ نومبر ۱۸۹۰ء بارہ سو جلد کے طبع کرانے کی اجازت

لے کے بعد نظر ثانی و درستی عبارات نظم و نثر کے راقم نے بصرف

زر کثیر مطبع نظامی کانپور میں چھپوایا ہے پس کوئی صاحب بدون

حصول اجازت تحریری خاکسار کے اسکے چھاپنے کے مجاز نہونگے

ہاں جن صاحبوں کو یہ کتاب مطلوب ہو بارسال قیمت

عہ ریا بذریعہ ویلو پے ایبل یا رسل مجھسے یا جناب

مہتمم صاحب مطبع مذکور سے طلب فرمائیں

الراقم

شیخ عبداللہ ٹھیکہ دار ریلوے

مقام سرسہ رئیس اعظم

شریف